

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب مستطاب

السنائی

کتاب الایمان والکفر

ترجمہ اصول کافی جلد چہارم

حضرت ثقف الاسلام ملا رفیع مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مفسر قرآن بابیناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسین صاحب فہم مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

معتمد دوسمہ کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) - ناظم آباد نمبر ۱ کراچی

۱۹۹۰ء

ب
جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲ کراچی

مطبع _____ قریشی آرٹ پریس

کتابت _____ سید محمد رضا زیدی

ہدیہ _____ 165 روپے

تاریخ اشاعت _____ اپریل 2003ء بارششم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

پیش لفظ

الحمد لله رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وخالہ الطیبین
والآلہ الطیبین الطاهرین المعصومین

بعد حمد و صلوٰۃ عرض ہے کہ اشانی ترجمہ کافی جلد اول ختم ہونے کے بعد ہی میں نے جلد دوم کا ترجمہ قطعاً قلم اُٹا کر توڑ میں طبع کرنا شروع کر دیا تھا جو بعد اللہ سروری ۱۳۹۶ھ میں مکمل ہو گیا اس وقت سے از سر نو اس کی کتابت کرانی شروع کر دی گئی۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جلد اول کی طرح جلد ثانی بھی طبع ہو کر مومنین کی نظر کے سامنے آگئی اس زمانہ میں کسی کتاب کا چھپوانا معمولی کام نہیں، بالخصوص مبسوط کتابوں کا کیونکہ کاغذ کی گرانی حد کو پہنچ چکی ہے اس کے ساتھ کتابت اور طباعت کی آجڑیوں پہلے سے زیادہ ہو گئی ہیں خدا لا شکر ہے کہ ان مشکلات کے تحت اس نے اپنے فضل و کرم سے میرے لئے یہ منزل آسان کر دی میں مولانا قلام حسین صاحب مولوی فاضل مدرس جامعہ امامیہ کا شکر گزار ہوں کہ انھوں نے کتابت خدہ کا بیوں میں غلطیوں کی اصلاح کی اور میرے لئے اس بار کو ہلکا کیا۔ عربی اور اردو دونوں جہاتوں میں صحت کے لئے اپنے بس کی کوشش تو کر لی گئی پھر بھی یہ نہیں کہا جاسکتا کہ غلطی سے بالکل پاک صاف ہے، جہاں اس دنیا میں اور بہت سی باتیں ناممکنات کی فہرست میں شامل ہیں کتاب کا صحیح چھپنا بھی ہے کیونکہ پریس سے نکلنے تک بہت سے مراحل طے کرنا پڑتے ہیں جس میں نظر کا چوک جانا کوئی بڑی بات نہیں، ان دونوں جلدوں کے ترجمہ کا کام میں نے عالم پیری میں کیا ہے جبکہ دو کم اسی سال کا ہو چکا ہوں مشہور تو یہ ہے کہ آدمی ستر سال کا ہو کر ستر سال سے ستر بہتر اشل مشہور ہے میں تو آٹھ سال آگے بڑھ گیا ہوں اس قادر مطلق کا کہاں تک شکر ادا کر دوں جس نے اس گئی گزری عمر میں مجھے یہ توفیق دی کہ میں نے ان مقدس کتابوں کا ترجمہ اپنے قلم سے مکمل کر لیا اگرچہ پیسہ سانا کا تقاضا اور طبیعت کا اضمحلال نے اس بار کا وزن بہت زیادہ بڑھا دیا تھا تاہم میں نے ہمت نہیں ہاری میں ان حضرات کا تہ دل سے شکر گزار ہوں جنھوں نے میری اس نیک نیت کی قدر کی۔ میں جو نیکو قلم چلانے کا پچاس سال سے آداری بنا ہوا ہوں اس لئے کوئی حالت بھی ہو یہ شغل میرے دم کے ساتھ ہے اس پچاس سال کی مدت میں دو سو سات کتابیں اب تک میرے قلم سے نکل چکی ہیں اور طبع بھی ہو چکی ہیں دو تین کتابیں غیر مطلوبہ بھی ہیں اعمال کافی جلد دوم کے ترجمہ کو جلد ختم کرنے کے بعد میں چار دہ معصومین علیہم السلام کی صحائف نور کو اس سلسلہ "نور" میں شروع کر دیا ہے بعد اللہ اس سلسلہ کی پہلی کتاب سیرت الرسول نور میں شائع

ہو چکی ہے نومبر ۱۹۶۷ء میں سیرت علی قسطاً قسطاً چھپ رہی ہے سوانح حیات کے بعد ہر کتاب میں حقائق و معارف اسلام کا بیان بھی شامل ہے اور آخر تک رہے گا سیرت الرسول کے ساتھ اسلام فطری دین ہے حقیقت انسانیہ اور حیات بعد الموت پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے "سیرت علی" میں قرآن اور اہل بیت اور اہل بیت کی دینی خدمات پر روشنی ڈالی جائے گی اسی طرح آخر تک یہ سلسلہ چلے گا ہر سوانح عمری کا حجم کم از کم چار سو صفحہ ہو گا میں نے یہ ایک لیا پروگرام اپنے سامنے رکھ لیا ہے موت قریب سے قریب تر ہوتی جا رہی ہے ایسی صورت میں چودہ سوا سو عمر لوں کے مکمل ہونے کی کوئی صورت تو نظر نہیں آ رہی مگر جس خالق برحق اور قادر مطلق نے اتنا کام مجھ سے لیا ہے اس رحمت و اسعد سے کیا بعید ہے کہ وہ یہ کام بھی اس ناچیز کے ہاتھوں سے پورا کرادے۔ اس پروگرام کے تحت انشاء اللہ العزیز ہمارے مذہب کے تمام حقائق ناظرین کے سامنے آجائیں گے۔ میں ارباب عقل و فہم اور علمائے کرام کی خدمت میں دست بستہ جاتی ہوں کہ اگر اس سلسلہ میں کچھ غلطیاں نظر سے گزریں تو بجائے طعن و تشنیع سے میرا کلیجہ زخمی کرنے کے اس خیال کے پیش نظر درگزر فرمائیں کہ غلطیوں سے بشریت کا دامن پاک نہیں۔ وما توفیقی الا باللہ

سرا قلم اشتم

سیّد ظفر حسن نقوی الامروہی۔

بارگاہ باری میں عرض

اے فنا درمطلق، اے معبود برحق تیری بارگاہ عز و جلال میں بعد عیش دنیا یہ التجا کرتا ہوں کہ اگر یہ میسری ناچیز دینی خدمات تیری نگاہ لطف و کرم قابلِ اجر و ثواب پاجیلے تو اس کا ثواب میرے شفیق والدین کی روح کو عطا فرما دینا جن کی آغوش شفقت میں پرورش پاک میں اس قابل ہوا کہ پچاس سال سے تیرے دین برحق کی تہذیب و تقریراً خدمت کرتا چلا آ رہا ہوں یہ سب تیری توفیق اور تیرے ان نیک بندوں کی دعاؤں کا اثر جن کو تو نے میرا ماں باپ بنایا۔ محمد وآل محمد کے صدقے میں ان کی روح کو اپنی برکت و رحمت کے سلسلے میں لے لینا۔

میں ہوں تیسرا گنہگار بندہ

سید ظفر حسن

خدمات کا تعارف

مجھے اس بات پر جتنا بھی فخر ہو کم ہے کہ خدا نے مجھے اپنے فضل و کرم سے ایک ایسے عالم کی فرزندگی کا شرف بخشا جس نے اپنی عمر کا بیشتر حصہ مذہب اور قوم کی خدمت میں گزارا اور میرے تمام بھائیوں کی یہ خواہش بھی کہ اصول کافی بھی اسی معیار سے طبع کرائی جائے جس معیار پر تفسیر القرآن ہے یہ جو نسخی جلد زیر طبع سے آراستہ ہو کر قوم کے سامنے پیش کی جا رہی ہے اس میں شک نہیں کہ یہ کام کوئی آسان کام نہ تھا مگر میرے چھوٹے بھائی سید شہباز حسن صاحب بی سی آئی نے باوجود عظیم شغولیت کے میری پوری طرح مدد کی۔ اس کے علاوہ میں عالی جناب شیخ اصغر صاحب پرنسپل، جامعہ امامیہ کراچی اور عالی جناب مولانا یعقوب صاحب قبیلہ و عالی جناب مولانا مشتاق حسین صاحب قبیلہ شاہدہی کا تہہ دل سے شکور ہوں کہ ان حضرات نے جہاں کہیں کسی حدیث کا ترجمہ رہ گیا تھا میری مدد فرمائی۔

ماہ اکتوبر

ڈاکٹر سید ندیم الحسن

مئی ۱۹۹۰ء

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	باب نمبر	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوان	باب نمبر	صفحہ نمبر
۱	الحب فی اللہ والیقین فی اللہ	۱۸۸	۵	۲۰	معانقہ	۲۰۷	۹۲
۲	خدمت دنیا و دہرہ فی الدنیا	۱۸۹	۹	۲۱	تقبیل	۲۰۸	۹۴
۳	تتمہ باب سابق	۱۹۰	۲۲	۲۲	تذکرۃ الاخوان	۲۰۹	۹۵
۴	قتاعت	۱۹۱	۲۳	۲۳	مومن کو خوش کرنا	۲۱۰	۹۹
۵	کفایت عطا رفق بقدر ضرورت	۱۹۲	۲۴	۲۴	مومن کی حاجت بڑھانا	۲۱۱	۱۰۵
۶	امر خیر میں تعمیل	۱۹۳	۲۹	۲۵	مومن کی حاجت براری میں سعی کرنا	۲۱۲	۱۱۱
۷	انصاف و عدل	۱۹۴	۳۲	۲۶	مرد مومن کے کرب کو دور کرنا	۲۱۳	۱۱۵
۸	لوگوں سے استغنا	۱۹۵	۳۸	۲۷	مومن کو کھانا کھلانا	۲۱۴	۱۱۷
۹	صلہ رحم	۱۹۶	۴۰	۲۸	مومن کو لباس پہنانا	۲۱۵	۱۲۳
۱۰	والدین سے نیکی	۱۹۷	۵۱	۲۹	مومن پر مہربانی کرنا اور عزت کرنا	۲۱۶	۱۲۴
۱۱	امور مسلمین میں سعی کرنا ان کو نصیحت اور نفع پہنچانا۔	۱۹۸	۶۱	۳۰	خدمت مومن	۲۱۷	۱۲۷
۱۲	بوزمحوں کی تعظیم	۱۹۹	۶۳	۳۱	نصیحت مومن	۲۱۸	۱۲۸
۱۳	مومنین کا آپس میں بھائی چارہ	۲۰۰	۶۴	۳۲	لوگوں کے درمیان اصلاح	۲۱۹	۱۲۹
۱۴	کس دعویدار ایمان کا حق واجب ہے	۲۰۱	۶۸	۳۳	احیاء مومن	۲۲۰	۱۳۱
۱۵	مواخات لمخاطب دین نہیں دین میں تو			۳۴	اپنے اہل کو دعوت الی الایمان دینا	۲۲۱	۱۳۳
	تعارف ہوتا ہے	۲۰۲	۶۹	۳۵	تقیہ کی صورت میں مخفی افکار کو امر	۲۲۲	۱۳۴
۱۶	مومن کا حق مومن پر	۲۰۳	۷۰	۳۶	حق کی دعوت سے باز رہنا		
۱۷	نظام و تقاضی	۲۰۴	۷۸		خدا اپنا دین اسے عطا کرتا ہے جسے		
۱۸	زیارت اخوان	۲۰۵	۷۹	۳۷	دوست رکھنا ہے	۲۲۳	۱۳۷
۱۹	معاف	۲۰۶	۸۵	۳۸	سلامتی دین	۲۲۴	۱۳۸
					تقیہ	۲۲۵	۱۴۰

نمبر شمار	عنوان	باب نمبر	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوان	باب نمبر	صفحہ نمبر
۳۹	راز کو چھپانا	۲۲۶	۱۲۷	۴۰	اس کے بارے میں جو حدیث کی تشریح کرے	۲۲۷	۱۲۸
۴۰	مومن اور اس کی علامات و صفات	۲۲۷	۱۵۴	۴۱	اور اس کے خلاف عمل کرے۔	۲۲۸	۱۵۵
۴۱	قلبت حد مومن	۲۲۸	۱۷۴	۴۲	لوگوں سے جھگڑا خصومت اور عداوت	۲۲۹	۱۷۵
۴۲	راضی ہونا بخش پر ایمان ہے اور ہر شے			۴۳	غضب	۲۳۰	۱۷۶
۴۳	پرہیز اس کے بعد	۲۲۹	۱۷۷	۴۴	حسد	۲۳۱	۱۷۸
۴۴	مومن کا مومن کے ساتھ آرام پانا	۲۳۰	۱۸۰	۴۵	عصبیت	۲۳۲	۱۸۱
۴۵	مومن کی وجہ سے اللہ کیا دینے کرتا ہے	۲۳۱	۱۸۰	۴۶	کبر	۲۳۳	۱۸۱
۴۶	مومن کی دو قسمیں	۲۳۲	۱۸۱	۴۷	عجب	۲۳۴	۱۸۲
۴۷	مومن کا خدا سے جدا مصائب پر صبر			۴۸	محبت دنیا اور اس کا عوص	۲۳۵	۱۸۳
۴۸	کرنے میں	۲۳۳	۱۸۳	۴۹	طبع	۲۳۶	۱۸۴
۴۹	شدت ابتلائے مومن	۲۳۴	۱۸۶	۵۰	خوف	۲۳۷	۱۸۶
۵۰	فقر اور المسلمین	۲۳۵	۱۹۶	۵۱	سور خلق	۲۳۸	۱۹۶
۵۱	تتمہ	۲۳۶	۲۰۳	۵۲	سفر	۲۳۹	۲۰۳
۵۲	قلب انسانی کے دو کان بن میں پھر نکلتا			۵۳	بذرا زبان درازی	۲۴۰	۲۰۴
۵۳	چہ فرشتہ اور شیطان	۲۳۷	۲۰۴	۵۴	وہ شخص جس کے شہرے بپا جائے	۲۴۱	۲۰۵
۵۴	دو روح جس سے مومن کی تائید کی			۵۵	بغی زیادہ روی	۲۴۲	۲۰۶
۵۵	جاتی ہے	۲۳۸	۲۰۵	۵۶	کبر	۲۴۳	۲۰۷
۵۶	ذنوب	۲۳۹	۲۰۶	۵۷	قنات قلب	۲۴۴	۲۰۸
۵۷	گناہان کبیرہ	۲۴۰	۲۱۵	۵۸	ظلم	۲۴۵	۲۰۹
۵۸	گناہوں کو حقیر سمجھنا	۲۴۱	۲۱۸	۵۹	خواہشات کی پیروی	۲۴۶	۲۱۹
۵۹	گناہوں پر اصرار	۲۴۲	۲۲۹	۶۰	مکر و عذر و فریب	۲۴۷	۲۲۹
۶۰	کفر کے اصول اور ارکان	۲۴۳	۲۳۰	۶۱	کذب	۲۴۸	۲۳۰
۶۱	ریاء	۲۴۴	۲۳۵	۶۲	دو زبان والا (دو سائین)	۲۴۹	۲۳۱
۶۲	طلب ریاست	۲۴۵	۲۴۱	۶۳	کسی سے قدرے بات کرنا	۲۵۰	۲۳۲
۶۳	اعمال آخرت کے سہارے دنیا کی گتات			۶۴	قطع رحم	۲۵۱	۲۳۳
۶۴	میں ہونا۔	۲۴۶	۲۴۳	۶۵	نافرمانی والدین عقوق	۲۵۲	۲۳۴

نمبر شمار	عنوان	بایں صفحہ	نمبر شمار	عنوان	بایں صفحہ
۸۵	دوسروں کے مقابل نسب پر فخر کرنا	۲۴۲	۳۱۱	دوسروں کو دلہے کے	۲۸۵
۸۶	مسلمانوں کو ادیت اور حقیر سمجھنا	۲۴۳	۳۱۲	جو مومن کو دلہے	۲۸۶
۸۷	دوسروں کے عیب ڈھونڈنے والا	۲۴۴	۳۱۷	چغل خوری	۲۸۷
۸۸	خدمت سرزنش مومن	۲۴۵	۳۱۹	افشلے راز	۲۸۸
۸۹	غیبت و بہتان	۲۴۶	۳۲۰	معصیت خدا کے ساتھ	۲۸۹
۹۰	نقل منہ ہر مومن	۲۴۷	۳۲۲	اطاعت مخلوق	
۹۱	شہادت	۲۴۸	۳۲۳	دنیا میں گناہوں کی سزا	۲۹۰
۹۲	مساب (گلیار)	۲۴۹	۳۲۴	گنہگاروں سے ہم نشینی	۲۹۱
۹۳	تہمت و بدگمانی	۲۵۰	۳۲۹	اصناف مومن	۲۹۲
۹۴	اس کے بارے میں جو اپنے بھائی		۳۲۷	کفر	۲۹۳
	کو نفیست نہ کرے۔	۲۵۱	۳۲۸	رجوع کفر	۲۹۴
۹۵	خلف وعدہ	۲۵۲	۳۲۹	کفر کے ستون اور اس کی شاخیں	۲۹۵
۹۶	اس کے بارے میں جس سے برادر		۳۶۵	صفت نفاق و منافق	۲۹۶
	مومن ملنے آئے اور وہ نہ ملے	۲۵۳	۳۶۹	شرک	۲۹۷
۹۷	اس کے بارے میں جس سے اس کا		۳۷۲	شک	۲۹۸
	بھائی مدد چاہے اور وہ نہ کرے	۲۵۴	۳۷۵	ضلل	۲۹۹
۹۸	جو کوئی برادر مومن نہ خود کوئی چیز		۳۸۱	مستضعف	۳۰۰

ایک سو اٹھاسی واں باب

الحب في الله والبغض في الله

۱۸۸ (باب)

الحب في الله والبغض في الله

۱۔ عدۃ من اصحابنا ، عن احمد بن محمد بن عيسى و احمد بن محمد بن خالد و علي بن ابراهيم عن ابيد ، و سهل بن زياد جميعا عن ابي مخنف ، عن علي بن رباب ، عن ابي عبيدة الحداد عن ابي عبد الله عليه السلام قال : من احب الله وابغض الله واعطى الله فهو من كمل ايمانه .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو خوشنودی خدا کے لئے کسی سے محبت کرے یا بغض رکھے اور خوشنودی خدا کے لئے کسی کو عطا کرے تو اس کا ایمان کامل ہے۔

۲۔ ابن مخنف ، عن مالك بن عتيبة ، عن سعيد الأعمش ، عن ابي عبد الله عليه السلام قال : من اوتق عرى الايمان أن تحب في الله وتبغض في الله وتعطي في الله ، وتمنع في الله (۱)

۲۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ جو ایمان کی رسی کو مضبوط کرے ہو اس کو چاہیے کہ محبت یا عداوت ، عطا یا منع جو کچھ ہو محض خوشنودی خدا کے لئے ہو۔

۳۔ ابن مخنف ، عن ابي جعفر محمد بن النعمان الاخواني صاحب الطائفة ، عن سلام ابن المستنير عن ابي جعفر عليه السلام قال : قال رسول الله ﷺ : هذه المؤمنين للمؤمن في الله من اعظم شئ الايمان ألا ومن احب في الله وابغض في الله واعطى في الله وتمنع في الله فهو من اصحاب الله .

۳۔ فرمایا رسول اللہ نے مومن کا مومن کو خوشنودی خدا کے لئے درست رکھنا ایمان کی سب سے بڑی شاخ ہے آگاہ ہو جس نے خوشنودی خدا کے لئے کسی سے محبت یا بغض رکھا یا عطا کیا یا منع کیا تو وہ شخص اصفیائے خدا میں سے ہے۔

۴۔ الحسن بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الحسن بن علي الوشاء ، عن علي بن أبي حمزة ،

عَنْ أَبِي بَسْبَرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ الْمُتَخَابِرِينَ فِي اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ ، قَدْ أَضَاءَ نُورٌ وَجُوهِهِمْ وَنُورٌ أَجْسَادُهُمْ وَنُورٌ مَنَابِرُهُمْ كُلُّ شَيْءٍ حَتَّى يُغْرَفُوا بِهِ ، يَقَالُ : هَؤُلَاءِ الْمُتَخَابِرُونَ فِي اللَّهِ .

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے خوشنودی خدا کے لئے ایک دوسرے کو دوست رکھنے والے کو قیامت کے روز نور کے منبروں پر مہنگے اور نور سے ان کے چہرے اور اجسام اور منبر ایسے چمک رہے ہوں گے کہ وہ اسی نور سے پہچانے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا یہ وہی لوگ ہیں جو آپس میں ایک دوسرے سے قریبت الی اللہ دوستی رکھتے تھے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَظَّادٍ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ فَصِيلِ بْنِ يَسَّارٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ الْحُبِّ وَالْبُغْضِ ، آمِنَ الْإِيمَانِ هُوَ ؟ فَقَالَ : وَهَلِ الْإِيمَانُ إِلَّا الْحُبُّ وَالْبُغْضُ ؟ ثُمَّ تَلَاهُ فِيهِ الْآيَةَ : حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ أُولَئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ .

۵۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کیا حب اور بغض ایمان سے ہے فرمایا کیا ایمان حب و بغض کے علاوہ کچھ چیز ہے پھر یہ آیت تلاوت فرمائی۔ اس نے ایمان کو تمہارے لئے محبوب قرار دیا ہے اور تمہارے دلوں میں اس کو زینت دی ہے اور کفر و فسوق و عصیان سے تم کو نفرت دلائی ہے یہی لوگ راشدین ہیں۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ يَعْقُبٍ - فِيمَا أَعْلَمُ - عَنْ عَمْرِو بْنِ مُذَرِّكِ الطَّائِفِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ : أَيُّ عَمْرَى الْإِيمَانِ أَوْثَقُ ؟ فَقَالُوا : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ : الصَّلَاةُ وَقَالَ بَعْضُهُمُ الرِّكَاعَةُ وَقَالَ بَعْضُهُمُ : الصِّيَامُ وَقَالَ بَعْضُهُمُ : الْحَجُّ وَالْمَعْرَةُ وَقَالَ بَعْضُهُمُ : الْجِهَادُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لِكُلِّ مَا قُلْتُمْ فَضْلٌ وَ لَيْسَ بِهِ وَلَكِنْ أَوْثَقُ عَمْرَى الْإِيمَانِ : الْحُبُّ فِي اللَّهِ وَالْبُغْضُ فِي اللَّهِ وَ تَوَالِي أَوْلِيَاءِ اللَّهِ وَالتَّبَرُّي مِنْ أَعْدَاءِ اللَّهِ .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے اپنے اصحاب سے فرمایا ایمان کی کون سی رستی زیادہ مضبوط ہے انھوں نے کہا۔ رسول اللہ ہی بہتر جانتے ہیں بعض نے کہا نماز، بعض نے کہا رکوع، بعض نے کہا روزہ، بعض نے کہا حج اور عمرہ، بعض نے کہا جہاد، رسول اللہ نے فرمایا جو کچھ تم نے کہا یہ تفصیلت ہے لیکن یہ سب سے زیادہ مضبوط رستی نہیں، سب سے زیادہ مضبوط رستی حب فی اللہ و بغض فی اللہ اور اولیاء اللہ اور اولیائے خدا کو دوست رکھنا اور ان کے دشمنوں سے بغض رکھنا ہے۔

۷۔ عَنْهُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَمْرٍاءَ ، عَنْ أَبِي جَبَلَةَ الْأَخْمَسِيِّ ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الْمُتَخَابِتُونَ فِي اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَرْضٍ زَبْرَجَدٍ خَضْرَاءَ فِي ظِلِّ عَرْشِهِ عَنْ يَمِينِهِ - وَكُنَّا يَدِيهِ يَمِينُ - وَجُوهُهُمْ أَشَدُّ بَيَاضًا وَأَضْوًى مِنَ الشَّمْسِ الطَّالِقَةِ ، يَغِيْطُهُمْ بِمَنْزِلَتِهِمْ كُلِّ مَلَكٍ مُّقَرَّبٍ وَكُلُّ نَبِيٍّ مُّرْسَلٍ يَقُولُ النَّاسُ : مَنْ هَؤُلَاءِ ؟ فَيَقَالُ : هَؤُلَاءِ الْمُتَخَابِتُونَ فِي اللَّهِ .

۷۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ خوشنودی خدا کے لئے محبت کرنے والے روز قیامت زیر جبرجذک زمین پر عرش الہی کے سایہ میں ہوں گے اور دونوں ہاتھ ان کے دہنے ہاتھ کی طرح قوی ہوں گے ان کے چہرے سفید ہوں گے اور سورج سے زیادہ چمکدار ان کی منزلت پر ہر ملک مقرب اور ہر نبی مرسل کرے گا۔ لوگ پوچھیں گے یہ کون ہیں کہا جائے گا یہ وہ لوگ ہیں جو خدا کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔

۸۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثَّمَالِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ : إِذَا جُمِعَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ قَامَ مُنَادٍ فَنَادَى يُسْمِعُ النَّاسَ فَيَقُولُ : أَيُّنَ الْمُتَخَابِتُونَ فِي اللَّهِ ، قَالَ : فَيَقُومُ عَنْقُ مِنَ النَّاسِ فَيَقَالُ لَهُمْ : اذْهَبُوا إِلَى الْجَنَّةِ بِغَيْرِ حِسَابٍ ، قَالَ : فَلَتَقَامُهُمُ الْمَلَائِكَةُ فَيَقُولُونَ : إِلَى أَيُّنَ ؟ فَيَقُولُونَ : إِلَى الْجَنَّةِ بِغَيْرِ حِسَابٍ ، قَالَ : فَيَقُولُونَ : فَأَيُّ صِرَافٍ أَنْتُمْ مِنَ النَّاسِ ؟ فَيَقُولُونَ نَحْنُ الْمُتَخَابِتُونَ فِي اللَّهِ ، قَالَ : فَيَقُولُونَ وَآيُ شَيْءٍ كَانَتْ أَعْمَالُكُمْ ؟ قَالُوا : كُنَّا نَحِبُّ فِي اللَّهِ وَنُبَيِّضُ فِي اللَّهِ ، قَالَ : فَيَقُولُونَ : نَعَمْ أَجْرُ الْعَامِلِينَ .

۸۔ حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے فرمایا جب روز قیامت اولین و آخرین جمع ہوں گے تو ایک منادی ندا کرے گا جس کو لوگ سنیں گے وہ کہے گا کہاں ہیں قریش الی اللہ محبت کرنے والے۔ پس کچھ لوگوں کی گردنیں اٹھیں گی، ان سے کہا جائے گا جنت کی طرف بے حساب چلو، ملائکہ پوچھیں گے کہاں جا رہے ہو وہ کہیں گے ہم قریش الی اللہ محبت کرنے والے ہیں وہ کہیں گے تمہارے اعمال کیا تھے انھوں نے کہا۔ ہم خوشنودی خدا کے لئے کسی سے محبت یا بغض رکھا کرتے تھے وہ کہیں گے کیا اچھا ہے اجر مل کرنے والوں کا۔

۹۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ ذَكْرَةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قُرَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ : ثَلَاثٌ مِنْ عِلَامَاتِ الْمُؤْمِنِ : عِلْمُهُ بِاللَّهِ وَمَنْ يُحِبُّ وَمَنْ يُبْغِضُ (۱) .

۹۔ فرمایا ابو محمد اللہ علیہ السلام نے کہ مومن کا تین علامتیں ہیں علم باللہ اور محبت و بغض فی اللہ۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَحَفْصِ بْنِ الْبَحْتَرِيِّ

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الرُّحْلَ لَيُحِبُّكُمْ وَمَا يَحْرِفُ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ فَيَدْخِلُهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِحُبِّكُمْ وَ
إِنَّ الرُّحْلَ لَيُبْغِضُكُمْ وَمَا يَحْرِفُ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ فَيَدْخِلُهُ اللَّهُ بَغْضُكُمْ النَّارَ .

۱۰۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شخص تم سے محبت تو کرتا ہے بظاہر شیعو ہونے کی حیثیت سے اور اس
گناہ کو نہیں جانتا جو تم کرتے ہو تو خدا اس کو داخل جنت کرے گا اور ایک تم سے یہ سبب شیعہ ہونے کے عداوت رکھتا
ہے اور یہ نہیں جانتا کہ تمہارا گناہ کیا ہے تو خدا اس کو داخل جہنم کرے گا

۱۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ الْعَزْزِ مَعِي ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَابِرِ
الْجَعْفَرِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَعْلَمَ أَنَّ فَيْتَكَ خَيْرًا فَانْظُرْ إِلَى قَلْبِكَ ، فَإِنْ كَانَ
يُحِبُّ أَهْلَ طَاعَةِ اللَّهِ وَيُبْغِضُ أَهْلَ مَعْصِيَةِ فَيْتِكَ خَيْرًا وَاللَّهُ رُحِيمٌ وَإِنْ كَانَ يَبْغِضُ أَهْلَ طَاعَةِ اللَّهِ وَ
يُحِبُّ أَهْلَ مَعْصِيَةِ فَلَيْسَ فَيْتَكَ خَيْرًا وَاللَّهُ يُبْغِضُكَ ، وَالْعَمْرُؤُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ .

۱۱۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے جب تم یہ جانتا چاہو کہ تم میں نیکی ہے تو اپنے دل پر غور کرو اگر وہ اللہ کے
مطيع بندوں سے محبت کرتا ہے اور اہل معصیت سے بغض رکھتا ہے تو تم سمجھ لو کہ تم میں نیکی ہے اور اگر اہل
طااعت سے بغض رکھتا ہے اور اہل معصیت سے محبت رکھتا ہے تو تم سمجھ لو تم میں نیکی نہیں اور اللہ تم سے دشمنی رکھتا ہے
آدمی جن سے محبت رکھتا ہے اسی کے ساتھ ہوتا ہے ۔

۱۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْوَاسِطِيِّ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبَانٍ عَنْ عَمْرِو ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام
قَالَ : لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَحَبَّ رَجُلًا لِلَّهِ لَا تَابَهُ اللَّهُ عَلَى حُبِّ إِسَاءَةٍ وَإِنْ كَانَ الْمَحْبُوبُ فِي عِلْمِ اللَّهِ مِنَ أَهْلِ النَّارِ
وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا أَبْغَضَ رَجُلًا لِلَّهِ لَا تَابَهُ اللَّهُ عَلَى بُغْضِهِ إِسَاءَةٍ وَإِنْ كَانَ الْمُبْغِضُ فِي عِلْمِ اللَّهِ مِنَ أَهْلِ الْجَنَّةِ .

۱۲۔ فرمایا امام محمد تقی علیہ السلام نے اگر کوئی شخص کسی سے قربت الی اللہ محبت کرے تو اللہ اس کو اس محبت کا
ثواب عطا کرے گا اگرچہ اس کا محبوب علم الہی میں دوزخی ہو اور اگر کسی سے قریبت الی اللہ بغض رکھے تو اللہ اس کو اس کا ثواب
دے گا اگرچہ اس کا دشمن اہل جنت ہی سے ہو ۔

۱۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنِ الثَّمَرِيِّ بْنِ سُوَيْبٍ
عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ عَنْ بَشِيرِ الْكِنَاسِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَدْ يَكُونُ حُبٌّ فِي اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَ
حُبٌّ فِي الدُّنْيَا فَمَا كَانَ فِي اللَّهِ وَرَسُولِهِ قِتَابَهُ عَلَى اللَّهِ وَمَا كَانَ فِي الدُّنْيَا فَلَيْسَ بِشَيْءٍ .

۱۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ حب فی اللہ اور حب رسول کے ساتھ حب دنیا ہوتی ہے پس جہاں تک حب اللہ اور حب رسول کا تعلق ہے خدا پر اس کا ثواب ہے اور جس کا تعلق حب دنیا سے ہے اس کا صلہ کچھ نہیں۔

۱۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ الْمُسْلِمِينَ يَلْتَقِيَانِ ، فَأَفْضَلُهُمَا أَشَدُّهُمَا حُبًّا لِصَاحِبِهِ .

۱۴۔ فرمایا صادق آل محمد نے جب دو مسلمان ملیں تو افضل ان میں وہ ہے جو محبت میں زیادہ ہو۔

۱۵۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَصْرَةَ وَابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا لِقَىٰ مُؤْمِنَانِ قَطُّ إِلَّا كَانَ أَفْضَلُهُمَا أَشَدَّهُمَا حُبًّا لِأَخِيهِ .

۱۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے جب دو مومن ملتے ہیں تو افضل وہ ہوتا ہے جو اپنے بھائی سے محبت میں زیادہ ہو۔

۱۶۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرَانَ السَّبْعِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبْلَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كُلُّ مَنْ لَمْ يُحِبَّ عَلَى الدِّينِ وَلَمْ يُبْقِضْ عَلَى الدِّينِ فَلَا دِينَ لَهُ .

۱۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب کوئی دین کی محبت میں کسی سے بغض یا محبت نہیں رکھتا اس کا دین ہی نہیں ہے۔

ایک سونو اسی وال باب

مذمت دنیا اور زہد فی الدنیا

(باب) ۱۸۹

﴿ذَمُّ الدُّنْيَا وَالزُّهْدِ فِيهَا﴾

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ الْهَيْثَمِ بْنِ وَاقِدٍ

الْجَزَی، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام قَالَ : مَنْ زَهَدَ فِي الدُّنْيَا أَثَبَّتَ اللَّهُ الْحِكْمَةَ فِي قَلْبِهِ وَافْتَقَ بِهَا لِسَانَهُ وَبَصَرَهُ عِيُوبَ الدُّنْيَا دَاءَ هَا وَدَوَاءَ هَا وَآخَرَجَهُ مِنَ الدُّنْيَا سَالِمًا إِلَى ذَا السَّلَامِ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے زہد فی الدنیا قلب انسان میں حکمت برقرار رکھتا ہے اور اس کی زبان کو گویا کرتا ہے اور عیوب دنیا اس کو نظر آجاتے ہیں اس کی بیماری بھی اور اس کا علاج بھی اور اسے دنیا سے لے جاتا ہے صحیح سلامت دار السلام کی طرف ۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسِمِيِّ ؛ جَمِيعًا ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُعَدٍّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِصْرِيِّ ، عَنْ حَفِصِ بْنِ غِيَاثٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : جُعِلَ الْخَيْرُ كُلُّهُ فِي بَيْتٍ وَجُعِلَ مِفْتَاحُهُ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا ؛ ثُمَّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : لَا يَجْدُلُ الزُّجْلُ حَلَاوَةَ الْأَيْمَانِ فِي قَلْبِهِ حَتَّى لَا يَبَالِيَ مِنْ أَكْلِ الدُّنْيَا . ثُمَّ قَالَ : أَبُو عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام : حَرَامٌ عَلَى قُلُوبِكُمْ أَنْ تَعْرِفَ حَلَاوَةَ الْأَيْمَانِ حَتَّى تَزْهَدَ فِي الدُّنْيَا .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے خیر سب کی سب ایک گھر میں ہے جس کی کنی زہد فی الدنیا ہے پھر فرمایا رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص ایمان کی حلاوت اپنے قلب میں نہ پائے گا جب تک فدائے دنیا سے پرمانہ ہو اور حضرت ابو عبد اللہ نے فرمایا جب تک دنیا سے بے رغبت نہ ہوں دلوں پر حرام ہے کہ وہ حلاوت ایمان کو پائیں ۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَرَّازِ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ علیہ السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ علیہ السلام إِنَّ مِنْ أَعْوَنِ الْأَخْلَاقِ عَلَى الدِّينِ الزُّهْدَ فِي الدُّنْيَا .

۳۔ فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے دین میں سب سے زیادہ مددگار اخلاق میں زہد فی الدنیا ہے ۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُعَدٍّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِصْرِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ هَاشِمِ بْنِ الْبَرِيدِ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ علیہ السلام عَنِ الزُّهْدِ فَقَالَ : عَشْرَةُ أَشْيَاءَ ، فَأَعْلَى دَرَجَةِ الزُّهْدِ أَدْنَى دَرَجَةِ الْوَرَعِ وَأَعْلَى دَرَجَةِ الْوَرَعِ أَدْنَى دَرَجَةِ الْيَقِينِ وَأَعْلَى دَرَجَةِ الْيَقِينِ أَدْنَى دَرَجَةِ الرِّضَا . أَلَا وَإِنَّ الزُّهْدَ فِي آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ .

۴۔ ایک شخص نے حضرت علی بن الحسین علیہما السلام سے پوچھا زہد کے متعلق، فرمایا اس چیز میں ان میں ایک زہد ہے پس زہد کا اعلیٰ درجہ دروغ کا ادنیٰ درجہ ہے اور دروغ کا اعلیٰ درجہ یقین کا ادنیٰ درجہ ہے اور یقین کا اعلیٰ درجہ رضا کا ادنیٰ درجہ ہے زہد کی تعریف کتابِ خدا میں یہ ہے جو فوت ہو جائے اس پر افسوس نہ کرو جو مل جائے اس پر خوش نہ ہو۔

۵۔ وَبِهَذَا الْإِسْلَامِ ، عَنْ الْمُنْقَرِي ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : كُلُّ قَلْبٍ فِيهِ شَكٌّ أَوْ شِرْكٌ فَهُوَ سَاقِطٌ وَإِنَّمَا أَرَادُوا بِالزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا لِنَقَرِ قُلُوبِهِمْ لِلْآخِرَةِ .

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہر دل جس میں شک و شرک ہو وہ ساقط الاعتبار ہے انبیاء و اوصیائے دنیائے بے رغبتی اس لئے رکھی تاکہ آخرت کے لئے ان کے دل محبت دینا سے خالی ہو جائیں

۶۔ عَلِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَجْشُوبٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : إِنَّ عَلَامَةَ الزَّاهِقِ فِي ثَوَابِ الْآخِرَةِ زُهْدُهُ فِي عَاجِلِ زَهْرَةِ الدُّنْيَا ، أَمَّا إِنْ زُهَدَ الزَّاهِدُ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا لِيَتَّقِيَ مَنَاقِمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ فِيهَا وَإِنْ زَهَدَ جَزَمَ الْحَرْبِيُّ عَلَى عَاجِلِ زَهْرَةِ [الْحَيَاةِ] الدُّنْيَا لَا يَزِيدُهُ فِيهَا وَإِنْ حَرَسَ ، قَالَتْ مُنُونٌ مَنْ جَرَمَ حَقُّهُ مِنَ الْآخِرَةِ .

۶۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا جو شخص ثوابِ آخرت کی طرف رغبت رکھتا ہے اس کی علامت یہ ہے کہ وہ دنیا کی چند روزہ لذات کو ترک کرے تاکہ جو شخص دنیا میں زہد اختیار کرتا ہے تو وہ تقیم الہی کی رو سے نقصان میں نہیں رہتا کیونکہ دنیا کے فائدے سے زیادہ اسے آخرت کا ثواب مل جاتا ہے لذات دنیا کے حریص کو حرص کرنے سے کچھ زیادہ نہیں مل جاتا۔ تو وہ ثوابِ آخرت سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْخُثَمِيِّ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا أَعْجَبَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِيهَا جَانِمًا خَائِفًا .

۷۔ فرمایا حضرت محمد اللہ علیہ السلام نے رسول اللہ کو دنیا سے کوئی چیز اس سے زیادہ پسند نہیں آئی کہ وہ مجھ کے میں اور خدا سے ڈرتے رہیں۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ خَالِدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ زَائِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ مَحْزُونٌ

فَاتَّامَ مَلَكٌ وَمَعَهُ مَفَاتِيحُ خَزَائِنِ الْأَرْضِ ، فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ هَذِهِ مَفَاتِيحُ خَزَائِنِ الْأَرْضِ يَقُولُ لَكَ رَبُّكَ :
افْتَحْ وَحُدْ مِنْهَا مَا شِئْتَ مِنْ غَيْرِ أَنْ تَنْقُصَ شَيْئًا عِنْدِي ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : اللَّهُ تَبَّارُ مَا دُرُّهُ لَأَذَارَ
لَهُ وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَا عَقْلَ لَهُ ، فَقَالَ الْمَلَكُ : وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيًّا لَقَدْ سَمِعْتُ هَذَا الْكَلَامَ مِنْ
مَلَكٍ يَقُولُهُ فِي السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ ، حِينَ أُعْطِيَتِ الْمَفَاتِيحُ .

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ایک روز رسول خدا صلعم محزون و غموم برآمد ہوئے ان کے پاس فرشتہ آیا
اور اپنے ساتھ خزانہ ارض کی کنجیاں لایا کہنے لگا۔ اسے محمد یہ خزانہ ارض کی کنجیاں ہیں خدا فرماتا ہے کہ قفل کھولو اور قینا
چاہو گے لو کہ تمہارا ثواب آخرت میرے نزدیک کم نہ ہو گا حضرت نے فرمایا۔ دنیا گھر ہے اس کے لئے جس کے لئے دوسرا گھر نہ ہو۔
یہاں جمع وہ کرے گا جس کی عقل نہ ہو۔ فرشتہ نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو نبی برحق بنایا کہ یہی کلام میں نے آسمان
چہارم پر اس فرشتہ سے سنا تھا جس نے مجھے یہ کنجیاں دی تھیں۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ
ﷺ قَالَ : مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِجَدِّي أَسَّكَ مُلْتَقَى عَلَى مَرْبَلَةٍ مَيْتًا ، فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ : كَمْ يُسَاوِي
هَذَا؟ فَقَالُوا : لَعَلَّهُ لَوْ كَانَ حَيًّا لَمْ يُسَاوِ دِهْمًا ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اللَّهُ تَبَّارُ مَا دُرُّهُ لَأَذَارَ
عَلَى اللَّهِ مِنْ هَذَا الْجَدْيِ عَلَى أَهْلِهِ .

۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم گزرے ایک ایسے مردہ بکری کے بچہ کی طرف سے
جس کے کان کٹے ہوئے تھے اور وہ مزلہ پر پڑا ہوا تھا اپنے اصحاب سے فرمایا اس کی کیا قیمت ہوگی انھوں نے کہا اگر یہ زندہ
ہوتا تو ایک درہم اس کی قیمت نہ ہوتی اور اب تو قیمت کا کوئی سوال ہی نہیں، حضرت نے فرمایا۔ خدا کی قسم یہ دنیا خدا
کے نزدیک اہل دنیا کے لئے اس سے زیادہ ذلیل ہے۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ
عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا زَهَّدَهُ فِي الدُّنْيَا وَفَقَّهَهُ فِي الدِّينِ وَبَصَّرَهُ عِيُوبَهَا
وَمَنْ أَوْتِيَهُ فَقَدْ أَوْتِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ؛ وَقَالَ : أَمْ يَطْلُبُ أَحَدُ الْحَقِّ بَابَ أَفْضَلِ مِنَ الرُّهْدِ
فِي الدُّنْيَا وَهُوَ ضِدُّ لِمَا طَلَبَ أَغْدَاءُ الْحَقِّ ، قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ وَمِثْلُ ذَلِكَ قَالَ : مَنْ الرُّغْبَةُ فِيهَا . وَقَالَ :
الْأَمِنْ صَبَّارٍ كَرِيمٍ ؛ فَإِنَّهَا هِيَ أَثَامٌ قَلَائِلُ ؛ أَلَا إِنَّهُ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ أَنْ تَجِدُوا طَعْمَ الْإِيمَانِ حَتَّى تَرَهُدُوا
فِي الدُّنْيَا .

قَالَ وَسَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِذَا تَخَلَّى الْمُؤْمِنُ مِنَ الدُّنْيَا سَمًا وَوَجَدَ حَلَاوَةَ حُبِّ اللَّهِ وَكَانَ عِنْدَ أَهْلِ الدُّنْيَا كَأَنَّهُ قَدْ خَوَّلَ^(١) وَإِنَّمَا خَالَطَ الْقَوْمَ حَلَاوَةَ حُبِّ اللَّهِ فَلَمْ يَشْتَعِلُوا بِغَيْرِهِ .
قَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ الْقَلْبَ إِذَا صَافَا صَافَتْ بِهِ الْأَرْضُ حَتَّى يَسْتَوِيَ .

۱۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب خدا کی بندگی کے ساتھ نیک کار ارادہ کرتا ہے تو اسے دنیا سے بے رغبت کر دیتا ہے اور علم دین کا عالم بناتا ہے اور دنیا کے عیب اس کی نظر میں ظاہر کر دیتا ہے اور جس کو یہ چیزیں مل جاتی ہیں تو اس کو دنیا و آخرت دونوں کی بھلائی مل گئی اور یہ بھی فرمایا زہر سے بہتر کسی نے حق کو اور کسی دروازہ سے نہیں پایا اور اندھا حق کے لئے ضد ہے اس چیز کی جو انھوں نے طلب کی۔ راوی کہتا ہے میں نے کہا لوگ ایسا کیوں کرتے ہیں فرمایا اس لئے کہ دنیا کی طرف ان کو رغبت ہے پھر فرمایا کہ جو لوگ بڑا صبر کرنے والے اور کریم الطبع ہیں وہ دنیا کی طرف رغبت نہیں کرتے کیوں کہ کہا تو چند روزہ ہے جب تک تم دنیا سے بے رغبت نہ ہو گے تو لذت ایمان تمہارے لئے حرام ہوگی اور حضرت نے یہ بھی فرمایا۔ جب مومن نے اپنے دل کو محبت دنیا سے خالی کر لیا تو وہ بلند مرتبہ ہوا اور محبت خدا کی لذت سے حاصل ہوئی اور اہل دنیا اسے محبوب و محبوب ہو گئے اور لوگ ملاوت حب اللہ کو ضبط جانتے ہوئے اس خیال کو چھوڑتے نہیں اور حضرت نے فرمایا۔ جب کسی دل میں صفات پیدا ہوتی ہے تو دنیا اس پر تنگ ہو جاتی ہے اور اس کا تعلق بہشت سے ہو جاتا ہے جو آسمان میں ہے

۱۱۔ عَلِيُّ ؛ [عَنْ أَبِيهِ] ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسِمِيِّ ؛ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمُنْقَرِيِّ ؛ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ بْنِ هَمَّامٍ ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ رَاشِدٍ ؛ عَنِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُسْلِمٍ بْنِ شَهَابٍ قَالَ : سَأَلَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام أَيُّ الْأَشْيَاءِ أَحْضَلُ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ؟ فَقَالَ : مَا مِنْ عَمَلٍ بَعْدَ مَعْرِفَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَعْرِفَةِ رَسُولِهِ أَفْضَلُ مِنْ بَغْضِ الدُّنْيَا ؛ وَإِنَّ لِذَلِكَ لَشُعْبًا كَثِيرَةً وَلِلْمُعَاصِي شُعْبًا قَاطِرًا مَا عَصَى اللَّهَ بِهِ الْكِبْرُ وَهِيَ مَعْتَبَةٌ إِنْ بَلَغَ حِينَ أَبِي وَاسْتَكْبَرُوا كَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ، وَالْإِجْرَامُ وَهِيَ مَعْصِيَةُ آدَمَ وَحَوْأ^(۲) حِينَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمَا : كُلَا مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ^(۳) ، فَآخِذَا مَا لَا حَاجَةَ إِلَيْهِمَا إِلَيْهِ فَدَخَلَ ذَلِكَ عَلَى دُرِّ يَتِيهِمَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَذَلِكَ أَنَّ أَكْثَرَ مَا يَطْلُبُ ابْنُ آدَمَ مَا لَا حَاجَةَ إِلَيْهِ ، ثُمَّ الْخَسَدُ وَهِيَ مَعْصِيَةُ ابْنِ آدَمَ حِينَ حَسَدَ أَخَاهُ قَتْلَهُ ، فَتَشَعَّبَ مِنْ ذَلِكَ حُبُّ الْبِغَاءِ وَحُبُّ الدُّنْيَا وَحُبُّ الزُّنَاسَةِ وَحُبُّ الرِّاحَةِ وَحُبُّ الْكَلَامِ وَحُبُّ الْمَلِكِ وَالشَّرَوَةِ ، فَصِرَتْ سَبْعَ جُطَالٍ ، فَاجْتَمَعَ كُلُّهُنَّ فِي حُبِّ الدُّنْيَا ، فَقَالَ الْأَنْبِيَاءُ وَالْعُلَمَاءُ بَعْدَ مَعْرِفَةِ ذَلِكَ : حُبُّ الدُّنْيَا أَسَى كُلِّ خَطِيئَةٍ ، وَالْدُّنْيَا دُنْيَا آيَن : دُنْيَا بِلَاغٍ^(۴) وَدُنْيَا مَلْعُونَةٍ .

۱۱۔ حضرت علی بن حسین سے سوال کیا گیا۔ عند اللہ کون سا عمل زیادہ افضل ہے فرمایا اللہ اور رسول کی معرفت

کے بغیر نقص ذیل سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں اور اس کی بہت سی شاخیں ہیں اور دعائی کی بھی شاخیں ہیں پس سب پہلی چیز خدا کی نافرمانی تکبر ہے یہ معصیت ابلیس ہے اس نے انکار کیا۔ اس نے تکبر کیا اور کافروں میں سے ہو گیا اور حرص وہ معصیت (ترک اولیٰ) آدم و حوا ہے اللہ نے ان سے کہا تھا کچھ چاہو کھاؤ مگر اس درخت کے نزدیک نہ جانا ورنہ اپنا نقصان کرنے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ پس انھوں نے اس چیز کو لے لیا جس کی انھیں ضرورت نہ تھی لہذا یہ چیز روز قیامت تک ان کی اولاد میں داخل ہوگی اور اولاد آدم اکثر اس چیز کو طلب کرے گی جس کی اسے ضرورت نہ ہو پھر حسد کہ جو آدم کے بیٹے میں پایا گیا اس نے اپنے بھائی کو قتل کر دیا اس کی شاخیں عورتوں کی محبت دنیا کی محبت، ریاست کی محبت، راحت و کلام و بلندی، ترسیر اور دولت کی محبت ہے یہ سات عادتیں ہیں یہ سب محبت دنیا میں جمع ہوگی ہیں انبیاء اور علماء نے ان امور کو جانے ہوئے فرمایا ہے کہ دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے دنیا بے ثبات ہے اس کی دو قسمیں ہیں خدا تک پہنچانے والی بھی ہے اور ملعونہ بھی ہے۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ فِي طَلَبِ الدُّنْيَا إِضْرَارٌ بِالْآخِرَةِ وَفِي طَلَبِ الْآخِرَةِ إِضْرَارٌ بِالْدُّنْيَا ، فَاصْرِفْهُمَا بِالْدُّنْيَا فَإِنَّهَا أَوْلَى بِالْإِضْرَارِ .

۱۲۔ فرمایا رسول خدا نے طلب دنیا میں نقصان آخرت سے اور طلب آخرت میں نقصان دنیا سے اور دنیا کا نقصان آخرت کے نقصان سے بہتر ہے۔

۱۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي أَدْنُوبَ الْخَزَّازِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَدَّاءِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : حَدِّثْنِي بِمَا أَنْتَفِعُ بِهِ فَقَالَ : يَا أَبَا عُبَيْدَةَ أَكْثَرُ ذِكْرِ الْمَوْتِ ، فَإِنَّهُ لَمْ يُكْثِرْ إِنْسَانٌ ذِكْرَ الْمَوْتِ إِلَّا اهْدَى إِلَى الدُّنْيَا .

۱۳۔ راوی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ مجھے کوئی ایسی بات بتائیے جو میرے لئے نفع بخش ہو۔ فرمایا۔ اے ابو عبیدہ موت کا ذکر زیادہ کیا کرو جو موت کا ذکر زیادہ کرتا ہے وہ دنیا سے بے رغبت ہو جاتا ہے۔

۱۴۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَيْمَنَ ، عَنْ دَاوُدَ الْبَزْزَارِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَلَكٌ يُنَادِي كُلَّ يَوْمٍ : ابْنَ آدَمَ لِدِ الْمَوْتِ وَاجْمَعْ لِقَتْلِهِ وَابْنِ الْخَرَابِ .

۱۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک فرشتہ ہر روز ندا کرتا ہے اے ابن آدم پیدا ہو موت کے لئے جمع کرو فنا کے لئے گھر بنا بر باد کی کے لئے۔

۱۵۔ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي هَانٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا : إِنَّ الدُّنْيَا قِدَارٌ تَحُلَّتْ مُدِيرَةٌ ، وَإِنَّ الْآخِرَةَ قِدَارٌ تَحُلَّتْ مُقْبِلَةٌ ، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا دُونَ ، فَكُونُوا مِنْ أَتْبَاءِ الْآخِرَةِ ، وَلَا تَكُونُوا مِنْ أَتْبَاءِ الدُّنْيَا ، [الْأَمْرُ] وَكُونُوا مِنَ الرَّاهِدِينَ فِي الدُّنْيَا الرَّاهِبِينَ فِي الْآخِرَةِ .
 أَلَا إِنَّ الرَّاهِدِينَ فِي الدُّنْيَا اتَّخَذُوا الْأَرْضَ بَسَاطًا ، وَالتُّرَابَ فِرَاشًا ، وَالْمَاءَ طَبِيبًا ، وَقَرَصُوا مِنَ الدُّنْيَا تَقَرُّبًا .

أَلَا إِنَّ أَشْنَاقَ إِلَى الْجَنَّةِ سَلَاحِينَ الشَّهَوَاتِ ، وَمَنْ أَشْفَقَ مِنَ النَّارِ رَجَعَ عَنِ الْمُحَرَّمَاتِ وَ مَنْ رَهَدَ فِي الدُّنْيَا هَانَتْ عَلَيْهِ الْمَصَائِبُ .

أَلَا إِنَّ اللَّهَ عِبَادًا كَمَنْ رَأَى أَهْلَ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ مُخَلَّدِينَ ، وَكَمَنْ رَأَى أَهْلَ النَّارِ فِي النَّارِ مُعَذِّبِينَ ، شَرُّهُمْ مَأْمُونَةٌ ، وَقُلُوبُهُمْ مَحْزُونَةٌ ، أَنْفُسُهُمْ عَفِيفَةٌ ، وَخَوَائِجُهُمْ خَنِيفَةٌ ، صَبَرُوا أَيَّامًا قَلِيلَةً ، فَضَارُوا بِعُقُوبِ رَاحَةٍ طَوِيلَةٍ ، أَمَّا اللَّيْلُ فَصَاقُونَ أَقْدَامَهُمْ تَجْرِي دُمُوعُهُمْ عَلَى خُدُودِهِمْ وَهُمْ يَجَارُونَ إِلَى رَبِّهِمْ ، يَسْتَعُونَ فِي فَكَاكِ رِقَابِهِمْ ، وَ أَمَّا النَّهَارُ فَحُلَمَاءُ ، عُلَمَاءُ ، بَرَّةٌ ، أَتْقِيَاءُ كَانَتْهُمْ الْقِدَاحُ قَدَبَرَاهُمْ الْخَوْفُ مِنَ الْعِبَادَةِ ، يَنْظُرُ إِلَيْهِمُ النَّاطِرُ قَيُّوْلُ : مَرَضَى - وَ مَا بِالْقَوْمِ مِنْ مَرَضٍ - أَمْ خَوِلُوا فَقَدْ خَالَطَ الْقَوْمَ أَمْرٌ عَظِيمٌ : مِنْ ذِكْرِ النَّارِ وَمَا فِيهَا .

۵۔ اس فرمایا امام علی بن الحسین علیہ السلام نے دنیا کیسے کی طرف جارہی ہے اور آخرت آگے کی طرف آرہی ہے اور ان دونوں کے لئے بیٹے ہیں پس تم آخرت کے بیٹے بنو اور اس لئے دنیا میں سے رہو اور تم دنیا کے ترک کرنے والے اور آخرت کی طرف رغبت کرنے والے بن جاؤ جو لوگ ترک دنیا کرتے ہیں وہ زمین کو اپنا بستر اور خاک کو اپنا فرش بناتے ہیں اور پانی کو لذیذ مشروبات جانتے ہیں اور اسباب دنیا سے پورا پورا قطع تعلق کرتے ہیں آگاہ ہو کہ جو جنت کا مشتاق ہوا اس نے خواہشات دنیا کو ترک کیا اور جو آتش جہنم سے ڈرا اس نے محرمات سے روگردانی کی اور زہد اختیار کیا مصائب دنیا اس کی نظر میں پہنچ ہو گئے آگاہ ہو خدا کے بندے ایسے بھی ہیں جو گویا اہل جنت کو جنت میں دائمی زندگی بسر کرتے دیکھ رہے ہیں اور دوزخ میں اہل دوزخ کو معذب ہوتے دیکھ رہے ہیں ان کے شر سے لوگ محفوظ رہتے ہیں ان کے مطلوب محزون اور ان کے نفوس پاک اور ان کی حاجتیں مختصر ہوتی ہیں انھوں نے دنیا میں چند دن صبر سے کام لیا۔ عقبی میں انھیں راحت طویل مل گئی وہ نماز کے قیام میں قدم ملا کر کھڑے ہوتے ہیں اور اپنے رب کے سامنے تضرع و زاری کرتے ہیں قرض ساروں کے قرض ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ دن میں وہ علیم و عالم اور نیک و متقی نظر آتے ہیں تیروں کی طرح ان کے بدن لاغر ہوتے ہیں عبادات میں خوف خدا ان پر غالب ہوتا ہے لوگ انھیں دیکھ کر گمان کرتے ہیں کہ وہ بیمار ہیں۔ حالانکہ وہ بیمار نہیں ہوتے تو کیا وہ فساد عقل رکھتے ہیں۔ اس قوم کو ایک امر عظیم نے مغالطہ میں

میں ڈال ہے وہ یہ ہے کہ ان کا یہ حال ذکرِ جنم اور اس کی تکالیف یاد کر کے ہے یعنی نہ ان کو کوئی دماغی عارضہ ہے جیسے جنون اور نہ کوئی جسمانی آزار ہے جیسا کہ لوگ ان کے متعلق خیال کرتے ہیں۔

۱۶۔ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْمُؤْمِنِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ: يَا جَابِرُ وَاللَّهِ إِنِّي لَمَحْزُونٌ، وَإِنِّي لَمَسْفُوفُ الْقَلْبِ، قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ وَمَا شَأْنُكَ وَمَا حَزَنُ قَلْبِكَ؟ فَقَالَ يَا جَابِرُ إِنَّهُ مَنْ دَخَلَ قَلْبُهُ صَافِي خَالِصٍ دِينِ اللَّهِ شَغَلَ قَلْبُهُ عَمَّا سِوَاهُ؛ يَا جَابِرُ مَا الدُّنْيَا وَمَا عَسَى أَنْ تَكُونَ الدُّنْيَا؟ هَلْ هِيَ إِلَّا طَعَامٌ أَكَلْتَهُ أَوْ ثَوْبٌ لَبِسْتَهُ أَوْ امْرَأَةٌ أَصْنَبْتَهَا؟

یاجابر! ان المؤمنین لم یطمئنوا إلى الدُّنیا ببقائهم فیها ولم یأمنوا قدومهم الآخرة؛ یاجابر الآخرة دار قرار، والدُّنیا دار فناء، وروای ولكن أهل الدُّنیا أهل غفلة، وكان المؤمنین هم الفقیہاء أهل فکرة وعبرة، لم یصممهم عن ذکر الله جلَّ اسمه ما سمعوا بآذانیهم، ولم یعمهم عن ذکر الله ما راوا من الزَّينة بأعينهم ففازوا بنواب الآخرة، كما فازوا بذلك العیلم.

وَاعْلَمْ يَا جَابِرُ أَنَّ أَهْلَ التَّقْوَى أَيْسَرُ أَهْلَ الدُّنْيَا مَوْنَةً وَأَكْثَرُهُمْ لَكَ مَعُونَةً، تَذَكَّرْ فَيُعِينُوكَ وَإِنْ نَسِيتَ ذَكَرُوكَ، قَوْلُ الْوَلِيِّ بِأَمْرِ اللَّهِ قَوْلَ أَمُورٍ عَلَى أَمْرِ اللَّهِ، قَطَعُوا مَحَبَّتَهُمْ بِمَحَبَّةِ رَبِّهِمْ وَوَحَّشُوا الدُّنْيَا لِطَاعَةِ مَلِكِهِمْ وَنَظَرُوا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِلَى مَحَبَّتِهِ يَقْلُوبُهُمْ وَعَلِمُوا أَنَّ ذَلِكَ هُوَ الْمَنْظُورُ إِلَيْهِ، لِعَظِيمِ شَأْنِهِ، فَانْزِلِ الدُّنْيَا كَمَنْزِلِ نَزْلَتِهِ ثُمَّ ارْتَحِلْ عَنْهُ، أَوْ كَمَالٍ وَجَدْتَهُ فِي مَنَامِكَ فَاسْتَبَقْتَ وَلَيْسَ مَعَكَ مِنْهُ شَيْءٌ، إِنْسِي [إِنَّمَا] صَرَبْتُ لَكَ هَذَا مَثَلًا، لِأَنَّهَا عِنْدَ أَهْلِ اللَّبِّ وَالْعِلْمِ بِاللَّهِ كَمَيْئِ الطَّلَالِ، يَا جَابِرُ فَاحْفَظْ مَا اسْتَرَعَاكَ اللَّهُ جَلَّ وَعَزَّ مِنْ دِينِهِ وَحِكْمَتِهِ وَلَا تَسْأَلَنَّ عَمَّا لَكَ عِنْدَهُ إِلَّا مَالَهُ عِنْدَ نَفْسِكَ، فَإِنْ تَكُنَّ الدُّنْيَا عَلَى غَيْرِ مَا وَصَفْتُ لَكَ فَتَحَوَّلْ إِلَى دَارِ الْمُسْتَعْتَبِ، فَلَعَمْرِي لَرُبِّ حَرَبٍ عَلَى أَمْرٍ قَدْ شَقِيَ بِهِ حَيَاتُهُ وَلَرُبَّ كَارِهِ لِأَمْرِ قَدْ سَعِدَ بِهِ حَيَاتُهُ، وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَلِيُمَحِّصَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَمْحَقَ الْكَافِرِينَ»

۱۶۔ جابرؓ سے مروی ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: اے جابر میں محزون ہوں اور میرا دل منکر مند ہے۔ میں نے کہا میں آپؓ فدا ہوں کس چیز نے آپ کے دل کو محزون کیا۔ فرمایا: اے جابر جس کے دل میں اللہ کے دین کی صاف اور خالص محبت ہو اس کا دل ماسوا کی طرف مشغول نہیں ہوتا۔ اے جابر دنیا سے کیا یہی تاکہ کچھ کھا نا کھالیا اور کچھ لباس پہن لیا اور عورت سے محبت کر لی۔ اے جابر بندہ مومن تو دنیا میں بقا رکھے لئے مطمئن نہیں ہوتا اور نہ آخرت میں جملنے سے بے خوف ہوتا ہے۔ اے جابر آخرت دار قرار ہے اور دنیا فنا کا گھر ہے اور زوال کی جگہ، لیکن اہل دنیا غفلت میں

بڑے ہوتے ہیں۔ مومنین فقہاء و اہل فکر و عبرت ہیں۔ ان کو ذکرِ خدا سے باز نہیں رکھتا۔ وہ امرِ حے وہ اپنے کانوں سے سنتے ہیں (اربابِ خلافت کا بیان اور نہیں روکتی ہے ذکرِ خدا سے لوگوں کی وہ زیب و زینت جیسے وہ اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں وہ ثوابِ آخرت حاصل کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں جس طرح وہ اپنے علم کی بدولت کامیاب ہوتے ہیں۔ اسے جابر جو لوگ اہل تقویٰ ہیں وہ یہ نسبت اہل دنیا کے بہت کم سامانِ زندگی رکھتے ہیں اور تمہاری مدرسہ سب سے زیادہ کرنے والے ہوتے ہیں تم ان سے اپنی ضرورت بیان کرو تو وہ تمہاری مدد کریں گے اور اگر تم بھول جاؤ تو وہ یاد دلائیں گے وہ امرِ خدا کے سب سے زیادہ بیان کرنے والے ہیں اور امرِ خدا کے سب سے زیادہ قائم کرنے والے ہیں انھوں نے خدا کی محبت کی وجہ سے دنیا کی محبت کو قطع کر دیا اور اپنے مالک کی اطاعت کی بنا پر ان کو دنیا کے معاملات سے وحشت ہوتی ہے اور خدا کی عظمت شان کے لحاظ سے ان کی دوستی ان کے لئے منظور نظر ہوتی ہے دنیا ان کے نزدیک ایک سرائے کی مانند ہے جس میں کوئی آئے اور چلا جائے یا اس مال کی طرح ہے جسے خواب میں کوئی پائے اور جاگنے پر اس کے پاس کچھ نہ ہو یہ مثال میں نے تم سے اس لئے بیان کی ہے کہ تم سمجھ لو کہ اہلِ عالم و عقل کے نزدیک دنیا سسایہ کی مثل ہے اسے جابر اللہ نے جو رعایت تمہارے ساتھ کی ہے اس کی حفاظت کرو اس کے دین و حکمت کے متعلق یہ سوال مت کر دو کہ خدا کے نزدیک تمہارا مرتبہ کیلئے یہ اتنا ہی پیڑ کا جتنی تمہارے دل میں اس کے احکام کی عزت ہوگی جو میں نے دنیا کے متعلق تم سے بیان کیا اگر اس کے علاوہ کوئی اور تحقیق تمہارے دل میں ہے تو خدا سے عذر خواہی کی طرف لو، قسم اپنی عمر کی۔ اکثر جو میں کسی امر کی طرف ایسے ہیں کہ جب وہ چیز ان کو ملتی ہے تو ان کے لئے باعثِ شقاوت ہوتی ہے اور بہت سے ایسے ہیں کہ جس چیز سے کہتے ہیں جب وہ ان کے پاس آتی ہے تو ان کے لئے باعثِ سعادت بن جاتی ہے اس کے متعلق خدا نے فرمایا ہے اللہ مومنوں کو نکالے گا اور اللہ کہہ دیتا ہے اور کافروں کے لئے ثوابِ آخرت کو برطرف کر دیتا ہے یعنی مشرکوں کے مومنوں پر غالب آئے سے مومنوں کا اجر بڑھ جاتا ہے اور مشرکوں کے لئے آخرت میں کوئی اجر باقی نہیں رہتا۔

۱۷۔ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرِ ، عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَحِمَهُ اللَّهُ حَرَى اللَّهُ الدُّنْيَا عَشِيَّ مَدْمَمَةٍ بَعْدَ رَغِيْفَيْنِ مِنَ الشَّعِيرِ اتَّقُوا بِأَحَدِهِمَا وَأَتَعَشَى بِالْآخَرِ وَبَعْدَ شَمَانِي الصَّوْفِ أَنْزِلُوا بِأَحَدَهُمَا وَأَتَرَدُّ إِلَى الْآخَرِ .

۱۷۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ ابو داؤد نے کہا خدا مجھے جزا دیجیے میں اس دنیا کی خدمت کرتا ہوں و جو کہ روٹیوں کے بعد میں سے ایک صبح کو کھاتا ہوں اور ایک شام کو اور دو اونچی پوششوں کے بعد میں سے ایک کو لنگ بناتا ہوں دوسری کر چادر۔

۱۸۔ وَعَنْهُ ، عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنِ الْمُنَسِّيِّ ، عَنْ أَبِي نَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَبُو دَاوُدَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - يَقُولُ فِي حُلَّتَيْهِ : يَا مُسْتَعِي الْعِلْمِ كَانَ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ شَيْئًا إِلَّا مَا يَتَقَعُ

حَبْرُهُ وَيَضْرِبُ شَرُّهُ الْإِمَامَ رَحِمَ اللَّهُ؛ يَا مُبْتَغِي الْعِلْمِ لَا يَسْغَلَكَ أَهْلٌ وَلَا مَالٌ عَنْ نَفْسِكَ، أَنْتَ يَوْمَ تُفَارِقُهُمْ كَضَيْبٍ يَتَفَتَّتُ فِيهِمْ ثُمَّ غَدَوْتَ عَنْهُمْ إِلَى غَيْرِهِمْ، وَالْدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ كَمَنْزِلٍ تَحَوَّاتِ وَنَهْ إِلَى غَيْرِهِ وَمَا بَيْنَ الْمَوْتِ وَالْبَعْثِ إِلَّا كَذَوْبَةٍ يَمْتَنَاهُمْ اسْتَيْقَظَتْ مِنْهَا؛ يَا مُبْتَغِي الْعِلْمِ قَدْ مَلَعْنَاكَ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَإِنَّكَ مُنَابِّ بِعَمَلِكَ كَمَا تَدِينُ شُدَانُ يَا مُبْتَغِي الْعِلْمِ

۱۸۔ ابو ذر رادی ہیں کہ عہد اللہ نے ایک خطیب میں فرمایا ایک طالب علم کے لئے دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں کہ اس کا غیر نفع نہ دے اور شرف نقصان نہ پہنچائے مگر جس پر اللہ رحم کرے۔ اے علم کے طلبہ اگر کہیں اہل دین اور مال تجھے اپنے نفس سے قائل نہ کر دے ایک دن تیرا ان سے جدا ہونا لازم ہے تو دنیا میں ان کے درمیان ایک یہاں جیسا ہے جو کہیں صبح کرے کہیں شام، دنیا ایک منزل ہے جس سے دوسری منزل کی طرف جانا ہے موت اور بعثت کے درمیان اتنا ہی وقت ہے جیسے کوئی سو کر جاگ اٹھے اے طلبہ کار علم آگے بڑھو ان مقامات کی طرف جو اللہ کے سامنے ہیں تجھے اپنے عمل کا اچھا بدلہ ملے گا جیسا تو نے کیا ہے اس کا بدلہ ویسا ہی اسے طلبہ کار علم تجھے ملے گا۔

۱۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَالِدٍ، عَنِ الْفَاسِمِيِّ بْنِ يَحْيَى، عَنْ حَبْرِهِ الْحَسَنِ بْنِ زَائِدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَالِي وَلِلدُّنْيَا إِنَّمَا مَتَلِي وَتَمَلُّهَا كَمَتَلِ الزَّاكِبِ رُفِعَتْ لَهُ شَجَرَةٌ فِي يَوْمٍ صَافٍ فَقَالَ تَحْتَهَا زَاكِبٌ وَتَرَكَهَا

۱۹۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ مجھے دنیا سے کیا سروکار میری اور اس کی مثال ایک سوار کی سی ہے جسے گرم دن میں ایک وقت مل جائے اور وہ اس کے نیچے قیلولہ کرے۔ کچھ دیر آرام کرنے کے بعد اسے چھوڑ دے۔

۲۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقَبَةَ الْأَزْدِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: مَثَلُ الْخَرِيسِ عَلَى الدُّنْيَا كَمَثَلِ دَوْدَةَ الْقَرَى، كُلَّمَا ارْتَادَتْ عَلَى نَفْسِهَا لَعَنَّا كَانَ أَبَدَلَهَا مِنَ الْخُرُوجِ حَتَّى تَمُوتَ غَمًّا، قَالَ وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: كَانَ فِيمَا وَعَظَ بِهِ لِقَامَانِ ابْنَةُ يَابَنْتِي إِنْ الشَّاسَ وَدَجَعُوا أَقْبَلَكَ لَا وَلَادِهِمْ قَلَمَ يَبْقَى مَا جَعَلُوا لَمْ يَبْقَ مِنْ جَعْمُو آلِهِ وَإِنَّمَا أَنْتَ عَبْدٌ مُسْتَأْجَرٌ قَدْ مَرَّتْ بِعَمَلٍ وَوُعِدَتْ عَلَيْهِ أَجْرًا فَأَوْفِ عَمَلَكَ وَأَسْرِ فِي أَجْرِكَ وَلَا تَكُنْ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا بِمَنْزِلَةِ شَاةٍ وَقَعَتْ فِي زَرْعٍ أَخْضَرَ فَأَكَلَتْ حَتَّى سَوِيَ فَكَانَ حَتْمُهَا عِنْدَ سَيْفِهَا وَلَكِنْ أَجْمَلَ الدُّنْيَا بِمَنْزِلَةِ قَنْطَرَةٍ عَلَى نَبْرٍ جُرَّتْ عَلَيْهَا وَتَرَكَتْهَا وَلَمْ تَرْجِعْ إِلَيْهَا آخِرَ الدَّهْرِ، أَجْرُهَا وَلَا تَعْمُرْهَا، فَإِنَّكَ لَمْ تُؤْمَرْ بِعَمَارَتِهَا

وَأَعْلَمَ أَنَّكَ سَسْأَلُ غَدًا إِذَا وَقَفْتَ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ أَزْبِجٍ: شَبَابِكَ فِيمَا أَتَيْتَهُ؟

وَعُمْرِكَ فِيمَا آفَقْتَهُ، وَمَالِكَ وَمِمَّا كَسَبْتَهُ، وَفِيمَا آفَقْتَهُ؛ فَتَاهَبْ لِيْذِكَ وَأَعِدْ لَهُ جَوَابًا؛ وَلَا تَأْسَ عَلَى مَا فَاتَكَ مِنَ الدُّنْيَا، فَإِنَّ قَلِيلَ الدُّنْيَا لَا يَدُومُ بَقَاؤُهُ وَكَثِيرُهَا لَا يُوْمُنُ بِلَاؤُهُ، فَخُذْ حِفْظَكَ وَجِدْ فِي أَمْرِكَ، وَاكْثِفِ الْفِطَاةَ عَنْ وَحْيِكَ وَتَعَرَّضْ لِمَعْرُوفِ رَبِّكَ وَاجِدِ الثَّوْبَةَ فِي قَلْبِكَ وَ اكْمَشْ فِي قَرَائِكَ قَبْلَ أَنْ يُقْصِدَ قَصْدَكَ وَيُقْضَى قَضَاؤُكَ وَيُخَالِ بَيْنَكَ وَبَيْنَ مَا تُرِيدُ.

۲۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے حرص دنیا کی مثال ریشم کے کیڑے جیسی ہے جس قدر اپنے اوپر زیادہ متنا جاتا ہے اتنا ہی اس میں پٹنا جاتا ہے اور پھر اس کے لئے ٹکنا ممکن نہیں ہوتا اور وہ اسی میں مر کر رہ جاتا ہے امام جعفر صادق نے فرمایا کہ لقمان نے اپنے بیٹے کو ایک نصیحت یہ بھی کی تھی کہ بیٹا تجھ سے پہلے بھی لوگوں نے اپنی اولاد کے لئے جمع کیا۔ لیکن جو جمع کیا تھا وہ باقی نہ رہا۔ تمہاری مثال اس مزدور کی سی ہے جسے کسی کام پر لگایا گیا اور اس سے مزدوری کا وعدہ کیا گیا ہو، پس تم اپنا کام پورا کر دو تب سختی اجر ہو گئے اور اس دنیا میں اس بکری کی مانند نہ بنو جو کسی ہرے بھیرے کھیت میں چرنے سے موٹی ہو جائے اور یہ موٹا پا اس کے لئے موت کا سبب بن جائے دنیا میں ایک پن کے ہے جو ایک نہر پر ہو تم اس سے گزرتے چلے گئے اب کبھی اس کی طرٹ نہ لو گے اور اس کی بردباری کو آباد نہ کرو گے۔ یہ سمجھ لو کہ روز قیامت جب خدا کے سامنے جاؤ گے تو تم سے پوچھا جائے گا شباب کیسے گزرا، عمر کو کن شاغل میں ختم کیا۔ مال کس طرح سے کمایا تھا اور کہاں کہاں حشر کیا تھا اس کے جواب کے لئے تیار ہو جاؤ، جو چیز ساناں دینے سے گئی اس کا غم نہ کرو۔ اگر وہ کم ہے تو بے بقا نہیں، زیادہ ہے تو اس کی بلاؤں سے امن نہیں اُڑتے رہو اور اپنے معاملے میں کوشش کرتے رہو اور اپنے چہرے سے پردہ ہٹاؤ اور اپنے رب کے احسان کے قابل بنو، دل سے توبہ بار بار کرتے رہو اور دنیا کے کاموں سے اس سے پہلے فارغ ہو جاؤ کہ ملک الموت آدبائے اور زندگی کا خاتمہ کر کے تمہارے ارادوں کے درمیان حائل ہو جائے۔

۲۱۔ عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ مَخْبُوبٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَعْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: فِيمَا نَاجَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا مُوسَى لَا تَرَكْنِي إِلَى الدُّنْيَا كَوْنِ الظَّالِمِينَ وَذَهَرْنِيهَا، يَا مُوسَى لَا تَنْتَظِرْ عَيْنَكَ إِلَى تَفْئِكَ لَتَنْتَظِرَ لَهَا إِذَا لَقِبَ عَلَيْكَ حُبُّ الدُّنْيَا وَذَهَرَتْهَا، يَا مُوسَى نَافِسٌ فِي الْخَيْرِ أَهْلُهُ وَاسْتَبَقْتُهُمْ إِلَيْهِ، فَإِنَّ الْخَيْرَ كَانِيهِ وَاتَّكَرَ مِنَ الدُّنْيَا مَا بَكَ الْغِنَى عَنْهُ وَلَا تَنْتَظِرْ عَيْنَكَ إِلَى كُلِّ مَقْتُونٍ بِهَا وَمَوْكِلٍ إِلَى نَفْسِهِ؛ وَاعْلَمْ أَنَّ كُلَّ فِتْنَةٍ بَدَوُهَا حُبُّ الدُّنْيَا وَلَا تَنْقِطُ أَحَدًا بِكَثْرَةِ الْمَالِ فَإِنَّ مَعَ كَثَرَةِ الْمَالِ تَكْثُرُ الدُّنْيَا نَوْبُ لَوَاجِبِ الْحَقُوقِ، وَلَا تَنْقِطُ أَحَدًا بِرِضَى النَّاسِ عَنْهُ، حَتَّى تَعْلَمَ أَنَّ اللَّهَ رَاضٍ عَنْهُ، وَلَا تَنْقِطُ مَخْلُوقًا بِطَاعَةِ النَّاسِ لَهُ، فَإِنَّ طَاعَةَ النَّاسِ لَهُ وَاتِّبَاعَهُمْ إِيَّاهُ عَلَى غَيْرِ الْحَقِّ هَلَاكٌ لَهُ وَلَيْعِنْ اتَّبَعَهُ.

۲۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ وقت مناجات خدا نے موسیٰؑ سے کہا اے موسیٰ دنیا پر ایسا بھروسہ کر دجیسا ظالم لوگ کرتے ہیں یا جو دنیا کو اس پاب کچھ کر اعتماد کرتے ہیں۔ اے موسیٰ اگر میں اپنی توفیق کے بغیر تیرا کام تجھ پر بھیڑ دیتا تو جب دنیا ضرور تجھ پر غالب آجاتی اور اس کی تازگی تیرا دل بھاتی، اے موسیٰ اگر میری اس کے اہل کے لئے زاریاں کے طالب ہو اور لوگوں کو اس کی طرف بڑھاؤ، خیر میں اپنے مفہم کے برخلاف۔ دنیا سے اس چیز کو رد کر جس سے بے پروائی حاصل رہے اور اس کے پلنے کی طرف تم مضطر نہ ہو اور لپٹائی ہوئی نظروں سے۔ دیتا ہے خدا ہونے والے کو جو ہر نیکی و برائی اپنے نفس پر آتا دیکھنے والا ہو اور لوگوں کے مال کی کثرت سے دل غمگین ہو کیوں کہ زیادتی مال کثرت گناہ کا باعث ہوتی ہے حق تعالیٰ واجبہ اور نہ کرنے کے باعث اور اس پر بھی دل غمگین ہو جس سے بہت سے لوگ راضی ہوں ہاں اس سے اللہ راضی ہو تو ضرور غلبہ کر د اور غلبہ نہ کر و اس شخص پر جس کی اطاعت لوگ کرتے ہوں کیونکہ غیر حق پر جو اطاعت ہوگی تو طبع اور مصلح دونوں کے لئے باعث ناکت ہوگی۔

۲۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُفَضَّلِ ، عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ فِي كِتَابِ عَلِيِّ مَلَكَاتِ اللَّهِ عَلَيْهِ إِسْمَا مَلَكِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ الْحَبِطِ هَالِكٍ وَمَسْكَاةٍ فِي جَوْفِهَا الشَّمُّ النَّاقِعُ ، يَخْتَرُّهَا الرِّجُلُ الْعَاوِلُ ، فَيَهْوِي إِلَيْهَا الْعَيْشِيُّ الْجَاهِلُ .

۲۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کتاب حضرت علی علیہ السلام میں ہے کہ دنیا کی مثال سانپ کی سم ہے چھو نہ میں نرم اور اس کے پیٹ میں سم قاتل ، عاقل اس سے بچتا ہے، اور نادان بچہ اس کی طرف مائل ہوتا ہے۔

۲۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : كَتَبَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام إِلَيْنِي بَعْضَ أَصْحَابِهِ يَقُولُ : أَوْصِيكَ نَفْسِي بِثَوْبٍ مِنْ لَانِجِلٍ مَعْصِيَتُهُ وَلَا يُرْجَى غَيْرُهُ ، وَلَا الْغِنَى إِلَّا بِهِ ، فَإِنْ مَنِ اسْتَقَى اللَّهَ عَزَّ وَ قَوِيَ وَشَبَّحَ وَرَوَى ، وَرَفَعَ عَقْلَهُ عَنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ، فَبَدَنَهُ مَعَ أَهْلِ الدُّنْيَا وَقَلْبَهُ وَعَقْلَهُ مَعَ أَهْلِ الْآخِرَةِ ، فَأَطْعَمَ نَفْسَهُ قَلْبُهُ مَا أَبْصَرَتْ عَيْنَاهُ مِنْ حُبِّ الدُّنْيَا فَقَدَّرَ حَرَامَهَا وَجَانِبَ مُبْهَاتِهَا وَأَصْرَعَ وَاللَّهُ بِالْجَلَالِ الشَّافِي إِلَّا مَا لَابَدَ لَعْنُ كَيْسَرَةٍ ^(۱) [مِنْهُ] يَشُدُّ بِهَا صُلْبَهُ وَتَوْبَ يُوَادِّي بِهِ عَوْرَتَهُ ، مِنْ أَغْلَظِ مَا يَجِدُ وَأَخْشَى ، وَأَتَمَّ يَكُنْ لَهُ فِيمَا لَابَدَ لَهُ مِنْهُ يَقَّةٌ وَلَا رَجَاةٌ ، فَوَقَعَتْ يَشْتَهُ وَرَجَاؤُهُ عَلَى خَالِقِ الْأَشْيَاءِ ، وَجَدَّ وَاجْتَهَدُوا اتَّعَبَ بَدَنَهُ حَتَّى بَدَتْ الْأَضْغُ وَغَارَتِ الْمِثْنَانِ فَأَبْدَلَ اللَّهُ لَهُ مِنْ ذَلِكَ قُوَّةً فِي بَدَنِهِ وَشِدَّةً فِي عَقْلِهِ وَمَادَّجَرَهُ فِي الْآخِرَةِ أَكْثَرُ ، فَارْفِضِ الدُّنْيَا فَإِنَّ حُبَّ الدُّنْيَا يُغْنِي وَيُصْنَمُ وَيُبْذَلُ الرِّقَابَ ، فَتَدَارِكُ

مَا يَبْقَى مِنْ عُمْرِكَ وَلَا قَلِيلٌ عَدَا [أَوْ بَعْدَ عَدَا] فَإِنَّمَا هَلَكَ مَرَّةً كَانَ قَبْلَكَ بِإِقَامَتِهِمْ عَلَى الْأَمَانِ
وَالسُّوْفِ حَتَّى أَتَاهُمْ أَمْرُ اللَّهِ بَقْتَهُ وَهُمْ غَافِلُونَ ، فَقَالُوا هَلْ أَعْوَادُهُمْ إِلَى فُجُورِهِمُ الظُّلْمَةِ
الَّتِي سَقَتْ وَقَدْ أَسْلَمْتُمْ الْأَوْلَادُ وَالْأَهْلُونَ ، فَأَنْقَطَعَ إِلَى اللَّهِ يَسْتَنْصِبُ ، مِنْ رَقِصِ الدُّنْيَا وَغَيْرِهَا لَيْسَ
فِيهِ أَنْ يَكْسَادَ وَلَا أَنْ يَخْرَالَ ، أَعَانَا اللَّهُ وَإِيَّاكَ عَلَى طَاعَتِهِ وَوَقَّعْنَا اللَّهُ وَإِيَّاكَ لِمَرْحَاتِهِ .

۲۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین نے اپنے ایک صحابی کو نصیحت کی کہ میں سمجھتا ہوں اور خود اپنے نفس کو
دوست کرتا ہوں اس ذات سے ڈرنے کی جس کی معیت جائز نہیں اور نہ اس کے غیر سے امید کی جاتی ہے اور استغنا اس کے
غیر سے نہیں ملتا، جو اللہ سے ڈرا اس نے عزت پائی، تو کیا ہوا اور سیر و سیراب ہوا اور اس کی عقل کو اہل دنیا سے واللہ
تبارک و تعالیٰ ہٹا دیا اور اس کا بدن تو اہل دنیا کے ساتھ ہوتا ہے اور اس کی عقل آخرت کو دیکھنے والی ہوتی ہے جب
دنیا میں اس کی آنکھیں جن چیزوں کو دیکھتی ہیں دل کی روشنی سے وہ دبا دبتے ہیں وہ برا سمجھتے ہیں حرام چیزوں کو اور
کسارہ کش ہو جاتے ہیں شہوات سے اور خدا کی قسم پاک و صاف چیزوں کو بھی اس لئے ترک کر دیا سوائے اس قوتِ لاوت کے
جس سے عبادت کے لئے اس کی پشت قوی رہے اور اتنا کھڑا لیا جس سے ستر عورتیں چڑھ جائے وہ کھنڈا اور کھرا جس کے بغیر
چارہ کار نہ ہو اور اس کو اس کے متعلق کسی پر اعتماد اور کمی سے امید نہیں ہوتی۔ اس کا اعتماد خدا پر ہوتا ہے اس لئے یہ قوت
میں اپنے بدن کو بہت تعب میں ڈال دیا یہاں تک کہ اس کی ہڈیاں ٹکی آئیں اور آنکھیں دھنس گئیں۔ خدا نے اس کے بدن
پر ایک دوسری قوت اس کے بدن میں پیدا کر دی اور اس کی عقل کو اور زیادہ قوی کر دیا اور اس کے ذخیرہ کھزات کو اور
بڑھا دیا اس نے دنیا کو ترک کر دیا کیونکہ حبیب و نیا آدمی کو اندھا، گونگا اور بہرہ بنا دیتی ہے اور لوگوں کی گردنوں کو
جھکا دیتی ہے لہذا جتنی عمر باقی ہے اس میں اپنی کی کو پورا کر لو اور کل اور پرسوں پر اسٹھانہ رکھو تم سے پہلے وہ لوگ ہلاک ہو گئے
جو غلط امید باندھتے رہے اور سستی سے کام لیتے سب یہاں تک کہ اچانک خدا کا حکم آگیا اور وہ غفلت ہی میں پڑے رہے۔ لوگ
ان کو تابوت میں رکھ کر ان کی قبروں تک لے گئے وہ قبریں جو تنگ و تاریک تھیں اولاد اور خاندان والوں نے انھیں قبروں میں
دبا دیا اور تمام امیدیں قطع ہو گئیں۔ جاتے ہیں ایسے تذبذب کے ساتھ جس میں ترک دنیا کا ارادہ ہی رہا تھا۔ خدا ہمدانی اور تہا را
مدد کرے اپنی اطاعت میں اور تو مومن و مسلم کو اور تم کو اپنی مرضی کی۔

۲۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمَغْبُورَةِ وَغَيْرِهِ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ رَبِيعٍ ، عَنْ
أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَثَلُ الدُّنْيَا كَمَثَلِ مَاءِ الْبَحْرِ كُنَّا شَرِبْنَا مِنْهُ الْعَطْشَاءُ إِذَا دَاغَ عَطْشًا حَتَّى يَقْتُلَهُ .

۲۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دنیا کی مثال سمندر کے پانی کی کہ میں نے پیسا پیسا پینا ہے پیاس بڑھتی
ہی رہتی ہے یہاں تک کہ وہ مر جاتے ہیں۔

۲۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُقَيْدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُقْبٍ، عَنِ الْوَشَاءِ قَالَ: سَمِعْتُ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: قَالَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ لِلْحَوَارِيِّينَ: يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا تَأْسَوْا عَلَى مَا فَاتَكُمْ مِنَ الدُّنْيَا كَمَا لَا يَأْسَى أَهْلُ الدُّنْيَا عَلَى مَا فَاتَهُمْ مِنْ دِينِهِمْ إِذَا أَصَابُوا دُنْيَاهُمْ.

۲۵۔ فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے کہا۔ دنیا سے جو چیز چلی گئی اس پر افسوس نہ کرو جیسے اہل دنیا افسوس نہیں کرتے اس چیز پر جو دین کے متعلق ان سے فوت ہو گئی۔

ایک سولہ وے واں باب

تتمہ باب سابق

(باب) ۱۹۰

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُقْبٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُقْبٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَاءِ، عَنْ عَنَابِيمِ ابْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: وَبِعِزَّتِي وَجَلَالِي وَعَظَمَتِي وَعُلُوِّي وَارْتِفَاعِ مَكَانِي، لَا يُؤْتِرُ عَبْدٌ هَوَايَ عَلَى هَوَى نَفْسِهِ إِلَّا كَفَعْتُ عَلَيْهِ صَبِيغَتَهُ وَضَمَنْتُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَرَقَّةً وَكُنْتُ لَهُ مِنْ دَرَاهِمِ تِجَارَةٍ كُلِّ تَاجِرٍ.

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ حدیث قدسی میں خدا نے فرمایا۔ قسم ہے مجھے اپنے عزت و جلال کی اپنی عظمت و رفعت کی اگر کوئی بندہ میری مرضی کو اپنی خواہش پر ترجیح دیتا ہے تو میں راہِ معاش کو اس کے لئے مبارک قرار دیتا ہوں اور آسمان و زمین کو اس کے رزق کا ضامن بنا دیتا ہوں اور میں اس کے لئے ہر تاجر کی تجارت کی طرح اس کے نفع کا سودا کرتا ہوں۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُقَيْدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ الْقَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ، عَنِ ابْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي حَفْصَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَبِعِزَّتِي وَجَلَالِي وَعَظَمَتِي وَبَهَائِي وَعُلُوِّي وَارْتِفَاعِي لَا يُؤْتِرُ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ هَوَايَ عَلَى شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا إِلَّا جَعَلْتُ غَنَاهُ فِي نَفْسِهِ وَهَمَّتْهُ فِي آخِرَتِهِ وَضَمَنْتُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَرَقَّةً وَكُنْتُ لَهُ مِنْ دَرَاهِمِ تِجَارَةٍ كُلِّ تَاجِرٍ.

۲۔ مضمون وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا۔

ایک سو اکیانوے والی باب

قناعت

(باب القناعة) ۱۹۱

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَسَّانَ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ زَيْدِ الشَّحَّامِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هِلَالٍ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : إِشَّاكَ أَنْ تَطْمَحَ بِمَسْرَكٍ إِلَى مَنْ هُوَ قَوْفَكَ ، فَكَفَى بِمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ عليه السلام : «وَلَا تُحِبُّكَ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ» وَقَالَ : «وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَى مَا مَتَّعْنَاهُمْ أَزْوَاجًا مِنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا» فَإِنْ دَخَلَكَ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ فَأَذْكُرْ عَيْشَ رَسُولِ اللَّهِ عليه السلام ، فَإِنَّمَا كَانَ قُوَّةَ الشَّعِيرِ وَحُلْوَاءِ التَّمْرِ وَوَقُودَ الشَّعْفِ إِذَا وَجَدَهُ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو تم سے اونچے درجے کا ہے دولت و ثروت میں اس پر نظر نہ کرو، تمہارے لئے کافی ہے خدا کا یہ فرمانا جو اس نے اپنے نبی سے کہلے لوگوں کا مال ادا و لاد تم کو تعجب میں نہ ڈالے اور یہ بھی فرمایا۔ اپنی آنکھیں مت اٹھاؤ ان لوگوں کی طرف جن کو ہم نے لطف اندوز بنایا ہے اور چند روزہ زندگی میں ان کو دنیا کا عیش دیا ہے ۔ امام نے فرمایا اگر تمہارے دل میں عیش دنیا کا کوئی خیال آئے تو رسول اللہ کی طرز زندگی کو یاد کرو۔ ان کی غذا اتنا جو تھی ان کا ملوہ کھجور اور ان کا چراغ درختِ خرما کی سوکھی شاخ اگر مل جاتی۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَائِمٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَفَّادٍ ، جَمِيعًا ، عَنِ الْوَشَاءِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِدٍ ، عَنْ أَبِي خَدِجَةَ سَالِمِ بْنِ مُكْرَمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عليه السلام : مَنْ سَأَلَكَ أَعْيُنُهُ وَمَنْ اسْتَقْنَى أَغْنَاهُ اللَّهُ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے ہم سے کچھ مانگا ہم نے اسے دیا اور جس نے بے نیازانہ ترک طلب کیا خدا نے اسے بے نیاز بنا دیا۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ فَاكِدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ رَضِيَ مِنَ اللَّهِ بِالسَّيْرِ مِنَ الْمَعَاشِ رَضِيَ اللَّهُ مِنْهُ بِالسَّيْرِ مِنَ الْعَمَلِ .

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو تھوڑے سے رزق پر اللہ سے راضی ہو خدا اس کے تھوڑے سے عمل پر راضی ہوا۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْغَاسِمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمُقْتَدِمِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَةِ: ابْنُ آدَمَ كُنْ كَيْفَ شِئْتَ كَمَا تَدِينُ نَدَانُ مَنْ رَضِيَ مِنَ اللَّهِ وَالْقَلِيلَ مِنَ الْإِزْزِ قَبْلَ اللَّهِ مِنْهُ الْيَسِيرُ مِنَ الْعَمَلِ دَمَنْ رَضِيَ بِالْيَسِيرِ مِنَ الْحَلَالِ خَفَّتْ مَوْدِنَتُهُ وَرَكَتْ مَكْسَبَتُهُ وَخَرَجَ مِنْ حَرِّ الْفُجُورِ.

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ توریت میں ہے کہ اے ابن آدم جیسا چاہے بن جا تو جیسا کرے گا ویسا ہی بدلہ پائے گا جو قلیل رزق پر اللہ سے راضی ہو خدا نے اس کے عمل میں تسہیل کو قبول کیا اور جو تھوڑی سی حلال روزی پر راضی ہو گیا اس کا خرچ ہلکا ہو گیا اور کمائی پاک ہو گئی اور فسق و فجور سے دور ہو گیا۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَرَفَةَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: مَنْ لَمْ يَشْعُرْ مِنَ الْإِزْزِ إِلَّا الْكَثِيرُ لَمْ يَكُنْ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا الْكَثِيرُ وَمَنْ كَفَاهُ مِنَ الْإِزْزِ الْقَلِيلُ فَإِنَّهُ يَكُنْ مِنَ الْعَمَلِ الْقَلِيلِ.

۵۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے جو رزق قلیل پر قناعت نہیں کرتا اور زیادہ چاہتا ہے تو پھر کافی ہوتا اس کو کثرت عمل اور حسن نے قناعت کی رزق قلیل پر تو اس نے کثرت کافی ہو گا عمل قلیل۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عمير، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: ابْنُ آدَمَ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ مِنَ الدُّنْيَا مَا يَكْفِيكَ فَإِنْ أَسْرَمَ مَا فِيهَا يَكْفِيكَ وَإِنْ كُنْتَ إِتِمَامًا رِيدَ مَا لَا يَكْفِيكَ فَإِنْ كُنَّ مَا فِيهَا لَا يَكْفِيكَ.

۶۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ اے ابن آدم اگر تو سامان دنیا سے یہ ارادہ رکھتا ہے کہ وہ میرے لئے کفایت کرے تو تھوڑا سامان بھی کافی ہو جائے گا اگر اگر کفایت کا ارادہ نہیں تو زیادہ سے زیادہ سامان بھی کفایت نہ کرے گا۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُمَرَ الْأَسَدِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ مَكْرَمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: اسْتَفْتَيْتُ حَالًا رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ: لَوِ اسْتَفْتَى رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله فَسَأَلَتْهُ فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَلَمَّا رَأَاهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله قَالَ: مَنْ سَأَلْنَا أَعْطَيْنَاهُ وَمَنْ اسْتَفْتَى أَعْطَاهُ اللَّهُ، فَقَالَ الرَّجُلُ: مَا يَسْتَفِي غَيْرِي فَرَجَعَ إِلَى امْرَأَتِهِ فَأَعْلَمَهَا، فَقَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله بَشَرٌ فَأَعْلَمْتُهُ فَأَتَاهُ فَلَمَّا رَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله قَالَ: مَنْ سَأَلْنَا أَعْطَيْنَاهُ وَمَنْ اسْتَفْتَى أَعْطَاهُ اللَّهُ.

حَتَّى قَعَلَ الرَّجُلُ ذَلِكَ ثَلَاثًا ثُمَّ دَهَبَ الرَّجُلُ قَاسِمًا دَمِقُولًا ثُمَّ أَتَى الْجَبَلَ ، فَصَعِدَهُ فَقَطَعَ حَطْبًا
ثُمَّ جَاءَهُ قَبَاعُهُ يَنْصِفُ مِثْرًا مِنْ دَقِيقٍ مَرَجَعَ بِهِ فَأَكَلَهُ ، ثُمَّ دَهَبَ مِنَ الْقَدِ : فَجَاءَ بِأَكْثَرِ مِنْ ذَلِكَ
قَبَاعُهُ ، فَلَمْ يَزَلْ يَعْمَلُ وَيَجْمَعُ حَتَّى اشْتَرَى مِقُولًا ثُمَّ جَمَعَ حَتَّى اشْتَرَى بَكْرَيْنِ وَاعْلَامًا ثُمَّ
أَثَرَى حَتَّى أَسْرَفَجَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَعْلَمَهُ كَيْفَ جَاءَ يَسْأَلُهُ وَكَيْفَ سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ ، فَقَالَ
النَّبِيُّ ﷺ : قُلْتَ لَكَ : مَنْ سَأَلْنَا أُعْطِينَاهُ وَمَنْ اسْتَعْنَى أَغْنَاهُ اللَّهُ .

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اصحاب رسول میں سے ایک شخص تنگ دستی میں مبتلا تھا۔ اس کی بڑائی نے کہا کیا اچھا
ہوتا کہ تم رسول اللہ کے پاس جا کر سوال کرتے۔ وہ آنحضرت کے پاس آیا حضرت نے اسے دیکھتے ہی فرمایا۔ جس نے ہم سے سوال کیا
ہم نے اس کو عطا کر دیا اور جس نے طلب میں بے نیازی چاہی خدا نے اسے بے نیاز کر دیا۔ اس نے دل میں کہا۔ یہ حضرت نے
میرے ہی لئے کہا ہے پس اپنی بی بی کے پاس آیا اور حال بیان کیا۔ اس نے کہا رسول اللہ بشر ہیں رغیب دان نہیں ہمارے
عسرت کا حال کیا معلوم پھر جاؤ اپنا حال بیان کرو۔ وہ پھر آیا حضرت نے اسے دیکھ کر پھر وہی فرمایا۔ یہاں تک کہ تین بار بار
ہی ہوا۔ اس کے بعد اس شخص نے ایک کھانسی غاریتہ لی اور ایک پہاڑی پر چڑھ کر سوکھی لکڑیاں کاٹیں اور بازار میں لاکر ایک مد
آنے کے عوض ان کو بیچا اور کھانا کھایا۔ دوسرے روز پھر گیا اور پہلے سے زیادہ لکڑیاں جمع کر کے لایا۔ چند روز یوں ہی کرتا رہا۔ آخر
اس نے کھانسی خرید لی اور پھر پیسہ جمع کر کے دو اونٹ خریدے اور ایک عمامہ پہنا تک کہ وہ مالدار ہو گیا اور رسول اللہ کے پاس
آیا اور اپنے سوال کے لئے آنے اور حضرت سے سننے کا ذکر کیا آپ نے پھر وہی فرمایا۔ جس نے ہم سے مانگا ہم نے اس کو دیا اور جس
نے خدا سے بے نیازی اور ترک طلب کو چاہا خدا نے اسے بے پروا بنا دیا۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ
النُّعْمَانِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ أَرَادَ أَنْ
يَكُونَ أَعْنَى النَّاسِ فَلْيَكُنْ بِمَا فِي يَدِ اللَّهِ أَوْ تَقِ مِنْهُ بِمَا فِي يَدِ غَيْرِهِ .

۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو غنی بننے کا ارادہ رکھتا ہے اسے چاہیے کہ جو اللہ کے ید و قدرت
میں ہے اس پر اعتماد کرے نہ کہ جو بندوں کے ہاتھ میں ہے۔

۹۔ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ أَوْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ
ﷺ قَالَ : مَنْ قَنَعَ بِمَارَاقَةِ اللَّهِ قَهْوَمِنْ أَعْنَى النَّاسِ .

۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جس نے اپنے رزق پر قناعت کی وہ سب سے زیادہ غنی ہے۔

۱۰۔ عَنْهُ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ حَمْرَةَ بْنِ حُمْرَانَ قَالَ : شَكَارُ جُلٍّ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ يَطْلُبُ قَيْصَبٌ وَلَا يَقْنَعُ ، وَتَنَازَعُهُ نَفْسُهُ إِلَى مَا هُوَ أَكْثَرُ مِنْهُ وَقَالَ : عَلِمَنِي شَيْئًا أَنْتَفَعَ بِهِ ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : إِنْ كَانَ مَا يَكْفِيكَ يُغْنِيكَ ، فَأَدْنِي مَا فِيهَا يُغْنِيكَ ، وَإِنْ كَانَ مَا يَكْفِيكَ لَا يُغْنِيكَ فَكُلْ مَا فِيهَا لَا يُغْنِيكَ .

۱۱۔ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے بیان کیا جو طلب کرتا ہوں پالیتا ہوں لیکن میرا دل تانغ نہیں ہوتا اور میرا نفس زیادہ پانے پر تلاء ہوتا ہے لہذا مجھے کوئی مفید نصیحت کیجئے حضرت نے فرمایا اگر جو چیز تیرے لئے کافی ہے تجھے بے نیاز بنادے تو دنیا کی ادنیٰ چیز بے نیاز بنادے گی اور اگر جو چیز تیرے لئے کفایت کرتی ہے وہ تجھے بے نیاز نہیں بنا سکتی تو دنیا کی کوئی چیز بھی تجھے بے نیاز نہیں بنا سکتی۔

۱۱۔ عَنْهُ ، عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ ، قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ﷺ مَنْ رَضِيَ مِنَ الدُّنْيَا بِمَا يُجْزِيهِ كَانَ أَيْسَرُ مَا فِيهَا يَكْفِيهِ ، وَمَنْ لَمْ يَرْضَ مِنَ الدُّنْيَا بِمَا يُجْزِيهِ لَمْ يَكُنْ فِيهَا شَيْئًا يَكْفِيهِ .

۱۱۔ فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے جو سامان دنیا سے اتنے پر راضی ہو گیا جو اس کے لئے کافی ہو تو وہ آسانی سے اس کے لئے کافی ہو گا ورنہ اس کے لئے دنیا کی کوئی شے کافی نہ ہو گی۔

ایک سو بانوے والی باب

کفاف (عطائے رزق بقدر ضرورت)

۱۹۲ (بَابُ الْكَفَافِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنْ غَالِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَدَّادِ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ﷺ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : إِنْ مِنْ أَعْطَطِ أَوْلِيَائِي عِنْدِي رَجُلًا خَفِيفَ الْحَالِ ، دَاحِظٌ مِنْ صَلَاةٍ ، أَحْسَنَ عِبَادَةٍ رَبِّي بِالْقَلْبِ ، وَكَانَ غَامِصًا فِي الشَّائِسِ جَمَلَ رِزْقِهِ كِفَافًا ، فَصَبَّرَ عَلَيْهِ ، حُجِّلَتْ مِنْهُ قُلٌّ تَرَاهُ وَقُلْتُ بَوَاكِه .

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ حدیث قدسی میں خدا نے فرمایا ہے کہ اپنے اولیاء میں مجھے سب زیادہ وہ شخص پسند ہے جو تنگ دست ہو مگر خلوص سے نماز ادا کرے تاکہ ثواب سے حصہ پائے اور اپنے رب کی اچھی عبادت کرے اس حکم کے مطابق جو داخل غیب ہے اور لوگوں کے درمیان گننام ہو اور اگر اس کی روزی بقدر حاجت ہو تو وہ اس پر صبر کرے۔ جب جلد اس کی موت آئے تو اس کی میراث تھوڑی سی ہو اور غربت کی وجہ سے اس پر رونے والے کم ہوں

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : طُوبَى لِمَنْ أَسْلَمَ وَكَانَ عَيْشُهُ كُفَافًا .

۲۔ رسول اللہ نے فرمایا خوشخبری اس کے لئے جو اسلام لایا اور اس کی معاش بقدرت رہی۔

۳۔ النَّوْفَلِيُّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : اَللّٰهُمَّ ارْزُقْ مُجْدَاوَالَ عَجٍّ وَمَنْ أَحَبَّ عَجًّا وَآلَ عَجٍّ اَلْعَفَافَ وَالْكَفَافَ وَارْزُقْ مَنْ اَبْغَضَ مُجْدَاوَالَ عَجٍّ اَلْمَالِ وَالْوَلَدَ .

۳۔ فرمایا رسول اللہ نے یا اللہ محمد و آل محمد کو روزق دے۔ پاک دامنی اور بقدرت ضرورت روزی کا اور ان کے دشمنوں کو مال اور اولاد کا۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ يَمْعُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عَجٍّ النَّوْفَلِيِّ ، رَفَعَهُ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا قَالَ : مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِرَاعِيِ إِبِلٍ فَبَعَثَ يَسْتَسْقِيهِ ، فَقَالَ : أَمَا مَا فِي ضُرُوعِهَا فَصُبُوحُ الْحَيِّ وَأَمَّا مَا فِي آيَتِنَا فَيَقْبُوقُهُمْ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : اَللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ ، ثُمَّ مَرَّ بِرَاعِيِ غَنَمٍ فَبَعَثَ إِلَيْهِ يَسْتَسْقِيهِ فَحَلَبَ لَهُ مَا فِي ضُرُوعِهَا وَأَكْفَأَ مَا فِي إِيَائِهِ فِي إِيَانِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَبَعَثَ إِلَيْهِ بِشَاةٍ وَقَالَ : هَذَا مَا عِنْدَنَا وَإِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ نَرْبِدَكَ زِدْنَاكَ ، قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : اَللّٰهُمَّ ارْزُقْهُ اَلْكَفَافَ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِيهِ : يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعَوْتَ لِلَّذِي رَدَّكَ بِدُعَاءٍ غَامِظْنَا نَجِثُهُ وَدَعَوْتَ لِلَّذِي أَسْعَفَكَ بِحَاجَتِكَ بِدُعَاءٍ كُنَّا نَكْرَهُهُ ؛ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ مَا قَلَّ وَكَفَى حَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَالْهَى : اَللّٰهُمَّ ارْزُقْ مُجْدَاوَالَ عَجٍّ اَلْكَفَافَ .

۴۔ حضرت علی بن الحسین سے مروی ہے کہ رسول اللہ کا گزر ایک اونٹوں کے چرواہے کے گرن سے ہوا۔ آپ نے اسے بھیجا کہ پینے کے لئے کچھ دودھ لائے اس نے کہا جو دودھ اونٹنی کے تھنوں میں ہے وہ اونٹوں کے چرواہوں کا صبح کا کھانا ہے اور جو ہمارے برتنوں میں ہے وہ شام کی غذا ہے رسول اللہ نے دعا کی۔ خداوند اسے کثرت سے مال اور اولاد دے پھر

آپ کاگزربکریوں کے چرواہے کی طرف ہوا آپ نے اس سے دودھ مانگا اس نے جتنا دودھ بکری کے تھنوں میں تھا وہ سب لیا اور جتنا بکریوں میں تھا وہ رسول اللہ کے بکریوں میں انڈیل دیا اور ایک بکری حضرت کے پاس بھیجی اور کہا ہمارے پاس یہ ہے اگر اور زیادہ کی ضرورت ہو تو لایا جائے۔ آپ نے اس کے لئے دعا۔ خداوند اس کو بقدر کفایت رزق دے ایک صحابی نے کہا آپ نے اس شخص کے لئے جس نے آپ کی خواہش زد کی۔ وہ دعا دی جسے ہمارے عام لوگ پسند کرتے ہیں اور جس نے آپ کی محنت پوری کی اس کے لئے وہ دعا کی جسے ہم پسند نہیں کرتے۔ حضرت نے فرمایا جو کم ہوا اور کفایت کرے۔ وہ بہتر ہے اس زیادہ سے جو یاد خدا سے غافل کرے۔ خداوند اذق محمد وآل محمد کو بقدر ضرورت دے۔

۵۔ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : يَحْزَنُ عَبْدِي الْمُؤْمِنُ إِنْ قَسَرْتُ عَلَيْهِ وَذَلِكَ أَقْرَبُ لَهُ مِنِّي . وَيَفْرَحُ عَبْدِي الْمُؤْمِنُ إِنْ دَسَعْتُ عَلَيْهِ وَذَلِكَ أَبْعَدُ لَهُ مِنِّي .

۵۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے کہ خدا نے حدیث قدسی میں فرمایا میرا بندہ محزون ہوتا ہے اگر میں اس کے رزق میں کمی کر دوں حالانکہ وہ اس کو مجھ سے قریب کرنے والا ہوتا ہے اور وہ خوش ہوتا ہے اگر میں اس کے رزق میں توسیع کر دوں حالانکہ وہ اس کو مجھ سے دور کرتا ہے۔

۶۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : [قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ] : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : إِنَّ مِنْ أَغْطِي أَوْلِيَائِي عَبْدًا مُؤْمِنًا ذَا حِفْظٍ مِنْ صَلَاحٍ ، أَحْسَنَ عِبَادَةِ رَبِّهِ ، وَعَبَدَ اللَّهَ فِي الشَّرِيعَةِ ، وَكَانَ غَامِضًا فِي النَّاسِ فَلَمْ يُبَشِّرْ إِلَيْهِ بِأَلَا صَلَاحٍ وَكَانَ رِزْقُهُ كِفَافًا ، فَصَبَرَ عَلَيْهِ فَعَجَّلْتُ بِهِ الْمَنِيَّةَ ، فَقُلْتُ مُرَاتُهُ وَقُلْتُ بَوَا كَيْدٍ

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حدیث قدسی میں فرمایا ہے کہ مومن بندوں میں میرے نزدیک قابل غبط وہ ہے جو صاحب نصیب ہو اور صلاحیت میں اچھا ہو اپنے رب کی عبادت میں یعنی دل سے اللہ کی عبادت کرے۔ لوگوں میں ایسا گناہ ہو کہ اس کی طرف کوئی انگلی نہ اٹھائے۔ اس کا رزق بقدر کفایت ہو وہ اس پر صبر کرے اور بہت جلد اس کو موت آجائے تو اس کا ترک تھوڑا سا ہو اور اس پر رونے والے کم ہوں۔

ایک سو ترانوے واں باب

امریخیر میں تعجیل

(باب) ۱۹۳

﴿تَعْجِيلُ فِعْلِ الْخَيْرِ﴾

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ : حَدَّثَنِي حُمْرَةُ ابْنُ حُمْرَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِخَيْرٍ فَلَا يُؤَخِّرْهُ فَإِنَّ الْعَبْدَ رُبَّمَا صَلَّى الصَّلَاةَ أَوْ صَامَ الْيَوْمَ فَيَقَالُ لَهُ : اْعْمَلْ مَا شِئْتَ بَعْدَ مَا قَدَّرَ غَفَرَ [اللَّهُ] لَكَ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم میں سے کوئی نیکی کا ارادہ کرے تو اس میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے اکثر جو بندہ نماز پڑھتا ہے اور روزہ رکھتا ہے تو خدا اس سے کہتا ہے اس کے بعد جو چاہے عمل کر خدا تجھے بخش دے گا۔
توضیح۔ اس حدیث کے معلوم ہوا کہ نماز اور روزہ کے بعد بندہ جو عمل قبیح کرے گا بخش دیا جائے گا لیکن اس حدیث کا منشا یہ نہیں، اول تو بندہ کو یہ پتہ کیسے چل سکتا ہے کہ اس کا کون سا عمل ایسا مقبول ہوگا کہ خدا یا ملائکہ نے ایسا کہا۔ دوسرے نماز کی تعریف یہ ہے کہ وہ فحشا اور منکر سے روکتی ہے تو اعمال قبیح کے نزدیک ہی نہ جلتے گا لیکن اگر کوئی گناہ صغیرہ سرزد ہو جائے اتفاقاً، تو اللہ اپنی رحمت سے اسے معاف کر دے گا۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : افْتَحُوا أَبْهَارَكُمْ بِخَيْرٍ وَأَمْلُوا عَلَى حَفَظَتِكُمْ فِي أَوَّلِهِ خَيْرٌ أَوْ فِي آخِرِهِ خَيْرٌ ، يُغْفَرُ لَكُمْ مَا بَيْنَ ذَلِكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار نے فرمایا۔ جب تم نیکی کا ارادہ کرو تو جلدی سے کر گزرو نہیں کیا معلوم کہ کیا امر مانع غیر حادث ہو جائے۔

۳۔ عَنْهُ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُرَّازِمِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَبِي يَقُولُ : إِذَا هَمَمْتَ بِخَيْرٍ فَبَادِرْ ، فَإِنَّكَ لَا تَنْدِي مَا يُخْذُ .

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اپنے دن کا افتتاح نیکی سے کرو اور اپنے حافظہ فرشتوں۔
(کرنا کا تبیین) کے دفتر میں اول روز اور آخر روز نیکی درج کرو۔ اگر درمیان روز میں کوئی بدی تم سے سرزد ہوگی تو
انشاء اللہ بخش دی جائے گی۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ زُرَّادَةَ، عَنْ أَبِي
جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنْ اللَّهَ يُحِبُّ مِنَ الْخَيْرِ مَا يُعْجَلُ.

۴۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ خدا اس نیکی کو پسند کرتا ہے جو جلد کی جائے۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبَانِ بْنِ
عُمَيْرٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ سَلَارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا أَرَدْتَ شَيْئًا مِنَ الْخَيْرِ فَلَا تُؤَخِّرْهُ، فَإِنَّ
الْعَبْدَ يَصُومُ الْيَوْمَ الْخَارَ يُرِيدُ مَا عِنْدَ اللَّهِ فَيَعْتَقَهُ اللَّهُ بِهِ مِنَ النَّارِ؛ وَلَا تَسْتَقِيلَ مَا يَنْقَرُبُ بِهِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ
وَجَلَّ وَلَوْ شِقَ تَعْرَةً.

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم کسی امر میں نیکی کا ارادہ کرو تو تاخیر مت کرو بندہ جب گرم دن میں روزہ
رکھتا ہے تو خدا اے آتش جہنم سے نجات دیتا ہے جو چیز تم کو خدا سے قریب کر دے اسے کم نہ سمجھو اگرچہ وہ چھو ہمارے کا ایک ریشہ
ہی کیوں نہ ہو۔

۶۔ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ هَمَّ
بِخَيْرٍ فَلْيُعْجَلْهُ وَلَا يُؤَخِّرْهُ؛ فَإِنَّ الْعَبْدَ رُبَّمَا عَمِلَ الْعَمَلَ فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: قَدْ غَفَرْتُ لَكَ
وَلَا أَكْتُبُ عَلَيْكَ شَيْئًا أَبَدًا وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَا يَعْصَاهَا، فَإِنَّهُ رُبَّمَا عَمِلَ الْعَبْدُ السَّيِّئَةَ فَبَرَّاهُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ
فَيَقُولُ: لَا وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أَغْفِرُ لَكَ بَعْدَ هَذَا أَبَدًا.

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو نیکی کا ارادہ کرے چاہیے کہ وہ اس میں جلدی کرے تاخیر روا نہ رکھے کیونکہ
بندہ بعض اوقات ایسے کام بھی کر گزرتا ہے کہ خدا اس سے کہتا ہے کہ میں نے تیرے گناہ بخش دیئے اور اب تیرے گناہ نہ لکھوں
گا اور جو بدی کا ارادہ کرے چاہیے وہ اسے عمل میں نہ لائے کیونکہ بسا اوقات ایسے گناہ بھی کر بیٹھتا ہے کہ خدا کہتا ہے تم سے
اپنے عزت و جلال کی اس کے بعد تجھے نہ بخشوں گا

۷۔ عَلِيُّ بْنُ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا

هَمَمْتُ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَيْرِ فَلَا تُؤَخِّرُهُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ رُبَّمَا اطَّلَعَ عَلَى الْعَبْدِ وَهُوَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ الطَّاعَةِ
فَيَقُولُ: وَعِزِّي وَجَلَالِي لَا أُعَذِّبُكَ بَعْدَهَا أَبَدًا؛ وَإِذَا هَمَمْتُ بِسَيِّئَةٍ فَلَا تَعْمَلُهَا، فَإِنَّهُ رُبَّمَا اطَّلَعَ اللَّهُ
عَلَى الْعَبْدِ وَهُوَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ الْمَعْصِيَةِ فَيَقُولُ: وَعِزِّي وَجَلَالِي لَا أُغْفِرُ لَكَ بَعْدَهَا أَبَدًا.

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم کسی نیکی کا ارادہ کرو تو تاخیر نہ کرو۔ بندہ کی اطاعت سے علم الہی میں کوئی
نیکی آتی ہے تو وہ کہتا ہے قسم ہے اپنے عزت و جلال کی میں کبھی تجھے بتلائے عذاب نہ کروں گا اور جب تم بدی کا ارادہ کرو تو اسے
عمل میں نہ لاؤ، بسا اوقات بندہ کی کوئی ایسی معصیت علم الہی میں آتی ہے کہ خدا اس سے فرماتا ہے اپنے عزت و جلال کی قسم میں
تجھے نہ بخشوں گا۔

۸۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
حُمَرَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِخَيْرٍ أَوْصَلَهُ فَإِنَّ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ شَيْطَانَيْنِ
فَلْيُبَادِرْ لَابْتِكَامِهِ عَنْ ذَلِكَ.

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم نیکی یا صلہ رحم کا ارادہ کرتے ہو تو داپنے بائیں دو شیطان آمو جو ہوتے
ہیں پس جلدی کرو تاکہ وہ دونوں تمہیں اس نیکی سے روک نہ دیں۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي الْخَارُودِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا
جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: مَنْ هَمَّ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَيْرِ فَلْيُعَجِّلْهُ، فَإِنَّ كُلَّ شَيْءٍ فِيهِ تَأَخُّرٌ فَإِنَّ لِلشَّيْطَانِ
فِيهِ نَظْرَةً.

۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو نیکی کا ارادہ رکھتا ہے اسے چاہیے کہ جلدی کرے کیوں کہ در صورت تاخیر شیطان
کی نظر اس پر رہتی ہے

۱۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ
قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى الْخَيْرَ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا كَيْفَ لِي فِي مَوَازِينِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَفَّفَ الشَّرَّ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا كَيْفَ لِي فِي مَوَازِينِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۱۰۔ میں نے سنا امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ خدا نے عمل خیر کو دنیا کے نیک لوگوں پر اسی طرح بھاری بنا دیا ہے
جس طرح وہ روز قیامت میزان میں ان کے عمل کو وزنی بنائے گا اور اہل شر پر بشر کو دنیا میں اسی طرح ہلکا بنا دیا ہے

جس طرح وہ روز قیامت میزان میں ان کے عمل کو ہلکا بنائے گا۔

ایک سو چورانوے وال باب

انصاف و عدل

((باب ۱۹۴))

۞ (الْإِنصَافُ وَالْعَدْلُ) ۞

۱۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَم ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ حَمَزَةَ عَنْ جَدِّهِ [عَنْ] أَبِي حَمَزَةَ الثَّمَالِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي آخِرِ خُطْبَتِهِ : طُوبَى لِمَنْ ظَلَّابَ خُلُقَهُ وَطَهَّرَتْ سَجِيَّتَهُ وَصَلَحَتْ سِرِّهُهُ وَحَسُنَتْ عِلَاقَتُهُ وَأَتَّقَى الْفَضْلَ مِنْ مَالِهِ وَأَمْسَكَ الْفَضْلَ مِنْ قَوْلِهِ وَأَنْصَفَ النَّاسَ مِنْ نَفْسِهِ .

۱۔ فرمایا علی بن الحسین نے کہ رسول اللہ نے اپنے خلیفہ کے آخر میں فرمایا۔ خوشخبری ہو اس شخص کے لئے جس کے اخلاق پاکیزہ ہوں جس کی طبیعت صاف ستھری ہو۔ باطنی کیفیات میں صلاحیت ہو اور ظاہری حالات میں حسن، اپنی ضرورت سے زیادہ مال راو خدا میں خرچ کرے اور ضرورت سے زیادہ بات کرنے سے طبیعت کو روکے اور اپنے نفس کو چھوڑ کر دوسروں کے حقوق ادا کرے۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ يَضْمَنْ لِي أَرْبَعَةَ بَارِئَةٍ أَيْلَابٍ فِي الْجَنَّةِ ؟ أَنْتَقِ وَلَا تَخَفْ فَقْرًا ، وَأَفْنِ السَّلَامَ فِي الْعَالَمِ ، وَاتْرُكِ الْمِرَاءَ وَ إِنْ كُنْتَ مُحِقًّا ، وَأَنْصِفِ النَّاسَ مِنْ نَفْسِكَ .

۲۔ فرمایا کون ہے جو ضمان ہو میرے لئے چار باتوں سے جنت کے چار گھروں کا، خرچ کر دو راو خدا میں اور افلاس سے نہ ڈرو اور سلام کو دنیا میں عام کرو یعنی ہر مسلمان مرد کو سلام کرو اور جھگڑے کو چھوڑ دو چاہے تم حق پر ہو اور اپنی خودی کے ساتھ لوگوں کے درمیان انصاف کرو۔

۳۔ عَنْهُ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ فَصَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَقَبَةَ ، عَنْ جَارُودِ أَبِي الْمُنْذِرِ قَالَ :

سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: سَبْعُ أَلْأَعْمَالِ ثَلَاثَةٌ: إِنْصَافُ النَّاسِ مِنْ نَفْسِكَ حَتَّى لَا تَرْضَى بِشَيْءٍ الْأَرْضَ بِتِلْكَ لَمْ يَنْلَهُ وَمَوَاسِئُكَ الْأَخْ فِي الْمَالِ وَذِكْرُ اللَّهِ عَلَى كُلِّ خَالٍ لَيْسَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ قَطْعٌ وَلَكِنْ إِذَا وَرَدَ عَلَيْكَ شَيْءٌ أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ أَخَذْتَ بِهِ أَوْ إِذَا وَرَدَ عَلَيْكَ شَيْءٌ نَهَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ تَرَكْتَهُ.

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے سردار اعمال میں چیزیں ہیں اپنے نفس کے مقابل دوسروں کے درمیان انصاف کرنا ہاتھ نہ کرنا تو راضی ہو جائے اس بات پر کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے دوسروں کے لئے پسند کرے اور مال سے اپنے بھائی کے ساتھ ہمدردی کرنا اور ہر حال میں اللہ کا ذکر مکرر متحجرات اللہ والحمد لله والحمد لله والحمد لله پر اکتفا نہ کرے بلکہ خدا نے جو حکم دیا ہے اسے بجالائے اور جس سے منع کیا ہے اسے ترک کرے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ خَالِدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّقَعِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُعَلَّى ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الْمُنِمْ ، عَنْ رُوَيْحِ بْنِ ذَرَادَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي كَلَامِهِ لَهُ : أَلَا إِنَّهُ مَنْ يُنْصِفُ النَّاسَ مِنْ نَفْسِهِ لَمْ يَزِدْهُ اللَّهُ إِلَّا عِزًّا .

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا جو اپنے نفس سے دوسروں کے درمیان انصاف کرنا ہے خدا اس کی عزت کو زیادہ کرتا ہے۔

۵۔ عَنْهُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : ثَلَاثَةٌ هُمْ أَقْرَبُ الْخَلْقِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَفْرَغَ مِنَ الْحِسَابِ : رَجُلٌ لَمْ تَنْدَعْهُ قُدْرَةٌ فِي خِلَالِ غَضَبِهِ إِلَى أَنْ يَحْبِطَ عَلَى مَنْ تَحْتَ يَدَيْهِ ، وَرَجُلٌ مَشَى بَيْنَ اثْنَيْنِ فَلَمْ يَمِيلْ مَعَ أَحَدِهِمَا عَلَى الْآخِرِ بِشَعْبَةٍ ، وَرَجُلٌ قَالَ بِالْحَقِّ فِيمَالَهُ وَعَلَيْهِ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تین قسم کے آدمی روز قیامت خدا کے لئے اقرب الخلق ہوں گے یہاں تک کہ وہ حساب سے فارغ ہوں اول وہ شخص کہ جب اسے غصہ آئے تو باوجود کمزور پر قدرت رکھنے کے اس پر ظلم نہ کرے دوسرے وہ جو دو آدمیوں کے درمیان رابطہ ہو تو ان دونوں میں سے کسی پر بھی بقدر ایک جو کے ظلم نہ کرے تیسرے وہ کہ حق بات کہے چاہے اس میں اس کا نفع ہو یا ضرر۔

۶۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ ذَرَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْبَرَاءِ

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ فِي حَدِيثٍ لَهُ : أَلَا خَيْرٌ كُمْ بِأَشَقِّ مَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَى خَلْقِهِ ، فَذَكَرَ ثَلَاثَةَ أَشْيَاءَ أَوَّلُهَا : إِنْصَافُ النَّاسِ مِنْ نَفْسِكَ .

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کیا میں تمہیں بتاؤں کہ خدا کا سب سے بڑا فرض اس کی مخلوق پر کیا ہے پھر تین چیزوں کا ذکر کیا جن میں سب سے پہلی بات یہ تھی کہ وہ اپنے نفس کے مقابل لوگوں کے درمیان انصاف کرے۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الثَّوْفَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : سَبْتُ الْأَعْمَالِ إِنْصَافُ النَّاسِ مِنْ نَفْسِكَ وَمُؤَاسَاةُ الْأَنْجِ فِي اللَّهِ وَذِكْرُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى كُلِّ حَالٍ .

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سرور اعمال اپنے نفس کے مقابل لوگوں کے درمیان انصاف کرنا ہے اور قربت الی اللہ اپنے بھائی سے ہمدردی کرے اور ہر حال میں ذکر خدا کرنا۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الثَّوْفَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : أَلَا خَيْرٌ كُمْ بِأَشَقِّ مَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَى خَلْقِهِ ، [ثَلَاثَ] قُلْتُ : بَلَى قَالَ : إِنْصَافُ النَّاسِ مِنْ نَفْسِكَ وَمُؤَاسَاةُ أَخِيكَ وَذِكْرُ اللَّهِ فِي كُلِّ مَوْطِنٍ ، أَمَّا إِنِّي لَأَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَإِنْ كَانَ هَذَا مِنْ ذَاكَ وَلَكِنْ ذَكَرْتُ اللَّهَ جَلَّ وَعَزَّ فِي كُلِّ مَوْطِنٍ إِذَا هَجَمْتَ عَلَى طَاعَةٍ أَوْ عَلَى مَعْصِيَةٍ .

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اللہ نے اپنی مخلوق پر جو فرض کیا ہے وہ کیا ہے ، سوچنے لگا وہ کیا ہے فرمایا وہ تین باتیں ہیں اول اپنے نفس کے مقابل دوسرے کے درمیان انصاف ، دوسرے اپنے بھائی سے ہمدردی تیسرے اللہ کا ذکر ہر مقام پر لیکن صرف سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ دینا ہی کافی نہیں اگرچہ یہ سب ذکر ہے بلکہ ہر موقع پر ذکر خدا سے یہ مراد ہے کہ امر الہی کو اذروئے اطاعت بجالایا جائے اور جس امر کی نہیں کہ ہے اس کے خلاف کرنے سے معصیت سمجھ کر گریز کیا جائے۔

۹۔ ابْنُ مَجْزُوبٍ ، عَنْ أَبِي اسَامَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَا بَيْنَ الْمُؤْمِنِ وَبَيْنِهِ أَشَدُّ عَلَيْهِ مِنْ خِصَالِ ثَلَاثٍ يُحَرِّمُهَا ، قَبْلُ : وَمَا مِنْهُ ؛ قَالَ : الْمُؤَاسَاةُ فِي ذَاتِ يَدَيْهِ وَالْإِنْصَافُ مِنْ نَفْسِهِ وَذِكْرُ اللَّهِ كَثِيرًا ، أَمَّا إِنِّي لَأَقُولُ : سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، [وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ] وَلَكِنْ ذَكَرْتُ اللَّهَ عِنْدَ مَا أُجِلُّ لَهُ وَذَكَرْتُ اللَّهَ عِنْدَ مَا حُرِّمَ عَلَيْهِ .

۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کوئی مومن تین حصلتوں سے زیادہ سخت کسی خصلت میں مبتلا نہیں کیا گیا پوچھا گیا وہ کیا ہیں؟ فرمایا ہمدردی باوجود قدرت و طاقت کے اور انصاف اپنے نفس سے اور اللہ کی بہت زیادہ یاد دیکھ میری یہ مراد نہیں کہ صرف سبحان اللہ والحمد للہ کہنے پر کسفا کرے بلکہ یہ مراد ہے کہ جب حلال روزی ملے تو اسے یاد کرے اور جب حرام سے بچے اسے یاد کرے۔

۱۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ إِبرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْإِلَادِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي الْإِلَادِ رَفَعَهُ قَالَ : جَاءَ أَغْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُرِيدُ بَعْضَ غَزَايَاهُ ، فَأَخَذَ يَفْرَزُ رَاحِلَتَيْهِ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمَنِي عَمَلًا أَذْخِلُ بِهِ الْجَنَّةَ ، فَقَالَ : مَا أَحْبَبْتَ أَنْ يَأْتِيَهُ النَّاسُ إِلَيْكَ فَاتِيَهُ إِلَيْهِمْ وَمَا كَرِهْتَ أَنْ يَأْتِيَهُ النَّاسُ إِلَيْكَ فَلَا تَأْتِيَهُ إِلَيْهِمْ ، حَتَّى سَبَّلَ الرَّاحِلَةَ .

۱۰۔ جب حضرت رسول خدا صلعم کسی جہاد کے لئے جا رہے تھے ایک ہمدرد عرب نے آپ کے گھوڑے کی رکاب تھام کر کہا مجھے کوئی ایسی بات بتائیے جس سے میں جنت میں داخل ہوں۔ فرمایا اگر اس عمل کو دوست رکھتا ہے جس سے لوگ تیرے پاس آئیں تو اسی جذبے کے ساتھ تو ان کے پاس جا اور اگر اس کو پسند نہ کرے کہ لوگ تیرے پاس آئیں تو تو ویسا برتاؤ ان کے ساتھ نہ کر جس کی رکاب چھوڑ کر میں جائوں۔

۱۱۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ عُثَيْبِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنِ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : الْعَدْلُ أَهْلَى مِنَ الْمَاءِ يُصْبِئُهُ الظَّمْآنُ ، مَا أَوْسَعَ الْعَدْلُ إِذَا عُدِلَ فِيهِ وَإِنْ قَلَّ .

۱۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے عدل اس پانی سے زیادہ میٹھا ہے جو ایک پیاسے کو لے اور کیسا اچھا عدل ہے جب ہمیشگی کے ساتھ ہو اگرچہ کم ہی کیوں نہ ہو۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : مَنْ أَنْصَفَ النَّاسَ مِنْ نَفْسِهِ رَضِيَ بِهِ حُكْمًا لِقَبْرِهِ .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو شخص دوسروں کے ساتھ انصاف کرتا ہے تو دوسرے اس کے ساتھ انصاف کرتے ہیں۔

۱۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عِمْرَانَ ابْنِ

مِنْهُمْ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى آدَمَ عليه السلام أَنْ يَسْأَلَكَ لَكَ الْكَلَامَ فِي أَرْبَعِ كَلِمَاتٍ ، قَالَ : يَارَبِّ وَمَاهُنَّ ؟ قَالَ : وَاحِدَةٌ لِي وَوَاحِدَةٌ لَكَ وَوَاحِدَةٌ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ وَوَاحِدَةٌ فِيمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ النَّاسِ قَالَ : يَارَبِّ بَيِّنْ لِي حَتَّى أَعْلَمَهُنَّ ، قَالَ : أَمَّا الَّتِي لِي فَتَعْبُدُنِي لِأَسْئِرُكَ بِهَا شَيْئًا ، وَأَمَّا الَّتِي لَكَ فَاجْزِئَكَ بِعَمَلِكَ أَخْرُجْ مَا تَكُونُ إِلَيْهِ ، وَأَمَّا الَّتِي بَيْنِي وَبَيْنَكَ فَعَلَيْكَ التَّمَاوُؤُ عَلَى الْإِجَابَةِ ، وَأَمَّا الَّتِي بَيْنَكَ وَبَيْنَ النَّاسِ فَتَرْضَى لِلنَّاسِ مَا تَرْضَى لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهُ لَهَا مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ .

۱۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے خدا نے آدم کو وحی کی یہ تیرے لئے چار باتیں جمع کروں گا آدم نے کہا ہے میرے رب وہ کیا ہیں فرمایا ایک میرے لئے ہے ایک تیرے لئے اور ایک تیرے اور میرے درمیان اور ایک تیرے اور لوگوں کے درمیان۔ آدم نے کہا۔ خدا اے بیان کرنا کہ میں جانوں۔ فرمایا جو میرے لئے ہے وہ یہ ہے کہ میری عبادت کر اور کسی کو شریک نہ بنا اور جو تیرے لئے ہے وہ یہ کہ میں تیرے عمل کی جزا دوں گا جس کی طرف تیری احتیاج ہو گی اور جو چیز میرے اور تیرے درمیان ہے وہ یہ ہے کہ تو دعا کریں قبول کروں اور جو چیز تیرے اور لوگوں کے درمیان ہے وہ یہ ہے کہ تو جو اپنے لئے پسند کرے وہی دوسروں کے لئے پسند کر اور جو اپنے لئے ناپسند کرے وہی دوسروں کے لئے ناپسند کر۔

۱۴۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ غَالِبِ بْنِ عُمَانَ ، عَنْ دُوحِ ابْنِ أَحْمَدَ الْمُعَلِّي ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : اتَّقُوا اللَّهَ وَاعْبُدُوا ، فَإِنَّكُمْ تَتَّبِعُونَ عَلَى قَوْمٍ لَا يَعْبُدُونَ .
۱۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ سے ڈرو اور عدل کرو اپنے گھر والوں کے درمیان کیونکہ تم ناپسند کرنے والوں کی حکومت کو جو عدل نہیں کرتے۔

۱۵۔ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ مَعْبُودٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الْعَدْلُ أَحْلَى مِنَ الشُّهُدِ ، وَالْأَمْنُ مِنَ الرِّبَا ، وَالْأَطْيَبُ رِيحًا مِنَ الْمِسْكِ .

۱۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام کہ عدل شہادت سے زیادہ شیریں ہے مسکے سے زیادہ نرم اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔

۱۶۔ رَعْدَةُ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ وَهْرَانَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ثَلَاثُ خِصَالٍ مَنْ كُنَّ فِيهِ أَوْ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ

كَانَ فِي ظِلِّ عَرْشِ اللَّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: رَجُلٌ أُعْطِيَ النَّاسَ مِنْ نَفْسِهِ مَا هُوَ سَائِلُهُمْ، وَرَجُلٌ لَمْ يُعْطَ مِنْ رَجُلًا وَلَمْ يُؤَخَّرْ رَجُلًا حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّ ذَلِكَ لِلَّهِ رِضَى، وَرَجُلٌ لَمْ يَعْبَأْ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ بِعَيْبٍ حَتَّى يَنْتَفِي بِذَلِكَ الْعَيْبِ عَنْ نَفْسِهِ، فَإِنَّهُ لَا يَنْتَفِي مِنْهَا عَيْبًا إِلَّا بَدَأَهُ عَيْبٌ؛ وَكَفَى بِالْمَرْءِ شُغْلًا يَنْتَفِيهِ عَنِ النَّاسِ.

۱۶۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا تین خصلتیں جس میں ہوں یا ان میں سے ایک بھی ہو تو وہ روز قیامت عرش الہی کے نیچے ہو گا جب کہ کوئی اور سایہ نہ ہو گا پہلے وہ شخص جو اپنی طرف سے لوگوں کو وہ دے جو وہ دوسروں سے مانگنا چاہتا ہے دوسرے وہ جو کسی کو نہ آگے بڑھتا ہے نہ پیچھے ہٹاتا ہے جب تک اس میں خدا کی مرضی کو نہ جان لے، تیسرے کہ بندہ مسلم کو عیب نہیں لگا تا جب تک کہ اس عیب کو اپنے سے دور نہیں کر لیتا اور یہ عیب دور نہیں ہو سکتا جب تک یہ اپنا عیب اس پر ظاہر نہ ہو اور ان کے لئے یہ شغل کافی ہے کہ وہ لوگوں سے توہم ہٹا کر صرف اپنے نفس کی طرف توجہ کرے۔

۱۷۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَمَّادٍ الْكُوفِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْفَغَارِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ الْجَعْفَرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ دَاسَى الْعَقَبَةَ مِنْ مَالِهِ وَأَنْصَفَ النَّاسَ مِنْ نَفْسِهِ فَذَلِكَ الْمُؤْمِنُ حَقًّا.

۱۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو اپنے مال میں سے فقیر کی مدد کرے اور وہ لوگوں اور اپنے نفس کے درمیان انصاف کرے تو وہ سچا مومن ہے۔

۱۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ نَافِعٍ الشَّامِيِّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِیْزَا قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: مَا تَدَارَأُ اثْنَانِ فِي أَمْرٍ قَطُّ، فَأَعْطَى أَحَدُهُمَا النِّصْفَ صَاحِبُهُ فَلَمْ يَقْبَلْ مِنْهُ إِلَّا أَدْبَلَ مِنْهُ.

۱۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ نے جب دو شخص کسی امر میں نزاع کریں تو چاہے کہ ہر ایک ان میں سے اپنے ساتھی کے معاملہ میں انصاف کرے اور یہ انصاف مقبول نہ ہو گا جب تک وہ مال نہ دیا جائے جو باعث نزاع ہو۔

۱۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ لِلَّهِ جَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا ثَلَاثَةٌ أَحَدُهُمْ مَنْ حَكَمَ فِي نَفْسِهِ بِالْحَقِّ.

۱۹۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے اللہ کی ایک جنت ہے جس میں نہ داخل ہوں گے مگر تین قسم کے لوگ، ایک ان میں سے وہ ہے جو اپنے نفس کو حق پر قائم رہنے کا حکم دے۔

۲۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنِ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الْعَدْلُ أَحْلَى مِنَ الْمَاءِ يُصْبَهُ الظَّمْآنُ ، مَا أَوْسَعَ الْعَدْلُ إِذَا عُدِلَ فِيهِ وَإِنْ قَلَّ .

۲۰ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے عمل اس پانی سے زیادہ میٹھا ہے جس کو پیاسا پی لے اور عدل چاہے کتنا ہی کم ہو وہ بڑی وسعت والا ہوتا ہے۔

ایک سو پچانوے والی باب لوگوں سے استغنا

۱۹۵ (باب)

۱۹۵ (بَابُ) (الِاسْتِغْنَاءِ عَنِ النَّاسِ)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَيَابٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : شَرَفُ الْمُؤْمِنِ قِيَامُ اللَّيْلِ وَعِزُّهُ اسْتِغْنَاؤُهُ عَنِ النَّاسِ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن کا شرف قائم الیل ہونا اور اس کی عزت لوگوں سے بے پروا ہی میں ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاسَبِيُّ جَمِيعًا ، عَنِ الْفَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمَنْقَرِيِّ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ لَا يَسْأَلَ رَبَّهُ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ فَلْيَبْتَئِسْ مِنَ النَّاسِ كُلِّهِمْ وَلَا يَكُونُ لَهُ رَجَاءٌ إِلَّا عِنْدَ اللَّهِ ، فَإِذَا عَلِمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ مِنْ قَلْبِهِ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم میں سے کوئی یہ چاہے کہ خدا سے جو مانگے وہ اس کو دے دے تو اسے چاہیے کہ لوگوں سے بالکل بے یار ہو کر اپنی امید کا پورا پورا تعلق خدا ہی سے رکھے جب اللہ اس کے دل کی بات معلوم کرے گا تو پھر اس سے بندہ جو سوال کرے گا وہ اسے پورا کرے گا۔

۳۔ وَبِهِذَا الْأَسْنَادُ : عَنِ الْمَنْقَرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مُعَمَّرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا قَالَ : رَأَيْتُ الْخَيْرَ كُلَّهُ قَدْ اجْتَمَعَ فِي قَطْعِ الطَّمَعِ عَمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ

وَمَنْ لَمْ يَرْجُ النَّاسَ فِي شَيْءٍ وَرَدَّ أَمْرَهُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي خَمِيعِ أُمُورِهِ اسْتَجَابَ اللَّهُ عَنْ وَجَلَّ لَهُ فِي كُلِّ شَيْءٍ .

۳۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین نے میں نے بھرپور نیک کو اس امر میں دیکھا کہ جو لوگوں کے پاس ہے انسان اس سے اپنی طمع کو قطع کرے اور جو کوئی بندوں سے امید نہ رکھے گا اور تمام امور میں خدا ہی سے لو لگائے گا تو خدا ہر امر میں اس کی دعا قبول کریگا

۴۔ عَنْ أَخْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَيْنٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : طَلَبُ الْحَوَائِجِ إِلَى النَّاسِ اسْتِلَاحٌ لِلْعِيْزِ وَ مَدْمَنَةٌ لِلْحَيَاءِ وَالْيَأْسُ مِمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ عِزٌّ لِلْمُؤْمِنِ فِي دِينِهِ وَالطَّمَعُ مُوَالَفَةُ الْخَافِئِ .

۴۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کو کہتے سنا لوگوں سے اپنی حاجتوں کو طلب کرنا اپنی عزت کا کھونا ہے اور حیا کا رخصت کرنا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بے پروا ہونا ، مومن کے لئے دین میں عزت ہے اور طمع وہ نوظاہر بہ ظاہر فقر و غریب ہے۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَخْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ خَالِدٍ ، عَنْ أَخْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَبِي نَصْرِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَكْتُبُ لِي إِلَى إِسْمَاعِيلَ بْنِ دَاوُدَ الْكَاتِبِ لَعَلِّي أُصِيبُ مِنْهُ قَالَ : أَنَا أَمْسُ بِكَ أَنْ تَطْلُبَ مِثْلَ هَذَا وَشِبْهَةٍ وَلَكِنْ عَوَّلْ عَلَى مَالِي .

۵۔ راوی کہتے ہیں میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ اسماعیل بن داؤد مومن کا خزانچی کو ایک خط لکھ دیجئے تاکہ مجھے اس سے کچھ مل جائے۔ فرمایا میں مخالف مذہب جیسے لوگوں سے حیرا مانگنا اچھا نہیں سمجھتا۔ بہتر یہ ہے کہ تو میرے مال سے لے کر خرچ کر۔

۶۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمْسٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ نَجْمِ بْنِ حَبِيبٍ الْقَنْوِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الْيَأْسُ مِمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ عِزٌّ لِلْمُؤْمِنِ فِي دِينِهِ أَوْ مَا سَمِعْتُ قَوْلَ خَاتِمِ : إِذَا مَاعَزَمْتَ الْيَأْسَ الْفَقِيئَةَ الْغِنَى إِذَا عَزَمْتَ النَّفْسَ ، وَالطَّمَعُ الْفَقْرُ

۶۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ مایوس ہونا ان چیزوں سے جو لوگوں کے قبضے میں ہیں مومن کے لئے دین میں باعث عزت ہے کیا تو نے حاتم کا یہ قول نہیں سنا۔

جب میں نے لوگوں سے امید قطع کی تو استفعا کو حاصل کر لیا بشرطیکہ نفس اس کو پہچانتا ہو یعنی اوپر سے دل سے نہ ہو۔

اور اللہ کو فقیر ہے۔

۷۔ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْبَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّاطِئِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: لِيَجْتَمِعَ فِي قَلْبِكَ الْإِفْتِقَارُ إِلَى النَّاسِ وَالْإِسْتِغْنَاءُ عَنْهُمْ، وَيَكُونَ إِفْتِقَارُكَ إِلَيْهِمْ فِي لَبِنِ كَلَامِكَ وَحُسْنِ بَشْرِكَ، وَيَكُونَ اسْتِغْنَاؤُكَ عَنْهُمْ فِي تَوَاضُعِ عِرْسِكَ وَبَقَاءِ عِرْسِكَ.

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے تھے کہ چاہیے کہ تیرے دل میں لوگوں کی طرف احتیاج اور ان سے بے پرواہی اس طرح جمع ہو کہ تیری احتیاج ان کی طرف کلام کی نرمی اور شگفتہ روئی سے ہو اور تیری بے پرواہی ان سے اکبر و کی حفاظت اور بقائے عزت کے لئے ہو۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبُودٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین نے فرمایا اس کے بعد آپ نے اوپر والی حدیث بیان کی۔

ایک سو چھیانوے والی باب

صلہ رحم

(بَابُ صَلَهِ الرَّحِمِ) ۱۹۶

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ دَرَّاجٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ جَلَّ وَكْرَهُ: «وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا»، فَقَالَ: هِيَ أَرْحَامُ النَّاسِ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَ بِصِلَتِهَا وَعَظَّمَهَا، أَلَا تَرَى أَنَّ جَعْلَهَا مِنْهُ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس آیت کا مطلب، اس اللہ سے ڈرو جس کے وسیلہ سے تم باہم سوال کرتے ہو اور صلہ رحم کرو، اللہ تم پر نگران ہے۔ حضرت نے فرمایا ارحام سے مراد لوگوں سے رحم کرنا اور اسے عظیم سمجھنا

جے کیا تم نہیں دیکھتے کہ خدا نے اپنے ذکر کے قریب اس کا ذکر کیلئے ہے

۲۔ عُمَدُ بْنُ یَحْنَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قَالَ : بَلَغَنِي عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهْلُ بَيْتِي أَبَوَا إِلَّا تَوَثُّبًا عَلَيَّ وَ قَطْعَةً لِي وَ شَتْمَةً ، فَأَرَفُصُّهُمْ ؟ قَالَ : إِذَا يَرُفُصُّكُمْ اللَّهُ جَمَعِمَا ، قَالَ : فَكَيْفَ أَسْنَعُ ؟ قَالَ : تَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ وَ تَعْطِي مَنْ حَرَمَكَ وَ تَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَكَ ، فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ كَانَ لَكَ مِنَ اللَّهِ عَلَيْهِمْ ظَهْرٌ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ یا رسول اللہ میرے خاندان والوں نے مجھ پر حملہ کیا، مجھ سے قطع رحم کیا مجھے گالیاں دیں، میں نے ان سے میں جوں ترک کر دیا۔ فرمایا اس صورت میں خدا تم سب کو چھوڑ دے گا۔ اس نے کہا پھر میں کیا کروں۔ فرمایا جس نے قطع رحم کیا ہے اس سے صلہ رحم کر، جس نے تجھ سے محروم کیا ہے اس پر بخشش کر اور جس نے تجھ پر ظلم کیا ہے اس کو معاف کر اگر تو نے ایسا کیا تو خدا کی طرف سے تیرے لئے ان پر غلبہ حاصل ہوگا۔

۳۔ وَ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ : قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام : يَكُونُ الرَّجُلُ يَصِلُ رَجْمَهُ فَيَكُونُ قَدْبِقِي مِنْ عُمُرِهِ ثَلَاثَ سِنِينَ فَيَصْبِرُ هَالِكًا ثَلَاثِينَ سَنَةً وَ يَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ .

۳۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص صلہ رحم کرتا ہے اور اس کی عمر قبل صلہ رحم کرنے کے صرف تین سال باقی رہتی ہے خدا اس کو تیس سال کر دیتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

۴۔ وَ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ حَطَّابِ الْأَعْوَرِ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : صَلَّةُ الْأَرْحَامِ تَرْكِي الْأَعْمَالِ وَ تَنْمِي الْأَمْوَالِ وَ تَدْفَعُ الْبَلَوَى وَ تَبْسِطُ الْحِسَابَ وَ تَنْسِي عَنِّي الْأَجَلَ .

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے صلہ رحم اعمال کو پاک کرتا ہے اور مال کو زیادہ کرتا ہے اور بلاؤں کو دور کرتا ہے اور اس کا حساب پیش خدا آسان کرتا ہے اور موت میں تاخیر کرتا ہے۔

۵۔ وَ عَنْهُ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ أَبِي الْعَقْدَامِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَوْصِي الشَّاهِدَ مِنْ أُمَّتِي وَالْغَائِبَ مِنْهُمْ وَ مَنْ فِي أَصْلَابِ الرِّجَالِ وَ أَرْحَامِ النِّسَاءِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَنْ يَصِلَ الرَّجِيمَ وَ إِنْ كَانَتْ بَيْنَهُ عَلَى مَسِيرَةٍ سَنَةً ، فَإِنَّ ذَلِكَ مِنَ النَّارِ .

۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ میں وصیت کرتا ہوں اپنی امت کے موجودہ لوگوں کو اور جو ان میں سے غائب ہیں ان کو اور جو اپنے باپ کی پشتوں میں ہیں ان کو اور جو اپنی ماؤں کے رحم میں ہیں ان کو قیامت تک کے لئے کہ وہ اپنے عزیز سے صلہ رحم کریں اگرچہ وہ ایک سال کی مسافت پر ہو کیونکہ وہ امر دین میں سے ہے

۶۔ وَعَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ حَفْصِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ : صَلَّةُ الْأَرْحَامِ تَحْسِنُ الْخُلُقَ وَتَسْتَبِيحُ الْكَفَّ وَتَطْيِبُ النَّفْسَ وَتَرْبِدُ فِي الرِّزْقِ وَتَنْسِي فِي الْأَجَلِ .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ صلہ رحم خلق کو اچھا کرتا ہے اور ہاتھ کو صاحبِ کرم بناتا ہے اور نفس کو پاک کرتا ہے رزق میں زیادتی کرتا ہے اور موت میں تاخیر کرتا ہے۔

۷۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُثْمَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوُشَاءِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي بصير ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنْ الرَّحِمُ مُعْلَقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُولُ : اللَّهُمَّ صَلِّ مَنْ وَصَلَنِي وَأَفْطَعْ مَنْ قَطَعَنِي وَهِيَ رَحِمُ آلِ مُحَمَّدٍ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «الَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ» وَرَحِمُ كُلِّ ذِي رَحِمٍ .

۷۔ ابو بصیر راوی ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا کہ یقیناً رحم (صلہ رحمی) عرش کے ساتھ معلق و متصل ہے اور صلہ رحمی (صلہ رحمی) کے لئے اللہ جس نے مجھ سے تعلق قائم کیا تو اس سے ساتھ (احسان کا) تعلق قائم کر اور جس نے مجھ سے قطع تعلق کیا تو اس سے تعلق (رحم احسان) کو قطع کر اور یہ رحم، رحم کل محمدیہ اور یہی خدا کا فرمان ہے۔ "وہ لوگ جن کو (قطعاً) کے قائم رکھنے کا حکم دیا ہے انہیں قائم رکھتے ہیں" الخ (۲۱) اور ہر صاحبِ رحم کا رحم ہے

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ابْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَوَّلُ نَاطِقٍ مِنَ الْجَوَارِحِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّحِمُ تَقُولُ : يَا رَبِّ مَنْ وَصَلَنِي فِي الدُّنْيَا فَمِلَ الْيَوْمَ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ وَمَنْ قَطَعَنِي فِي الدُّنْيَا فَاقْطَعْ الْيَوْمَ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ .

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اعضاء میں سب سے پہلے قیامت میں گواہی دینے والا عورتوں کا رحم ہوگا وہ کہے گا یا رب جس نے دنیا میں صلہ رحم کیلئے تو آج دور کر اس فاصلہ کو جو تیرے اور اس کے درمیان ہے اور جس نے دنیا میں قطع رحم کیا ہے آج تو بھی اس سے قطع تعلق کر۔

۹۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : صَلِّ رَحِمَكَ وَلَوْ بِشَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ ؛ وَأَفْضَلُ مَا تَوْصَلُ بِهِ الرَّحِمُ كَفُّ الْأَذَى عَنْهَا ؛ وَصِلَةُ الرَّحِمِ مَنْسَأَةٌ

فِي الْأَجَلِ ، مَعْتَبَةً فِي الْأَجَلِ .

۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے صلہ رحم کر دیا اگرچہ پانی پلا کر پی ہو اور صلہ رحم کی نیز صورت یہ ہے کہ اپنے عزیز کی اذیت سے ہاتھ روکو، صلہ رحم سے موت میں تاخیر ہوتی ہے اور خاندان والے محبت کرتے ہیں۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَيسَى ، عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : إِنَّ الرَّحِمَ مُعَلَّقَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِالْعَرْشِ تَقُولُ : اللَّهُمَّ حُلْ مِنْ وَصَلَنِي وَاقْطَعْ مَنْ قَطَعَنِي .

۱۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ روز قیامت رحم معلق ہوگا عرش کے نیچے اور کہے گا خداوند اچس نے مجھے ملا یا ہے تو بھی اسے ملا اور جس نے مجھے قطع کیا تو بھی اسے قطع کر۔

۱۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيسَى ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَبُو دَرْدَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : خَافَتَا الصِّرَاطَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّحِمُ وَالْأَمَانَةُ ، فَأَمَرَ الْوَصُولُ لِلرَّحِمِ ، أَلَهُ وَدَرَجَتِي لِلْأَمَانَةِ فَقَدْ إِلَى الْجَنَّةِ وَإِذَا مَرَّ الْخَائِنُ لِلْأَمَانَةِ الْقَطُوعُ لِلرَّحِمِ لَمْ يَنْفَعَهُ مَعَهَا عَمَلٌ وَتَكَفَّأَ بِدِ الصِّرَاطِ فِي النَّارِ .

۱۱۔ فرمایا ابو ذر نے میں نے رسول اللہ کو کہتے سنا کہ روز قیامت صراط کے دو کنارے ہوں گے ایک رحم دوسرے امانت جب صلہ رحم کرنے والا اور امانت کو ادا کرے والا اس پر سے گزرے گا تو جنت کی طرف راستہ پائے گا اور جب امانت میں خیانت کرنے والا و قاطع رحم گزرے گا تو اس کو ان دونوں اعمال تبیہ کی وجہ سے کوئی عمل فائدہ نہ دے گا اور صراط نیچے ہو کر اسے جہنم میں گرا دے گی۔

۱۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ قُرْطَبٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : صَلَّةُ الْأَرْحَامِ تَحْسِنُ الْخُلُقَ ، وَتُسَمِّحُ الْكَفَّةَ وَتَطْلُبُ النَّفْسَ ، وَتَرْبِي فِي الرِّزْقِ ، وَتُسَيِّ فِي الْأَجَلِ .

۱۲۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ صلہ رحم غلٹ کو اچھا کرتا ہے اور ہاتھ کو صاحبِ کرم بناتا ہے اور نفس کو پاک کرتا ہے اور رزق میں زیادتی کرتا ہے اور موت میں سببِ تاخیر ہوتا ہے۔

۱۳۔ عَنْهُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَيسَى ، عَنْ حَطَّابِ الْأَعْوَرِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ

۱۳۱ : صَلَّةُ الْأَرْحَامِ تَزَكِّي الْأَعْمَالِ ؛ وَتَدْفَعُ الْبَلَوَى ، وَتُنْمِي الْأَمْوَالَ ، وَتَنْسِي لَهْ فِي عُمْرِهِ ، وَتُوسِّعُ فِي رِزْقِهِ ؛ وَتُحَبِّبُ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ ؛ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ وَلْيَصِلْ رَحِمَهُ .

۱۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ صلہ رحم اعمال کو پاک کرتا ہے معیشت کو دور کرتا ہے دولت کو بڑھاتا ہے عمر کو زیادہ کرتا ہے رزق میں وسعت دیتا ہے اور فائدہ مان والوں میں محبت پیدا کرتا ہے پس لوگوں کو اللہ سے ڈرنا چاہیے اور صلہ رحم کرنا چاہیے۔

۱۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ؛ وَحَدَّثَ بَنُ إِسْمَاعِيلَ ؛ عَنِ الْقَضِيلِ بْنِ شاذَانَ ؛ جَمِعًا ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ؛ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ؛ عَنِ الْحَكَمِ الْحَنَاطِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : صَلَّةُ الرَّحِمِ وَحَسَنُ الْجَوَارِ يَعْمُرَانِ الدِّيَارَ وَيَزِيدَانِ فِي الْأَعْمَارِ .

۱۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے صلہ رحم اور اچھی ہمسائیگی شہروں کو آباد کرتے ہیں اور عمر کو زیادہ کرتے ہیں

۱۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ؛ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ؛ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ ؛ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَدَّاءِ ؛ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ : قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ أَعْبَلَ الْخَيْرِ ثَوَابًا صَلَّةُ الرَّحِمِ .

۱۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے نیکیوں میں سب سے زیادہ از روئے ثواب صلہ رحم ہے۔

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنِ النَّوْقَلِيِّ ؛ عَنِ السَّكُونِيِّ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ سَرَّهُ النَّسَاءُ فِي الْأَجَلِ وَالزِّيَادَةُ فِي الرِّزْقِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ .

۱۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو خوش ہو نا چاہے تاخیر موت پر زیادتی رزق پر اس کو چاہیے کہ صلہ رحم کرے۔

۱۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ؛ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : مَا نَعْلَمُ شَيْئًا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا صَلَّةُ الرَّحِمِ ، حَتَّى أَنْ الرَّجُلُ يَكُونُ أَجَلُهُ ثَلَاثَ سِنِينَ فَيَكُونُ وَصُولًا لِلرَّحِمِ فَيَزِيدَ اللَّهُ فِي عُمُرِهِ ثَلَاثِينَ سَنَةً فَيَجْمَعُهَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ سَنَةً ؛ وَيَكُونُ

أَجَلُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ سَنَةً ؛ فَيَكُونُ قَاطِعًا لِلرَّجِيمِ فَيَنْقُصُهُ اللَّهُ ثَلَاثِينَ سَنَةً وَيَجْعَلُ أَجَلَهُ إِلَى ثَلَاثِ سِنِينَ .
الْحُسَيْنُ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُثْمَانَ ؛ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوُشَاءُ ؛ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الزُّمَّارِ ط
عَلَيْهِ السَّلَامُ ؛ وَنَحْوُهُ .

۱۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے صلہ رحم سے بڑھ کر کوئی چیز عمر کو نہیں بڑھاتی اگر کسی کی عمر میں مرنے میں سال باقی ہوں اور وہ صلہ رحم بجالائے تو اللہ تعالیٰ تیس سال بڑھا دیتا ہے اور اس کو ۳۳ سال کر دیتا ہے اور قاطع رحم کی عمر اگر ۳۳ سال ہو تو اس کے ۳ سال کم کر کے اس کی عمر تین سال کر دیتا ہے۔
یہی حدیث امام رضا علیہ السلام سے بھی منقول ہے۔

۱۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ؛ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ ؛ عَنْ جَابِرٍ ؛ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ : لَمَّا خَرَجَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع يُرِيدُ الْبَصْرَةَ ؛ نَزَلَ بِالرَّيِّدَةِ فَاتَتْهُ رَجُلٌ مِنْ مُحَارِبٍ ؛ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي تَحَمَّلْتُ فِي قَوْمِي حِمْلًا وَإِنِّي سَأَلْتُ فِي طَوَائِفِ مِنْهُمْ الْمُوَاسَاةَ وَالْمُعَاوَنَةَ فَسَبَقَتْ إِلَيَّ أَلْسِنُهُمْ بِالنَّكَدِ فَمَرُّهُمْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَعْوَنَتِي وَحَنِينِهِمْ عَلَيَّ مُوَاسَاتِي ؛ فَقَالَ : أَيْنَ هُمْ ؟ فَقَالَ : هَؤُلَاءِ فَرِيقٌ مِنْهُمْ حَيْثُ تَرَى ، قَالَ : فَتَمَّزَ رَاحِلَتَهُ فَادْلَقَتْ كَأَنَّهَا عَلَيْهِمْ فَادْلَقَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ فِي طَلَبِهَا فَلَا يَأْتِي مَالِحَةً ، فَأَتَتْهُ إِلَى الْقَوْمِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَسَلَّمَتْ مَا يَمْنَعُهُمْ مِنَ مُوَاسَاةِ صَاحِبِهِمْ ؛ فَشَكَوْهُ وَشَكَاهُمْ ، فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع : وَصَلْتُ أَمْرَ عَشِيرَتِهِ ، فَأَتَتْهُمْ أُولَى بَيْتِهِ وَذَاتِ يَدِيهِ وَوَصَلَتِ الْعَشِيرَةُ أَخَاهَا إِنْ عَثَرَهُ دَهْرٌ وَأَدْبَرَتْ عَنْهُ دُنْيَا ، فَإِنَّ الْمُتَوَاصِلِينَ الْمُبْتَادِلِينَ مَا جُورُونَ ، وَإِنَّ الْمُتَقَاطِعِينَ الْمُتَدَايِرِينَ مَوْدُورُونَ ، [قَالَ] ثُمَّ بَعَثَ رَاحِلَتَهُ وَقَالَ : خَلِّ .

۱۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب امیر المؤمنین علیہ السلام بصرہ کو جا رہے تھے تو ریدہ کی طرف سے گزرے قبیلہ مملاب کا ایک شخص آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا اے امیر المؤمنین میں نے اپنی قوم کا قرضہ ادا کیا اس کے بعد میں نے اپنی قوم سے مدد اور ہمدردی چاہی تو انھوں نے سخت سست کہنا شروع کیا۔ پس آپ ان کو میری مدد کا حکم دیجیے اور ان کو میری ہمدردی پر ابھاریے۔ فرمایا وہ کہاں ہیں اس نے کہا ایک گروہ تو یہی ہے جسے آپ دیکھ رہے ہیں یہیں کہ آپ نے اپنی سواری کو تیز چلایا وہ شتر میں کی طرح تیزی سے چلی، آپ کے اصحاب آپ کی طلب میں پیچھے چلے۔ حضرت نے آہستہ چلایا یہاں تک کہ وہ لوگ حضرت سے مل گئے آپ ان لوگوں کے پاس آئے اور سلام کے بعد ان سے پوچھا کہ انھوں نے اپنے ساتھی کو ہمدردی سے کیوں گریز کیا انھوں نے اسکی شکایت اور اس نے ان کی امیر المؤمنین نے فرمایا۔ آدمی کو اپنے خاندان والوں سے صلہ رحم کرنا چاہیے کیوں کہ وہ اس کی نیکی کے زیادہ مستحق ہیں اگر ان کے بھائی پر کوئی مصیبت آجائے تو خاندان والوں کو چاہیے کہ اس کی مدد

کریں۔ کیونکہ مسلہ رحم کرنے والے ایسے حشر چ کرنے والے ہیں جن کا اجر ملے گا اور قطع رحم کرنے والے قطع تعلق کرنے والے ہیں اور گنہ گار ہیں راوی کہتے ہیں اس کے بعد امیر المؤمنین نے اپنی سواری کو آگے بڑھایا اور حضرت کی بات نے ان کے دل پر اثر کیا

۱۹۔ عُمَدُ بْنُ یَحْیٰی ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِیْسٰی ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِیْسٰی ، عَنْ یَحْیٰی ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ علیہ السلام : لَنْ يَرْغَبَ الْمَرْءُ عَنْ عَشِيرَتِهِ وَإِنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَوَلَدٍ وَعَنْ مَوَدَّتِهِمْ وَكَرَامَتِهِمْ وَدِفَاعِهِمْ بِأَيْدِيهِمْ وَاللَّيْنِ مِنْهُمْ ، هُمْ أَشَدُّ النَّاسِ حَيَظَةً مِنْ ذُرِّيَّتِهِ وَأَعْظَمُهُمْ عَلَيْهِ وَالتَّسَمُّ لِحَبِيبِهِ إِنْ أَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ أَوْ نَزَلَ بِهِ بَعْضُ مَكَارِهِ الْأُمُورِ ، وَ مَنْ يَقْبِضْ يَدَهُ عَنْ عَشِيرَتِهِ فَإِنَّمَا يَقْبِضُ عَنْهُمْ يَدًا وَاحِدَةً وَتَقْبِضُ عَنْهُ مِنْهُمْ أَيْدِي كَثِيرَةٍ وَمَنْ يُلِينْ حَاشِيَتَهُ يَعْرِفُ صَدَقَتَهُ مِنْهُ الْمَوَدَّةُ ، وَمَنْ بَسَطَ يَدَهُ بِالْمَعْرُوفِ إِذَا وَجَدَهُ يُخْلِفُ اللَّهُ لَهُ مَا أَنْتَقَى فِي دُنْيَاهُ وَيُضَاعَفَ لَهُ فِي آخِرَتِهِ وَلَيْسَ الصِّدْقُ لِلْمَنْ يَجْعَلُهُ اللَّهُ فِي النَّاسِ خَيْرٌ مِنَ الْمَالِ يَأْكُلُهُ وَيُورِثُهُ ، لَا يَزِدَادَنَّ أَحَدُكُمْ كِبَرًا وَعِظَمًا فِي نَفْسِهِ وَنَأْيًا عَنْ عَشِيرَتِهِ ، إِنْ كَانَ مُؤِيرَافِي الْمَالِ ، وَلَا يَزِدَادَنَّ أَحَدُكُمْ فِي أَخِيهِ زُهْدًا وَلَا مَنَةً بَعْدًا إِذَا لَمْ يَرَمْنَهُ مَرْوَةٌ وَكَانَ مُعْوِزًا فِي الْمَالِ ، وَلَا يَقْبُضْ أَحَدُكُمْ عَنِ الْفَرَاغَةِ بِهَا الْخَصَاصَةُ أَنْ يَسُدَّ هَامِلًا لَا يَنْتَفِعُهُ إِنْ أَمْسَكَهُ وَلَا يَضُرُّهُ إِنْ اسْتَهْلَكَهُ .

۲۰۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کوئی شخص چاہے کتنا ہی صاحب مال و اولاد ہو اپنے قبیلہ سے دوری اختیار نہ کرے اور لازم ہے کہ ان سے محبت کرے کیونکہ وہ محتاج ہے ان کی محبت ان کی بزرگی اور ان کے رفیعہ کا ان کے ہاتھوں سے وہ زیادہ سخت ثابت ہوں گے اس کی حفاظت اور پشت پناہی کے لئے اور زیادہ ہر مان ہوں گے بہ نسبت غیروں کے اس کی پریشان خاطر کی کو دور کرنے میں اگر اس پر کوئی مصیبت آ پڑے گی یا کوئی امر سخت نازل ہوگا جو شخص اپنے خاندان سے اپنی مدد کو روک لے وہ صرف اپنی ایک مدد روک کر اپنے سے بہت سے لوگوں کی مدد کو مانے کا باعث ہو جاتا ہے اور جو اپنے پاس رہنے والے سے نرمی کا سلوک کر لے گا وہ اس سے محبت کر لے گا اور جو کسی کے ساتھ نیکی کر لے گا وہ اس نے دنیا میں خرچ کیا ہے خدا اس کا بدلہ دیتا ہے اور آخرت میں دو گنا بدلہ دیتا ہے اور کسی آدمی کی پس منظر اگر ہو تو ہے تو اللہ تعالیٰ لوگوں کے درمیان اس کے اس بال میں بہتری پیدا کرتا ہے جس کو وہ کھاتا ہے اور ترکہ میں چھوڑتا ہے ایسا شخص اپنی بزرگی اور عزت کو نہیں بڑھا سکتا جو اپنے خاندان سے دور رہے چاہے کتنا ہی مالدار ہو اور چاہے کہ اپنے بھائی سے دوری اختیار نہ کرے اگرچہ اس سے جوانمردی کو نہ دیکھے یہ سبب اس کے افلاس کے اور چاہے کہ غریب رشتہ داروں سے مالی امداد دینے میں غفلت نہ کرے اگر مدد دے گا تو آخرت میں اس مال سے فائدہ نہ ہوگا اگر دے گا تو نقصان نہ ہوگا۔

۲۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ هِلَالٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنْ آَلَ فَلَانٍ يَبْرُؤُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَيَتَوَاصِلُونَ ، فَقَالَ : إِذَا تَشَبَّهَ أَمْوَالُهُمْ وَيَتَمَوَّنَ فَلَا يَزَالُ الْوَنَ فِي ذَلِكَ حَتَّى يَتَفَاطَمُوا فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ انْقَشَعَ عَنْهُمْ .

۲۰۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ فلاں خاندان والے ایک دوسرے سے نیکی سے پیش کرتے ہیں اور صلہ رحم کرتے ہیں۔ فرمایا تو ان کے مالوں میں ترقی ہوگی اور وہ ہمیشہ خوش رہیں گے جب تک قطع رحم نہ کریں اور جب ایسا کریں گے تو یہ ترقی رک جائے گی۔

۲۱۔ عَنْهُ ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنْ زِيَادِ الْقَنْدِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ الْقَوْمَ لِيَكُونُوا فَجْرَةً وَلَا يَكُونُوا بَرَّةً ، فَيَصِلُونَ أَرْحَامَهُمْ فَتَنْفِي أَمْوَالُهُمْ وَتَقُولُ أَعْمَارُهُمْ ، فَكَيْفَ إِذَا كَانُوا أَبْرَارًا بَرَّةً .

۲۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک قوم فاسق و فاجر ہوتی ہے اور صلہ رحم نہیں کرتی اس کے بعد جب وہ صلہ رحم کرنے لگتے ہیں تو ان کے اموال میں ترقی ہوتی ہے اور عمر طولانی ہو جاتی ہے پس کیا شک نہ ہے ان لوگوں کے ثواب کا جو نیک ہوں اور صلہ رحم بجالائیں۔

۲۲۔ وَعَنْهُ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : صَلُّوا أَرْحَامَكُمْ وَلَوْ بِالتَّسْلِيمِ ، يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : «وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا» .

۲۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ صلہ رحم بجالاؤ۔ اگرچہ سلام ہی سے کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اس اللہ سے ڈرو جس سے تم سوال کرتے ہو اور اپنے ذوی الارحام سے صلہ رحم کرو بے شک اللہ تم پر نگہبان ہے۔

۲۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ قَالَ : وَقَعَ بَيْنَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَبَيْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ كَلَامٌ حَتَّى وَقَعَتِ الصُّوْضَةُ بَيْنَهُمْ وَاجْتَمَعَ النَّاسُ فَافْتَرَقَا عَمِيصَتَهُمَا بِذَلِكَ وَعَدَوْتُ فِي حَاجَةٍ ، فَإِذَا أَنَا بِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى بَابِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ وَهُوَ يَقُولُ : يَا حَارِيَّةُ قَوْلِي لِأَبِي مُحَمَّدٍ [يُخْرِجُ] قَالَ : فَخَرَجَ فَقَالَ : يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ مَا بَكَرِيكَ ؟ فَقَالَ :

إِنِّي تَلَوْتُ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْبَارِحَةَ فَأَقْلَقْتَنِي ، قَالَ : وَمَا هِيَ ؟ قَالَ : قَوْلُ اللَّهِ جَلَّ وَعَزَّ ذِكْرُهُ : «الَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ» فَقَالَ : سَدَقْتَ لَكَانِي لَمْ أَقْرَأْهُنَّ إِلَّا آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ جَلَّ وَعَزَّ قَطُّ فَأَعْتَنَّا وَبَكَّيَا .

۲۳۔ راوی کہتا ہے کہ ایک روز ابو عبد اللہ علیہ السلام اور عبد اللہ بن الحسن کے درمیان سخت گفت گو ہوئی یہاں تک کہ دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں لوگ جمع ہو گئے شام کے وقت دونوں جدا ہو گئے صبح کے وقت میں ایک فرد رست سے نکلا میں نے دیکھا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام عبد اللہ بن الحسن کے دروازہ پر کھڑے ہیں اور لونڈی سے کہہ رہے ہیں کہ ابو محمد سے کہو باہر نکلیں۔ وہ باہر آئے تو آپ سے پوچھا۔ آپ صبح ہی صبح کیسے آئے۔ فرمایا رات میں نے کتاب اللہ میں ایک آیت پڑھی جس نے مجھے بے چین کر دیا انھوں نے پوچھا وہ کون سی آیت ہے فرمایا خدا فرماتا ہے جو لوگ ملاتے ہیں اس چیز کو جس کے ملانے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور اللہ سے ڈرتے ہیں اور برے حساب سے خوف کرتے ہیں عبد اللہ بن حسن نے کہا۔ آپ نے صبح فرمایا۔ میں نے گویا اس آیت کو کتاب خدا میں پڑھا ہی نہیں تھا اس کے بعد دونوں نے معاف کر لیا اور روئے۔

۲۴۔ وَعَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنْ لِيَ ابْنٌ عَمٍّ أَصْلُهُ فَيَقْطَعُنِي وَأَصْلُهُ فَيَقْطَعُنِي حَتَّى لَقَدْ هَمَمْتُ لِقَطْعَتِهِ إِيَّائِي أَنْ أَقْطَعَهُ أَتَأْذَنُ لِي قِطْعُهُ ؟ قَالَ : إِنْكَ إِذَا وَصَلْتَهُ وَقَطَعْتَكَ وَصَلَكُمَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ جَمِيعًا وَإِنْ قَطَعْتَهُ وَقَطَعْتَكَ قَطَعَكُمَا اللَّهُ .

۲۷۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا۔ میرا ایک چچا زاد بھائی ہے میں نے اس سے صلہ رحم کیا اس نے مجھ سے قطع رحم کیا۔ میں نے ارادہ کیا ہے کہ جب اس نے مجھ سے قطع رحم کیا ہے تو میں بھی اس سے قطع رحم کر دوں گا فرمایا جب تم نے اس سے صلہ رحم کیا اور اس نے قطع رحم کیا تو خدا تم دونوں کو ملا دے گا لیکن اگر تم دونوں قطع رحم کر دے تو اللہ تم دونوں کو جدا کر کے گا۔

۲۵۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ؛ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَرْقَدٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنْ بِي أَجْبُ أَنْ يَعْلَمَ اللَّهُ أَنَّي قَدْ أَذَلْتُ رَقَبَتِي فِي رَحِمِي وَأَنْتِي لَأَبَادُ أَهْلَ بَيْتِي أَصْلَهُمْ قَبْلَ أَنْ يَسْتَعْنُوا عَنِّي .

۲۵۔ حضرت ابو عبد اللہ نے فرمایا۔ میں دوست رکھتا ہوں اس بات کو کہ اللہ اس بات کو جان لے کہ میں نے صلہ رحم کے لئے اپنی گردن جھکا دی ہے اور میں سبقت کرتا ہوں اس امر میں کہ لوگوں سے صلہ رحم کر دوں قبل اس کے کہ وہ فراموشی معیشت کی بنا پر مجھ سے مستغنی ہو جائیں۔

۲۶۔ عَنْهُ ؛ عَنِ الْوَشَاءِ ؛ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ فَضِيلٍ الصَّبْرِيِّ ؛ عَنِ الزُّهْرِيِّ ضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنْ رَجَمَ آلُ عُثْمَانَ

الْأُيْمَةُ عَلَيْهِ السَّلَامُ - لَمُعَلَقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُولُ : اللَّهُمَّ صَلِّ مَنْ وَصَلَنِي وَاقْطَعْ مَنْ قَطَعَنِي ثُمَّ هِيَ جَارِيَةٌ بَعْدَهَا فِي أَرْحَامِ الْمُؤْمِنِينَ ثُمَّ تَلَاهِيَهُ الْآيَةُ : «وَأَتَقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ» .

۲۶۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ صلہ رحمی آل محمد کے آئمہ علیہم السلام کا معلق ہے عرش پر وہ کہتا ہے خداوند اپنی رحمت سے قریب کر اس کو جس نے مجھ سے صلہ رحمی کیا اور دور رکھ اس کو جس نے قطع تعلق کیا مجھ سے۔ یہ صلہ رحمی جاری ہے اس کے بعد ارحام مؤمنین میں یہ آیت پڑھی۔ اس اللہ سے ڈرو جس سے تم سوال کرتے ہو اور صلہ رحمی بجالاؤ۔

۲۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «الَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ» فَقَالَ : قَرَابَتِكَ .

۲۸۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا وہ صلہ رحمی کرنے میں جس کا حکم اللہ نے دیا ہے۔ فرمایا اس سے مراد میرے قریب دار ہیں۔

۲۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَانَ وَهِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ وَدُرُسْتِ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : «الَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ» قَالَ : تَرَلَّتْ فِي رَجَمِ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ وَقَدْ تَكُونُ فِي قَرَابَتِكَ ثُمَّ قَالَ : فَلَا تَكُونَنَّ يَمِينٌ يَقُولُ لِلشَّيْءِ : إِنَّهُ فِي شَيْءٍ وَاحِدٍ .

۲۸۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا یصلون ما امر الله الخ فرمایا یہ نازل ہوئی ہے آل محمد کی امامت کی تصدیق اور ان کی محبت کے بارے میں اور کہی اس سے مراد تمہارے قریب داروں سے صلہ رحمی مراد ہوتی ہے پھر فرمایا تم ان لوگوں میں سے نہ بنو۔ جو کسی شے کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ تو ایک ہی بات ہے یعنی ہر جگہ ایک ہی مراد لیتے ہیں۔

۲۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ الْوَصَّافِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَمُدَّ اللَّهُ فِي عُمْرِهِ وَأَنْ يَسْطُلَ لَهُ فِي رِزْقِهِ فَلْيَصِلْ رَجْمَهُ ؛ فَإِنَّ الرَّجْمَ لَهَا لِسَانٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ذَلِيقٌ تَقْسُونَ ؛ يَارَبِّ صَلِّ مَنْ وَصَلَنِي وَاقْطَعْ مَنْ قَطَعَنِي ؛ قَالَ زُجَلٌ لِيَرَى يَسْبِيلَ خَيْرٍ إِذَا أَتَتْهُ الرَّجْمُ النَّهْيَ قَطَمَهَا فَتَهْوِي بِهِ إِلَى اسْفَلِ قَعْرِ فِي السَّارِ .

۲۹۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو چاہتا ہے کہ اس کی عمر دراز ہو اور اس کا رزق زیادہ ہو تو اس کو چاہیے کہ صلاہ رحم کرے رحم اپنی زبان سے روز قیامت کہے گا۔ خداوند ارہمت تادل کر اس پر جس نے صلاہ رحم کیا اور رحمت سے دور رکھ اس کو جس نے قطع رحم کیا۔ وہ شخص جو اپنی نیکی کی بنا پر یہ سمجھے گا کہ اس کو بہشت ملے گا تو اس کے پاس آئے گا وہ رحم جو اس نے قطع کیا ہو گا اور وہ اس کی وجہ سے قعر جہنم میں ڈالا جائے گا۔

۳۰۔ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنِ الْجَهْمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : تَكُونُ لِي الْغَرَابَةَ عَلَى غَيْرِ أَمْرِي ، أَلَهُمْ عَلَيَّ حَقٌّ ، قَالَ : نَعَمْ حَقُّ الرَّحِمِ لَا يَقْطَعُهُ شَيْءٌ ، وَإِذَا كَانُوا عَلَى أَمْرٍ كَانَ لَهُمْ حَقَّانِ حَقُّ الرَّحِمِ وَحَقُّ الْإِسْلَامِ .

۳۰۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ میرے کچھ قرابت دار ہیں جو مذہب امامیہ نہیں رکھتے کیا ان کا کوئی حق میرے اوپر ہے۔ فرمایا ہاں حق رحم کو کوئی چیز قطع نہیں کرتی اور اگر وہ تمہارے ہم مذہب ہیں تو پھر ان کے دوستی ہیں ایک رشتہ داری دوسرے اسلام۔

۳۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ صَلَاةَ الرَّحِمِ وَالْيَدَ لِيَهْوِيَ لَيْنَ الْحِسَابِ وَيَقْصِمَانِ مِنَ الذُّنُوبِ ، فَصَلُّوا أَرْحَامَكُمْ وَبِرُّ أَيْحَاؤَانِكُمْ وَلَوْ بِحُسْنِ السَّلَامِ وَتَرَى الْجَوَابَ .

۳۱۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ صلاہ رحم اور نیکی حساب کو ہلکا کر دیتے ہیں اور گناہوں سے بچاتے ہیں پس تم صلاہ رحم کرو اور اپنے بھائیوں سے نیکی کرو اگرچہ وہ سلام کرنے یا جواب سلام دینے سے ہو۔

۳۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْشَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : صَلَاةُ الرَّحِمِ تَهْوِي الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهِيَ مَسَاةٌ فِي الْعُمْرِ وَتَقِي مَصَارِعَ الشُّوْءِ وَ سَدَقَةُ اللَّيْلِ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ .

۳۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے صلاہ رحم آسان کرتا ہے حساب کو روز قیامت اور عمر کو زیادہ کرتا ہے اور برائیوں سے بچاتا ہے اور رات کو صدقہ دینا غضب خدا سے محفوظ رکھتا ہے۔

۳۳۔ عَلِيُّ بْنُ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ ذَكْرَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ صَلَاةَ الرَّحِمِ تَرْكِبِي الْأَعْمَالِ وَتُنْمِي الْأَمْوَالَ تَنْبِيْرُ الْحِسَابِ وَتُدْفَعُ الْبَلَوَى وَتَرْبِدُ فِي الرِّزْقِ .

اور حضرت نے فرمایا ان کلمن رحم اور نرم دلی سے دیکھو اور ان کی آواز پر اپنی آواز اور اپنی نہ کرو اور نہ اپنا ہاتھ ان کے ہاتھوں سے بلند کرو اور اپنا قدم ان کے قدم سے آگے نہ بڑھاؤ۔

۲۔ ابنُ محبوب ، عَنْ خَالِدِ بْنِ نَافِعٍ الْجَلَمِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام يَقُولُ : إِنْ رَجُلًا اتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي فَقَالَ : لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ شَيْئًا وَإِنْ حَضَرَ قَتَ بِالنَّارِ وَعِدَّتْ بِالْأَوْقَالِكِ مُطْمَئِنُّ بِالْأَيْمَانِ ، وَوَالِدَيْكَ فَأَطِعْهُمَا وَبِرَّ هِمَّا حَتَّى تَكُنَّ أَوْصِيَّتَيْنِ وَإِنْ أَمَرَكَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ فَافْعَلْ فَإِنَّ ذَلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ .

۲۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے کچھ نصیحت فرمائیے ارشاد فرمایا اللہ کی ذات میں کسی کو شریک نہ کر چاہے تو راگ میں جلیا جائے یا سخت سزا دی جائے مگر جب کہ تیرا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو اور والدین کی اطاعت کر ان سے نیکی کر چاہے مدد دے زندہ ہوں یا مردہ اگر حکم دیں کہ اپنی بیوی کو طلاق دے اور اس کے مال سے دست کش ہو تو ایسا کر کر یہ علامت ایمان ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي أَبِي شَمِيرٍ ، عَنْ سَيْفٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام قَالَ : يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَيْءٌ مِثْلُ الْكُتُبِ فَيَقْدَحُ فِي مَلَأِ الْمُؤْمِنِينَ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ ، قِيَمًا ، هَذَا الْبَرُّ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ روز قیامت ایک چیز مثل شتر بزرگ آئے گی اور تیزی سے دھکا دے گی پشت موس کو اور اسے جنت میں داخل کر دے گی۔ ملاکہ کہیں گے یہ ماں باپ کے ساتھ نیکی کا بدلہ ہے۔

۴۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُخَذَّمٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام قَالَ : قُلْتُ : أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : الصَّلَاةُ لَوْ قُتِلَ وَبَرُّ الْوَالِدَيْنِ وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۴۔ فرمایا راوی نے کون سا عمل افضل ہے۔ فرمایا حضرت نے وقت پر نماز اور والدین سے نیکی اور جہاد فی سبیل اللہ

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى بْنِ حُبَيْدٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ دُرِّسَتْ ابْنِ أَبِي مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى علیہ السلام قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا حَقُّ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ ؟ قَالَ : لَا يَسْتَعِيدُ بِأَنفِهِ ، وَلَا يَمْشِي بَيْنَ يَدَيْهِ ، وَلَا يَجْلِسُ قَبْلَهُ وَلَا يَسْتَسَبِّحُ لَهُ .

۵۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کسی نے رسول اللہ سے پوچھا کہ باپ کا حق اولاد پر کیا ہے فرمایا باپ کا نام نہ لے اس کے آگے نہ چلے اس کے سامنے نہ بیٹھے اور اس کی گالی کا سبب نہ بنے۔

۶۔ عِدَّةٌ مِّنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَجْرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانٍ، عَنْ زَوَّادٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ - وَأَنَا عِنْدَهُ - لِعَبْدِ الْوَاحِدِ الْأَنْصَارِيِّ فِي بَيْتِ الْوَالِدَيْنِ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَيَالِ الْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا». فَظَنَنَّا أَنَّهَا آيَةٌ الَّتِي فِي بَيْتِ إِسْرَائِيلَ «وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَنْ لَا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ [وَيَالِ الْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا]»، فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ سَأَلْتُهُ فَقَالَ: هِيَ الَّتِي فِي لُقْمَانَ «وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ (حُسْنًا) وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا» فَقَالَ: إِنَّ ذَلِكَ أَعْظَمُ [مِنْ] أَنْ يَأْمُرَ بِصَلَاتِهِمَا وَحَقِّبَهُمَا عَلَىٰ كُلِّ خَالٍ «وَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ» فَقَالَ: لَا بَلْ يَأْمُرُ بِصَلَاتِهِمَا وَإِنْ جَاهَدَاهُ عَلَىٰ الْقِيَامِ مَا وَادَّ حَقَّهُمَا إِلَّا عِظْمًا.

۷۔ راوی کہتا ہے کہ میں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ نے عید انوار الانوار سے والدین سے نیکی کے بارے میں یہ آیت بیان فرمائی۔ اور والدین سے نیکی کرو، ہم نے گمان کیا کہ یہ سورۃ بنی اسرائیل کی ہے اور خدا نے یہ نبی کریم پر فرمایا ہے کہ اللہ کی عبادت نہ کرو والدین سے احسان کرو۔ میں نے سوال کیا تو فرمایا کہ یہ سورۃ لقمان میں ہے۔ ہم نے انسان کو والدین سے نیکی کرنے کی وصیت کی اور اگر وہ زور دین اور مجبور کرے اس امر پر کہ تو میرا شریک قرار دے اس چیز کو جس کا تجھے علم ہی نہیں ہے تو اس صورت میں ان کی اطاعت نہ کرے یہ امر عظیم تر ہے اس سے کہ ان سے صلہ رحم کیا جائے اور ان کے حق میں حال لحاظ رکھا جائے دراصل صورت کہ وہ مشرک بنانا چاہیں، فرمایا نہیں حکم ہے ان سے صلہ رحم کا اور اگر وہ شرک پر زور دیں تو نہیں ہے ان کا حق مگر تعظیم۔

یہ حدیث مشکل ترین احادیث میں سے ہے علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ مرآۃ العقول میں تحریر فرماتے ہیں **توضیح** کہ اس حدیث میں لفظی اور معنوی دونوں طرح کے اشکال ہیں۔ لفظی صورت یہ ہے کہ والدین کی نفی میں قرآن کے اندر بہت سی آیتیں ہیں مگر ان میں سے تین اس مقام پر مناسب ہیں۔ (۱) بنی اسرائیل و قسبی ربک ان لا تعبدوا الا اياه و بالوالدين احسانا دوسرے سورۃ عنکبوت و وصیانا الانسان بوالدیه حسنا ان جاهدک فی مالیس لک بہ علم فلا تطعہما تیسرے سورۃ لقمان و وصیانا الانسان بوالدیه حملا صدقہما علی وھلین و فصالہ فی عامین ان اشکر و لو الدینک و انی المصیر و ان جاهدک علی ان تشرک فی مالیس لک بہ

علم فلا تطلعها وصاحبهما في الدنيا معروفاً ان تينوں آیتوں میں پہلی آیت بنی اسرائیل سے تمام قرآنوں میں پائی جاتی ہے لیکن اس حدیث میں جو اس آیت کو سورۃ لقمان کا ظاہر کیا ہے وہ ان الفاظ سے سورۃ لقمان میں نہیں اور راوی اس کی تصریح بنی اسرائیل کے ساتھ کی ہے پھر امام نے کیوں فرمایا کہ یہ آیت سورۃ لقمان میں ہے۔

رہا معنوی اشکال تو اس کی صورت یہ ہے کہ راوی ابوالدین احسانا کے متعلق ظاہر کیا کہ یہ آیت بنی اسرائیل میں ہے حضرت نے سورۃ لقمان کا ذکر کیوں کیا اور اس کی صورت یہ معلوم ہوتی ہے کہ حضرت کی مراد یہ تھی کہ ابوالدین احسانا کے الفاظ سورۃ لقمان میں ہیں بلکہ آپ نے لفظ احسانا پر نظر رکھتے ہوئے فرمایا کہ ابوالدین سے احسان کی تاکید اور جبکہ بھی تسنن میں ہے راوی نے حضرت کا مفہوم سمجھنے میں دھوکا کھایا ہے اس لئے سمجھا کہ حضرت کی مراد یہ ہے کہ یہ آیت سورۃ لقمان میں ہے اگرچہ لفظوں میں ان الفاظ کا ذکر نہیں کیا اور یہ بھی احتمال ہے کہ جب حضرت نے والدین کے ساتھ احسان کرنے کو تاکید فرمایا تو راوی نے سمجھا ہو کہ مضمون بھی سورۃ بنی اسرائیل میں ہے اس پر حضرت نے فرمایا ہو کہ ایسا نہیں میری مراد سورۃ لقمان کی آیت سے ہے۔

اور یہ بھی احتمال ہے کہ سورۃ لقمان میں ووصينا الانسان ابوالدیه کے بعد لفظ احسانا قرأت اکرم میں ثابت ہے حضرت نے دونوں صورتوں کا مضمون چونکہ ایک ساتھ ذکر کیا ہے لہذا راوی کو غم آیا ہو اختیار کیا اور تفصیل سے بیان نہ کیا تیسرے یہ کہ ان لوگوں کا لگان یہ تھا کہ احسان کا ذکر صرف سورۃ بنی اسرائیل ہی میں ہے حضرت نے صرف احسان کو پیش نظر رکھ کر فرمایا کہ سورۃ لقمان میں بھی ہے۔ علامہ مجلسی نے لکھا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ اس کا راوی مجہول ہے۔

۷۔ عَنْهُ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِسْكِينٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَا يَمْنَعُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ أَنْ يَبْرَ وَالِدَيْهِ حَيًّا وَمَيِّتَيْنِ : يُصَلِّيَ عَنْهُمَا ، وَيَتَصَدَّقُ عَنْهُمَا ، وَ يَحُجَّ عَنْهُمَا وَ يَصُومَ عَنْهُمَا ، فَيَكُونُ الَّذِي صَنَعَ لَهُمَا ، وَلَهُ وَنَزَلَ ذَلِكَ قَبْرَ يَدِهِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَبْرَهُ وَ صَلَّى خَيْرًا كَثِيرًا .

۸۔ نہ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کس چیز سے تم میں سے کسی کو ماں باپ سے نیکی کرنے کو منع کیا۔ خواہ وہ زندہ ہوں یا مردہ اور وہ نیکی یہ ہے کہ ان کی طرف سے نماز پڑھے صدقہ دے، حج کرے روزہ رکھے جو کوئی اپنے ماں باپ کے ساتھ ایسی نیکی کرے گا تو اللہ اس کو اس نیکی اور صلہ رحم کے بدلے میں غیر کثیر عطا کرے گا۔

۸۔ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَدْعُو لِوَالِدَيْكَ إِذَا كَانَا لَا يَعْرِفَانِ الْحَقَّ ؟ قَالَ : ادْعُ لَهُمَا وَتَصَدَّقْ عَنْهُمَا ؛ وَإِنْ كَانَا حَيِّينَ لَا يَعْرِفَانِ الْحَقَّ فَادْعِهُمَا ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ بَعَثَنِي بِالرَّحْمَةِ لِأَيِّ الْقُوفِ .

۸۔ راوی کہتے ہیں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کیا میں دعا کروں اپنے والدین کے لئے ایسی حالت میں کہ وہ مذہب حق نہ رکھتے ہوں فرمایا دعا کرو ان کی طرف سے سزا دے اور اگر وہ زندہ ہوں تو یاد وجود حق پر نہ ہونے کے ان کی مددات کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں رحمت کے ساتھ بھیجا گیا ہوں نہ کہ نافرمانی کی تعلیم کے لئے۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبْرُ ؟ قَالَ : أُمُّكَ ، قَالَ : مَنْ ؟ قَالَ : أُمُّكَ ، قَالَ : ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ : أُمُّكَ .

۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ایک شخص نے رسول اللہ سے پوچھا میں کس کی فرما ہر داری کروں فرمایا اپنی ماں کی اس نے کہا پھر فرمایا اپنی ماں کی اس نے کہا پھر فرمایا اپنی ماں کی، اس نے کہا پھر فرمایا اپنے باپ کی۔

۱۰۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : أَنِّي رَجُلٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي ذَائِعٌ فِي الْجِهَادِ تَشْطِطُ قَالَ : فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ : فَجَاهِدْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّكَ إِنْ تَقَتَّلْتَ تَكُنْ حَيًّا عِنْدَ اللَّهِ تَرْزُقُ وَإِنْ تَمُتَ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُكَ عَلَى اللَّهِ وَإِنْ رَجَعْتَ رَجَعْتَ مِنَ الذُّنُوبِ كَمَا وُلِدْتَ ، قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لِي وَالِدَيْنِ كَبِيرَيْنِ بَيْنَ عُمَانَ أَتَهُمَا يَا نِسَانَ بِي وَيَكْرَهُانِ خُرُوجِي ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : فَقَرِّمَتْ وَالِدَيْكَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تُسْهِمُ بِكَ يَوْمًا وَلَيْلَةً خَيْرٌ مِنْ جِهَادٍ سَنَةً .

۱۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر کہا میں جہاد کی طرف راغب ہوں فرمایا راہِ خدا میں جہاد کر اگر قتل ہو جگہ کا تو زندہ رہے گا تو خدا کی طرف سے رزق پائے گا اور اگر اپنی موت مرے گا تو میرا اجر اللہ پر ہوگا اور اگر جہاد سے زندہ لوٹ آیا تو ترے سارے گناہ یوم ولادت سے اب تک معاف ہو جائیں گے اس نے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ بڑھے ہیں اور مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں وہ میرا جانا پسند کرتے ہیں حضرت نے فرمایا تو رک جا اپنے ماں باپ کے پاس رہ۔ ختم اس فات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ ان کا تجھ سے ایک دن یا ایک رات کا آفس ایک سال کے جہاد سے بہتر ہے۔

۱۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ، عَنْ زَكْرِيَّا بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كُنْتُ نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمْتُ وَحَجَجْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ: إِنِّي كُنْتُ عَلَى النَّصْرَانِيَّةِ وَإِنِّي أَسْلَمْتُ، فَقَالَ: وَأَيُّ شَيْءٍ رَأَيْتَ فِي الْإِسْلَامِ؟ قُلْتُ: قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «مَا كُنْتُ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ وَلَكِنْ جَعَلَنَاهُ نُورًا نَهْدِي بِهِ مَنْ نَشَاءُ» فَقَالَ: لَقَدْ هَذَاكَ اللَّهُ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ اهْدِهِ - ثَلَاثًا - سَلِّ عَشَائِدَ يَابُنِّي، فَقُلْتُ: إِنَّ أَبِي وَأُمِّي عَلَى النَّصْرَانِيَّةِ وَأَهْلُ بَيْتِي؛ وَأُمِّي مَكْفُوفَةٌ الْبَصَرِ فَأَكُونُ مَعَهُمْ وَالْكَفْلُ فِي آيَتِهِمْ؟ فَقَالَ يَا كُنُوزُ لَحْمِ الْخِزْبِيرِ؟ فَقُلْتُ: لَا وَلَا يَمْسُوكُهُ، فَقَالَ: لَا بَأْسَ فَاظْطَرُّ مَكَ قَبْرَهَا، فَإِذَا مَاتَتْ فَلَا تَكَلِّهَا إِلَى غَيْرِكَ، كُنْ أَنْتَ الَّذِي تَقُومُ بِشَأْنِهَا وَلَا تُخَيِّرَنَّ أَحَدًا أَنْتَ أَتَيْتَنِي حَتَّى تَأْتِيَنِي بِمَنْىَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ: فَأَتَيْتُهُ بِمَنْىَ وَالنَّاسُ حَوْلَهُ كَأَنَّهُ مُعَلِّمُ صِبْيَانٍ، هَذَا يَسْأَلُهُ وَهَذَا يَسْأَلُهُ، فَلَمَّا قَامَتْ الْكُوفَةُ أَطْعَمْتُ لِأُمِّي وَكُنْتُ أُطْعِمُهَا وَأَقْلِي ثَوْبَهَا وَرَأْسَهَا وَأَخْدِمُهَا فَقَالَتْ لِي: يَا بُنِّي مَا كُنْتَ تَصْنَعُ بِي هَذَا وَأَنْتَ عَلَيَّ دِينِي فَمَا الَّذِي أَرَى مِنْكَ مُنْذُ مَا جَرَتْ قَدْ خَلْتُ فِي الْحَنَفِيَّةِ؟ فَقُلْتُ: رَجُلٌ مِنْ وَلَدِ نَيْسَابُورٍ أَمَرَ بِي بِهَذَا، فَقَالَتْ: هَذَا الرَّجُلُ هُوَ نَيْبِي؟ فَقُلْتُ: لَا وَلَكِنَّهُ ابْنُ نَيْبِي، فَقَالَتْ: يَا بُنِّي إِنْ هَذَا نَيْبِي إِنْ هَذِهِ وَصَابَا الْأَنْبِيَاءَ، فَقُلْتُ: يَا أُمَّةَ إِسَاءَةٍ لَيْسَ يَكُونُ بَعْدَ نَيْبِي نَيْبٌ وَلَكِنَّهُ أُمَّةٌ صَلَاتُ: يَا بُنِّي دِينُكَ خَيْرٌ دِينٍ، اعْرِضْهُ عَلَيَّ فَعَرَضْتُهُ عَلَيْهَا فَدَخَلَتْ فِي الْإِسْلَامِ وَعَلَّمْتُهَا، فَصَلَّتِ الظُّهْرَ وَالْعِشَاءَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ الْآخِرَةَ، ثُمَّ عَرَضَ لَهَا عَارِضٌ فِي اللَّيْلِ، فَقَالَتْ: يَا بُنِّي أَعِذْ عَلَيَّ مَا عَلَّمْتَنِي فَأَعَذْتُهُ عَلَيْهَا، فَأَقْرَبَتْ بِهِ وَمَاتَتْ، فَلَمَّا أَصْبَحْتُ كَانَ الْمُسْلِمُونَ الَّذِينَ غَسَلُوهَا وَكُنْتُ أَنَا الَّذِي دَسَلْتُ عَلَيْهَا وَتَرَكْتُ فِي قَبْرِهَا.

۱۱۔ راوی کہتا ہے کہ میں نصرانی تھا پھر میں اسلام لے آیا اور میں نے حج کیا اسی زمانہ میں میں حضرت ابو عبد اللہ کے پاس آیا اور کہا میں پہلے نصرانی تھا۔ اب مسلمان ہوں فرمایا تو نے اسلام میں کیا بات دیکھی۔ میں نے کہا اللہ کا یہ قول باعش ہدایت ہوا۔ اسے رسول آتم نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیلئے لیکن ہم نے تو اس نبوت کو ایک تہ قرار دیا اور اس سے جس کو ہم چاہتے ہیں ہدایت کرتے ہیں حضرت نے فرمایا خدا نے تجھے ہدایت کی پھر تین بار فرمایا۔ خدا اسے ثابت قدم رکھ پھر فرمایا دریافت کر جو چاہتا ہے میں نے کہا میرے باپ اور ماں نصرانی ہیں اور میرے خاندان والے بھی اور ماں اندلی ہے کیا میں اس کے ساتھ رہوں اور ان کے برتنوں میں کھائیں۔ فرمایا کیا وہ سور کا گوشت کھاتے ہیں میں نے کہا نہیں۔ فرمایا تو کوئی مضائقہ نہیں تو اپنی ماں کی نگرانی (خدمت) کر اور بنیل پیش کر اور اگر وہ رعلے تو اس کو کسی دوسرے کے سپرد نہ کرنا۔ تو خود تمام امور بجالانا اور کسی کو خبر نہ کرنا کہ تو میرے

پاس آیا تھا یہاں تک کہ تو مئی میں انشاء اللہ میرے پاس پہنچ جائے۔ راوی کہتا ہے کہ جب میں حضرت کے پاس مئی میں آیا تو میں نے دیکھا کہ حضرت کے گرد لوگ جمع ہیں گویا حضرت معلم صبیان ہیں کوئی کچھ پوچھتا ہے کوئی کچھ کہتا ہے، جب میں کوفہ واپس آیا تو میں نے اپنی ماں سے ہیرانی کا برتاؤ کیا۔ میں اسے کھانا کھلاتا تھا اور اس کے کپڑوں اور سر سے جوئیں چنتا تھا اس کی خدمت کرتا تھا۔ اس نے مجھ سے کہا۔ جب تو میرے دین پر تھا اس وقت تو تو نے کبھی ایسا نہ کیا تھا جب سے تو نے ہمارا دین چھوڑا اور اسلام میرا داخل ہوا میں نے ایسا عمل تجھ سے کبھی نہ دیکھا۔ میں نے کہا۔ ہمارے نبی کی اولاد میں ایک شخص ہیں انھوں نے ایسا حکم دیا ہے اس نے کہا کیا یہ شخص نبی ہے میں نے کہا نہیں وہ نبی کے فرزند ہیں اس نے کہا یہ تو نبی ہی ہے ایسی نصائح تو انبیاء ہی کرتے ہیں۔ میں نے کہا۔ ہمارے نبی کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں۔ یہ ان کے فرزند ہیں اس نے کہا۔ بیٹا تیرا دین بہترین دین ہے مجھے اس کے متعلق بتا۔ میں نے سمجھایا تو وہ مسلمان ہو گئی۔ میں نے اس کو احکام دین کی تعلیم دی اس نے ظہر وعصر و مغرب کی اور عشا کی نماز پڑھی، پھر وہ بیمار پڑی اس نے مجھ سے کہا جو تو نے مجھے تعلیم دی تھی اس کا اعادہ کر، میں نے اعادہ کیا۔ اس نے اقرار کیا اور مر گئی جب صبح ہوئی تو مسلمان جمع ہوئے اس کو غسل دیا، بیس نماز جنازہ پڑھی اور اسے قبر میں اتارا۔

توضیح: اس حدیث سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیوں کے برتنوں میں کھانا جائز ہے لیکن امام کا مقصد ان برتنوں سے چے جن میں کھانے کا کوئی جز لگا ہوا نہ ہو صاف ستھرے ہوں اور انھیں آسانی سے پاک کر سکتے ہوں۔ البتہ اگر سوز کا گوشت کھایا ہو تو جب تک سات بار ٹھٹھ سے خوب مانجھا نہ جائے ان میں کھانا جائز نہ ہوگا اسی طرح اگر شراب پیئے کا ظرف ہو تو اسے بھی مٹی سے مانجھا ضروری ہے مگر چونکہ شراب اڑ جاتی ہے لہذا تین بار مٹی سے مانجھنا کافی ہوگا رہے سالن یا دودھ وغیرہ کے برتن تو ان کو اگر وہ صاف ستھرے ہوں تو پانی میں ڈال کر ظاہر کیا جاسکتا ہے۔

اس حدیث سے امام کے ایک معجزے کا بھی اظہار ہوا اور وہ اس طرح کہ آپ نے ایک نو مسلم سے فرمایا کہ جب تیری ماں مر جائے تو اس کی چھبیر و تکفین خود کرنا غیروں (نعمانیوں) کے سپرد نہ کرنا۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت بعلم امامت جانتے تھے کہ اس کی ماں مسلمان ہو کر مرے گی۔

۱۲ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، وَعِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، جَمْعًا عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيْرَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ حَبِيبٍ ^(۱) قَالَ : خَبَرْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام بِبَرِّ إِسْمَاعِيلَ ابْنِي بِي ، فَقَالَ : لَقَدْ كُنْتُ أُجِبُّهُ وَقَدْ أَرَدْتُ لَهُ حَبًّا ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ أُخْتُ لَهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا سَرَّ بِهَا وَبَسَطَ مِلْحَمَتَهُ لَهَا فَأَجْلَسَهَا عَلَيْهَا ثُمَّ أَقْبَلَ يُحَدِّثُهَا وَيَضْحَكُ فِي وَجْهِهَا ، ثُمَّ قَامَتْ وَذَهَبَتْ

وَجَاءَ أَخُو هَافَلَمَ يَسْتَعِ بِمَا صَنَعَ بِهَا، فَقَبِلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَنَعْتَ بِأَخِيهِ مَا لَمْ تَصْنَعْ بِهِ وَهُوَ جُلُّ؟
قَالَ: لِأَنَّهَا كَانَتْ أَبْرَ بَوَالِدَيْهَا مِنْهُ.

۱۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو خبر دی اپنے بیٹے اسمعیل کی، اس کی نیکی کی جو اس نے میرے ساتھ کی۔ حضرت نے فرمایا میں اس کو پہلے بھی دوست رکھتا تھا اب اور زیادہ دوست رکھتا ہوں رسول اللہ کے پاس حضرت کی وضائی بہن آئی حضرت اس کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور اپنا بالاپوش (چادر) اس کے لئے بچھایا اور اس پر اسے بٹھایا اور اس سے باتیں کیں اور اس کے چہرے کو دیکھ کر خوش ہوئے اس کے بعد وہ چلی گئی۔ اس کا بھائی آیا۔ حضرت نے اس کے ساتھ وہ عمل نہ کیا جو اس کی بہن کے ساتھ کیا تھا کسی نے اس کا سبب پوچھا فرمایا وہ اپنے بھائی سے زیادہ اپنے والدین سے نیکی کرنے والی ہے۔

۱۳۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ إِنْ أَبِي قَدْ كَبُرَ جِدًّا وَصَعَفَ فَتَحْنُ نَحْمِلُهُ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ، فَقَالَ: إِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَلِيَّ ذَلِكَ مِنْهُ فَأَفْعَلْ وَلَوْ مَعَهُ يَبْدُوكَ فَإِنَّهُ جُتَّةٌ لَكَ غَدًا.

۱۳۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ میرا باپ بہت بوڑھا ہو گیا ہے اور کمزور ہے جب فضلے حاجت کی ضرورت ہوتی ہے تو ہم اسے اٹھاتے ہیں فرمایا اگر ممکن ہو تو یہ کام خود کر، نوکر وں پر نہ چھوڑ اپنے ہاتھ سے لقمہ بنا کر اس کے منہ میں دے کر یہ امر روز قیامت تیرے لئے سپر ہوگا۔

۱۴۔ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا يَقُولُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ: إِنْ لِي أَبَوَيْنِ مُخَالِفَيْنِ؟ فَقَالَ بَرَّهِمَا كَمَا تَبَرُّ الْمُسْلِمِينَ وَمَنْ يَقُولَانَا.

۱۴۔ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میرے ماں باپ دونوں ہمارے مذہب کے مخالف ہیں حضرت نے فرمایا ان کے ساتھ ایسی نیکی کر جیسی ان مسلمانوں سے کی جاتی ہے جو ہم کو درست سمجھتے ہیں۔

۱۵۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَثُمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، جَمِيعًا، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ عَبَسَةَ بْنِ مُصَافٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ: ثَلَاثٌ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِأَحَدٍ فِيهِنَّ رُحْمَةً: أَدَاءُ الْأَمَانَةِ إِلَى الْبَرِّ وَالْفَاجِرِ وَالْوَفَاءُ بِالْعَهْدِ لِلْبَرِّ وَالْفَاجِرِ وَبَرُّ الْوَالِدَيْنِ بَرٍّ كَانَا أَوْ فَاجِرَيْنِ.

۱۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ تین چیزیں ہیں جن کے ترک کی خدا نے اجازت نہیں دی اول امانت خواہ امانت رکھنے والا نیک ہو یا بد۔ دوسرے عہد خواہ نیک سے ہو یا بد سے تبصرے والدین سے نیک خواہ نیک ہوں یا بد۔

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ :
مِنَ الشُّعْرِ وَالْبَرِّ أَنْ يُكْتَسَى الرَّجُلُ بِإِسْمِ أَبِيهِ .

۱۶۔ فرمایا صادق آل محمد نے سنت اور نیکی یہ ہے کہ ایک شخص اپنے کینیت اپنے باپ کے نام سے رکھے یعنی ابن فلان۔

۱۷۔ الْحُسَيْنُ بْنُ نُجَيْمٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ نُجَيْمٍ ، وَعَلِيِّ بْنِ نُجَيْمٍ ، عَنْ ضَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ ، جَمْعًا
عَنِ الْوَشَاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ غَائِذٍ ، عَنْ أَبِي خَدِجَةَ سَالِمِ بْنِ مُكْرَمٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ حُنَيْنٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ وَسَّالَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ بَرِّ الْوَالِدَيْنِ فَقَالَ : ابِرْ أُمَّكَ ابِرْ أُمَّكَ ابِرْ
أُمَّكَ ابِرْ أَبَاكَ ابِرْ أَبَاكَ ابِرْ أَبَاكَ وَبَدَأَ بِالْأُمِّ قَبْلَ الْأَبِ .

۱۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور والدین سے نیکی کے متعلق پوچھا۔ فرمایا ماں سے نیکی کر، ماں سے نیکی کر، باپ سے نیکی کر، باپ سے نیکی کر، باپ سے نیکی کر، ماں کا ذکر باپ سے پہلے کیا۔

۱۸۔ الْوَشَاءُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ غَائِذٍ ، عَنْ أَبِي خَدِجَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ
إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : إِنِّي قَدْ وَلَدْتُ بِنْتًا وَرَبَّيْتُهَا حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ قَالَتْ بَسْنًا وَحَلَيْتُهَا ثُمَّ جِئْتُ
بِهَا إِلَى قَلْبٍ فَدَفَعْتَهَا فِي جَوْفِهِ وَكَانَ آخِرُ مَا سَمِعْتُ مِنْهَا وَهِيَ تَقُولُ : يَا أَبَتَاهُ قَمَا كَفَرَاؤُ ذَلِكَ ؟ قَالَ
أَلَا أُمُّ حَبِئَةٍ ؟ قَالَ : لَا ، قَالَ : فَلَا خَالََةَ حَبِئَةٍ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَأَبِرْ زَاهَا فَإِنَّهَا بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ
يُكْفَرُ عَنْكَ مَا صَنَعْتَ ، قَالَ أَبُو خَدِجَةَ : فَقُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَتَى كَانَ هَذَا ؟ فَقَالَ : كَانَ فِي
الْبُجَاهِلِيَّةِ وَكَانُوا يَقْتُلُونَ الْبَنَاتِ مَخَافَةَ أَنْ يُسَبِّحَنَّ فَيُكَلِّدَنَّ فِي قَوْمٍ آخِرِينَ .

۱۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا میری ایک لڑکی تھی میں نے اسے پالا
پوسا۔ جب جوان ہوئی تو اسے لباس اور زیور سے آراستہ کر کے ایک کنویں پر لایا اور اس میں اس کو دھکیل دیا مگر چاہ میں سے
میں نے اس کی آواز سنی، اسے میرے باپ میری مدد کر۔ پس اس کا کفارہ کیلئے حضرت نے فرمایا تیری ماں زندہ ہے اس نے کہا نہیں فرمایا
خالد ہے اس نے کہا ہے فرمایا اس کے ساتھ نیکی کر دو بمنزلہ تیری ماں کے ہے جو کچھ تو نے کیلئے ہے اس کا کفارہ ہے۔

ابو عبد اللہ نے پوچھا امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایسا کب اس شخص نے کیا تھا فرمایا عہد جاہلیت میں قبل آنحضرت کی بعثت
کے مشرکین عرب اپنی لڑکیوں کو اس خوف سے قتل کر دیا کرتے تھے کہ اگر وہ قید ہو گئیں تو دوسری قوم میں جا کر بچہ جنیں گی۔

چونکہ یہ عمل اس شخص نے اسلام لانے سے پہلے زمانہ جاہلیت میں کیا تھا لہذا شرع محمدی کی رو سے
توضیح :- اس کو سزا نہیں دی جاسکتی اس لئے حضرت نے یہ کفارہ تجویز فرمایا۔

۱۹۔ عُمَرُ بْنُ یَحْیٰی ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِیعٍ ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِیْرٍ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ علیہ السلام : هَلْ يَجْزِي الْوَلَدُ وَالِدَهُ ؟ فَقَالَ : لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا فِي خَصْلَتَيْنِ
يَكُونُ الْوَالِدُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيهِ ابْنُهُ فَيَعْتِقَهُ أَوْ يَكُونُ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَيَقْضِيَهُ عَنْهُ .

۱۹۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کیا بیٹا اپنے باپ کی خدمات کا بدل دے سکتا ہے فرمایا دو چیزوں
سے اگر باپ غلام ہے تو اسے آزاد کرادے اور اگر قرض ہو تو اس کے قرض کو ادا کرادے ۔

۲۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْسٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَمِيرٍ
عَنْ جَابِرٍ قَالَ : أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ : إِنِّي رَجُلٌ شَابَتْ نَشِيطٌ وَأَجِبْتُ الْجِهَادَ وَلِي وَالِدَةٌ
تَكْرَهُ ذَلِكَ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم : ارْجِعْ فَكُنْ مَعَ وَالِدَتِكَ فَوَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ [نَبِيًّا] لَأَنْسَهَا
بِكَ لَيْلَةً خَيْرَ مِنْ جِهَادِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ سَنَةً .

۲۰۔ فرمایا جابر رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے رسول اللہ سے کہا میں مرد جوان اور صاحب قوت ہوں جہاد کرنا پسند کرتا
ہوں لیکن میری ماں اس کو پسند نہیں کرتی، حضرت نے فرمایا تو واپس جا۔ خدا کی قسم اس کی محبت صرف ایک رات کی راہ خدا میں تیرے
ایک سال کے جہاد سے بہتر ہے ۔

۲۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ
عُمَرَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ علیہ السلام قَالَ : إِنَّ الْعَبْدَ لَيَكُونُ بَارًّا بِوَالِدَيْهِ فِي حَيَاتِهِمَا ثُمَّ يَمُوتَانِ
فَلَا يَقْضِي عَنْهُمَا دِيُونَهُمَا وَلَا يَسْتَغْفِرُ لَهُمَا فَيَكْتُبُهُ اللَّهُ عَاقًا ، وَإِنَّهُ لَيَكُونُ عَاقًا لَهُمَا فِي حَيَاتِهِمَا
غَيْرَ بَارًّا بِهِمَا فَإِذَا مَاتَا قَضَى دَيْنَهُمَا وَاسْتَغْفَرَ لَهُمَا فَيَكْتُبُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَارًّا .

۲۱۔ حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا جو شخص اپنے ماں باپ کی حیات میں نیکی کرنے والا ہو لیکن مرنے
کے بعد ان کا قرض ادا نہ کرے اور ان کے لئے استغفار نہ کرے تو خدا اس کو عاق لکھتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک
شخص ماں باپ کی زندگی میں عاق ہوتا ہے کیوں کہ اس سے ان کے لئے نیکی نہیں ہوتی لیکن ان کے مرنے پر ان کا قرض ادا کرتا ہے اور
ان کے لئے استغفار کرتا ہے تو خدا اس کو نیکیوں میں لکھتا ہے ۔

ایک سو اٹھانوے وال باب

امور میں سعی کرنا ان کو نصیحت کرنا اور نفع پہنچانا

((باب)) ۱۹۸

﴿الْإِنْمَامِ بِأُمُورِ الْمُسْلِمِينَ وَالتَّصْبِيحَ لَهُمْ وَتَفْعِيرَهُمْ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الثَّوَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ :
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ أَصْبَحَ لَا يَهْتَمُّ بِأُمُورِ الْمُسْلِمِينَ فَلَيْسَ بِمُسْلِمٍ .

۱۔ فرمایا صادق آل محمد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس حال میں صبح کرے کہ مسلمانوں کے امور میں اظہار غم خواری نہ کرے تو وہ مسلمان نہیں۔

۲۔ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَشْكُ النَّاسِ نُسْكَاً أَنْصَحَهُمْ حَيًّا وَ أَسْلَمَهُمْ قَلْبًا لِجَمِيعِ الْمُسْلِمِينَ .

۲۔ اور انہی اسناد کے ساتھ رسول اللہ نے فرمایا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار وہ ہے جو تمام مسلمانوں کے ساتھ صاف سینہ اور فرخ دل رکھتا ہو۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمَنْقَرِيِّ ، عَنْ شُعْبَانَ بْنِ عُثَيْنَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : عَلَيْكَ بِالنَّصِيحَةِ فِي خَلْقِهِ ، فَلَنْ تَلْقَاهُ بِمَعْمَلٍ أَفْضَلَ مِنْهُ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے اوپر لازم قرار دے ، لوگوں کو قربت الی اللہ نصیحت کرنا کہ پیش خدا اس سے بہتر عمل نہ ہوگا۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِّي ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ الْهَاشِمِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ لَمْ يَهْتَمَّ بِأُمُورِ الْمُسْلِمِينَ فَلَيْسَ بِمُسْلِمٍ .

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو امور مسلمین میں فحشاء اور ہمدردی نہیں کرنا وہ مسلمان نہیں۔

۵۔ عَنْهُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمَاعَةَ ؛ عَنْ عَمِّهِ غَاثِمِ الْكُوزِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ : مَنْ أَصْبَحَ لَا يَهْتَمُّ بِأُمُورِ الْمُسْلِمِينَ فَلَيْسَ مِنْهُمْ وَمَنْ سَمِعَ رَجُلًا يُنَادِي يَا لِمُسْلِمِينَ فَلَمْ يَنْجِبْهُ فَلَيْسَ بِمُسْلِمٍ .

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حال میں صبح کی کہ وہ امور مسلمین میں ان سے ہمدردی نہیں کرتا تو وہ ان میں سے نہیں اور جو کسی کو فریاد کرتے مسلمانوں سے سنے اور اس کو جواب نہ دے تو وہ مسلمان نہیں۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ ، عَنْ التَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم : الْخَلْقُ عِيَالُ اللَّهِ فَاحْبَبْ الْخَلْقَ إِلَى اللَّهِ مِنْ نَفْعِ عِيَالِ اللَّهِ وَأَدْخِلْ عَلَى أَهْلِ بَيْتِ سُرُورًا .

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مخلوق اللہ کا کنبہ ہے پس خدا کے نزدیک محبوب وہ ہے جو عیال اللہ کو نفع پہنچائے اور عائدانِ دلوں کو خوش رکھے۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : سَيَلَدَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ ؟ قَالَ : أَفْعَمُ النَّاسِ النَّاسِ .

۷۔ راوی کہتا ہے مجھ سے بیان کیا اس شخص نے جس نے سنا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہ کسی نے رسول اللہ سے پوچھا کہ خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کون ہے جو لوگوں کو سب سے زیادہ نفع پہنچائے۔

۸۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُنْشَى بْنِ الْوَلِيدِ الْحَنَاطِ ، عَنْ فُطَيْرِ بْنِ خَلِيقَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَبِيهِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم مَنْ رَدَّ عَنْ قَوْمٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ غَارِيَةً [عَابًا] أَوْ نَارًا وَجِبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ .

۸۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان کو پانی کے طوفان سے یا آگ میں جلنے سے بچائے تو جنت اس پر واجب ہوتی ہے۔

۹۔ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَشَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام

فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا» قَالَ: قُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَلَا تَقُولُوا إِلَّا حَبْرًا أَحْسَنَ تَقْلَمُوا مَا هُوَ ۙ .

۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے آیہ ”لوگوں سے اچھی بات کہو“ اور جو کہو وہ اچھی بات کہو یہاں تک کہ تم جان لو کہ وہ کیسا ہے۔ یعنی فائدہ کی بات کہو، بعد میں اس کا نفع تم کو معلوم ہوگا۔

۱۰۔ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ الْمُفَضَّلِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا» قَالَ: قُولُوا لِلنَّاسِ أَحْسَنَ مَا تَحْسِبُونَ أَنْ يُقَالَ فِيكُمْ .

۱۰۔ آیہ قولوا للناس حسنا کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ تم لوگوں سے ایسی بہتر سے بہتر بات کہو جسے تم چاہتے ہو کہ تمہارے لئے کہی جائے۔

۱۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَمَا كُنْتُ» قَالَ: تَقَاعَا .

۱۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق ”اس نے مجھے مبارک بنایا جہاں کہیں بھی ہوں۔“ کہ مبارک سے مراد بہت زیادہ نفع پہنچانے والا ہے۔

ایک سو ننانوے واں باب بوڑھوں کی تعظیم

(بَابُ إِجْلَالِ الْكَبِيرِ) ۱۹۹

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ إِجْلَالِ اللَّهَ إِجْلَالُ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ» .

۱۔ حضرت رسول خدا صل اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بوڑھے مسلمان کی تعظیم کرنا ایسا ہے گویا خدا کی تعظیم کرنا۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : لَيْسَ مِنْ أَمَانٍ لَمْ يُؤَقِّرْ كَبِيرًا وَبَرَّحَمَ صَغِيرًا .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے بڑوں کی تعظیم کرو اور ان سے صلہ رحم کر اور سب سے بڑا افضل صلہ رحم یہ ہے کہ تکلیف ان کی دہ کر دو۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبَانَ ، عَنِ الْوَصَافِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : عَظِّمُوا كِبَارَكُمْ وَصَلُّوا أَرْحَامَكُمْ ، وَ لَيْسَ تَصِلُونَهُمْ بِشَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ كَفِّ الْأَذَى عَنْهُمْ .

۳۔ فرمایا صادق آل محمد نے جو بڑوں کی عزت نہیں کرتا چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں۔

دوسواں باب مومنین کا آپس میں بھائی چارہ

(باب) ۲۰۰

﴿إِخْوَةُ الْمُؤْمِنِينَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ بَنَوَابٍ وَأُمٍّ وَإِذَا ضَرَبَ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ عِرْقٌ سَهَرَهُ الْآخَرُونَ .

۱۔ فرمایا صادق آل محمد نے مومنین ایک دوسرے کے بھائی ہیں جیسے ایکساں باپ سے اگر ان میں سے کسی ایک کی رگ پر تکلیف ہو تو دوسروں کو چاہیے کہ اس کی وجہ سے بیدار رہیں۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ ، عَنْ جَابِرِ الْجُعْفِيِّ قَالَ : تَقَبَّضْتُ بَيْنَ يَدَيَّ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقُلْتُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ رَبِّمَا حَرَنْتُ مِنْ غَيْرِ مُصِيبَةٍ تُصِيبُنِي أَوْ أَمْرٍ يَنْزِلُ بِي حَتَّى يَعْرِفَ ذَلِكَ أَهْلِي فِي وَجْهِ ، وَصَدَّقَنِي ، فَقَالَ : نَعَمْ يَا جَابِرُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الْمُؤْمِنِينَ

مِنْ طَبَقَةِ الْجَنَانِ وَأَخْرَجَ فِيهِمْ مِنْ دُبُحِ رُوحِهِ ، فَلِذَلِكَ الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ لَا بَيْنَ وَامْتِهِ ، فَإِذَا أَصَابَ رُوحًا مِنْ تِلْكَ الْأَرْوَاحِ فِي بَلَدٍ مِنَ الْبُلْدَانِ حُزْنَ حَزِنَتْ هَذِهِ لَا تَهَاوُنَهَا .

۱۔ جابر جعفی کہتے ہیں ایک روز امام محمد باقر علیہ السلام کے سامنے دل گرفتہ تھا۔ میں نے حضرت سے کہا میں آپ پر فدا ہوں بعض اوقات ایسی کیفیت یا عادت کہ میں خود بخود ایسا رنجیدہ ہو جاتا ہوں کہ میرے گھر والے اور میرے دوست پہچان جاتے ہیں حضرت نے فرمایا اے جابر اللہ نے مومنین کو جنت کی مٹی سے پیدا کیا ہے اور ان میں اپنی قدرت سے ایک ہو کر چلا جائے چونکہ مومن مومن کا بھائی بلحاظ ایک ان باپ کے ہے لہذا جب یہ ہوا چلتی ہے کسی شہر میں غم کے ساتھ تو لوگ محزون ہوتے ہیں اس سے۔

توضیح :- علامہ مجلسی مرقاة العقول میں تحریر فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے ”من یرح روحہ“ سے مراد ہے اس روح کی موج میں کو خدا نے نفخ کیا ہے انبسیار اور اوصیاریں جیسا کہ فرمایا ہے نفخت فیہن روحی اور یہ اس کی ایک رحمت ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے ہمارے شہید اللہ کے نور سے پیدا کئے گئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹے جائیں گے روح مشابہ ہے ریح سے کیونکہ وہ بدن میں جاری و جاری ہے خدا نے اپنے نفس کی طرف اس روح کو نسبت دی ہے جیسے گدوں میں سے ایک گد کو، رسولوں میں سے ابراہیمؑ کو اپنی خلقت کے ساتھ اور یہ سب جن طرح مخلوق الہی ہیں، یہ بھی مخلوق ہے اور اب آپ سے مراد یہ ہے کہ طہیبت بمنزلہ ان ہے اور روح بمنزلہ باپ کے ہے چونکہ ارواح مومنین ایک دوسرے سے اختلاط و ارتباط رکھتی ہیں لہذا ایک کے حزن و ملال کا اثر دوسرے پر پڑتا ہے اسی طرح خوشی کا چنانچہ صدوق علیہ الرحمہ نے معانی الاضیاء میں لکھا ہے کہ ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا بن رسول اللہ بعض اوقات میں خود بخود محزون ہو جاتا ہوں کوئی سبب معلوم نہیں ہوتا۔ فرمایا رنج یا خوشی ہمارے رنج یا خوشی کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے کیونکہ ہماری تمہاری طہیبت اور نور ایک ہے کہونکہ اگر تمہاری طہیبت بدستور رہتی تو تم اور ہم برابر ہو جاتے لیکن تمہاری طہیبت تمہارے اعدا کی طہیبت سے محزون ہو گئی اگر ایسا نہ ہوتا تو تم سے کبھی کوئی گناہ سرزد ہی نہ ہوتا۔ انتہی بقدر الحاح ہے۔

۳۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ ، عَيْنُهُ وَدَلِيلُهُ ، لَا يَخُونُهُ وَلَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَقْتُلُهُ وَلَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ فَيُخْلِقُهُ .

۱۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن، مومنین کا بھائی ہے اس کا محافظ اور اس کا رہنما ہے اس سے خیانت نہیں کرتا، اس کو دھوکہ نہیں دیتا اس پر ظلم نہیں کرتا اور وہ غلطی نہیں کرتا۔

۴۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ

جَمِيعًا ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِثَابٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ :
الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ كَالْجَسَدِ الْوَاحِدِ ، إِنْ اشْتَكَى شَيْئًا مِنْهُ وَجَدْنَا ذَلِكَ فِي سَائِرِ جَسَدِهِ ، وَارْوَاحُهُمَا
مِنْ رُوحٍ وَاحِدَةٍ ، وَإِنْ رُوحُ الْمُؤْمِنِ لَأَشَدُّ اتِّصَالًا بِرُوحِ اللَّهِ مِنْ اتِّصَالِ شُعَاعِ الشَّمْسِ بِهَا .

۴۔ ابو بصیر کہتے ہیں کہ فرمایا صادق آلِ محمد نے کہ مومن ، مومن کا بھائی ہے اور وہ دونوں ایک بدن کی مانند ہیں اگر ایک عضو
کو تکلیف ہوتی ہے تو سارا بدن اس سے متاثر ہو جاتا ہے دو مومنوں کی روح ایک ہی روح ہوتی ہے اور روح مومن روح خدا
(قلیۃ اللہ) ہے اس سے زیادہ لمبی ہوئی رہتی ہے جتنی سرور کی کرن سے ۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ مُنْثَرِ
الْحَنَاطِ ، عَنْ الْخَارِثِ بْنِ الْمُغْبِرَةِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ هُوَ عَيْنُهُ وَمِزَانُهُ وَ
ذَلِيلُهُ ، لَا يَخُونُهُ وَلَا يَخْدَعُهُ وَلَا يَطْلُمُهُ وَلَا يَكْذِبُهُ وَلَا يَقْتَابُهُ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مسلمان ، مسلمان کا بھائی ہے اس کی آنکھ ہے اس کی دلیل (رہنما) اس سے
خجانت نہیں کرتا ، اسے دھوکا نہیں دیتا اس پر ظلم نہیں کرتا ، اس کی تکذیب نہیں کرتا اس کی فیبت نہیں کرتا ۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ قَالَ : كُنْتُ
عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ لِي : تَبِيعَهُ ؟ فَقُلْتُ : نَعَمْ فَقَالَ لِي وَلِمَ لَا تَبِيعُهُ وَهُوَ أَخُوكَ
وَشَرِيكَكَ فِي دِينِكَ وَعَوْنُكَ عَلَى عَدُوِّكَ وَرِزْقُهُ عَلَى غَيْرِكَ .

۶۔ راوی کہتا ہے میں حضرت ابو عبد اللہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص آیا حضرت نے فرمایا کیا تم اس کو دوست
رکھتے ہو میں نے کہا ہاں ۔ انھوں نے مجھ سے کہا ۔ کھلا تم کیوں نہ دوست رکھو گے ایسے شخص کو جو تمہارا بھائی ہے ۔ دین میں تمہارا شریک
ہے دشمن کے مقابلہ میں تمہارا مددگار ہے اور اس کا رزق تمہارے غیر پر ہے ۔

۷۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أُورْمَةَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ
عُثْمَانَ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : الْمُؤْمِنُ
أَخُو الْمُؤْمِنِ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ طِينَةِ الْجَنَانِ وَأَجْرَى فِي صُورِهِمْ
مِنْ رِبِّهِ الْجَنَّةَ ، فَلِذَلِكَ هُمْ إِخْوَةٌ لِأَبٍ وَأُمٍّ .

۷۔ راوی کہتے ہیں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا مومن ، مومن کا بھائی ہے بہ لحاظ اپنے باپ اور ماں کے کیونکہ

اللہ نے مومنین کو جنت کی مٹی سے پیدا کیا ہے اور ان کی صورتوں میں نسیم جنت کو لہرا دیا ہے لہذا باپ اور ماں کے وہ آپس میں بھائی ہیں۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ عِيسَى، عَنِ الْحَجَّالِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ أَخَوُ الْمُؤْمِنِ، عَيْنُهُ وَدَلِيلُهُ، لَا يَخُونُهُ وَلَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَنْشُتُهُ وَلَا يَبْعُدُهُ عِدَّةٌ فَيُخْلِفُهُ.
۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مومن، مومن کا بھائی ہے اس کی آنکھ ہے اس کا رہنما ہے اس سے خیانت نہیں کرتا، اس پر ظلم نہیں کرتا اس کی غیبت نہیں کرتا اور نہ وعدہ خلافی کرتا ہے۔

۹۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ عِيسَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ دَجَلِ، عَنْ جَمِيلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: الْمُؤْمِنُونَ خَدَمٌ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ، قُلْتُ: وَكَيْفَ يَكُونُونَ خَدَمًا بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ؟ قَالَ: يُفِيدُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ... الْحَدِيثُ

۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن دوسرے مومن کا خادم ہوتا ہے پوچھا یہ کیسے فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ ایک دوسرے کو فائدہ پہنچاتا ہے۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ؛ وَحُمْدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ عِيسَى، جَمِيعًا، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْبَصْرِيِّ، عَنْ قُصَيْبِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ نَفَرًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَرَجُوا إِلَى سَفَرٍ لَهُمْ فَضَلُّوا الطَّرِيقَ فَأَصَابَهُمْ عَطَشٌ شَدِيدٌ فَتَكَفَّنُوا وَلَزِمُوا أَصُولَ الشَّجَرِ فَبَجَّاهُمْ شَيْخٌ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ بَيْضٌ فَقَالَ: قَوْمُوا فَلَا تَأْسَ عَلَيْكُمْ هَذَا الْمَاءُ، فَقَامُوا وَاشْرَبُوا وَارْتَوَوْا، فَقَالُوا: مَنْ أَنْتَ يَرْحَمُكَ اللَّهُ؟ فَقَالَ: أَنَا مِنَ الْحَيِّ الدِّينِ بَايَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ، عَيْنُهُ وَدَلِيلُهُ، فَلَمْ تَكُونُوا تَصْبِعُوا بِحَضْرَتِي.

۱۰۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ کچھ مسلمان سفر کر رہے تھے کہ راستہ بھول گئے اور پیاس کا ان پر غلبہ ہوا۔ انھوں نے ایک درخت کے نیچے پناہ لی ان کے پاس ایک بوڑھا سفید لباس پہنے آیا اور کہنے لگا میں ان جنوں میں سے ہوں جنھوں نے رسول اللہ سے بیعت کی ہے میں نے رسول اللہ سے سنا ہے کہ مومن، مومن کا بھائی ہے اس کی آنکھ ہے اس کا رہنما ہے پس یہ کیسے ممکن ہے کہ میری موجودگی میں آپ لوگ مر جائیں۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ؛ وَحُمْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شاذَانَ، جَمِيعًا، عَنْ

حَسَّادِ بْنِ عِبْسَى ، عَنْ رَبِيعٍ ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ [وَلَا يَغْتَابُهُ وَلَا يَخُونُهُ وَلَا يَحْرِمُهُ] قَالَ رَبِيعٌ : فَسَأَلَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِنَا يَا أَمَدِيْنُ فَقَالَ : سَمِعْتُ فَضِيلَ بْنَ ذِيكَ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ : نَعَمْ ، فَقَالَ [وَأَنَا نِي سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ ، لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَغْتَابُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَخُونُهُ وَلَا يَحْرِمُهُ .

اگر ارادی فصل بن یسار سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا اسے ذلیل نہیں کرتا ، اس کی غیبت نہیں کرتا ، اس سے خیانت نہیں کرتا ، اسے محروم نہیں کرتا ، زبانی کہتا ہے کہ میرے ایک دوست نے مجھ سے پوچھا کہ تیرے فیصل کو ایسے کہتے مسلمان ہیں کہ کیا ان اس نے کہا میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے سنا ہے کہ مسلمان کا بھائی ہے وہ نہ ظلم کرتا ہے نہ دھوکا دیتا ہے نہ اس کو ذلیل کرتا ہے نہ اس کی غیبت کرتا ہے نہ اسے محروم کرتا ہے۔

دو سو ایک وال باب

کس دعوے دار ایمان کا حق واجب ہے

(باب) ۱۰۲

﴿فَمَا يُوسِبُ الْحَقَّ لِمَنْ اتَّخَلَ الْإِيمَانَ وَبَنَقَضَهُ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ وَسُئِلَ عَنْ إِيْمَانٍ مَنِ بَلَزْنَا حَقَّهُ وَأُخْوَتُهُ كَيْفَ هُوَ بِمَا يَنْبَغُ وَ يَدَايِعُ قَالَ : إِنَّ الْإِيمَانَ قَدْ يَتَّخِذُ عَلَى وَجْهَيْنِ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَبِوَالَّذِي يَظْهَرُ لَكَ مِنْ مَسَاحِيكَ فَإِذَا ظَهَرَ لَكَ مِنْهُ وَمِثْلُ الَّذِي يَقُولُ بِدَائِعِهِ ، حَقَّتْ وَلَا يَتُّهُ وَأُخْوَتُهُ إِلَّا أَنْ يَجِيءَ مِنْهُ نَفْسٌ لِلَّذِي وَصَفَ مِنْ نَفْسِهِ وَأُظْهِرَ لَكَ ، فَإِنْ جَاءَ مِنْهُ مَا تَسْتَدِيلُ بِهِ عَلَى نَقِصِ الَّذِي أَظْهَرَ لَكَ ، خَرَجَ عِنْدَكَ مِنْهَا وَصَفَ أَكَ وَأُظْهِرَ ، وَ كَانَ لِمَا أَظْهَرَ لَكَ نَاقِضًا إِلَّا أَنْ يَدَّعِي أَنَّهُ إِذَا مَا عَمِلَ ذَلِكَ تَقِيَّةً وَمَعَ ذَلِكَ يُنْتَظَرُ فَبِوَالَّذِي كَانَ لَيْسَ مَعَايِمُكُمْ أَنْ تَكُونَ التَّقِيَّةُ فِي مِثْلِهِ لَمْ يَقْبَلْ مِنْهُ ذَلِكَ ، لِأَنَّ لِلتَّقِيَّةِ مَوَاضِعَ ، مَنْ أَرَاَهَا عَنْ مَوَاضِعِهَا لَمْ تَسْتَمِرْ لَهُ وَتَقْسِرُ مَا يَشْفِي مِثْلَ [أَنْ يَكُونَ] قَوْمُ قَوْمٍ ، ظَاهِرٌ حُكْمِهِمْ وَفِعْلُهُمْ عَلَى غَيْرِ حُكْمِ الْحَقِّ وَفِعْلِهِ فَكُلُّ شَيْءٍ يَعْمَلُ الْمُؤْمِنُ بَيْنَهُمْ لِمَكَانِ التَّقِيَّةِ وَمَا لَا يُؤَدِّي إِلَى الْقِسَافِ فِي الدِّينِ فَإِنَّهُ جَائِزٌ .

اس راوی کہتا ہے میں نے سنا ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہ آپ سے سوال کیا گیا کہ وہ ایمان جس پر حق ادا کرنا اور اخوت کرنا واجب ہوتا ہے وہ کیسے ہے کس صورت میں اس کا اثبات ہوتا ہے اور کس صورت میں ابطال، فرمایا ایمان کی دو صورتیں ہیں ایک یہ ہے کہ جیسا ایمان کوئی ظاہر کر لے اگر اس کے عمل سے بھی تم پر ویسا ہی ثابت ہو تو اس کی محبت و اخوت تمہارے لئے ضروری ہے جب تک کہ جیسا اس نے بیان کیا ہے اس کے خلاف تم پر ظاہر نہ ہو پس اگر اس کے اظہار کے خلاف ثابت ہو تو نہیں، لیکن اگر وہ ظاہر کرے کہ ایسا عمل اس سے از روئے قید ظاہر ہوا ہے تو اگر تم دیکھو کہ قید اس محل پر درست نہیں، تو اس کا کہنا قبول نہ کیا جائے کیونکہ قید کا محل و موقع ہوتا ہے جو اس موقع سے ہٹ گیا اس کے لئے درست نہیں جو اس قوم بد کی مانند ہوگا کہ جن کا ظاہری حکم و فعل خلاف حق ہو اگر کوئی مومن ایسے امور میں قید کرے جس سے فساد دین لازم نہ ہو تو وہ جائز ہے۔

دوسروں والی باب

مواخات بالمخاطب نہیں دین میں تو تعارف ہوتا ہے

(باب) ۲۰۲

۵ (فِي أَنَّ التَّوَّاجِعَ لَمْ يَقْعَ عَلَى الدِّينِ وَ إِنَّمَا هُوَ التَّعَارُفُ) ۵

۱۔ محمد بن یحییٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَسَانٍ، عَنْ حَمْرَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ الطَّيَّارِ، عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي حَقْمَرٍ قَالَ: لَمْ تَتَوَاحَّوَ عَلَيَّ هَذَا الْأَمْرُ إِلَّا مَا تَعَارَفْتُمْ عَلَيْهِ.

۲۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ وَ سَمَاعَةَ، جَمِيعًا، عَنْ

أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَمْ تَتَوَاحَّوَ عَلَيَّ هَذَا الْأَمْرُ إِلَّا مَا تَعَارَفْتُمْ عَلَيْهِ.

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ (مردین میں مواخات نہ کرو، یہ تو صرف ایک دوسرے سے پہلے

تعارف کی صورت ہے۔

مطلب یہ ہے کہ مومنین کے درمیان تو مواخات فی الدین قبل پیدائشی ہی ہوتی ہے دنیا کی

مواخات تو ایک قسم کا تعارف ہوتا ہے چونکہ مومنین کی طبیعت ایک ہی ہے لہذا روحانی مواخات

شروع ہی سے ہے۔

دوستوں وال باب

مومن کا حق مومن پر اور اس کی ادائیگی

۲۰۳ (باب)۰

﴿حَقُّ الْمُؤْمِنِ عَلَى أَخِيهِ وَآدَاءُ حَقِّهِ﴾

۱۔ عُمَدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مِنْ حَقِّ الْمُؤْمِنِ عَلَى أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ أَنْ يُشْبِعَ جُوعَهُ وَيُوَارِيَ عَوْرَتَهُ وَيُعْرِجَ عَنْهُ كُرْبَتَهُ وَيَقْضِيَ دَيْنَهُ ، فَأَدَامَاتُ خَلْفَهُ فِي أَهْلِهِ وَوَلَدِهِ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے مومن کا حق مومن بھائی پر یہ ہے کہ اگر بھوکا ہو تو سیر کرے برہنہ ہو تو لباس پہنائے۔ اس کی مصیبت دادر کرے اگر مرے تو اس کے گھر والوں کی، اس کا جائزین بن کر خیر خرچے۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ الْهَجَرِيِّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : مَا حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ ؟ قَالَ : لَهُ سَبْعُ حُقُوفٍ وَاجِبَاتٍ مَامِنْهُنَّ حَقٌّ إِلَّا وَهُوَ عَلَيْهِ وَاجِبٌ ، إِنْ مَتَّبَعْنَا شَيْئًا حَرَجَ مِنْ وَلَايَةِ اللَّهِ وَطَاعَتِهِ وَلَمْ يَكُنْ اللَّهُ فِيهِ مِنْ نَصَبٍ قُلْتُ لَهُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ وَنَاهِي ؟ قَالَ : يَا مُعَلَّى إِنِّي عَلَيْكَ شَفِيقٌ أَخَافُ أَنْ تُتَّسِعَ وَلَا تَحْفَظَ وَتَعْلَمَ وَلَا تَعْمَلَ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : لَأَقُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ، قَالَ : أَيْسَرُ حَقٍّ مِنْهَا أَنْ تُجِبَ لَهُ مَا تُجِبُ لِنَفْسِكَ وَتُكْرَهُ لَهُ مَا تُكْرَهُ لِنَفْسِكَ ، وَالْحَقُّ الثَّانِي أَنْ تَجْتَنِبَ سَخَطَهُ وَتَتَّبِعَ مَرْضَاتَهُ وَتُطِيعَ أَمْرَهُ ، وَالْحَقُّ الثَّالِثُ أَنْ تُعْهَدَ بِنَفْسِكَ وَمَالِكَ وَلِإِسَائِكَ وَبِدِينِكَ وَرَحْلِكَ ، وَالْحَقُّ الرَّابِعُ أَنْ تَكُونَ عَيْتَهُ وَدَلِيلَهُ وَمِرْآةَهُ ، وَالْحَقُّ الْخَامِسُ [أَنْ] لَا تَشْبَعَ وَيَجُوعَ وَلَا تَرَوَى وَيَظْمَأَ وَلَا تَلَيْسَ وَيَسْرَى ، وَالْحَقُّ السَّادِسُ أَنْ يَكُونَ لَكَ خَادِمٌ وَلَيْسَ لَأَخِيكَ خَادِمٌ فَوَاجِبٌ أَنْ تَبْعَثَ خَادِمَكَ فَيُسَيِّدَ ثِيَابَهُ وَيَضَعُ طَعَامَهُ وَيَمَهِّدَ فِرَاشَهُ ، وَالْحَقُّ السَّابِعُ أَنْ تُبْرِقَ قَسَمَهُ وَتُجِيبَ دَعْوَتَهُ ، وَتَعُودَ مَرْبُضَهُ ، وَتَشْهَدَ جَنَازَتَهُ ، وَإِذَا عَلِمْتَ أَنَّ لَهُ حَاجَةً تُبَادِرُهُ إِلَى قَضَائِهَا وَلَا تُلَحِّضُهُ أَنْ يَسْأَلَكَهَا وَلَكِنْ تُبَادِرُهُ مُبَادَرَةً ، فَأَدَا فَعَلْتَ ذَلِكَ وَصَلَتْ وَلَايَتُكَ بِوَلَايَتِهِ وَوَلَايَتُهُ بِوَلَايَتِكَ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے کہا کہ مسلمان کا حق مسلمان پر کیا ہے فرمایا اس حق واجب ہیں اگر ان میں سے ایک حق بھی اور نہ ہو تو ولایت و اطاعت خدا سے باہر ہو جائے گا اور خدا کی اطاعت کا اس میں کوئی حصہ نہ رہے گا۔ میں نے کہا وہ کیا ہیں فرمایا اے معطلی میں ازراہ شفقت دیتا ہوں کہ تو ان حقوق کو ضائع کرے اور حفاظت نہ کرے اور جان بوجھ کر عمل نہ کرے۔ میں نے کہا خدا ہی مجھے عمل کی قوت دینے والا ہے فرمایا سب سے آسان حق مرد مسلم کا یہ ہے کہ تو اس کے لئے دست بر سر چیز کو جس کو اپنے لئے دوست رکھا اور بڑا سمجھے اس چیز کو جس کو اپنے لئے بڑا سمجھے اور دوسرا حق یہ ہے کہ اس کے غصہ سے بچے اور اس کی مرضی کا خواستگار ہو اور اس کے امر کی اطاعت کرے۔ تیسرا امر یہ ہے کہ اپنے نفس اپنے مال اپنی زبان اپنے ہاتھ اور اپنے پیروں سے اس کی مدد کرے جو تھا حق یہ ہے کہ اس کا محافظ ہو اس کا رہنما ہو اس کے حالات کا آئینہ ہو پانچواں حق یہ ہے کہ سیر نہ ہو جبکہ وہ بھوکا ہو اور سیراب نہ ہو جبکہ وہ پیاسا ہو اور لباس نہ پہنے اگر وہ ننگا ہو چھٹا حق یہ ہے کہ اگر گھبرا کر ہو اور اس کے پاس کوئی نوکر نہ ہو تو لازم ہے کہ اپنے اس بھائی کے پاس اس نوکر کو بھیج دو کہ وہ اس کے کپڑے دھوئے اور اس کا کھانا پکا لے اور اس کا فرض پکائے اور ساتواں حق یہ ہے کہ اس کی قسم قبول کرے اس کی دعوت قبول کرے رخصت ہو تو اس کی عیادت کرے مرحلے تو اس کے جنازہ میں شریک ہو اور اگر اس کی کوئی ضرورت معلوم ہو تو اس کو پورا کرنے میں جلدی کرے اور اس کو سوال کرنے پر مجبور نہ کرے اور جلد سے جلد پورا کرے اگر تو نے ایسا کیا تو میری محبت اس سے اور اس کی محبت تجھ سے مل جائے گی۔

۳۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَفْسٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْفٍ ، عَنْ أَبِي سَيْفٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو قَالَ : كَتَبَ [بِهِ] أَصْحَابُنَا يَسْأَلُونَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ أَشْيَاءَ وَأَمْرُونِي أَنْ أَسْأَلَهُ عَنْ حَقِّ الْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ ، فَسَأَلْتُهُ فَلَمْ يُجِبْنِي ، فَلَمَّا جِئْتُ لَوُدَّعَهُ قُلْتُ : سَأَلْتُكَ فَلَمْ تُجِبْنِي ، فَقَالَ : إِنِّي أَخَافُ أَنْ تَكْفُرُوا وَإِنْ مِنْ أَشَدِّ مَا أَفْتَرَسَ اللَّهُ عَلَى خَلْقِهِ ثَلَاثًا : إِنْصَافَ الْمَرْءِ مِنْ نَفْسِهِ حَتَّى لَا يَرْضَى لِأَخِيهِ مِنْ نَفْسِهِ إِلَّا بِمَا يَرْضَى لِنَفْسِهِ مِنْهُ ، وَمَوَاسَاةَ الْآخِ فِي الْمَالِ ، وَذِكْرَ اللَّهِ عَلَى كُلِّ خَالٍ لَيْسَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَكِنْ عِنْدَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَبْدَعُهُ .

۳۔ راوی کہتا ہے میرے بعض دوستوں نے جو کہ کوڈ میں تھے مجھے لکھا کہ میں چند مسئلے حضرت عبد اللہ سے دریافت کر کے لکھوں اور انھوں نے یہ بھی لکھا کہ میں دریافت کر دوں کہ مسلمان بھائی کا حق کیا ہے میں نے حضرت سے دریافت کیا۔ آپ نے کوئی جواب نہ دیا جب کوڈ جانے لگا اور حضرت سے رخصت ہونے آیا تو میں نے کہا۔ میں نے آپ سے مسلمان بھائی کے حق کے متعلق پوچھا تھا۔ مگر آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ فرمایا مجھے خوف ہے کہ تم جاننے کے بعد عمل نہ کرنے سے کافر ہو جاؤ۔ اچھا سو خدا نے سب سے بڑا فرض اپنی مخلوق پر میں چیزوں کو قرار دیا ہے ایک یہ کہ آدمی اپنے نفس سے انصاف کرے باقی معنی کہ اپنے بھائی کے لئے وہی بات پسند کرے جو اپنی ذات کے لئے پسند کرتا ہے دوسرے اپنے بھائی سے ہمدردی کرے عدل کے ساتھ۔ تیسرے ذکر کرے اللہ کا ہر حال میں اس سے مراد یہ نہیں کہ وہ سبحان اللہ و الحمد للہ

کہتا ہے بلکہ جو چیزیں اللہ نے حرام کر دی ہیں ان کو ترک کر دے۔

۴۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْدَلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ مُرَازِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَا عُبِدَ اللَّهُ بِشَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ أَدَاءِ حَقِّ الْمُؤْمِنِ .

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدا کی اس سے بہتر عبادت نہیں کہ مومن کا حق ادا کیا جائے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَمْرٍو الْيَمَانِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ أَنْ لَا يَشْبَعَ وَيَجُوعَ أَخُوهُ وَلَا يَرُدِّي وَيَقْطَعَ أَخُوهُ وَلَا يَنْكَسِي وَيَتَرَى أَخُوهُ ، فَمَا أَكْثَرَ حَقِّ الْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ الْمُسْلِمِ ، وَ قَالَ : أَحَبُّ لِي أَخِيكَ الْمُسْلِمُ مَا تَحِبُّ لِنَفْسِكَ وَإِذَا احْتَجَّتْ فَسَلُّهُ وَإِنْ سَأَلَكَ فَأَعْطِهِ لَا تَمْلِكُ خَيْرَ أَوْلِيَّةٍ لَكَ ، كُنْ لَهُ ظَهْرَ أَقَاتِهِ لَكَ ظَهْرٌ ، إِذَا غَابَ فَأَحْفَظْهُ فِي عَيْبَتِهِ وَإِذَا شَرِبَ فَرُزُّهُ وَأَجَلُهُ وَأَكْرَمُهُ فَإِنَّهُ مِنْكَ وَأَنْتَ مِنْهُ فَإِنْ كَانَ عَلَيْكَ غَائِبًا فَلَا تَعَارِفُهُ حَتَّى تَسْأَلَ سَمْعِيَّتَهُ وَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ فَاحْمَدِ اللَّهَ وَإِنْ ابْتَلَى فَأَعِضْهُ وَإِنْ مَحَلَّ لَهُ فَأَعِضْهُ ، وَإِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيهِ : أَفِي ، انْقَطَعَ مَا بَيْنَهُمَا مِنَ الْوَلَايَةِ وَإِذَا قَالَ : أَنْتَ عَدُوِّي كَفَسَ أَحَدُهُمَا ، فَإِذَا انْتَهَمَتِ أَمَانَتُ الْإِبْرَائِيلَ فِي قَلْبِهِ كَمَا يَنْتَهِي الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ ، وَ قَالَ : بَلَّغْنِي أَنَّهُ قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَزُحُّ نُورُهُ لَا يَهْلُ السَّمَاءُ كَمَا تَزُحُّ نُجُومُ السَّمَاءِ لِأَهْلِ الْأَرْضِ وَقَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ وَلِيُّ اللَّهِ وَبُيِّنَهُ وَيَصْنَعُ لَهُ وَلَا يَقُولُ عَلَيْهِ إِلَّا الْحَقَّ وَلَا يَخَافُ غَيْرَهُ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مسلمان کا حق مسلمان پر یہ ہے کہ سیر نہ ہو جبکہ اس کا بھائی بھوکا ہو اور سیرا بن نہ ہو جب کہ اس کا بھائی پیاسا ہو اور لباس نہ پہنے اگر اس کا بھائی ننگا ہو پس کس قدر عظیم ہے مسلمان کا حق پھر فرمایا اپنے مسلمان بھائی کے لئے دوست رکھ اس پر کر جس کو اپنے لئے دوست رکھے اور جب تو محتاج ہو تو اس سے سوال کرے اور اگر وہ تجھ سے سوال کرے تو اس کو دے اس پر احسان کر کے طول نہ کر وہ تجھے طول نہ کرے گا اس کا مددگار بن : وہ تیرا مددگار بنے گا اور جب وہ گھر سے باہر چلا جائے تو اس کے مال کی حفاظت کر اس کی دم موجودگی میں اور جب آجائے تو اس سے ملاقات کر اور بعزت و اکرام پیش آ۔ کیونکہ وہ تیرا ساتھی ہے اور تو اس کا۔ اگر وہ تجھ پر غصہ کرے تو اس سے جدا نہ ہو، یہاں تک کہ تو اس سے طلب احسان کرے۔ اگر اس سے اچھا سلوک ظاہر ہو تو وہ اکا شکر ادا کر، اگر وہ کسی بلا میں مبتلا ہو تو اس کی مدد کر اور اگر وہ کسی قریب کا شکر لاہو تو اس کی مدد کر اگر کوئی اپنے بھائی سے آت کہے تو ان کے درمیان محبت قطع ہو جائے گی اور اگر ایک دوسرے سے کہے کہ تو میرا دشمن ہے

تو دونوں میں سے ایک کافر ہو جائے گا اگر یہ کہنے والا سچا ہے تو وہ سارا کافر اور اگر یہ جھوٹا ہے تو یہ کافر اور اگر برادر مسلم کو تہمت لگائے گا تو ایمان اس کے دل میں اس طرح گھل کر رہ جائے گا جیسے نمک پاانی میں اور فرمایا مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ مومن کا نور آسمان والوں کے لئے اسی طرح مکتبہ جیسے زمین والوں کے لئے آسمان کے ستارے چمکتے ہیں اور یہ بھی فرمایا کہ مومن اللہ کا دوست ہے اللہ کے دین کی مدد کرتا ہے اور اس کے لئے کام کرتا ہے اور خدا پر اقرار نہیں کرتا اور خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا۔

۶۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: لِلْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ الْمُسْلِمِ مِنَ الْحَقِّ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ، وَ يَمُودَهُ إِذَا مَرَّصَ، وَيَنْسَحَ لَهُ إِذَا غَابَ، وَيُسَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ، وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَا، وَيَسْتَبِيعُهُ إِذَا هَامَاتَ. عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ وَنَحْوِهِ.

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مسلمان پر مسلمان بھائی کا یہ حق ہے کہ جب اس سے ملے تو سلام کرے اور جب وہ بیمار ہو تو عیادت کرے اور جب وہ گھر سے دور ہو تو اس کے لئے طالب خیر ہو اور جب وہ چھینکے تو اس کے لئے الحمد للہ کہے اور جب بلائے تو اس کے پاس آئے مر جائے تو مشابعت جائزہ کرے۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ أَبِي الْعَامِرِ الْخَارِجِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: مَا حَقُّ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ؟ قَالَ: إِنَّ مِنْ حَقِّ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ الْمَوَدَّةَ لَهُ فِي صَدْرِهِ، وَالْمُؤَاسَاةَ لَهُ فِي مَالِهِ، وَالْخَلْفَ لَهُ فِي أَهْلِيهِ، وَالنُّصْرَةَ لَهُ فِي قُلُوبِهِ، وَإِنْ كَانَ نَافِلَةً فِي الْمُسْلِمِينَ وَكَانَ غَائِبًا أَخَذَهُ بِنَصْبِهِ، وَإِذَا هَامَاتِ الزِّيَارَةُ إِلَى قَبْرِهِ وَأَنْ لَا يَظْلِمَهُ وَأَنْ لَا يَغْشَاهُ وَأَنْ لَا يَخُونَهُ وَأَنْ لَا يَخْلُدَهُ وَأَنْ لَا يَكْذِبَهُ وَأَنْ لَا يَقُولَ لَهُ أَفٍّ، وَإِذَا قَالَ لَهُ: أَفٍّ فَلَيْسَ بَيْنَهُمَا وَلَايَةٌ، وَإِذَا قَالَ لَهُ: أَنْتَ عَدُوِّي فَقَدْ كَفَرَا أَحَدُهُمَا، وَإِذَا اتَّهَمَهُ اثْنَانِ الْإِيمَانُ فِي قَلْبِهِ كَمَا يَتَمَثَّلُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ.

۷۔ راوی کہتا ہے کہ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مومن کا مومن پر حق یہ ہے کہ اس کے سینے میں اس کی محبت ہو اور اس کے مال میں ہمدردی کرے اور اس کے مالہ بچوں میں اس کا جانشین بنے اور اگر اس پر کوئی ظلم کرے تو اس کی مدد کرے اور اگر وہ غائب ہو اور مسلمانوں میں مال غنیمت تقسیم ہو تو اس کا حصہ لے لے اور اگر وہ مر جائے تو اس کی قبر کی زیارت کرے اور اس پر ظلم نہ کرے دھوکا نہ دے خیانت نہ کرے سوا اس کے جھٹلائے نہیں، اُت نہ کہے۔ ورنہ ان کے درمیان محبت نہ رہے گی اور دونوں میں سے جو کوئی یہ کہے گا کہ تو میرا دشمن ہے تو وہ کفر کرے گا اور اگر اسے تہمت لگائے گا تو اس کے دل میں ایمان اس طرح گھل جائے گا جیسے نمک پاانی میں۔

۸۔ مُعْتَدِنٌ يَحْنِي ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَيْسَى ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ صَاحِبِ الْكَلْبِ عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ : كُنْتُ أَلُوفُ مَعَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ فَعَرَسَ لِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِنَا كَانَ سَأَلَنِي الذَّهَابَ مَعَهُ فِي خَاجَةٍ فَأَشَارَ إِلَيَّ فَكِرِهْتُ أَنْ أَدْعَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ وَ أَذْهَبَ إِلَيْهِ قَبِيلًا أَنَا أَلُوفُ إِذْ أَشَارَ إِلَيَّ أَيْضًا قَرَأَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : يَا أَبَانُ إِيَّاكَ يُرِيدُ هَذَا ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : فَمَنْ هُوَ ؟ قُلْتُ : رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، قَالَ : هُوَ عَلَى مِثْلِ مَا أَنْتَ عَلَيْهِ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : فَادْهَبْ إِلَيْهِ قُلْتُ : فَاقْطَعْ الطَّوْفَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : وَإِنْ كَانَ طَوَافُ الْقَرِصَةِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَتَحَبَّبْتُ مَعَهُ ، ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَيْهِ بَعْدُ فَسَأَلْتُهُ : أَخْبِرْنِي عَنْ حَقِّ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ فَقَالَ : يَا أَبَانُ دَعَا لَاتِرْدُهُ ، قُلْتُ : بَلَى جُعِلْتُ فِدَاكَ فَلَمْ أَزَلْ أُرَدِّدْ عَلَيْهِ ، فَقَالَ : يَا أَبَانُ تُفَارِقُهُ شَطْرَ مَالِكَ ، ثُمَّ نَظَرَ إِلَيَّ قَرَأَنِي مَا دَخَلَنِي فَقَالَ : يَا أَبَانُ أَمَا تَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ ذَكَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ ؟ قُلْتُ : بَلَى جُعِلْتُ فِدَاكَ فَقَالَ : أَمَا إِذَا أَنْتَ قَاسَمْتَهُ فَلَمْ تُؤَيِّرْهُ بَعْدُ ، إِنَّمَا أَنْتَ وَ هُوَ سَوَاءٌ ، إِنَّمَا تُؤَيِّرُهُ إِذَا أَنْتَ أَعْطَيْتَهُ مِنْ النِّصْفِ الْآخِرِ .

۸۔ ابان بن محمد سے مروی ہے کہ میں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کے ساتھ طواف کر رہا تھا کہ میرا ایک ساتھی آیا اور مجھے ساتھ ایک ضرورت سے لے جانا چاہا اس اشارہ سے مجھے بلایا میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کو چھوڑ کر جانا برا سمجھا میں طواف میں مشغول تھا کہ اس نے پھر اشارہ کیا حضرت نے دیکھ لیا اور فرمایا : اے ابان کیا یہ تجھے بلا رہا ہے میں نے کہا جی ہاں فرمایا یہ کون ہے میں نے کہا میرا ساتھی ہے فرمایا کیا یہ بھی اسی عقیدہ کا ہے جس کا تجھے جس کا تو ہے۔ میں نے کہا جی ہاں۔ فرمایا اس کے پاس جا۔ میں نے کہا کیا طواف قطع کر دوں فرمایا ہاں ، میں نے کہا اگر طواف واجب ہو فرمایا ہاں۔ پس میں چلا گیا۔ بعد میں جب میں پھر حاضر خدمت ہوا تو میں نے حق موسیٰ کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا اے ابان ترک کر اس کا علم ، میں نے کہا بہتر اس کے بعد میں برابر پوچھتا رہا۔ فرمایا اے ابان اس کا نصف مال اس کو دے دے پھر حضرت نے میری طرف دیکھا اور اس حق کو سن کر میرے چہرے پر تغیر محسوس کیا۔ فرمایا کیا تو نہیں جانتا کہ خدا نے اپنے نفسوں پر اشارہ کرنے والوں کا ذکر کیا ہے میں نے کہا معلوم ہے۔ فرمایا جب تو اپنا آدھا مال دے دے تو اپنے کسی پر ترجیح نہ دے تو اور وہ برابر ہیں۔ ہاں جب تو باقی آدھا بھی اسے دے دے تب اپنے کو اس پر ترجیح دے

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ فَصَّالَةَ بِنِ ابْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبَانَ ، عَنْ عَيْسَى بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ أَنَا وَابْنُ أَبِي يَغْفُورٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَلْحَةَ فَقَالَ ابْتِدَاءً مِنْهُ : يَا ابْنَ أَبِي يَغْفُورٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : سِتُّ خِصَالٍ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَنْ يَمِينِ اللَّهِ ، فَقَالَ ابْنُ أَبِي يَغْفُورٍ : وَمَا هُنَّ جُعِلْتُ فِدَاكَ ؟ قَالَ : يُحِبُّ الْمَرْءُ

الْمُسْلِمُ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِأَعَزِّ أَهْلِهِ ، وَيُكْرَهُ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ لِأَخِيهِ مَا يَكْرَهُ لِأَعَزِّ أَهْلِهِ ، وَيُنَاصِحُهُ
الْوَلَايَةَ ، فَبَكَى ابْنُ أَبِي يَعْقُوبَ وَقَالَ : كَيْفَ يُنَاصِحُهُ الْوَلَايَةَ ؟ قَالَ : يَا ابْنَ أَبِي يَعْقُوبَ إِذَا كَانَ مِنْهُ
بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ بَشَهُ هَمَّتْ فَقَرِحْ لِقَرِيحِهِ إِنْ هُوَ قَرِحَ وَحَزِنَ لِحَزْنِهِ إِنْ هُوَ حَزِنَ وَإِنْ كَانَ عَنْدهُ مَا
يُفَرِّجُ عَنْهُ فَرَّجْ عَنْهُ وَالْأَدْعَاءُ لَهُ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : ثَلَاثُ لَكُمْ ، وَثَلَاثُ لَنَا أَنْ تَعْرِفُوا
فَضْلَنَا وَأَنْ تَطُورُوا عَقِبَنَا وَأَنْ تَنْتَظِرُوا عَاقِبَتَنَا ، فَمَنْ كَانَ هَكَذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيَسْتَنْصِيهِ
يُنَوِّرُهُمْ مَنْ هُوَ أَسْمَلُ مِنْهُمْ وَأَمَّا الَّذِينَ عَنْ يَمِينِ اللَّهِ فَلَوْ أَنَّهُمْ يَرَاهُمْ مَنْ دُونَهُمْ لَمْ يَهْتَنُتْهُمْ الْعَيْنُ وَمَا
يَرَوْنَ مِنْ فَضْلِهِمْ ، فَقَالَ ابْنُ أَبِي يَعْقُوبَ : وَمَالَهُمْ لَا يَرَوْنَ وَهُمْ عَنْ يَمِينِ اللَّهِ ؟ فَقَالَ : يَا ابْنَ أَبِي يَعْقُوبَ
إِنَّهُمْ مَحْجُوبُونَ بِثَوْرِ اللَّهِ ، أَمَا بَلَغَكَ الْحَدِيثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ عَنْ
يَمِينِ الْعَرْشِ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَعَنْ يَمِينِ اللَّهِ وَجُوهَهُمْ أَبْيَضُ مِنَ الثَّلَاجِ وَأَضْوَاهُ مِنَ الشَّمْسِ الْمُنَاجِبَةِ ، يَسْأَلُ
الشَّائِلُ مَا هُوَ لَآءُ ؟ فَيَقَالُ : هَؤُلَاءِ الَّذِينَ تَحَابَبُوا فِي جَلَالِ اللَّهِ .

۹۔ عیسیٰ بن منصور سے روایت ہے کہ میں اور ابن ابی یعفور اور عبد اللہ بن طلحہ حضرت ابو عبد اللہ کی خدمت میں حاضر

تھے اور حضرت نے خود ہی فرمایا اے ابن ابی یعفور رسول اللہ نے چھ خصلتیں بیان کی ہیں جس میں وہ پائی جائیں گی وہ خدا کے
سامنے کمال تقرب میں ہوگا ابن ابی یعفور نے کہا۔ وہ کیا ہیں۔ فرمایا مومن اپنے مومن بھائی کے لئے وہی دوست رکھے جو اپنے
عزیز ترین خاندان والوں کے لئے دوست رکھتا ہے اور بندہ مومن کے لئے ناپسند کرے اس امر کو جسے وہ اپنے عزیز ترین خاندان
والوں کے لئے ناپسند کرتا ہے اور فاسق محبت کا اظہار کرے۔ یہ سن کر ابن ابی یعفور رو دیئے اور کہنے لگے یہ کیسے فرمایا اگر
تمہارے اندر یہ تین خصلتیں ہوں گی تو وہ اپنے راز کو ظاہر کرے گا اور خوش ہوگا اس کی خوشی سے جب کہ وہ خوش ہو۔ اور غمگین
ہوگا اس کے غم سے جب کہ وہ رنجیدہ ہوگا اور اگر اس کے پاس کوئی چیز اس کے خوش کرنے کے لئے نہ ہوگی تو وہ خدا سے اس کے
لئے دعا کرے گا پھر حضرت نے فرمایا یہ تین تمہارے لئے ہیں اور دوسری تین ہمارے لئے ہیں پہلی یہ کہ تم ہماری فضیلت کو سچا نود و سچ
یہ کہ تم ہمارے پیچھے چلو، تیسرے یہ کہ انتظار کرو ہماری سلطنت کا جو دنیا کے اختتام پر ہوگی جس میں یہ باتیں پائی جائیں گی وہ تقریباً
بارگاہ ایزدی ہوگا اس کے نور سے اس سے نیچے کے درجہ والے نور حاصل کریں گے جو لوگ مقام قربت ایزدی میں ہوں گے جب ان کو نیچے دیا
دیکھیں گے تو ان کو اپنا موجودہ عیش اچھا معلوم نہ ہوگا اور پر والوں کی فضیلت کے مقابل ابن ابی یعفور نے کہا جو جماعت قربت ایزدی کا
رکھتی ہوگی اسے دیکھا کیوں نہ جاسکے گا فرمایا وہ نور خدا سے ڈھکے ہوئے ہوں گے کیا تم نے رسول اللہ کی وہ حدیث نہیں
سنی کہ اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق ہے عرش کے داہنی جانب جن کے چہرے برنس سے زیادہ سفید ہوں گے اور سورج سے زیادہ چمکدار
ایک پوچھنے والا پوچھے گا یہ کون ہیں جواب دیا جائے گا یہ جلال ایزدی کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایک دوسرے سے محبت
کرنے والے تھے۔

۱۰۔ عَنْهُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَمْسٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَجَلَانَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَدَخَلَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ، فَسَأَلَهُ كَيْفَ مَنْ خَلَفْتَ مِنْ إِخْوَانِكَ؟ قَالَ: فَأَحْسَنَ الشَّاءِ وَرَكَشِي وَأَطْرَئِي، فَقَالَ لَهُ: كَيْفَ عِبَادَةُ أَغْنِيَاءِهِمْ عَلَى فَقْرَائِهِمْ؟ فَقَالَ: قَلِيلَةٌ، قَالَ: وَكَيْفَ مُشَاهَدَةُ أَغْنِيَاءِهِمْ لِفَقْرَائِهِمْ؟ قَالَ: قَلِيلَةٌ، قَالَ: فَكَيْفَ صِلَةُ أَغْنِيَاءِهِمْ لِفَقْرَائِهِمْ فِي ذَاتِ أَيْدِيهِمْ؟ فَقَالَ: إِنَّكَ لَتَذْكُرُ أَخْلَاقًا قَلَّ مَا هِيَ فِيهِمْ عِنْدَنَا، قَالَ: فَقَالَ: فَكَيْفَ تَرْعُهُمْ هَؤُلَاءِ أَنْهُمْ شِبَعَةٌ.

۱۰۔ محمد بن عثمان سے مروی ہے کہ میں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص آیا اور سلام کیا آپ نے فرمایا کیا حال ہے وہاں تمہارے سون بھائیوں کا۔ اس نے بڑی تعریف کی بیعت پر قائم رہنے کا ذکر کیا اور ان کے اوصاف میں بیان کیا کہ حضرت نے پوچھا اغنیاء کا فقر کے پاس پرشش احوال کے لئے آنا کیسا ہے اس نے کہا بہت کم، فرمایا مال داروں کا فقر اسے ملنا جتنا کیسا ہے کہا بہت کم، فرمایا اغنیاء کا فقر اسے ملنا کیسا ہے اس نے کہا آپ ایسے اخلاق کا ذکر فرما رہے ہیں جن کی ہمارے یہاں کمی ہے فرمایا پھر تم ان کو شیعہ کیوں گمان کرتے ہو۔

۱۱۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ الشَّبْعَةَ عِنْدَنَا كَثِيرٌ فَقَالَ: [وَأَهْلُ يَعْطِفُ الْغَنِيُّ عَلَى الْفَقِيرِ؟ وَهَلْ يَتَجَاوَزُ الْمُحْسِنُ عَنِ الْمُسِيءِ؟] وَيَتَوَاسَوْنَ؟ قُلْتُ: لَا، فَقَالَ: لَيْسَ هَؤُلَاءِ شَبْعَةُ الشَّيْعَةِ مِمَّنْ يَفْعَلُ هَذَا.

۱۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہمارے یہاں شیعہ بہت ہیں۔ فرمایا مال دار فقیروں سے ہر بات کا رتاؤ کرتے ہیں احسان کرنے والے گدگادوں سے درگزر کرتے ہیں اور ان میں باہمی ہمدردی ہے۔ میں نے کہا نہیں فرمایا تو وہ شیعہ نہیں، شیعہ وہ ہے جو ایسا ہو۔

۱۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْسٍ؛ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سِنَانٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ فَضِيلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: عَظِّمُوا أَصْحَابَكُمْ وَوَقِّرُوهُمْ وَلَا تَجْهَرُوا بِعُصَاكُمْ بَعْضًا وَلَا تَضَارُّوا وَلَا تَحَايِدُوا وَإِيَّاكُمْ وَالْبُخْلَ، كُونُوا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلِصِينَ.

۱۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے اصحاب کی عظمت کروان کا وقت تم رکھو اور ایک دوسرے سے بدگمان نہ بنو اور نقصان نہ پہنچائے جس نہ کرے اپنے کو بخل سے بچاؤ اور خدا کے سپے بند سے بنو۔

۱۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنِ ابْنِ فَصَّالٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: أَيْجِبِي أَحَدَكُمْ إِلَى أَخِيهِ فَيَدْخُلُ يَدُهُ فِي كِبْسِهِ فَيَأْخُذُ

حَاجَتُهُ فَلَا يَدْفَعُهُ؛ فَقُلْتُ: مَا أَعْرِفُ ذَلِكَ فَيَا، فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: فَلَا شَيْءَ إِذَا، قُلْتُ: قَالَ لَهْلَاكَ إِذَا، فَقَالَ: إِنَّ الْقَوْمَ لَمْ يُعْطُوا أَحْلَامَهُمْ بَعْدَ.

۱۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے آیا تمہارے درمیان ایسا ہے کہ ایک برادر مومن دوسرے مومن کی جیب میں ہاتھ ڈال کر اپنی حاجت پوری کر لے لے اور وہ اس کو منع نہیں کرتا۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے کہا ایسا تو ہم میں کوئی نہیں۔ مندرجہ بالا تو کچھ بھی نہیں۔ میں نے کہا تو ہم سب جہمی ہوئے۔ فرمایا میری یہ مراد نہیں بلکہ یہ ہے کہ ابھی ان شیعوں میں اتنی عقل نہیں کہ آداب ایمان سمجھیں۔

۱۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ، رَفَعَهُ؛ عَنْ مُعَلَّى بْنِ حُنَيْنٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ حَقِّ الْمُؤْمِنِ، فَقَالَ: سَبْعُونَ حَقًّا لَا أُخِيرُكَ إِلَّا بِسَبْعَةٍ فَإِنِّي عَلَىكَ مُشْفِقٌ إِلَّا تَحْتَمِلَ، فَقُلْتُ: بَلَى إِن شَاءَ اللَّهُ، فَقَالَ: لَا تَشْعَبْ وَيَجُوعْ وَلَا تُكْتَسِبْ وَيَعْرَى؛ وَتَكُونُ ذَلِيلًا وَقَمِيصُهُ الَّذِي يَلْبَسُهُ وَلِسَانُهُ الَّذِي يَتَكَلَّمُ بِهِ وَتُجِبُّ لَهُ مَا تُحِبُّ لِيُقَسِّكَ وَ إِن كَانَتْ لَكَ جَارِيَةٌ بَعَثْتَهَا لِتَمْتِدَّ فِرَاشَهُ وَتَسْعَى فِي حَوَائِجِهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، فَإِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ وَصَلَتْ وَلَا يَبْتَكَ يَوْلَايُنَا وَيَوْلَايُنَا يَوْلَايَةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۱۴۔ راوی کہتا ہے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حق مومن کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا برادر مومن کے ستر حق ہیں میں ان میں سے صرف سات بتاؤں گا۔ میں تم پر مہربان ہوں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم تحمل نہ کر سکو، میں نے کہا ہاں اگر اللہ نے چاہا۔ فرمایا تم کھاؤ اگر برادر مومن بھوکا ہو۔ مت پہنو اگر وہ تنگاہو، اس کے رہنما بنو، اس کے رازدار بنو اور جو چیز اپنے لئے پسند کر اس کے لئے بھی پسند کرو اور اس کی زبان گویا بنو، اگر تمہاری کنیز ہو تو اس کو بھی جو تاکہ وہ اس کے لئے بستر بچھائے۔ اور اس کی ضرورتیں پوری کرنے کی رات دن کوشش کرو اگر ایسا کر گئے تو اپنی محبت ہماری محبت سے محبت خدا کے ساتھ ملا دو گے۔

۱۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ، عَنْ أَبِي الْمَقْرَأِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَحُونُهُ، وَيَحِقُّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الْإِحْتِنَادُ فِي التَّوَاصِلِ، وَالتَّعَاوُنُ عَلَى التَّقَاطُفِ، وَالْمُوَاسَاةُ لِأَهْلِ الْحَاجَةِ، وَتَعَاطُفٌ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ حَتَّى تَكُونُوا كَمَا أَمَرَ كُمْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: «رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ» مُتَرَاجِمِينَ مُفْتَقِينَ لِمَا غَابَ عَنْكُمْ مِنْ أَمْرِهِمْ عَلَى مَا مَقَضَى عَلَيْهِ مَعَشَرًا أَوْ نَصْرًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ.

۱۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے چاہیے کہ اس پر ظلم نہ کرے، اس کو سوا نہ کرے اس کے مال میں خیانت نہ کرے اور مسلمانوں کو سزا دے کہ آپس میں اتحاد رکھیں اور لطف و مہربانی میں تعاون کریں اور اہل حاجت

کے ساتھ ہمدردی کریں اور ایک دوسرے پر بہرہ بان رہیں تاکہ تم ویسے ہی بن جاؤ۔ جیسا خدا نے حکم دیا ہے آپس میں رحم کرنے والے اور مومن کے سفر میں ہونے کی حالت میں ہمدردی اور غمگساری اس طرح کرنا جیسی عہد رسول اللہ میں تھی۔

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، حَقٌّ عَلَى الْمُسْلِمِ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَنْ يُعْلِمَ إِخْوَانَهُ ، وَحَقٌّ عَلَى إِخْوَانِهِ إِذَا قَدِمَ أَنْ يَأْتُوهُ .

۱۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے مسلمان کا فرض ہے کہ جب سفر کا ارادہ کرے تو اپنے بھائیوں کو آگاہ کرے اور بھائیوں کا فرض ہے کہ جب وہ آئے تو اس سے ملنے آئیں۔

دو سو چارواں باب تراحم وتعاطف

((بَابُ التَّرَاحُمِ وَالتَّعَاطُفِ)) ۲۰۴

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْقُرْقُوفِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ لِأَصْحَابِهِ : اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا إِخْوَةً بَرَّةً ، مُتَحَابِّينَ فِي اللَّهِ ، مُتَوَاصِلِينَ ، مُتَرَاحِمِينَ ، تَزَادُوا وَتَلَاقُوا وَتَدَاكَّرُوا أَمْرًا وَأَخِيَّةً .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے سنا کہ انھوں نے اپنے اصحاب سے فرمایا۔ اللہ سے ڈرو اور آپس میں نیک بھائی بنو اور قریب رہو اللہ دوسرے سے محبت کرو و صلہ رحم کرو اگر دوسرے سے ملاقات کرو اور ہمارے حالات کو ایک دوسرے سے بیان کرو اور ہمارے ذکر کو درست رکھو۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يُحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدَ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ كَلْبِ بْنِ الصَّدَاقِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ : تَوَاصَلُوا وَتَبَارَّزُوا وَتَرَاحَمُوا وَكُونُوا إِخْوَةً بَرَّةً كَمَا أَمَرَ كُمْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے باہم صلہ رحم کرو، دیکھ کر دیکھ کر داور نیک پسند بھائی بنو جیسا

کہ فدائے تم کو حکم دیا ہے۔

۳۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى الْكَاهِلِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: تَوَاصَلُوا وَتَبَارَكُوا وَتَرَاخَمُوا وَتَعَاطَفُوا .

۳۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا صلہ رحم کرو، نیکی کرو ایک دوسرے پر رحم کرو اور آپس میں ہمدردی کا برتاؤ کرو۔

۴۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي الْمَعْرَا ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: يَجُوزُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الْإِحْتِمَادُ فِي التَّوَاصُلِ، وَالتَّعَاوُنُ عَلَى التَّعَاطُفِ، وَالْمُؤَاوَاةُ لِأَهْلِ الْحَاجَةِ، وَتَعَاطُفٌ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ حَتَّى تَكُونُوا كَمَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: «فَرَحْمَاءُ بَيْنَهُمْ» مُتَرَاجِمِينَ ، مُغْتَمِّينَ لِمَا غَابَ عَنْكُمْ مِنْ أَمْرِهِمْ عَلَى مَا مَضَى عَلَيْهِ مَعَشَرُ الْأَنْصَارِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ .

سہ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مسلمان پر فرض ہے صلہ رحم کرنا، مہربانی اور ہمدردی میں تعاون صاحبان حاجت سے اور آپس میں ایک دوسرے سے ہمدردی تاکہ تم ایسے ہی ہو جاؤ جیسا اللہ نے حکم دیا ہے آپس میں ایک دوسرے سے رحم کا برتاؤ کرنے والے ہیں ہمدردی کرنے والے اور بحالت سفر اس کے عیال سے غمخواری کرنے والے ہیں عہد رسول میں جس طرح انصار کا برتاؤ آپس میں تھا ویسا ہی برتاؤ رکھو۔

دوسو پانچواں باب

زیارت اخوان

(بَابُ زِيَارَةِ الْإِخْوَانِ) ۲۰۵

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ [عَلِيِّ بْنِ قُصَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ زَارَ أَخَاهُ اللَّهُ لَا لِعَمَلِهِ الْيَمَاسَ مَوْعِدًا لِلَّهِ وَتَجَرَّ مَا عِنْدَ اللَّهِ وَكَلَّ اللَّهُ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يُنَادُونَ لَا أُطِيبَتْ وَطَابَتْ لَكَ الْجَنَّةُ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو شخص خوشخودنی خدا کے لئے اور وعدہ گاہے خدا کی تلاش کے لئے ارشاد فرمایا جو اس کے ہانے کے لئے زیارت مومنین کرے تو خدا اس پر ستر ہزار فرشتے معین کرتا ہے جو خدا دیتے ہیں آگاہ ہو۔ تم

خوش رہو اور جنت تم سے خوش رہے۔

۲۔ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ حَيْثِمَةَ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أَوْدَعَهُ فَقَالَ : يَا حَيْثِمَةُ أُبَلِّغُكَ مِنْ تَرَى مِنْ مَوَالِينَا السَّلَامَ وَأَوْصِيَهُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ الْعَظِيمِ وَأَنْ يَعُودَ غَنِيَتَهُمْ عَلَى فَقِيرِهِمْ وَقَوِيَّتَهُمْ عَلَى ضَعِيفِهِمْ وَأَنْ يَشْهَدَ حَبِيْبَهُمْ جَنَازَةَ مَيِّتِهِمْ وَأَنْ يَتَلَقَّوْا فِي بُيُوتِهِمْ فَإِنْ لَقِيَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَيًّا لَا مِرْنَا ، رَجِمَ اللَّهُ عَبْدًا أَحْيَا أَمْرَنَا ، يَا حَيْثِمَةُ أُبَلِّغُكَ مَوَالِيَنَا أَنَّا لَا نَغْنِي عَنْهُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا إِلَّا بِعَمَلٍ وَأَنْهُمْ لَنْ يَنَالُوا وَلَا يَنَالَنَا إِلَّا بِالْوَرَعِ وَإِنْ أَشَدَّ النَّاسُ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَصَفَ عَبْدًا لَمْ خَالَفَهُ إِلَى غَيْرِهِ .

۲۔ حثیمہ سے مروی ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں رغبت ہونے کے لئے آیا آپ نے فرمایا اے حثیمہ ہمارے دوستوں کو ہمارا سلام پہنچادینا اور اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرنا اور کہنا کہ مالدار فقیروں کی عیادت کیا کریں اور قوی ضعیفوں کی اور ان کے جنازہ میں موجود رہا کریں اور اپنے گھروں میں ایک دوسرے سے ملنے رہا کریں۔ یہ ملنا جلتا سمار امرامات کے لئے زندگی ہے اللہ اس بندہ پر رحم کرے جو ہمارے ام کو زندہ رکھے۔ اے حثیمہ! ہمارے دوستوں کو یہ پیغام پہنچادینا کہ ہم ان سے دفع نہیں کرتے کسی عذاب کو جو اللہ کی طرف سے ہو مگر عمل سے یعنی صرت اقرار امرامات کافی نہیں جب تک عمل صالح نہ ہو اور وہ ہماری ولایت و محبت کو پرہیزگاری کے بغیر نہیں پاسکتے۔ روز قیامت سب سے زیادہ حیرت میں وہ ہوگا جو صلہ کی تعریف کرے اور پھر عملاً دوسرے وقت اس کی مخالفت کرے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَمْرٍو الْيَمَانِيِّ، عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : حَدَّثَنِي جَبْرِئِيلُ عليه السلام : أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَهْبَطَ إِلَى الْأَرْضِ مَلَكًا ، فَأَقْبَلَ ذَلِكَ الْمَلَكُ يَمْشِي حَتَّى وَقَعَ إِلَى بَابٍ عَلَيْهِ رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّ الدَّارِ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ : مَا حَاجَتُكَ إِلَى رَبِّ هَذِهِ الدَّارِ؟ قَالَ : أَخِي مُسْلِمٌ زُرْتُهُ فِي اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، قَالَ لَهُ الْمَلَكُ : مَا جَاءَ بِكَ إِذَا ذَاكَ؟ فَقَالَ : مَا جَاءَنِي إِلَّا ذَاكَ، فَقَالَ : إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكَ وَهُوَ يَقْرُئُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ : وَجِبَتْ لَكَ الْجَنَّةُ وَقَالَ الْمَلَكُ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : أَيُّمَا مُسْلِمٍ زَارَ مُسْلِمًا فَلَيْسَ بِإِيَّاهُ زَارًا، إِنِّي زَارٌ، زَادُوا ثَوَابَهُ عَلَيَّ الْجَنَّةُ .

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے جبرئیل نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو زمین پر اتارا وہ چلتا پھرتا ایک در پر پہنچا۔ جہاں ایک شخص کھڑا ہوا گھر والے سے داخلہ کی اجازت چاہتا ہے فرشتہ نے کہا اس گھر والے

سے تمہاری کیا حاجت ہے۔ اس نے کہا یہ میرا مسلمان بھائی ہے۔ میں خوشنودی کے لئے اس کی زیارت کو آیا ہوں۔ فرشتے نے کہا بس یہی چیز تجھے لائی ہے اس نے کہا ہاں۔ فرشتہ نے کہا میں اللہ کا پیغام تیرے پاس لایا ہوں۔ وہ تجھے سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے میں نے جنت کو تجھ پر واجب کیا ہے اور یہ بھی فرماتا ہے جو مسلمان، مسلمان کی زیارت کرے گا اس نے گویا میری زیارت کی۔ اور اس کا ثواب میرے اوپر جنت کا دینا ہے۔

۴۔ عَلِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَلِيِّ النَّهْدِيِّ، عَنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ زَارَ أَخَاهُ فِي اللَّهِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِثْيَايَ زُرْتُ وَثَوَابُكَ عَلَيَّ؛ وَلَسْتُ أَرْضَى لَكَ ثَوَابًا دُونَ الْجَنَّةِ.

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے خوشنودی خدا کے لئے اپنے بھائی کی زیارت کی، خدا کہتا ہے تو نے میری زیارت کی تیرا ثواب میرے اوپر ہے اور میں تیرے لئے جنت سے کم ثواب پر راضی نہ ہوں گا

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: مَنْ زَارَ أَخَاهُ فِي جَانِبِ الْمِصْرَ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ فَهُوَ زَوْرَةٌ؛ وَحَقٌّ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكْرِمَ زَوْرَةً.

۵۔ راوی کہتا ہے۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے بعد مسافت کے بعد داخل شہر یا خارج شہر میں محض خوشنودی خدا کے لئے اپنے بھائی کی زیارت کی تو وہ خدا کے زائرین میں سے ہے اور خدا کے لئے سزاوار یہ ہے کہ وہ اپنے زائرین کا اکرام کرے۔

۶۔ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ زَارَ أَخَاهُ فِي بَيْتِهِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ: أَنْتَ ضَيْفِي وَزَائِرِي، عَلَيَّ قِرَاكٌ وَقَدْ أَوْجَبْتُ لَكَ الْجَنَّةَ بِحُبِّكَ إِثَاءً.

۶۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے بھائی کی زیارت کی اس کے گھر جاکر تو خدا فرماتا ہے تو میرا ہمان اور زائر ہے تیری ہمانی میرے اوپر ہے اور میں نے جنت کو تیرے لئے واجب کیا اس لئے کہ تو اپنے بھائی سے محبت کرتا ہے۔

۷۔ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي غُرَّةٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام

يَقُولُ : مَنْ رَأَى أَخَاهُ فِي اللَّهِ فِي مَرَضٍ أَوْ صِحَّةٍ ، لَا يَأْتِيهِ خِذَاعٌ وَلَا اسْتِذْأَالٌ ، وَكَرَّ اللَّهُ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يُنَادُونَ فِي قَفَاهُ أَنْ : طِبْتَ وَطَابَتْ لَكَ الْجَنَّةُ فَأَنْتُمْ زُرُوا اللَّهَ وَأَنْتُمْ وَفَدَّالٌ حَمِينَ حَتَّى يَأْتِي مَنَزِلَهُ ، فَقَالَ لَهُ يُسَيِّرُ : جُعِلَتْ وِدَاكَ وَإِنْ كَانَ الْمَكَانُ بَعِيدًا قَالَ : نَعَمْ يَا سَيِّرُ وَإِنْ كَانَ الْمَكَانُ مَسِيرَةً سَعَةً ، فَإِنَّ اللَّهَ جَوَادٌ وَالْعَمَلُ بَكَّةٌ كَثِيرَةٌ ، يُشْتَبِعُونَهُ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى مَنَزِلِهِ .

۷۔ ابو عروہ سے مروی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ سے سنا جس نے خوشنودی خدا کے لئے اپنے برادر بوسن کی زیارت کی مرض میں یا صحت میں اور مکر و فریب نہ کیا اور بدلہ نہ چاہا تو خدا ستر ہزار فرشتے اس کے لئے مقرر کرے گا کہ اس کے پس پشت کچھ ہیں تو خوش رہو اور جنت تھم سے خوش رہو تم اللہ کے نائبر ہو اور تم خدا کے جہان ہو یہاں تک کہ وہ اپنے گھر میں واپس آئے۔ یسیر نے کہا چاہے اس کا گھر کتنی ہی دور ہو فرمایا ہاں اگرچہ اس کا گھر ایک سال کی مسافت پر ہو۔ اللہ جو ادب ہے اور اس کے ملائکہ کثرت سے ہیں وہ اس کے پیچھے چلتے ہیں جب تک وہ گھر میں داخل ہو۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الشَّهِيدِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ رَأَى أَخَاهُ فِي اللَّهِ وَفَدَّالٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَخْطُرُ بَيْنَ قُبَاطِيٍّ مِنْ نُورٍ ، وَلَا يَمُرُّ بِشَيْءٍ إِلَّا أَضَاءَ لَهُ حَتَّى يَقِفَ بَيْنَ يَدَيْهِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ، فَيَقُولَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ : مَرْحَبًا ! وَإِذَا قَالَ : مَرْحَبًا أَجَزَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ الْعَطِيَّةَ .

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے میں نے خوشنودی خدا کے لئے اپنے برادر بوسن کی زیارت کی۔ وہ روز قیامت نور کے پردوں میں چلتا ہوا آئے گا اور جب سر اترے جلالت الہی کے سامنے آئے گا تو اللہ اس سے کہے گا: مرحبا! اور جب مرحبا کہے گا تو اللہ عزوجل اپنی بخشش عظیم کو اس کے لئے جاری کرے گا۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ وَالحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ بَشِيرٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ ذَائِرًا أَخَاهُ لِلْغَيْبَةِ ، الْيَمَاسُ وَجَدَ اللَّهَ : رَغْبَةً فِيمَا عِنْدَهُ ، وَكَرَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يُنَادُونَهُ مِنْ حَلْفِهِ إِلَى أَنْ يَرْجِعَ إِلَى مَنَزِلِهِ : أَلَا طِبْتَ وَطَابَتْ لَكَ الْجَنَّةُ .

۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ بندہ مسلم جب اپنے بھائی کی زیارت کو صرف خوشنودی خدا کے لئے نکلتا

ہے اور کوئی ذاتی غرض نہیں رکھتا تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے معین کرتا ہے کہ جب تک وہ اپنے گھر واپس ہو اس سے کہتے رہیں کہ تو خوش اور جنت تجھ سے خوش۔

۱۰۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ [عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ] عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَا زَا مَسْلَمٌ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فِي اللَّهِ وَوَلَّهِ إِلَّا نَادَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَيُّهَا الرَّائِظُ طِبْتَ وَطَابَتْ لَكَ الْجَنَّةُ.

۱۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو مسلمان اپنے بھائی کی زیارت کو محض خوشنودی خدا کے لئے نکلتا ہے تو اللہ عزوجل اس کو نوازیلے تو خوش اور تجھ سے جنت خوش رہے۔

۱۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، جَمِيعاً، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَنَّةً لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا ثَلَاثَةٌ: رَجُلٌ حَكَمَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْحَقِّ، وَرَجُلٌ زَارَ أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ فِي اللَّهِ، وَرَجُلٌ آثَرَ أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ فِي اللَّهِ.

۱۱۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ کی ایک جنت ایسی ہے کہ اس میں تین ہی قسم کے لوگ داخل ہوں گے ایک وہ جس نے اپنے نفس پر حق کے ساتھ حکم کیا ہو گا دوسرے وہ جس نے خوشنودی خدا کے لئے اپنے برادر مومن کی زیارت کی ہو تیسرے وہ جس نے اپنے مومن بھائی کو محض خوشنودی خدا کے لئے اپنے اوپر ترجیح دی ہو گی۔

۱۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُخْرِجُ إِلَى أَخِيهِ يَزُورُهُ فَيُؤَكِّدُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مَلَكًا فَيَصْعَقُ جَنَاحًا فِي الْأَرْضِ وَجَنَاحًا فِي السَّمَاءِ يُظِلُّهُ، فَإِذَا دَخَلَ إِلَى مَنْزِلِهِ نَادَى الْعَبَّارُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَيُّهَا الْعَبْدُ الْمُعْظِمُ لِحَقِّي الْمُنْبِعِ لِأَثَارِ نَيْبِي، حَقٌّ عَلَيَّ إِعْظَامُكَ، سَلَنِي آعِظُكَ، أَدْعُنِي أَجِيبُكَ، أَسْكُتُ أَتَدِينُكَ، فَإِذَا انْصَرَفَ شَبَعَهُ الْمَلَكُ يُظِلُّهُ بِجَنَاحِهِ حَتَّى يَدْخُلَ إِلَى مَنْزِلِهِ، ثُمَّ يُنَادِيهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَيُّهَا الْعَبْدُ الْمُعْظِمُ لِحَقِّي حَقٌّ عَلَيَّ إِكْرَامُكَ قَدْ أَوْجِبْتُ لَكَ جَنَّتِي وَشَفَعْتُكَ فِي عِبَادِي.

۱۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب بندہ مومن ہوا وہ کہتا ہے کہ اپنے بھائی کی زیارت کرے تو خدا اس

پر ایک فرشتے کو مقرر کرتا ہے وہ اپنا ایک بازو زمین پر رکھتا ہے اور دوسرا آسمان پر اور جب تک وہ اپنے گھر کی طرف لوٹے اس پر سایہ کئے رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ندا کرتا ہے اے میرے بندے! میرے حق کی عظمت کرنے والے میرے ہی کے آثار کا اتباع کرنے والے تیری بزرگی قائم رکھنا میرا حق ہے تو مجھ سے سوال کریں تجھے دوں گا، تو مجھ سے دعا کریں قبول کروں گا اگر تو چپ رہے گا تو میں ابتداء کروں گا۔ جب وہ اپنے گھر کی طرف لوٹتا ہے تو فرشتہ سایہ اپنے پروں سے کرتا ہوا پیچھے چلتا ہے خدا تعالیٰ اس سے کہتا ہے کہ اے میرے حق کی عظمت کرنے والے تیرا اکرم مجھ پر لازم ہے میرے اپنی جنت کو تجھ پر واجب کیا اور اپنے بندوں کے لئے تیری شفاعت کو قبول کیا۔

۱۳۔ صالح بن عقیبہ، عن عقیبہ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: لزيارة المؤمنين في الله خير من عقيق عشرين قلاب مؤمنين، ومن اعتق رقبة مؤمنة وقضى كل عضو عن مؤمن النار حتى أن الفرج يقي الفرج.

۱۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خوشنودی خدا کے لئے کسی مومن کی زیارت کرنا بہتر ہے دس غلام آزاد کرنے سے جو ایک مومن غلام آزاد کرے گا تو اس کا ایک ایک عضو آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو آتش جہنم سے نجات دے گا یہاں تک کہ شرمگاہ تک کو بچائے گا۔

۱۴۔ صالح بن عقیبہ، عن صفوان الجمال، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: آيتنا ثلاثة مؤمنين اجتمعوا عندنا لهم، ياتسون بوائقه ولا يخافون عقابك ودين جوارعنا، إن دعوا الله أجاہم وإن سألوا أعطاهم وإن استزادوا زادهم وإن سكتوا ابتدأهم.

۱۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اگر تین ایسے مومن اپنے بھائی کے پاس جمع ہوں جو اس کے ہلاک کرنے والے جاہلانہ فتووں سے بے خوف ہوں اور اس کی فریب کاری سے بے خوف ہوں اور جو اس کے پاس ہو اس کے لئے کی امید رکھتے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے اور جو وہ مانگتے ہیں ان کو عطا کرتا ہے اگر زیادتی چاہیں تو زیادہ کرتا اور اگر مانگنے سے چپ رہیں تو اپنی طرف سے دیتا ہے۔

۱۵۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن أبي أيوب قال: سمعت أبا حمزة يقول: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: من زار أخاه المؤمن لله لا يغريه، يطلب به ثواب الله وتنجز ما وعده الله عز وجل وكل الله عز وجل به سبعين ألف ملك، من حين يخرج من منزله حتى يعود إليه، ينادونه: ألا طيبت وطابت لك الجنة، تبوءات من الجنة منزلاً.

۱۵۔ ابویوب نے بیان کیا کہ میں نے ابو حمزہ کو کہتے سنا۔ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا ہے کہ جس نے برادر موسیٰ کی زیارت بغیر کسی غرض کے محض خوشنودی خدا کے لئے کی تو خدا اس پر ستر فرشتوں کو معین کرتا ہے کہ جب سے وہ گھر سے نکلے اور جب تک وہ گھر واپس جلتے یہ کہتے رہیں خوش رہو اور جنت تجھ سے خوش رہے اس کے لئے جنت میں رہنے کے لئے ایک گھر مخصوص کیا جاتا ہے۔

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الثَّوَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : لِقَاءُ الْإِخْوَانِ مَقَامٌ جَسِيمٌ وَإِنْ قَلُوا

۱۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا ہے اپنے بھائیوں کی ملاقات اگرچہ تھوڑی دیر کے لئے ہو بہت بڑا اجر رکھتی ہے۔

دوسو چھ واں باب مصافی

(بَابُ الْمَصَافِحَةِ) ۲۰۶

۱۔ عَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَصَّالٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ يَحْيَى ابْنِ زَكْرِيَّا ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ : كُنْتُ زَمِيلَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَ كُنْتُ أَبْدَأُ بِالزُّكُوفِ ، ثُمَّ يَرْكَبُ مُوْ ، فَإِذَا اسْتَوَيْنَا سَلَّمَ وَسَلَّ مُسْأَلَةً رَجُلٌ لِأَعَدَّ لَهُ بِصَاحِبِهِ وَصَافِحَ ، قَالَ : وَكَانَ إِذَا نَزَلَ نَزَلَ قَبْلِي فَإِذَا اسْتَوَيْتُ أَنَا وَهُوَ عَلَى الْأَرْضِ سَلَّمَ وَسَلَّ مُسْأَلَةً مِنْ لَعَدَّةٍ لَهُ بِصَاحِبِهِ ، فَقُلْتُ : يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ إِنَّكَ لَتَفْعَلُ شَيْئًا مَا يَفْعَلُهُ أَحَدٌ مِنْ قَبْلِنَا وَإِنْ قَلِمَرَةً فَكُنْزٌ ، فَقَالَ : أَمَا عَلِمْتَ مَافِي الْمَصَافِحَةِ؟ إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ يَلْتَقِيَانِ ، فَيَصَافِحُ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ ، فَلَا تَزَالُ الدُّنُوبُ تَنْتَحَاتُ عَنْهُمَا كَمَا يَنْتَحَاتُ الْوَقْتُ عَنِ الشَّجَرِ ، وَاللَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِمَا حَتَّى يَقْتَرِفَا .

۱۔ راوی کہتا ہے میں امام محمد باقر علیہ السلام کا ہم کجاوہ تھا اور ہر جگہ میں پہلے سوار ہوتا تھا اور حضرت بعد میں جب ہم ٹھیک ہو بیٹھتے تو حضرت سلام کرتے اور اس طرح احوال پرسی کرتے جیسے اس شخص سے جو عرصہ سے ملا ہو اور پھر مصافحہ

کرتے اور پھر مصافحہ کرتے جب منزل پر اترنے کا وقت آتا تو مجھ پہلے اترتے اور جب ہم زمین پر بیٹھ جاتے تو سلام کرتے اور اسی طرح احوال پرسی کرتے جیسے مدت کے بعد ملنے والے سے کی جاتی ہے۔ میں کہایا بن رسول اللہ آپ وہ عمل کر رہے ہیں جو ہمارا شہر والے نہیں کرتے، ایک بار ہو تو خیر یہ تو بار بار ہے۔ فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ مصافحہ کا کیا فائدہ ہے۔ جب مومنین ملتے اور مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے گناہ اس طرح جھڑ جلتے ہیں جیسے موسم خزاں میں درخت کے پتے۔ اللہ ان دونوں کی بہ نظر رحمت دیکھتا ہے۔ جب تک وہ دونوں ایک دوسرے سے جدا ہوں۔

۲۔ عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْقَمَاطِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا التَّقَا تَصَافَحُوا دَخَلَ اللَّهُ بَيْنَهُمَا ، فَصَافَحَهُمَا أَشَدَّ هُمَا حُبًّا لِصَاحِبِهِ .

۲۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب دو مومن ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو خدا کا دست رحمت ان کے ہاتھوں کے درمیان ہوتا ہے اور مصافحہ ان کے درمیان محبت کو بڑھاتا ہے۔

۳۔ ابْنُ فَضَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ السَّمِيدِجِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَعْيَنَ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا التَّقَا تَصَافَحُوا دَخَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَهُمَا وَأَقْبَلَ بِوَجْهِهِ عَلَى أَشَدِّ هُمَا حُبًّا لِصَاحِبِهِ ، فَإِذَا أَقْبَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِوَجْهِهِ عَلَيْهِمَا مَحَاطَّتْ عَنْهُمَا الدُّنُوبُ كَمَا يَنْحَاثُ الْوَرَقُ مِنَ الشَّجَرِ .

۳۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا جب دو مومن ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو خدا کی رحمت کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے درمیان ہوتا ہے اور مصافحہ سے ان کے درمیان بہت زیادہ محبت پیدا ہوتی ہے اور جب اللہ ان کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو ان کے گناہ اس طرح گر جاتے ہیں جیسے موسم خزاں میں درخت سے پتے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا التَّقَا تَصَافَحُوا أَقْبَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمَا بِوَجْهِهِ وَتَسَاقَطَتْ عَنْهُمَا الدُّنُوبُ كَمَا يَتَسَاقَطُ الْوَرَقُ مِنَ الشَّجَرِ .

۴۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جب دو مومن مل کر مصافحہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور ان کے گناہ اس طرح گر جاتے ہیں جیسے درخت سے پتے۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي نَصْرِ ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَدَّاءِ قَالَ : زَامَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ؑ فِي شِقِّ مَخِيلٍ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ ، فَنَزَلَ

فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ ، فَلَمَّا قَضَى حَاجَتَهُ وَعَادَ قَالَ : هَاتِ يَدَكَ يَا أَبَا عُبَيْدَةَ فَأَوَلَتْهُ يَدِي فَقَمَرَهَا حَتَّى وَجَدْتُ الْأَذَى فِي أَصَابِعِي ، ثُمَّ قَالَ : يَا أَبَا عُبَيْدَةَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ لَقِيَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فَصَافَحَهُ وَشَبَّكَ أَصَابِعَهُ فِي أَصَابِعِهِ إِلَّا تَنَازَلَتْ عَنْهُمَا ذُنُوبُهُمَا كَمَا يَتَنَازَلُ الْوَرَقُ مِنَ الشَّجَرِ فِي الْيَوْمِ الشَّاتِي .

۵۔ ابو عبیدہ سے مروی ہے کہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ ایک محل میں مدینہ سے مکہ تک سفر کیا حضرت ایک منزل پر اتارے جب ضروریات سے فارغ ہوئے تو میرے پاس آکر فرمایا۔ اپنا ہاتھ لاؤ۔ میں نے ہاتھ اٹھایا۔ حضرت نے اسے اتنا دبایا کہ میری انگلیوں میں درد ہونے لگا پھر فرمایا۔ اے ابو عبیدہ! جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے مصافحہ کرتا ہے اور اس کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں داخل کرتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح گرتے ہیں جیسے فصل خزاں میں درخت کے پتے۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ ، عَنْ مَالِكِ الْجُهَنِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : يَا مَالِكُ أَنْتُمْ شَيْعَتُنَا [الْأَتْرَى] أَنْتَ تَقْرُطُ فِي أَمْرِنَا ، إِنَّهُ لَا يَقْدُرُ عَلَى صِفَةِ اللَّهِ فَكَمْ لَا يَقْدُرُ عَلَى صِفَةِ اللَّهِ كَذَلِكَ لَا يَقْدُرُ عَلَى صِفَتِنَا كَذَلِكَ لَا يَقْدُرُ عَلَى صِفَةِ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ لَيَلْقَى الْمُؤْمِنِينَ فَيُصَافِحُهُمْ ، فَلَا يَزَالُ اللَّهُ يُنْظَرُ إِلَيْهِمَا وَالذُّنُوبُ تَنْتَحَاتُ عَنْ وَجْهِهِمَا كَمَا يَتَنَازَلُ الْوَرَقُ مِنَ الشَّجَرِ ، حَتَّى يَقْتَرِفَا ، فَكَيْفَ يَقْدُرُ عَلَى صِفَةٍ مِنْ هُوَ كَذَلِكَ .

۶۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اے مالک تم ہمارے شیعہ ہو کیا تم نے اس پر غور نہیں کیا تم نے کو تاہی کی ہے ہمارے امرامانت میں جس طرح کوئی خدا کی صفت بیان کرنے پر قادر نہیں اسی طرح ہماری صفت بیان کرنے پر بھی قدرت نہیں رکھتا اور اسی طرح مومن کی صفت کے بیان کرنے پر بھی قادر نہیں۔ مومن جب مومن سے ملتا ہے اور مصافحہ کرتا ہے تو ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھتا اور ان دونوں کے گناہ اس طرح گرتے ہیں جیسے درخت سے پتے جب تک وہ جدا نہیں ہوتے۔ پس جو ایسا ہو۔ اس کی صفت بیان کرنے پر کسے قدرت ہوگی۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فَضِيلٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : زَامَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام فَحَطَطْنَا الرَّحْلَ ، ثُمَّ مَشَى قَلِيلًا ، ثُمَّ جَاءَ فَأَخَذَ يَدِي فَقَمَرَهَا عُمْرَةً شَدِيدَةً ، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَوْ مَا كُنْتُ مَعَكَ فِي الْمَحِيلِ ؟ فَقَالَ : أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا جَالَ حَوْلَهُ ثُمَّ أَخَذَ يَبْدَأُخْبِهِ نَظَرَ اللَّهُ إِلَيْهِمَا بِوَجْهِهِ فَلَمْ يَزَلْ مُقِيلًا عَلَيْهِمَا بِوَجْهِهِ وَيَقُولُ لِلذُّنُوبِ : تَنَحَّاتُ عَنْهُمَا ، فَتَنْحَاتُ . يَا أَبَا حَمْزَةَ - كَمَا يَتَنَازَلُ الْوَرَقُ مِنَ الشَّجَرِ فَيَقْتَرِفَانِ وَمَا عَلَيْهِمَا مِنْ ذَنْبٍ .

۷۔ ابو حمزہ نے کہا کہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ سفر کر رہا تھا جب ہم سواری سے اترے تو حضرت کچھ دور چلے پھر میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر زور سے دبا یا۔ میں نے کہا کیا میں آپ کے ساتھ حمل میں نہ تھا فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ جب مومن تھوڑی سی حرکت کر کے اپنے بھائی سے مصافحہ کر لے تو خدا ان دونوں کو بہ نظر رحمت دیکھتا ہے اور کہتا ہے ان دونوں کے گناہ معاف ہوئے۔ اے ابو حمزہ ان کے گناہ اس طرح گرجاتے ہیں جیسے درخت سے پتے۔ جب تک وہ جدا ہوں۔ ان کا کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ حَدِّ الْمُصَافَحَةِ ، فَقَالَ : دَوْرُ نَخْلَةٍ .

۸۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ استصحاب مصافحہ کتنی دوری کے بعد ہے فرمایا بقدر ایک درخت خرمائی کا مثال کے۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَمْرِي ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَفَرِقِيِّ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِينَ إِذَا تَوَارَى أَحَدُهُمَا عَنْ صَاحِبِهِ بِشَجَرَةٍ ثُمَّ انْتَبَهَا أَنْ يَتَصَافَحَا .

۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے مومنین کو چاہیے کہ جب ایک سرے سے بقدر ایک درخت کے الگ ہوں تو پھر دونوں مصافحہ کریں۔

۱۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ خَالِدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا لَقِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَلْيُصَافِحْهُ ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَكْرَمَ بِذَلِكَ الْمَلَائِكَةَ فَاصْنَعُوا صُنْعَ الْمَلَائِكَةِ .

۱۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے ملے تو چاہیے سلام کرے اور مصافحہ کرے خدا نے اس مصافحہ سے ملائکہ کو مکرم بنایا ہے پس تم بھی وہ کرو جو ملائکہ کرتے ہیں۔

۱۱۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ ابْنِ بَقَّاجٍ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا التَّقَيْتُمْ فَيَلَاقُوا بِالتَّسْلِيمِ وَالتَّصَافُحِ

وَإِذَا تَعَرَّ قَتْمٌ فَتَعَرَّ قَوًّا بِالِاسْتِغْفَارِ

۱۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے جب تم ایک دوسرے سے طو تو سلام اور مصافحہ کرو اور جدا ہونے وقت استغفار۔

۱۲۔ عَنْهُ ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ حَبِيبَةَ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ أَوْ غَيْرِهِ ، عَنْ رَازِي ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَانَ الْمُسْلِمُونَ إِذَا عَزَّوَامَعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَمَرُّوا بِسَكَاةٍ كَثِيرِ الشَّجَرِ ثُمَّ خَرَجُوا إِلَى الْقَتَا نَظَرُوا بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَتَصَافَحُوا .

۱۲۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ جب مسلمان غزوات میں رسول اللہ کے ساتھ جلتے اور ایسے جگہ سے گزر ہوتا جہاں گھنے درخت ہوتے پھر صحرا میں نکلتے اور ایک دوسرے کو دیکھتے تو مصافحہ کرتے۔

۱۳۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ الْجَنِّهِ الْهَلَالِيِّ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَعْيَنَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا صَافَحَ الرَّجُلُ صَاحِبَهُ فَالَّذِي يَلْزِمُ التَّصَافُحَ أَكْبَرُ أَجْرًا مِنَ الَّذِي يَدْعُ ، أَلَا وَابْنُ الذُّنُوبِ لَتَتَخَاتُ فِيمَا بَيْنَهُمْ حَتَّى لَا يَبْقَى ذَنْبٌ .

۱۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب کوئی مصافحہ کرتا ہے اپنے ساتھی سے۔ پس جو ہاتھ میں ہاتھ ڈالے رہے اس کا اجر اس سے زیادہ ہے جو مصافحہ ختم کرے۔ ان دونوں کے گناہ اس طرح ختم ہو جاتے ہیں کہ پھر کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔

۱۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبَلَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّادٍ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، فَتَنَظَّرَ إِلَيَّ بِوَجْهِ طَائِبٍ فَقُلْتُ : مَا الَّذِي غَيَّرَكَ لِي ؟ قَالَ : الَّذِي غَيَّرَكَ لِإِخْوَانِكَ ، بَلَّغَنِي يَا إِسْحَاقُ أَنَّكَ أَقْسَدْتَ بِنَايِكَ بَوَّابًا ، يَرُدُّ عَنْكَ قُرَاءَةَ الشَّيْعَةِ ، فَقُلْتُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ إِنِّي خِفْتُ الشُّهْرَةَ ، فَقَالَ : أَفَلَا خِفْتَ اللَّيْلَةَ ، أَوْ مَا عَلِمْتَ أَنَّ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا التَّقَى فَنَصَافَحَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الرَّحْمَةَ عَلَيْهِمَا فَكَانَتْ تِسْعَةً وَ تِسْعُونَ لَشَيْدَ هُمَا حُبًّا لِصَاحِبِهِ ، فَإِذَا تَوَافَقَا غَمَّرَتْهُمَا الرَّحْمَةُ فَإِذَا قَعَدَا يَتَحَدَّثَانِ قَالَ الْحَفْظَةُ بَعْضُهَا لِبَعْضٍ : اعْتَزِلُوا إِنَّا قَلَمَلٌ لِهَمَائِرٍ أَوْ قَدْ سَرَّ اللَّهُ عَلَيْهِمَا ، فَقُلْتُ : أَلَيْسَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ؟ فَقَالَ : يَا إِسْحَاقُ إِنْ كَانَتْ الْحَفْظَةُ لَا تَسْمَعُ فَإِنَّ عَالِمَ السِّرِّ يَسْمَعُ وَيَرَى .

۱۴۔ اسحاق بن عمار سے مروی ہے کہ میں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں آیا۔ حضرت نے میری طرف غصہ سے دیکھا۔ میں نے کہا کس امر نے آپ کو مجھ سے ناراض کیا جس چیز نے تجھ کو تیرے بھائیوں سے ناخوش کیا۔ اے اسحاق مجھے خبر ملی ہے کہ تو نے دمدانہ پر دربان بٹھایا ہے تاکہ وہ نقرہ شیعہ کو تجھ تک پہنچنے سے روکے۔ میں نے کہا کہ میں نے ایسا اس لئے کیا ہے تاکہ ان کی آمد و رفت سے میری شیعیت کی شہرت نہ ہو۔ فرمایا تو نے فلاحات کی مصیبت کا خیال نہ کیا۔ کیا تجھے یہ معلوم نہیں کہ جب دوسروں مل کر مصافحہ کرتے ہیں تو خدا کی رحمت ان دونوں پر نازل ہوتی ہے اور سو میں سے ننانوے حصے محبت کے ان دونوں کو مل جاتے ہیں جب وہ دونوں خلوص برتتے ہیں تو خدا کی رحمت ان کو گھیر لیتی ہے اور جب وہ بائیں کرتے ہیں تو ان کے محافظ فرشتے آپس میں کہتے ہیں ان سے الگ ہو جاؤ، شاید کوئی راز کی بات ہو اور اللہ نے ان کے لئے چھپانا چاہا ہو۔ میں نے کہا کیا خدا نے یہ نہیں فرمایا۔ کوئی لفظ نہیں بولتے مگر یہ کہ ان کے پاس ایک سو تھ نکبان ہوتے ہیں فرمایا۔ اے اسحاق اسے فرشتے نہ سین تو بھی راز کا جاننے والا تو سننا اور دیکھتا ہے مراد یہ ہے کہ رقیب عقیدہ (گنہگار) ہے وہی ہر بات کو سننا اور دیکھتا ہے۔

۱۵۔ عَنْهُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ أَيُّمَنَ بْنِ مُحَرَّرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَا صَافَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا قَطُّ فَتَزَعَّ يَدُهُ حَتَّى يَكُونُ هُوَ الَّذِي يَنْزِعُ يَدَهُ مِنْهُ .

۱۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ جب مصافحہ کرتے تو اپنا ہاتھ کبھی نہ ہٹاتے جب تک دوسرا شخص اپنا ہاتھ نہ ہٹاتا۔

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ رَبِيعٍ ، عَنْ ذُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُوصَفُ وَكَيْفَ يُوصَفُ وَقَالَ فِي كِتَابِهِ : وَمَا قَدَّرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ . فَلَا يُوصَفُ بِقَدْرٍ إِلَّا كَانَ أَعْظَمَ مِنْ ذَلِكَ ، وَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَا يُوصَفُ وَكَيْفَ يُوصَفُ عَبْدٌ احْتَجَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِسَبْعٍ وَحَمَلَ طَاعَتَهُ فِي الْأَرْضِ كَطَاعَتِهِ [فِي السَّمَاءِ] فَقَالَ : وَمَا آتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا ، وَمَنْ أَطَاعَ هَذَا فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَاهُ فَقَدْ عَصَانِي ، وَقَوَّصَ إِلَيْهِ ، وَ إِنَّا لَأَنُوصُفُ وَكَيْفَ يُوصَفُ قَوْمٌ رَفَعَ اللَّهُ عَنْهُمْ الرِّجْسَ وَهُوَ الشُّكُّ وَالْمُؤْمِنُونَ لَا يُوصَفُونَ وَإِنَّ الْمُؤْمِنِينَ لَبَشَرٌ أَخَاهُ فَيَصَاحِبُهُ فَلَا يَزَالُ اللَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِمَا وَالذُّنُوبُ تَنْتَحِثُ عَنْ وُجُوهِمَا كَمَا يَنْتَحِثُ الْوَرَقُ عَنِ الشَّجَرِ .

۱۶۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ خداوند عالم کا وصف کا حق، بیان نہیں کیا جاسکتا اور کیوں کر بیان کیا جاسکتا درآئیکہ وہ اپنی کتاب میں فرماتا ہے یہودیوں نے نہیں تعظیم کی اللہ کی، جو حق تعظیم کرنے کا ہے پس جو کچھ وصف اس کا

بیان کیا جائے گا وہ اس سے عظیم تر ہوگا اسی طرح نبی کا وصف بھی بیان نہیں کیا جاسکتا۔ اور کیسے بیان کیا جاسکتا ہے اس بندے کا وصف جس کے لئے خدا نے سات آسمانوں کے پردے اٹھا دیئے ہوں اور زمین پر جس کی اطاعت مثل اپنی اطاعت کے قرار دی ہو اور فرمایا ہو۔ رسول جو تمہیں دے دے وہ لے لو اور جس سے منع کرے اس سے رک جاؤ اور جس نے اس کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے اس کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی اور اپنے معاملات ان کے سپرد کر دیئے اور ہمارا وصف بھی بیان میں نہیں آسکتا اور کیسے آئے۔ خدا نے ہم کو جس سے دور رکھا ہے اور جس سے شک ہے اور مومن کا وصف بھی بیان نہیں کیا جاسکتا کیوں کہ جب مومن، مومن سے معاشرہ کرتا ہے تو خدا نظر رحمت سے ان کو دیکھتا ہے اور ان کے گناہ اس طرح گرجاتے ہیں جیسے درختوں کے پتے۔

۱۷ - مُحَمَّدٌ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الثُّعْمَانِ ، عَنْ قُسَيْلِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عُمَيْدَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِذَا التَقَى الْمُؤْمِنَانِ فَتَصَافَحَا أَقْبَلَ اللَّهُ بِوَجْهِهِ عَلَيْهِمَا وَتَنَحَّاتِ الدُّنُوبُ عَنْ وَجُوهِهِمَا حَتَّى يَفْقَرَا .

۱۷۔ فرمایا صادق آل محمد نے جب دو مومن مل کر مصافحہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کی طرف توجہ کرتا ہے اور ان دونوں کے گناہ محو ہو جاتے ہیں جب تک وہ جدا نہیں ہوں۔

۱۸ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ تَصَافَحُوا فَإِنَّهَا تَذْهَبُ بِالسَّخِيمَةِ .

۱۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مصافحہ کر دو کہ وہ دل سے حسد اور کینہ کو دور کر دیتا ہے۔

۱۹ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَقِيَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم حَدِيثَهُ ، فَمَدَّ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم يَدَهُ فَكَفَّتْ حَدِيثَهُ يَدَهُ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ بِيَدِكَ الرَّغْبَةُ وَلَكِنِّي كُنْتُ جُبًّا فَلَمْ أُجِبْ أَنْ تَمَسَّ يَدِي بِدَكَ وَأَنَا جُنُبٌ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم : أَمَا تَعْلَمُ أَنَّ الْمُسْلِمِينَ إِذَا التَقُوا فَتَصَافَحَا تَنَحَّاتِ دُنُوبُهُمَا كَمَا يَتَنَحَّاتِ وَرَقُ الشَّجَرِ .

۱۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حدیث نے رسول اللہ سے ملاقات کی تو آپ نے اپنا ہاتھ حدیث کی طرف بڑھایا انھوں نے اپنا ہاتھ نہ بڑھایا۔ حضرت نے فرمایا۔ اسے حدیث میں نے مصافحہ کے لئے اپنا ہاتھ بڑھایا۔ تم نے اپنے ہاتھ کو

مجھ کو روکے رکھا۔ حذیفہ نے کہا یا رسول اللہ! آپ سے مصافحہ کرنے کی رغبت تمام دنیا کو ہے۔ لیکن میں مجتنب ہوں میں نے پسند نہ کیا کہ بحالت جنابت میرا ہاتھ آپ کے ہاتھ کو مس کرے۔ حضرت نے فرمایا: تم نہیں جانتے کہ جب دو مسلمان ملے اور مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے گناہ اس طرح گرتے ہیں جیسے درخت سے پتے۔

۲۰۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَقْدُرُ أَحَدٌ قَدْرَهُ وَكَذَلِكَ لَا يَقْدُرُ قَدْرَ نَبِيِّهِ وَكَذَلِكَ لَا يَقْدُرُ قَدْرَ الْمُؤْمِنِ ، إِنَّهُ لَيَلْقَى أَخَاهُ فَيُصَافِحُهُ فَيَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِمَا وَالذُّنُوبُ تَنْتَحِثُ عَنْ وُجُوهِهِمَا حَتَّى يَفْتَرِفَا ، كَمَا تَنْتَحِثُ الرِّيحُ الشَّدِيدَةُ الْوَرَقَ عَنِ الشَّجَرِ .

۲۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدا کی قدرت و مرتبہ کا اندازہ کوئی نہیں کر سکتا۔ اسی طرح نبی کے مرتبہ کا، اسی طرح مومن کے مرتبہ کا کیوں کہ جب وہ اپنے بھائی سے ملتا ہے اور مصافحہ کرتا ہے تو اللہ بہ نظر رحمت ان کی طرف دیکھتا ہے اور جب تک وہ جدا ہوں گناہ ان سے اس طرح گرتے ہیں جیسے درخت سے پتے۔

۲۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ رِفَاعَةَ قَالَ : سَمِعْتُ يَقُولُ : مُصَافَحَةُ الْمُؤْمِنِ أَفْضَلُ مِنْ مُصَافَحَةِ الْمَلَائِكَةِ .

۲۱۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: مومن سے مصافحہ کرنا بہتر ہے یہ نسبت ملائکہ سے مصافحہ کرنے سے۔

دوسوسات وال باب

معاقبہ

۲۰۷ (بَابُ الْمُعَانَقَةِ)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَرِيجٍ ، عَنْ سَالِحِ بْنِ عَقَبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَعْفِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليہ السلام قَالَا : أَيْمَانُ مُؤْمِنٍ حَرَجَ إِلَى أَخِيهِ يَزُورُهُ غَارِفًا يَحْقِيقُهُ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ حَسَنَةٍ وَمُحِبَّتٍ عَنْهُ سَيِّئَةٌ وَرُفِعَتْ لَهُ دَرَجَةٌ وَإِذَا طَرَقَ الْبَابُ

فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، فَإِذَا التَّقِيَاءُ تَصَافَحُوا وَتَعَانَقُوا أَقْبَلَ اللَّهُ عَلَيْهِمَا بِوَجْهِهِ، ثُمَّ بَايَهُمَا الْمَلَائِكَةُ فَيَقُولُ: انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي تَرَاوَدَّا وَتَحَابَّافِي، حَقٌّ عَلَيَّ أَلَّا أُعَذِّبَهُمَا بِالشَّارِبِ بَعْدَ هَذَا الْمَوْقِفِ فَإِذَا انْصَرَفَ شَيْعَةُ الْمَلَائِكَةِ عِنْدَ نَفْسِهِ وَحُطَّاهُ وَكَلَامِهِ، يَحْفَظُونَهُ مِنْ بَلَاءِ الدُّنْيَا وَبَوَائِقِ الْآخِرَةِ إِلَى مِثْلِ تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنْ قَابِلٍ فَإِنْ مَاتَ فِيهَا بَيْنَهُمَا أُغْنِي مِنَ الْحِسَابِ وَإِنْ كَانَ الْمَرْزُورُ يَعْرِفُ مِنْ حَقِّ الزَّائِرِ مَا عَرَفَهُ الزَّائِرُ مِنْ حَقِّ الْمَرْزُورِ كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ

اسنوایا حضرت امام مہربا قرور و جعفر صادق علیہما السلام نے کہ جب کوئی مومن اپنے مومن بھائی کی زیارت کو نکلتا ہے اس کا حق پہچان کر تو اللہ اس کے ہر قدم پر ایک حسہ لکھتا ہے اور ایک گناہ محو کرتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے اور جب وہ دنیٰ کی الباب کرتا ہے تو اس کے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور جب دونوں ملتے اور معافہ کرتے ہیں تو خدا ان کی طرف متوجہ ہوتا ہے پھر مہربا بات کرتا ہوا ملائکہ سے کہتا ہے: دیکھو میسران دونوں بندوں کو یہ ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور آپس میں محبت کرتے ہیں میری خوشنودی کے لئے میرے لئے سزاوار ہے کہ آتش دوزخ سے عذاب زدوں، جب وہ مومن ملاقات کر کے ملتے ہیں تو ملائکہ بعد اس کے نفس کے اس کے پیچھے چلتے ہیں اور اس کے کلام کو دنیا و آخرت کی مصیبتوں سے بچاتے ہیں اس رات یا اگلی رات تک، اگر وہ ان دوراتوں کے درمیان مر جائے تو اسے حساب سے معاف کر دیا جاتا ہے اگر زیارت کیا ہو یا پہچانتا ہے۔ حق زائر کو اتنا ہی بقضا زیارت کرنے والا اس کے حق کو پہچانتا ہے تو اس کے لئے بھی زائر کا سا حق

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا اعْتَنَقَا غَمَّرَ اللَّهُ رُوحَهُمَا الرَّحْمَةُ، فَإِذَا التَّرَمَّا لِأَيُّرُ بِذَانِ بِذَلِكَ الْوَجْهَ اللَّهِ وَلَا يُرِيدَانِ غَرَضًا مِنْ أَعْرَاضِ الدُّنْيَا قَابِلَ لَهَا: مَغْفُورًا لَكُمَا فَاسْتَأْنِفَا، فَإِذَا أَقْبَلَ عَلَى الْمُسَاءَةِ قَالَتْ الْمَلَائِكَةُ بَعْضُهَا لِبَعْضٍ: تَحْتَوَاعَهُمَا فَإِنَّ لَهَا مِرًّا أَوْ قَدَسَتْ اللَّهُ عَلَيْهِمَا. قَالَ إِسْحَاقُ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ فَلَا يَكْتُبُ عَلَيْهِمَا لَفْظُهُمَا وَقَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: فَمَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَاهِدٌ قَالَ: فَتَنْقَسُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ الشُّعْدَاءُ ثُمَّ بَكَى حَتَّى اخْضَلَّتْ دُمُوعُهُ لِحْيَتَهُ وَقَالَ: يَا إِسْحَاقُ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّمَا أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ تَعْمَلَ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا التَّقِيَاءُ إِجْلَالًا لَهَا وَإِنَّهُ وَإِنْ كَانَتْ الْمَلَائِكَةُ لَا تَكْتُبُ لَفْظَهُمَا وَلَا تَعْرِفُ كَلَامَهُمَا فَإِنَّهُ يَعْرِفُهُ وَيَحْفَظُهُ عَلَيْهِمَا عَالِمُ السِّرِّ وَأَخْفَى.

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مومنین جب معافہ کرتے ہیں تو رحمت خدا ان کو ڈھانپ لیتی ہے جب وہ اس کو لازم قرار دیتے ہیں اور خوشنودی خدا کا ارادہ کرتے ہیں اور اغراض دنیا سے کوئی غرض نہیں ہوتی تو ان سے کہا جاتا ہے تمہارے

بکھلے گناہ معاف کر دیئے گئے اب عمل کو پھر سے شروع کر دو جب وہ بات چیت کرنے لگتے ہیں تو ملائکہ آپس میں کہتے ہیں کہ ان کے پاس سے ہٹ جاؤ ممکن ہے کوئی راز کی بات ہو اور خدا ملائکہ سے چھپانا چاہتا ہو اسحاق کہتا ہے کہ میں نے کہا۔ کیا ملائکہ ان کے الفاظ نہیں لکھتے۔ حالانکہ خدا فرماتا ہے جو بات بھی کوئی کہتا ہے۔ تو اس کے پاس ایک سخت نگہبان رہتا ہے حضرت نے یہ سن کر گہری سانس لی۔ پھر اتنا روئے کہ ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی اور فرمایا۔ اے اسحاق اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو حکم دیا ہے کہ مومنین جب آپس میں ملیں تو بطحاطان کی جلالت شان ان سے الگ رہیں اور اگر ملائکہ الفاظ نہ مکھیں اور ان کا کلام نہ سمجھیں تو سرور خفی کا جاننے والا خدا تو جانتا ہے۔

دوسواٹھواں باب

تقییل

۲۰۸ (باب التقییل)

۱۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ، عَنْ عُثَيْبِ بْنِ هِشَامٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ الْيَمْقَرِيِّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ لَكُمْ لَنْوُورًا تَعْرِفُونَ بِهِ فِي الدُّنْيَا، حَتَّىٰ أَنْ أَحَدَكُمْ إِذَا لَقِيَ أَخَاهُ قَبْلَهُ فِي مَوْضِعٍ النُّورُ مِنْ جَنَبَتِهِ،

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تمہارے لئے ایک نور ہے جس سے تم دنیا میں پہچانے جاتے ہو جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے ملے تو اس کی پیشانی کو جو مقام نور ہے بوسہ دے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ مُوسَى، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: لَا يَقْبَلُ رَأْسُ أَحَدٍ وَلَا يَدُهُ إِلَّا بِإِذْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَوْ مَنْ أُرِيدَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ نہ بوسہ دیا جائے کسی کے سر کو نہ ہاتھ کو سوائے دستِ رسول یا جس کو رسول اللہ نے چامہ ہو (یعنی وہی رسول)

۳۔ عَلِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ زَيْدِ النَّرْسِيِّ، عَنْ مَزِيدِ بْنِ صَاحِبِ السَّابِرِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَتَنَاوَلْتُ يَدَهُ فَقَبَّلْتُهَا، فَقَالَ: أَلَمَّا إِنَّمَا لَا تَصْلَحُ إِلَّا لِنَبِيِّ أَوْ وَصِيِّ نَبِيِّ.

۳۔ راوی کہتا ہے میں حضرت ابو عبد اللہ کے پاس آیا میں نے ان کا ہاتھ اٹھایا اور بوسہ دیا۔ فرمایا سوائے نبی یا رسول نبی اور کسی کے لئے درست نہیں۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَجَّالِ؛ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: نَاوِلْنِي يَدَكَ أَقْبِلْنَهَا فَأَعْطَانِيهَا، فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ رَأْسَكَ فَقَعَلَ فَقَبَّلْتُهُ فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ رَجُلِيكَ، فَقَالَ: أَقْسَمْتُ، أَقْسَمْتُ، أَقْسَمْتُ - ثَلَاثًا - وَبَقِيَ شَيْءٌ، وَبَقِيَ شَيْءٌ

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ اپنے ہاتھ دیکھیے تاکہ میں بوسہ دوں، پس حضرت نے ہاتھ بڑھایا میں نے کہا سر بھی، میں نے اس پر بھی بوسہ دیا میں نے کہا اور پیر بھی۔ فرمایا۔ تو نے قسم کھائی قسم کھائی ہے تین بار باقی رہی ایک چیز باقی رہی ایک چیز باقی رہی، ایک چیز (پس) اے بھی بوسہ دینا چاہیے۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ الْعَمْرِيِّ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: مَنْ قَبَّلَ لِرَجُلٍ ذَا قَرَابَةٍ فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ، وَقَبْلَةُ الْأَخِ عَلَيَّ الْخَدِّ وَقَبْلَةُ الْإِمَامِ بَيْنَ عَيْنَيْهِ.

۵۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اگر کوئی اپنے کسی رشتہ دار کے چہرہ یا ہاتھ پر بوسہ دے تو کوئی مضائقہ نہیں اور بھائی کے رخسار پر اور رشتہ دار امام کے دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دینا چاہیے۔

۶۔ وَعَنْهُ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ؛ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ مَوْلَى آلِ سَامٍ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: لَيْسَ الْقَبْلَةُ عَلَى الْقِمِّ إِلَّا لِلرَّجُلِ وَجْهَ [أَوْ] وَلَدٍ الصَّغِيرِ.

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے زویہ اور طفل صغیر کے دہن پر بوسہ دینا چاہیے۔

دوسو نوواں باب

تذکرۃ الاخوان (یعنی ذکر فضائل آل محمد رحمت کا باعث ہے)

۲۰۹ (بَابُ تَذَاكُرِ الْإِخْوَانِ)

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ؛ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ فَصَّالَةَ بِنْتِ أَيُّوبَ، عَنْ عَلِيٍّ

ابن اُبی حمزہ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام يَقُولُ : شِعْنُ الرَّحْمَاءِ بَيْنَهُمْ ؛ الَّذِينَ إِذَا خَلَوْا ذَكَرُوا اللَّهَ [إِنْ ذَكَرْنَا مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ] إِنَّا إِذَا ذُكِرْنَا ذَكَرَ اللَّهُ وَإِذَا ذُكِرَ اللَّهُ ذُكِرَ الشَّيْطَانُ .

۱۔ علی بن حمزہ سے مروی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا۔ ہمارے شیعوں آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرنے والے ہیں جب وہ غلو ت میں ہوتے ہیں تو اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ ہمارا ذکر اللہ کا ذکر ہے جب ہمارا ذکر کیا جائے گا تو تو اللہ کا ذکر ہوگا اور جب ہمارے دشمن کا ذکر ہوگا تو شیطان کا ذکر ہوگا۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَرْبَعٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام قَالَ : تَزَادُوا فَإِنَّ فِي زِيَارَتِكُمْ إِخْيَاءَ لِقُلُوبِكُمْ وَذِكْرًا لِأَحَادِيثِنَا ، وَأَحَادِيثِنَا تُعْطِي بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ فَإِنْ أَخَذْتُمْ بِهَا شَدْتُمْ وَنَجَوْتُمْ وَإِنْ تَرَكْتُمْوهَا ضَلَلْتُمْ وَهَلَكْتُمْ ، فَخُذُوا بِهَا وَأَنْبِجَايَكُمْ زَعِيمٌ .

۲۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ ایک دوسرے کی زیارت کرو، تمہاری زیارت سے تمہارے قلوب زندہ ہوں گے اور ہماری احادیث کا ذکر ہوگا اور ہماری احادیث ایک کو دوسرے پر مہربان بنائیں گی اگر تم ان سے فیض حاصل کرو گے تو ہدایت پاؤ گے اور نجات حاصل کرو گے اور اگر ان کو چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے اور ہلاک ہو جاؤ گے ان احادیث کو لئے رہو میں تمہاری نجات کا ضامن ہوں۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ؛ عَنِ الْوَشَّاءِ ؛ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ عَثَابِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام : إِنِّي مَرَرْتُ بِقَابِيسَ يَقْعُ وَهُوَ يَقُولُ : هَذَا الْمَجْلِسُ [الَّذِي لَا يَشْفَى بِهِ جَلِيسٌ] قَالَ : فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام : هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ ؛ أَخْطَأْتَ اسْتَاهُمُ الْحَقْرَةَ ؛ إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ يَوَى الْكِرَامَ الْكَاتِبِينَ ؛ فَإِذَا مَرُّوا بِقَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللَّهَ وَآلَ مُحَمَّدٍ فَالَوْا ؛ فَعُوقُوا فَقَدْ أَصَبْتُمْ حَاجَتَكُمْ فَيَجْلِسُونَ ، فَيَتَفَقَّهُونَ مَعَهُمْ فَإِذَا قَامُوا عَادُوا مَرَضَاهُمْ وَشَهِدُوا جَنَائِزَهُمْ وَتَعَاهَدُوا غَائِبَهُمْ فَذَلِكَ الْمَجْلِسُ الَّذِي لَا يَشْفَى بِهِ جَلِيسٌ .

۳۔ عبادہ نے کہا۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا۔ میں گزرا ایک داستان گزرا (اہل ضلالت کی مدح کرنے والا) کی طرف سے۔ وہ کہہ رہا تھا یہ وہ مجلس ہے جس میں شرکت کرنے والا شفی نہیں ہوتا۔ فرمایا حضرت نے یہ بات حق سے دور ہے ان کی کول گڑھے میں ہے یعنی پاخانہ کر رہے ہیں (نجاست پھیلا رہے ہیں) اللہ کے کچھ فرشتے ہیں۔ علاوہ کراما کا تبین کے جو گھومتے رہتے ہیں جب وہ ایسے لوگوں کی طرف سے گزرتے ہیں جو ذکر آل محمد کرتے ہیں تو کہتے ہیں پھر جاؤ۔ تم نے اپنی

ضرورت کو پایا۔ پس وہ بیٹھے ہیں اور علم دین میں ان کی موافقت کرتے ہیں اور جب کھڑے ہیں تو ان کے پیادوں کی عیادت کرتے ہیں اور ان کے جنازوں میں شریک ہوتے ہیں اور محافلت کرتے ہیں اور ان کے مسافروں کی یہ سہرے کہ وہ مجلس جس میں بیٹھے والے شقی نہیں ہوتا۔

۴۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْمُشْتَوْبِذِ النَّخَعِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ مِنَ الْمَلَائِكَةِ الَّذِينَ فِي السَّمَاءِ لَيُطْلَعُونَ إِلَى الْوَاحِدِ وَالْإِثْنَيْنِ وَالثَلَاثَةِ وَهُمْ يَذْكُرُونَ فَضْلَ آلِ عَمْرٍو قَالَ: فَتَقُولُ: أَمَّا تَرَوْنَ إِلَى هَؤُلَاءِ فِي قُلُوبِهِمْ وَكَثْرَةِ عُلُوِّهِمْ يَصْنَعُونَ فَضْلَ آلِ عَمْرٍو؟ قَالَ: فَتَقُولُ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى مِنَ الْمَلَائِكَةِ: ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ.

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ بعض ملائکہ جو آسمان میں ہیں آگاہ ہوتے ہیں ایسے ایک دو یا تین سے جو ذکر کرتے ہیں فضیلت آل محمد کا۔ حضرت نے فرمایا۔ وہ فرشتے آپس میں کہتے ہیں کہ تم ان لوگوں کو نہیں دیکھتے کہ باوجود اپنی قلت اور دشمنوں کی کثرت کے یہ فضیلت آل محمد کو بیان کرتے ہیں حضرت نے فرمایا ملائکہ کا مدد سراگروں کہتے ہیں یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ صاحب فضل عظیم ہے۔

۵۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانٍ، عَنْ مَيْسَرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ لِي: أَتَحْلُونَ وَتَتَحَدَّثُونَ وَتَقُولُونَ مَا يَنْفُتُمْ؟ فَقُلْتُ: إِي وَاللَّهِ إِنَّا نَحْلُو وَنَتَحَدَّثُ وَنَقُولُ مَا يَنْفُتُنَا، فَقَالَ: أَمَا وَاللَّهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي مَعَكُمْ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْمَوَاطِنِ، أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَا حُبَّ رِبْحِكُمْ وَأَرَادُوا حَكْمَكُمْ، وَإِنَّكُمْ عَلَى دِينِ اللَّهِ وَدِينِ مَلَائِكَتِهِ فَأَعِينُوا بِوَرَعٍ وَاجْتِهَادٍ.

۵۔ راوی کہتے ہیں امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا تم خلوت کرتے ہو اور بات چیت کرتے ہو اور جو چاہتے ہو کہتے ہو میں نے کہا بے شک ہم خلوت میں بات چیت کرتے ہیں اور فضائل آل محمد کے متعلق جو چاہتے ہیں بیان کرتے ہیں حضرت نے فرمایا میرا دل چاہتا ہے کہ ایسے مواقع پر میں بھی تمہارے ساتھ ہوتا۔ خدا کی قسم میں دوست رکھتا ہوں تمہاری توت کو اور تمہارا جانوں کو بے شک تم دین خدا پر اور اس کے ملائکہ کے دین پر ہو پس تم اس کی مدد کرو پرہیزگاری اور کوشش سے۔

۶۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَغَمْدُ بْنُ يَحْيَى، جَمْعًا، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ زَكَرِيَّا، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدِ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَا اجْتَمَعَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَصَاعِدًا إِلَّا احْتَمَرَّتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْهُمْ، فَإِنْ دَعَا

وہ لوگ محمد کو اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ صاحب فضل عظیم ہے۔

يَحْزَبُ أَمَّنُوا وَإِنْ اسْتَعَاذُوا مِنْ شَرِّ دَعْوَى اللَّهِ لِيَصْرِفَهُ عَنْهُمْ وَإِنْ سَأَلُوا حَاجَةً تَشْفَعُوا إِلَى اللَّهِ وَسَأَلُوهُ قَضَاهَا وَمَا اجْتَمَعَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْجَائِدِينَ إِلَّا حَضَرَهُمْ عَشْرَةٌ أَصْغَارُهُمْ مِنَ الشَّيَاطِينِ ، فَإِنْ تَكَلَّمُوا تَكَلَّمَ الشَّيَاطِينُ بِنَحْوِ كَلَامِهِمْ وَإِذَا ضَحِكُوا ضَحِكُوا مَعَهُمْ وَإِذَا نَالُوا مِنْ أَوْلِيَاءِ اللَّهِ نَالُوا مَعَهُمْ فَمِنْ أَيْنَ لِي مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَهْمُ فَإِذَا خَاضُوا فِي ذَلِكَ فَلَيْعُهُمْ وَلَا يَكُنْ شَرَكُ شَيْطَانٍ وَلَا جَلِيسُهُ ، فَإِنْ غَضَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَقُومُ لَهُ شَيْءٌ وَلَعْنَتُهُ لَا يَرُدُّ حَاشِيَةً ، ثُمَّ قَالَ صَلُّوا اللَّهَ عَلَيْهِ : فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِيعْ فَلْيَسْكُرْ بِقَلْبِهِ وَلْيَقُمْ وَلْيَحْلُبْ شَاةً أَوْ فَوَاقٍ نَاقَةً .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جب تین یا اس سے زیادہ مومنین کسی جگہ جمع ہوتے ہیں تو ان کی تعداد میں ملائکہ وہاں آتے ہیں اگر مومنین نیک دعائیں کرتے ہیں تو ملائکہ آمین کہتے ہیں اگر وہ شر سے پناہ مانگتے ہیں تو وہ خدا سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اس شر کو اس سے دور رکھے اور اگر کوئی حاجت طلب کرتے ہیں تو وہ ملائکہ خدا سے اس کو پورا کرنے کی سفارش کرتے ہیں اور جہاں کہیں تین مسکین امامت جمع ہوتے ہیں تو وہاں دس شیاطین جمع ہو جاتے ہیں اگر وہ آمین کہیں تو جو میں کلام کرتے ہیں تو وہ شیاطین بھی ویسا ہی کہنے لگتے ہیں اگر وہ سنتے ہیں تو وہ بھی سنتے ہیں اور اگر اولیاء خدا کو گالیاں دیتے ہیں تو یہ بھی دیتے ہیں پس اگر کوئی مومن ان کے درمیان جا پھنسے تو جب وہ ایسی بات چیت کریں تو کھڑا ہو جائے اور شیطان کا شریک و جلس نہ بنے۔ کیوں کہ غضب خدا کی تاب کوئی چیز نہیں لاتی اور نہ خدا کی محبت کو کوئی چیز ہٹاتی ہے پھر حضرت نے فرمایا اگر وہاں سے ہٹ جانا ممکن نہ ہو تو دل سے ان باتوں سے نفرت ظاہر کرے اور کھڑے ہونے کا کوئی بہانہ کرے جیسے بکری کو دوہنا یا اونٹ کو اٹھانا یعنی کوئی اس قسم کا بہانہ کرے۔

۷۔ وَبِهَذَا الْإِسْنَادُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَحْفُوظٍ ، عَنْ أَبِي الْمَعْرُوفِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : لَيْسَ شَيْءٌ أَنْكَسَى لِإِبْلِيسَ وَجُودَهُ مِنْ زِيَارَةِ الْإِخْوَانِ فِي اللَّهِ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ قَالَ : وَإِنَّ الْمُؤْمِنِينَ يَلْتَقِيَانِ فَيَذْكُرَانِ اللَّهَ ثُمَّ يَذْكُرَانِ فَضْلَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَلَا يَبْقَى عَلَى وَجْهِهِ إِبْلِيسُ مَضْغَةٌ لَحْمٍ إِلَّا اتَّخَذَ حَتَّى أَنْ رُوحَهُ لَسْتَفِيَتْ مِنْ شِدَّةِ مَا يَجِدُ مِنَ الْأَلَمِ فَتَخِشُ مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ وَخَزَنَةُ الْجَنَانِ فَيَلْعَنُونَهُ حَتَّى لَا يَبْقَى مَلَكٌ مُقَرَّبٌ إِلَّا لَعَنَهُ ، فَيَقْعُ خَاسِئًا حَسِيرًا مَذْحُورًا .

۷۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ شیطان اور اس کی لڑکی کے لئے سب سے زیادہ تکلیف دہ چیز براہِ دین ایمان کا کافی سبیل اللہ ایک دوسرے سے ملنا ہے۔ فرمایا جب دو مومن ایک جا ہو کر اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور ہم اہلبیت کے فضائل بیان کرتے ہیں تو ابلیس اپنے چہرہ کو بُری طرح نوح و التہیہ اور پھر درد کی شدت سے اس کی روح پیچھے چھلاتی اور فریاد کرتی ہے ملائکہ آسمان اور جنت کے خازن فرشتے یہ معلوم کر کے اس پر لعنت کرتے ہیں پھر کوئی فرشتہ بے لعنت نہیں رہتا اور وہ ذلیل و ناتواں اور راندہ بن کر رہ جاتا ہے۔

دوسو سوال باب مومن کو خوش کرنا

(باب) ۲۱۰

﴿إِذْ خَالَ السُّرُورِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَتَحْمِيذِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِبْسَى جَمِيعاً ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ سَرَّ مُؤْمِناً فَقَدْ سَرَّ نِي وَمَنْ سَرَّ نِي فَقَدْ سَرَّ اللَّهَ .

۱۔ ابو حمزہ نے بیان کیا کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جس نے بندہ مومن کو خوش کیا اس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اس نے اللہ کو خوش کیا۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ يُكْنَى أَبَا تَجْرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : تَبَسُّمُ الرَّجُلِ فِي وَجْهِ أَخِيهِ حَسَنَةٌ وَصَرَفُ الْقَدَى عَنْهُ حَسَنَةٌ وَمَا عَنِ اللَّهِ يُسَبِّحُ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ إِذْ خَالَ السُّرُورِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ .

۲۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے مومن بھائی کو دیکھ کر تبسم کرنا نیک ہے اور اس کی آرزوگی کو دور کرنا نیک ہے اور خدا کی محبوب ترین عبادت یہ ہے کہ مومن کو خوش کیا جائے۔

۳۔ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِبْسَى ، عَنْ تَحْمِيذِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَلِيدِ الْوَصَافِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِنْ فِيمَا نَاحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ عَبْدُهُ مُوسَى عليه السلام قَالَ : إِنْ لِي عِبَاداً أُبِيحُهُمْ جَنَّتِي وَأُحْكِمُهُمْ فِيهَا قَالَ : يَارَبِّ وَمَنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ تُبِيحُهُمْ جَنَّتِكَ وَتُحْكِمُهُمْ فِيهَا ؟ قَالَ : مَنْ أَدْخَلَ عَلَى مُؤْمِنٍ سُوراً ، ثُمَّ قَالَ : إِنْ مُؤْمِناً كَانَ فِي مَمْلَكَةٍ حِينَئِذٍ قَوْلَعٌ بِهِ قَهْرٌ مِنْهُ إِلَى دَارِ الشَّرِّ ، فَتَرَلَّ بِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الشَّرِّ فَظَلَمَهُ وَأَرْفَقَهُ وَأَصَافَهُ فَلَمَّا حَصَرَهُ الْمَوْتُ أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ وَجَلَّ عِزِّي وَجَلَالِي لَوْ كَانَ [لَكَ] فِي جَنَّتِي

مَسْكُونٍ لَا تَمْكُنُكَ فِيهَا وَلَكِنَّهَا مُعْزَمَةٌ عَلَى مَنْ مَاتَ بِهَا مُشْرِكًا وَلَكِنْ يَأْتِيهِ بِبَيْدٍ وَلَا يُؤْذِيهِ وَيُؤْتِيهِ
بِرِزْقِهِ طَرَفِي الشَّارِ ، قُلْتُ : مِنَ الْجَنَّةِ ؟ قَالَ : مِنْ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ .

۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا نے موسیٰ سے عذابا لٹا جانتا کہا کہ میرے کچھ بندے ہیں جو میرے لئے ہیں
اپنی جنت میں جا کر رہیں اس میں ان کو حاکم بنائیں گا۔ موسیٰ نے کہا یا اللہ وہ کون ہیں جن کے لئے تو اپنی جنت کو مباح
قرار دے گا اور اس میں ان کو حاکم بنائے گا۔ فرمایا یہ وہ ہے جو لوگوں کے دل کو خوش کرتا ہے۔ پھر فرمایا ایک سو من ایک قمام کی
م حکومت میں رہتا تھا جب اس کو رسوا کیا گیا تو وہ بھاگ کر مشرک کی حکومت میں چلا گیا اور ایک مشرک کے گھر میں قیام کیا۔ اس نے
اسے پیادہ دی۔ مہربانی کی اور ہانپاری کی۔ خدا نے کہا وحی کی قسم ہے اپنے عورت و جلال کی۔ اگر میری جنت میں میرے لئے کوئی مقام
ہو تو انہیں ضرور تجھے اس میں جگہ دیتا لیکن میری جنت اس پر حرام ہے جو مشرک کے گھر میں حکم دیتا ہو کہ اسے مار چیم اسے خود غم
دینے مانا لیکن اسے ازیت نہ دے اور دن کے دنوں حصوں میں اس کے لئے رزق لایا جاتا تھا میں نے کہا کیا یہ رزق جنت کا ہوتا
تھا فرمایا اس نے جس جہنم سے چاہا دیا۔

توضیح۔ علامہ مجلسی نے راء العقول میں اس حدیث کو ضعیف لکھا ہے مشرک پر جو وحی کا ذکر ہے
وہ بمعنی التنباہ ہے بعد موت۔

۴۔ عَنْ عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِدْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ
أَبِي عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ : إِنْ أَحَبَّ الْأَعْمَالُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِذْ خَالَ السُّرُورُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ .

۴۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا نے تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل مومن کے
دل میں سرور کا داخل کرنا ہے۔

۵۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَّانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ
ﷺ : قَالَ : قَالَ أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ الْعَبْدُ مِنْ عِبَادِي أَيْتَانِي بِالْحَسَنَةِ فَأُبْحَثُ
جَنَّتِي ، فَقَالَ دَاوُدُ : يَارَبِّ وَمَا تِلْكَ الْحَسَنَةُ ؟ قَالَ : يُدْخِلُ عَلَيَّ عَبْدِي الْمُؤْمِنُ سُرُورًا وَلَوْ بِمَقَرَّةٍ
قَالَ دَاوُدُ : يَارَبِّ حَقٌّ لِمَنْ عَزَّكَ أَنْ لَا يَقْطَعَ رَجَاءُ مِنْكَ .

۵۔ فرمایا حضرت امام ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ وحی کی اللہ نے داؤد علیہ السلام کو کہ میرا ایک بندہ ایک نیکی کو
کے کرے گا تو میں اپنی جنت کو اس کے لئے مباح کر دوں گا۔ داؤد علیہ السلام نے فرمایا۔ اسے میرے رب وہ نیکی کیا ہے فرمایا

مومن کے دل میں خوشی کا داخل کرنا۔ داؤد نے فرمایا۔ اسے میرے رب جو شخص تیری معرفت رکھتا ہے اس کے لئے سزاوار ہے کہ تجھ سے اپنی امید کو قطع نہ کرے۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ خَلْفِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ مُصَلِّ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَا يَرَى أَحَدُكُمْ إِذَا ادْخَلَ عَلَى مُؤْمِنٍ سُرُورًا أَنَّهُ عَلَيْهِ ادْخَلَهُ فَقَطُّ بَلْ وَاللَّهِ عَلَيْهِ ، بَلْ وَاللَّهِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم .

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی قلب مومن میں سرور داخل کرتا ہے وہ نہ صرف اس کے دل میں داخل کرتا ہے بلکہ ہمارے دل میں بلکہ رسول اللہ کے دل میں۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَثَعْبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شاذَانَ جَمِيعًا ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ ، عَنْ أَبِي جَمْعٍ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنْ أَحْبَبَ الْأَعْمَالُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ادْخَالَ السُّرُورَ عَلَى الْمُؤْمِنِ ، شَبْعَةً مُسْلِمًا أَوْ قَضَاءً دِينِهِ .

۷۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل قلب مومن میں سرور کا داخل کرنا ہے اور وہ مسلمان کو سیر کرنا یا اس کے قرضہ کا چکنا ہے۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْنَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ سَدِيرِ الْعَمِيرِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ : إِذَا بَعَثَ اللَّهُ الْمُؤْمِنَ مِنْ قَبْرِهِ خَرَجَ مَعَهُ مِثَالُ يَتِيمَةٍ أُمَامَةٍ ، كُلُّهَا رَأَى الْمُؤْمِنُ قَوْلًا مِنْ أَهْوَالِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ لَهُ الْمِثَالُ : لَا تَفْرَغْ وَلَا تَحْزَنْ وَأَنْشِرْ بِالسُّرُورِ وَالْكَرَامَةِ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ، حَتَّى يَفْقَ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَبْحَانِيَّةً جَسَابًا يَسْبِرُ وَيَأْمُرُ بِهِ إِلَى الْجَنَّةِ وَالْمِثَالُ أُمَامَةٌ ، يَقُولُ لَهَا الْمُؤْمِنُ : يَرْحَمُكَ اللَّهُ نِعَمَ الْخَارِجِ خَرَجْتَ مَعِيَ مِنْ قَبْرِي وَمَا زِلْتَ تُبَشِّرُنِي بِالسُّرُورِ وَالْكَرَامَةِ مِنَ اللَّهِ حَتَّى رَأَيْتُ ذَلِكَ ، يَقُولُ مَنْ أَنْتَ ، يَقُولُ : أَنَا السُّرُورُ الَّذِي كُنْتَ ادْخَلْتَ عَلَى أَحَبِّكَ الْمُؤْمِنِ فِي الدُّنْيَا خَلَقَنِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ لَا يَشْرَكَ .

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ایک حدیث طویل میں کہ جب مومن اپنی قبر سے نکلے گا تو اس کی مثل یا اس کا ہم صورت بھی اس کے ساتھ نکلے گا جو اس کے آگے آگے چلے گا جب قیامت کے ہوں گا مناظر سامنے آئیں گے تو اس کا ہم صورت اس سے کہے گا خوف نہ کر مجیدہ نہ ہوں تجھے خوشخبری دیتا ہوں خوشی اور عزت و بزرگی جو اللہ کی طرف سے ہوگی جب وہ موقف

حساب میں آئے گا تو خدا اس سے تھوڑا سا حساب لے گا اور جنت میں داخلہ کا حکم دے گا اور اس کا ہم صورت آگے ہوگا مومن اس سے کہے گا۔ اللہ تجھ پر رحم کرے کیسا اچھا نکلنے والا ہے تو میری قبر سے۔ تو ہمیشہ مجھے سرور و کرامتِ خدا کی خوش خبری دیتا رہا ہے۔ یہ تو بتاؤ کون ہے وہ کہے گا۔ میں وہ خوشی ہوں جس کو تو نے اپنے مومن بھائی کے دل میں ڈالا تھا خدا نے اسی سے مجھے خلق کیا ہے مگر میں تجھے بشارت دوں۔

۹۔ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَحْمَدَ، عَنِ السَّيَّارِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ جُمُحُورٍ قَالَ: كَانَ النَّجَّاشِيُّ وَهُوَ رَجُلٌ مِنَ الدَّهَاقِينِ عَامِلًا عَلَى الْأَهْوَازِ وَفَارِسَ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ عَمَلِهِ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ فِي دِيَوَانِ النَّجَّاشِيِّ عَلَيَّ جُرَاجًا وَهُوَ مُؤْمِنٌ يَدِينُ بِطَاعَتِكَ فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ تَكْتُبَ لِي إِلَيْهِ كِتَابًا، قَالَ: فَكُتِبَ إِلَيْهِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ سُرَّ أَخَاكَ يُسَّرُ لَكَ اللَّهُ، قَالَ: فَلَمَّا وَرَدَ الْكِتَابُ عَلَيْهِ دَخَلَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي مَجْلِسِهِ فَلَمَّا خَلَا نَاقَلَهُ الْكِتَابَ وَقَالَ: هَذَا كِتَابُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَبَّلَهُ وَوَضَعَهُ عَلَى عَيْنَيْهِ وَقَالَ لَهُ: مَا حَاجَتُكَ؟ قَالَ: جُرَاجٌ عَلَيَّ فِي دِيَوَانِكَ، فَقَالَ لَهُ: وَكَمْ هُوَ؟ قَالَ: عَشْرَةُ آلَافٍ وَرِثَمٌ، فَقَدَا كَاتِبُهُ وَأَمَرَهُ بِإِدَائِهِا عَنْهُ ثُمَّ أَخْرَجَهُ مِنْهَا وَأَمَرَ أَنْ يُبَشِّرَ لَهُ لِغَايِلٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ: سَرَرْتُكَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ ثُمَّ أَمَرَهُ بِمَرْكَبٍ وَجَارِيَةٍ وَغُلَامٍ وَأَمَرَهُ بِتَحْيَتِ ثِيَابٍ فِي كُلِّ ذَلِكَ يَقُولُ لَهُ: هَلْ سَرَرْتُكَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ، فَكُلَّمَا قَالَ: نَعَمْ، زَادَهُ حَتَّى فَرَّغَ ثُمَّ قَالَ لَهُ: احْمِلْ فَرَسَ هَذَا الْبَيْتِ الَّذِي كُنْتَ جَالِسًا فِيهِ حِينَ دَفَعْتُ إِلَيْكَ كِتَابَ مَوْلَايَ الَّذِي نَاقَلْتَنِي فِيهِ وَارْزُقْ إِلَيَّ حَوَائِجَكَ قَالَ: فَقَعَلَ وَخَرَجَ الرَّجُلُ فَصَارَ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمَدَنَ ذَلِكَ فَحَدَّثَهُ الرَّجُلُ بِالْحَدِيثِ عَلَى جَهَنَّمَ فَجَعَلَ يُسَرُّ بِمَا فَعَلَ، فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ كَأَنَّهُ قَدْ سَرَّكَ مَا فَعَلْتُ بِي؟ فَقَالَ: إِيَّيْ وَاللَّهِ لَقَدْ سَرَّ اللَّهُ وَرَسُولُهُ.

۹۔ محمد بن جمہور نے بیان کیا کہ نجاشی جو حاکم اہواز و فارس تھا اس کے عمل کے ایک ماتحت نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ نجاشی کے دفتر نے میرے اوپر خراج مانگ کر لیا ہے وہ آپ کے اوپر ایمان رکھتا ہے اور آپ کا مطیع و فرمانبردار ہے اگر مناسب ہو تو آپ اسے ایک خط لکھ دیں۔ حضرت نے اسے لکھا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم اپنے بھائی کو خوش کر، اللہ تجھے خوش کرے گا جب یہ خط لے کر وہاں گیا تو اس کے پاس بہت سے لوگ بیٹھے ہوئے تھے جب وہ چلے گئے اور نہائی ہو گئی تو وہ خط اس کو دے کر کہا کہ یہ خط حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کا ہے۔ اس نے بوسہ دیا۔ آنکھوں سے لگا لگا دیا۔ پھر اس سے پوچھا تیری حاجت کیا ہے اس نے کہا مجھ پر دس ہزار درہم کا خراج ہے۔ اس نے فشی کو بلا کر حکم دیا کہ اس کو وصولی لکھ دے اور حکم دیا کہ اس کا نام رجسٹر سے خارج کر دے تاکہ سالِ آئندہ اس سے نہ مانگا جائے۔ پھر اس سے کہا۔ میں نے تجھے خوش کیا۔ اس نے کہا۔ ہاں میں آپ پر خدا کا

پھر اس نے حکم دیا سواری دینے کا اور ایک کنیز اور غلام کا اور کہا کہ یہ عند وقت کپڑوں کا بھی لے جائیں گے جسے خوش کیا؟ اس نے کہا یہ شک بخاشی برابر علیات میں زیادتی کرتا رہا۔ جب دے چکا تو اس سے کہا یہ فرش بھی لے جا۔ جس پر میں اس وقت بیٹھا تھا۔ جب تو نے میرے مولا کا خط مجھے دیا تھا اور تیری ضرورتوں کو پورا کرنے کو لکھا تھا۔ وہ شخص سب چیزیں لے کر حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس آیا اور کل حال بیان کیا۔ حضرت بہت خوش ہوئے اس نے کہا یا بن رسول اللہ آپ ایسے خوش ہیں۔ گویا اس نے جو میرے ساتھ کیا ہے وہ آپ کے ساتھ کیا ہے فرمایا خدا کی قسم موت میں ہی خوش نہیں اللہ اور اس کے رسول خوش ہیں۔

۱۰۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي الْيَقْظَانِ ؛ عَنْ أَبِي بَانٍ بْنِ تَغْلِبٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ حَقِّ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ ، قَالَ : فَقَالَ : حَقُّ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ أَنْعَمُ مِنْ ذَلِكَ ، لَوْ حَدَّثْتُكُمْ لَكُنْتُمْ لَكَفَرْتُمْ إِنْ الْمُؤْمِنِ إِذَا خَرَجَ مِنْ قَبْرِهِ ، خَرَجَ مَعَهُ مِثَالُ مَنْ قَبْرِهِ ، يَقُولُ لَهُ : أَبَشِّرْ بِالْكَرَامَةِ مِنَ اللَّهِ وَالشُّرُورِ ، فَيَقُولُ لَهُ : بَشِّرْكَ اللَّهُ بِخَيْرٍ ، قَالَ : ثُمَّ يَمْضِي مَعَهُ يُبَشِّرُهُ بِعَيْنِ مَا قَالَ ، وَإِذَا مَرَّ بِهَوْلٍ قَالَ : لَبَسَ هَذَا لَكَ وَإِذَا مَرَّ بِخَيْرٍ قَالَ : هَذَا لَكَ ، فَلَا يَزَالُ مَعَهُ يُؤْمِنُهُ مِمَّا يَخَافُ وَيُبَشِّرُهُ بِمَا يُحِبُّ حَتَّى يَبْقَى مَعَهُ يَبْنِي بِيَدِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا أَمَرَهُ إِلَى الْجَنَّةِ قَالَ لَهُ الْمِثَالُ : أَبَشِّرْ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَمَرَ بِكَ إِلَى الْجَنَّةِ ، قَالَ : فَيَقُولُ : مَنْ أَنْتَ رَجَعْتَكَ اللَّهُ يُبَشِّرُنِي مِنْ حَبْنٍ خَرَجْتُ مِنْ قَبْرِي وَآتَشْتَنِي فِي طَرَبِي وَخَبَّرْتَنِي عَنْ رَبِّي ؟ قَالَ : فَيَقُولُ : أَنَا الشُّرُورُ الَّذِي كُنْتَ تَدْخُلُهُ عَلَى إِخْوَانِكَ فِي الدُّنْيَا خَلَقْتَ مِنْهُ لَا بَشِيرَكَ وَأَوْنِسَ وَخَشَنَكَ .

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ مِثْلَهُ .

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا مومن کا مومن پر کیا حق ہے فرمایا اتنا عظیم تر ہے کہ اگر میں بیان کر دوں تو تم انکا ذکر ہیٹھو گے مومن جب اپنی قبر سے نکلے گا تو اس کے ساتھ اس کا ایک ہم صورت بھی نکلے گا اور کہے گا تجھے اللہ کی بخشش اور سرور کی بشارت ہو۔ خدا نے تجھے نیکی کی بشارت دی ہے پھر وہ بشارت دیتا ہے اس کے ساتھ چلے گا جب وہ ہولناک مقام سے گزرے گا تو وہ کہے گا یہ تیرے لئے نہیں ہے اور جب وہ اچھے مقامات سے گزرے گا تو کہے گا یہ تیرے لئے ہے وہ اسی طرح خوف سے امان دیتا ہوا اور محبوب امر کی خوش خبری دیتا جائے گا جب موقوف حساب میں پیش خدا آئے گا تو اس کے لئے جنت کا حکم ہوگا تو ہم صورت کہے گا۔ تجھے جنت کی بشارت ہو مومن پوچھے گا تو کون ہے کہ قبر سے نکلے کے وقت سے اب تک بشارت دیتا اور راہ میں مجھ سے اظہار محبت کرتا چلا آ رہا ہے وہ کہے گا میں وہ سرور ہوں جسے تو نے

داخل کیا تھا دنیا میں اپنے بھائیوں کے دل میں تاکہ میں تجھے بشارت دوں اور وحشت میں تیرا غور ہوں۔

١١ - عَدْبُنْ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنَ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ سُورُ [الَّذِي] تَدْخُلُهُ عَلَى الْمُؤْمِنِ : تَقَرُّدُ عَنْهُ جُوعُهُ ، أَوْ تَكْشِفُ عَنْهُ كُرْبَتَهُ .

۱۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ خدا کے نزدیک اس کوئی عمل اس سے زیادہ محبوب نہیں ہے کہ مومن کو کھانا بھوک میں دے کر اور اس کی تکلیف دور کرے۔ اس کے دل کو خوش کیا جائے۔

١٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِسْكِينٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَدْخَلَ عَلَى مُؤْمِنٍ سُرُورًا خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ ذَلِكَ السُّرُورِ خَلْقًا فَبَلَّغَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ فَيَقُولُ لَهُ : أَبَشِّرْ يَا وَلِيُّ اللَّهِ بِكَرَامَةِ اللَّهِ وَرِضْوَانٍ ، ثُمَّ لَا يَرَاهُ مَعَهُ حَتَّى يَدْخُلَ قَبْرَهُ [يَلْقَاهُ] فَيَقُولُ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ، فَأَدْبَعَتْ بَلْعَاهُ فَيَقُولُ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ، ثُمَّ لَا يَرَاهُ مَعَهُ عِنْدَ كُلِّ هَوَإٍ يَبْشُرُهُ وَيَقُولُ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ، فَيَقُولُ لَهُ : مَنْ أَنْتَ رَجَمَكَ اللَّهُ ؟ فَيَقُولُ : أَنَا السُّرُورُ الَّذِي أَدْخَلْتُهُ عَلَى فُلَانٍ .

۱۲- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جو اپنے مومن بھائی کو خوش کرتا ہے تو اللہ اس سے دس ایک مخلوق کو پیدا کرتا ہے وہ عند الموت اس سے مل کر کہتا ہے اے دلی خدا تجھے خدا کی کرامت و رضوان کی بشارت ہو۔ قبر میں داخل ہونے تک یہی کہتا رہتا ہے جب قبر سے اٹھے گا تو ایسا ہی کہے گا پھر ہر مہر پہل مقام پر بشارت دے گا اور یہی کہے گا وہ مومن کہے گا اللہ تجھ پر رحم کرے۔ تو کون ہے۔ وہ کہتا ہے میں وہ سرور ہوں جو ٹوٹے فلاں مومن کے دل میں داخل کیا تھا۔

١٣ - الْحُسَيْنُ بْنُ نُجَيْمٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسْنَانٍ قَالَ : كَانَ رَجُلٌ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ : «وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا كَتَبُوا فَقَدْ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا» قَالَ : فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : فَمَا تَوَابَ مَنْ أَدْخَلَ عَلَيْهِ الشُّرُورَ؟ فَقُلْتُ : جُمِلْتُ فِدَاكَ عَشْرَ حَسَنَاتٍ فَقَالَ : إِيَّاكَ وَاللَّهِ وَآلُكَ أَلْفَ حَسَنَةٍ .

۱۳۳۔ ایک شخص حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آیا اور یہ آئیہ پڑھی جو مومنین و مومنات کو بے وجہ اذیت دیتے ہیں انھوں نے بہتان اور بہت بڑے گناہ کو اپنے اوپر لے لیا۔ حضرت نے فرمایا جو کسی کو خوش کرے اس کا ثواب کیلئے میں نے کہا دس نیکیاں۔ فرمایا بلکہ خدا کی قسم ایک لاکھ نیکیاں۔

۱۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي عَاصِمٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَلَاءِ ، عَنْ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَدْخَلَ السُّرُورَ عَلَى مُؤْمِنٍ فَقَدْ أَدْخَلَهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَنْ أَدْخَلَهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَدْ وَصَلَ ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ وَكَذَلِكَ مَنْ أَدْخَلَ عَلَيْهِ كَرْبًا .

۱۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو قلبِ مومن میں سرور داخل کرے۔ اس نے رسول کو خوش کیا اور جس نے رسول کو خوش کیا اس نے اللہ کو خوش کیا اور یہی صورت ہے اس کے لئے جس نے کسی کو رنج پہنچایا۔

۱۵۔ عَنْهُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنْ الْمُفَضَّلِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : أَمَّا مُسْلِمٌ لَقِيَ مُسْلِمًا فَسَرَّ دُسْرًا لَهُ عَزَّ وَجَلَّ .

۱۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے کسی بندہ مومن کو خوش کیا اس نے خدا کو خوش کیا۔

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مِنْ أَحَبِّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِدْخَالُ السُّرُورِ عَلَى الْمُؤْمِنِ : إِشْبَاعُ جُوعَتِهِ أَوْ تَنْفِيسُ كَرْبَتِهِ أَوْ قَضَاءُ دَيْنِهِ .

۱۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے خدا کے نزدیک بہترین عمل مومن کو خوش کرنا ہے خواہ وہ بھوکے کو سیر کرے ہو یا تکلیف دور کرے یا قرضہ ادا کرے۔

دوسو گیارہواں باب

مومن کی حاجت برلانا

(باب ۲۱۱)

﴿ قَضَاءُ حَاجَةِ الْمُؤْمِنِ ﴾

۱۔ عُثْمَانُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَمِّي ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ بَكَّارِ بْنِ كَرْدَمٍ ، عَنْ الْمُفَضَّلِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ لِي : يَا مُفَضَّلُ اسْمَعْ مَا أَقُولُ لَكَ وَاعْلَمْ أَنَّهُ الْحَقُّ وَ

افْعَلْهُ وَأَخْزِرْهُ عَلَيْهِ إِخْوَانِكَ، قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ وَمَا عَلَيْهِ إِخْوَانِي؟ قَالَ: الرَّاعِبُونَ فِي قَضَاءِ حَوَائِجِ إِخْوَانِهِمْ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: وَمَنْ قَضَى لَأَخِيهِ الْمُؤْمِنِ حَاجَةً قَضَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِائَةَ أَلْفِ حَاجَةٍ مِنْ ذَلِكَ أَوْ لَهَا الْجَنَّةُ وَمِنْ ذَلِكَ أَنْ يَدْخُلَ قَرَابَتَهُ وَمَعَارِفَهُ وَإِخْوَانُهُ الْجَنَّةَ بَعْدَ أَنْ لَا يَكُونُوا أَنْصَابًا، وَكَانَ الْمُفَضَّلُ إِذَا سَأَلَ الْحَاجَةَ أَخَا مِنْ إِخْوَانِهِ قَالَ لَهُ: أَمَّا تَشْتَهِي أَنْ تَكُونَ مِنْ عَلَيْهِ إِخْوَانٍ.

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے، اے مفضل جو میں کہتا ہوں اسے سنو اور جان لو کہ یہ حق ہے اسے کرو اور خبر دو اس کی اپنے شریف طبیعت بھائیوں کو جو میں نے کہا۔ یہ کون لوگ ہیں۔ فرمایا جو اپنے برادرانِ ایمانی کی حاجتوں کو پورا کرنے کی طرف راغب ہیں۔ پھر فرمایا۔ جو شخص اپنے برادر مومن کی ایک حاجت بر لاتا ہے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی ویسی ہزار حاجتیں پوری کرتا ہے ان میں اول جنت ہے اور ایک ان میں سے یہ ہے کہ اس کے قرائداروں، شناساؤں اور بھائیوں کو داخل جنت کرتا ہے بشرطیکہ وہ دشمنانِ امام نہ ہوں۔ مفضل کا معمول تھا کہ جب اس کے اخوان میں سے کوئی اس سے کسی ضرورت کے پورا کرنے کا سوال کرتا تو وہ اس سے کہتا کہ کیا تم پسند نہیں کرتے کہ شریف بھائیوں میں سے ہو۔

۲۔ عَنْهُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ خَلْقًا مِنْ خَلْقِهِ أَنْتَجَبْتُمْ لِقَضَاءِ حَوَائِجِ فَقَرَاءِ شَبَعَيْنَا لِيُسَبِّحَهُمْ عَلَى ذَلِكَ الْجَنَّةَ، فَإِنْ انْتَهَطَعَتْ أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ فَكُنْ، ثُمَّ قَالَ: لَنَا وَاللَّهِ رَبِّ نَعْبُدُهُ لَا نُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے ایک مخلوق ایسی پیدا کی ہے جس کو ہمارے شیعہ نے فقراری حاجت براری کے لئے منتخب کیا ہے تاکہ وہ اس کے ثواب میں اسے جنت عطا کرے پس اگر تم میں طاعت ہے تو ان میں سے ہو جاؤ پھر ہم سے کہا۔ اللہ ہمارا رب ہے ہم اس کی عبادت کرتے ہیں اور ہم کسی کو اس کا شریک قرار نہیں دیتے۔

۳۔ عَنْهُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ الْحَكِيمِ بْنِ أَيْمَنَ، عَنْ صَدَقَةَ الْأَخْطَبِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَضَاءُ حَاجَةِ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عِتْقِ أَلْفِ رَقَبَةٍ وَخَيْرٌ مِنْ حُمَلَانِ أَلْفِ قَرَبِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ زِيَادٍ، مِثْلَ الْحَدِيثَيْنِ.

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن کی حاجت بر لانا بہتر ہے ہزار غلام آزاد کرنے اور ہزار گھوڑوں پر فی سبیل اللہ خیرات کا سامان بار کرنے سے۔

۴۔ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَنَدٍ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: لَقَضَاهُ حَاجَةَ امْرِئٍ مُؤْمِنٍ أَحَبُّ إِلَيَّ الله مِنْ عَشْرِينَ حَجَّةً كُلُّ حَجَّةٍ يُنْفِقُ فِيهَا صَاحِبُهَا مِائَةَ أَلْفٍ.

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مردِ مومن کی حاجت کا پورا کرنا اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے میں ایسے حج سے کہ جن میں سے ہر حج میں ایک لاکھ روپیہ راہِ خدا میں خرچ کئے ہوں۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَنِّهِمِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَمَّارِ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: جُعِلْتُ فِدَاكَ الْمُؤْمِنُ رَحْمَةً عَلَى الْمُؤْمِنِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: وَكَيْفَ ذَلِكَ؟ قَالَ: أَيْتُمَا مُؤْمِنٍ أَتَى أَحْسَاهُ فِي حَاجَةٍ فَإِنَّمَا ذَلِكَ رَحْمَةً مِنَ اللَّهِ سَاقَهَا إِلَيْهِ وَسَبَّحَهَا لَهُ، فَإِنْ قَضَى حَاجَتَهُ، كَانَ قَدْ قَبِلَ الرَّحْمَةَ يَقْبُولُهَا، وَإِنْ رَدَّ عَنْ حَاجَتِهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى قَضَائِهَا فَإِنَّمَا رَدَّ عَنْ نَفْسِهِ رَحْمَةً مِنَ اللَّهِ جَلَّ وَعَزَّ سَاقَهَا إِلَيْهِ وَسَبَّحَهَا لَهُ، وَذَخَّرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِتِلْكَ الرَّحْمَةِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَكُونَ الْمَسْرُودُ عَنْ حَاجَتِهِ هُوَ الْخَاكِمُ فِيهَا، إِنْ شَاءَ صَرَفَهَا إِلَى نَفْسِهِ وَإِنْ شَاءَ صَرَفَهَا إِلَى غَيْرِهِ يَا إِسْمَاعِيلُ فَإِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ الْخَاكِمُ فِي رَحْمَةٍ مِنَ اللَّهِ قَدْ شُرِعَتْ لَهُ فَإِلَى مَنْ تَرَى يَصْرِفُهَا؟ قُلْتُ: لَا أَظُنُّ يَصْرِفُهَا عَنْ نَفْسِهِ، قَالَ: لَا تَنْظُرْ وَلَكِنْ اسْتَيْقِنْ فَإِنَّهُ لَنْ يَرُدَّهَا عَنْ نَفْسِهِ، يَا إِسْمَاعِيلُ مَنْ أَتَاهُ أَخُوهُ فِي حَاجَةٍ يَقْدِرُ عَلَى قَضَائِهَا فَلَمْ يَقْضِهَا لَهُ سَلَطَ اللَّهُ عَلَيْهِ شُجَاعًا يَنْهَشُ إِبْنَاهُ فِي قَبْرِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، مَغْفُورًا لَهُ أَوْ مُعَذَّبًا.

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ مومن، مومن کے لئے رحمت ہے۔ فرمایا ہاں میں نے پوچھا کیسے۔ فرمایا جب کوئی مومن اپنے برادرِ مومن کے پاس اپنی حاجت لاتا ہے پس یہ اللہ کی رحمت ہوتی ہے جو اس ضرورت کو اس کی طرف کھینچ لاتی ہے اور اس کے لئے سببِ خیر بنتی ہے پس اگر اس نے برادرِ مومن کی حاجت کو پورا کر دیا تو اس کی یہ نیکی قبول کی جاتی ہے اور جو حق قبول کرنے کا ہے اور اگر باوجود اس کی ضرورت پورا کرنے کی قدرت رکھنے کے رد کر دیتا ہے تو وہ اپنے سے خدا کی اس رحمت کو رد کرتا ہے جو اس کی طرف کھینچ کر لاتی تھی اور سببِ خیر بنتی تھی اور اللہ ذخیرہ کرتا ہے اس رحمت کا روزِ قیامت تک کہ اس کی رحمت کو رد کیا گیا تھا۔ وہ قیامت میں حاکم بنا اور اس کو اختیار ہو کہ وہ رحمت کو چاہے اپنے لئے رکھے چاہے اپنے غیر کو دے دے۔

اے اسماعیل روزِ قیامت وہ حاکم ہوگا اس رحمت اللہ کا۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ کس پر صرف کرے گا میں نے کہا میرا خیال ہے کہ وہ اپنے اوپر صرف کرے گا اے اسماعیل گمان نہیں یہ یقین ہے کہ وہ ہرگز اپنے سے رد نہ کرے

گا اگر کسی کے پاس کوئی بندہ مومن اپنی حاجت لائے اور باوجود قدرت وہ اسے پورا نہ کرے تو خدا اس پر ایک سانپ کو مسلط کرتا ہے جو اس کے ہاتھ کی انگلی میں کاٹتا ہے گا قیامت تک، خواہ مغفور ہوئے والا ہو یا معذب۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحَكِيمِ بْنِ أَيْمَنَ ، عَنْ أَبِيانَ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ أَسْبُوعًا كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ سِتَّةَ آلَافِ حَسَنَةٍ وَمَخَاعِنَ سِتَّةِ آلَافِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهُ سِتَّةَ آلَافِ دَرَجَةٍ . قَالَ : وَزَادَ فِيهِ إِسْحَاقُ بْنُ عَمَّارٍ . وَقَضَى لَهُ سِتَّةَ آلَافِ حَاجَةٍ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ : وَقَضَى حَاجَةَ الْمُؤْمِنِ أَفْضَلَ مِنْ طَوَافٍ وَطَوَافٍ حَتَّى عَشْرًا .

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو خانہ کعبہ کا طواف سات روز کرے تو اللہ اس کے نافرمانیوں میں چھ ہزار نیکیاں لکھتا ہے اور چھ ہزار گناہ محو کرتا ہے۔

اسحاق بن عمار نے اتنا اضافہ کیا ہے کہ چھ ہزار درجے بلند کرتا ہے۔ پھر حضرت نے فرمایا مومن کی حاجت کا پورا کرنا افضل ہے طواف سے طواف سے دس بار فرمایا۔

۷۔ الْحُسَيْنُ بْنُ نُجَيْمٍ ، عَنْ أَحْمَدَ [بْنِ عُجْبَانَ] بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ تَكْرِ بْنِ نُجَيْمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَا قَضَى مُسْلِمٌ حَاجَةً إِلَّا نَادَاهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : عَلَيَّ تَوَاتُكَ وَلَا أَرْضَى لَكَ بِدُونِ الْجَسَدِ . ۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب مسلمان مسلمان کی حاجت برآ کرے تو اللہ تعالیٰ اس سے کہتا ہے تیرا تو اب میرے اوپر ہے میں بغیر تجھے جنت دے رہا ہوں نہ ہوں گا۔

۸۔ عَنْهُ ، عَنْ مُعْذَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ : مَنْ طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ طَوَافًا وَاحِدًا كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ سِتَّةَ آلَافِ حَسَنَةٍ وَمَخَاعِنَ سِتَّةِ آلَافِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ اللَّهُ لَهُ سِتَّةَ آلَافِ دَرَجَةٍ حَتَّى إِذَا كَانَ عِنْدَ الْمُكْتَرَمِ فَتَحَ اللَّهُ لَهُ سِتَّةَ أَبْوَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ قُلْتُ لَهُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ هَذَا الْفَضْلُ كُلُّهُ فِي الطَّوَافِ قَالَ : نَعَمْ وَخَيْرُكَ بِأَفْضَلٍ مِنْ ذَلِكَ ، قَضَاءُ حَاجَةٍ أَوْ سِتَّةِ أَفْضَلَ مِنْ طَوَافٍ وَطَوَافٍ وَطَوَافٍ حَتَّى بَلَغَ عَشْرًا .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو خانہ کعبہ کا ایک طواف کرے اللہ اس کے نام پر چھ ہزار حسنہ لکھتا ہے اور چھ ہزار گناہ محو کرتا ہے اور چھ ہزار درجے بلند کرتا ہے۔ جب وہ مکرم (جسے لانا کہتے ہیں شکم کا اس سے ملانا مستحب ہے) کے پاس جاتا ہے تو اللہ اس کے لئے سات دروازے جنت کے دروازوں میں سے کھولتا ہے میں نے کہا طواف کی اتنی بڑی

فصیلت ہے۔ فرمایا میں تجھے اس سے بڑی فصیلت کا عمل بتاؤں مسلمان کی حاجت برلانا افضل ہے طواف سے طواف سے طواف سے، طواف سے دس بار فرمایا۔

۹۔ مُجَدَّبُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْخَارِجِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: مَنْ مَشَى فِي حَاجَةِ أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ يَطْلُبُ بِذَلِكَ مَا عِنْدَ اللَّهِ حَتَّى تُقْضَى لَهُ كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِذَلِكَ مِثْلَ أُخْرَى حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ مَبْرُورَتَيْنِ وَصَوْمِ شَهْرَيْنِ مِنْ أَشْهُرِ الْحَرَمِ وَاعْتِكَافِهِمَا فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَ مَنْ مَشَى فِيهَا بِنِيَّةٍ وَلَمْ تُقْضَ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِذَلِكَ مِثْلَ حَجَّةٍ مَبْرُورَةٍ، فَارْجِعُوا فِي الْخَيْرِ.

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے سنا کہ جو شخص اپنے برادر مومن کی حاجت براری کے لئے خدا سے طلب اجر ہو کر چلے اور اسے پورا کرے تو اللہ اس کے لئے لکھتا ہے ثواب حج و عمرہ کا جو مقبول ہوں اور ثواب ایسے دو مہینوں کے روزہ کا جو حرمت والے چار ماہ سے ہوں اور اس اعتکاف کا ثواب جو ایسے دو مہینوں میں مسجد حرام میں کیا جائے اور جو حاجت براری کے لئے نیکے مگر پورا نہ کر سکے تو اس کے لئے ثواب ایک حج مقبول کا لکھتا ہے پس تم اس امر خیر کی طرف رغبت کرو۔

۱۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: تَنَاقَسُوا فِي الْمَعْرُوفِ لِأَخْوَانِكُمْ وَكُونُوا مِنْ أَهْلِهِ، فَإِنَّ لِلْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ: الْمَعْرُوفُ لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا مَنْ اصْطَنَعَ الْمَعْرُوفَ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا، فَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَمْشِي فِي حَاجَةِ أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ فَيُؤْكِلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مَلَكََيْنِ: وَاحِدًا عَنْ يَمِينِهِ وَآخَرَ عَنْ شِمَالِهِ، يَسْتَغْفِرَانِ لَهُ رَبَّهُ وَيَدْعُوَانِ بِقَضَاءِ حَاجَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: وَاللَّهِ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَسْرُ بِقَضَاءِ حَاجَةِ الْمُؤْمِنِ إِذَا وَصَلَتْ إِلَيْهِ مِنْ صَاحِبِ الْحَاجَةِ.

۱۰۔ ابو بصیر نے روایت کی ہے کہ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے نیکی کی طرف راغب ہوا اور اس کے اہل سے بن جاؤ بلے شک حرمت کا ایک دروازہ ہے جس کا نام معروف ہے اس میں داخل نہ ہو مگر وہ جو زندگانی دنیا میں نیکی کرے جو شخص اپنے برادر مومن کی حاجت براری کے لئے نکلتا ہے خدا اس پر دو فرشتوں کو معین کرتا ہے ایک کو دائیں جانب اور دوسرے کو بائیں جانب جو اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں اس کی حاجت کے پورا ہونے کے لئے پھر حضرت نے فرمایا۔ رسول خدا خوش ہوتے ہیں مومن کی حاجت برلانے سے جبکہ صاحب حاجت کی وہ حاجت پوری ہو جائے۔

۱۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ خَلْفِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : وَاللَّهِ لَا أَنْ أَحْتَجَّ حَاجَةً أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُغْنِيَ رَقَبَةً وَ رَقَبَةً [وَرَقَبَةً] وَمِثْلَهَا حَتَّى بَلَغَ عَشْرًا وَمِثْلَهَا وَمِثْلَهَا حَتَّى بَلَغَ السَّبْعِينَ ، وَلَا أَنْ أُغْوِلَ أَهْلَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَسَدُ جُوعَتِهِمْ وَأَكْسُو عَوْدَتِهِمْ فَأَكْفَتْ وَجُوهَهُمْ عَنِ النَّاسِ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَحْتَجَّ حَاجَةً وَحَاجَةً [وَحَاجَةً] وَمِثْلَهَا حَتَّى بَلَغَ عَشْرًا وَمِثْلَهَا وَمِثْلَهَا حَتَّى بَلَغَ السَّبْعِينَ .

۱۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ ایک حج میرے نزدیک محبوب تر ہے اس سے کہ آزاد کروں ایک غلام ایک غلام اور ایک غلام یہاں تک کہ یہ تعداد رس گنی ہو جائے یعنی تیس اور اس کی مثل یہاں تک کہ تیس کی تعداد ستر گنی ہو یعنی دو ہزار ایک سو تو اس سے زیادہ میرے لئے محبوب بات یہ ہوگی کہ میں مسلمانوں کے کسی خاندان کی اس طرح مدد کروں کہ ان کی بھوک کو روکوں ، یہ پسندیدہ ہے میرے نزدیک ایک حج سے ایک حج سے ایک حج سے یہاں تک کہ یہ تعداد رس گنی ہو یعنی تیس اور پھر یہ بڑھ کر ستر گنی ہو یعنی دو ہزار ایک سو۔

۱۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ صَاحِبِ الشَّعِيرِ ، عَنْ نَجَّارِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى مُوسَى عليه السلام أَنْ مِنْ عِبَادِي مَنْ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالْحَسَنَةِ فَأَحْكُمُهُ فِي الْجَنَّةِ : فَقَالَ مُوسَى : يَا رَبِّ وَمَا تِلْكَ الْحَسَنَةُ ؟ قَالَ يَمْسِي مَعَ أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ فِي قَصَا حَاجَتِهِ ، قُضِيَتْ أَوْ لَمْ تَقْضَ .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ اللہ نے موسیٰ کو وحی کی کہ میرا ایک بندہ مقرب بنے گا میرے ایک حسد کی وجہ سے میں اسے جنت میں حاکم بناؤں گا۔ حضرت موسیٰ نے پوچھا اے میرے پروردگار وہ کون سی نیکی ہے فرمایا اس بندے کی نیکی جو بندہ مومن کی حاجت بر لانے کے لئے نکلتا ہے چاہے وہ حاجت اس سے پوری ہو یا نہ ہو۔

۱۳ - الْحُسَيْنُ بْنُ نَجَّارٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ نَجَّارٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ أَنَاهُ أَخُوهُ الْمُؤْمِنُ فِي حَاجَةٍ فَإِنَّمَا هِيَ رَحْمَةٌ مِنَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى سَاقَهَا إِلَيْهِ ، فَإِنْ قِيلَ ذَلِكَ فَقَدْ وَصَلَهُ بَوْلَانِيْنَا وَهُوَ مَوْصُولٌ بِوَلَايَةِ اللَّهِ وَ إِنْ رَدَّ عَنْ حَاجَتِهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى قَضَائِهَا سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْهِ شُجَاعًا مِنْ نَابِئِهِ شُهُ فِي قَبْرِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، مَغْفُورًا لَهُ أَوْ مُعَذَّبًا فَإِنْ مَدَّهُ الطَّالِبُ كَانَ أَسْوَأَ خَالًا .

۱۳۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ جس کے پاس برادر مومن اپنی حاجت لے کر آئے تو یہ اللہ کی اس پر رحمت

ہے جو اسے پہنچ کر اس کے پاس لائی ہے۔ اگر اس نے حاجت پوری کر دی تو وہ ہماری ولایت کو پہنچ گیا اور اس سے ولایت خدا حاصل ہو گئی اور اگر باوجود قدرت رکھنے کے اس کی حاجت پوری نہ کی تو خدا اس پر آگ کا ایک سانپ مسلط کر دے گا جو قبر میں روز قیامت تک اس کو کاٹتا رہے گا چاہے وہ قیامت میں مغفور ہو یا معذّب۔ پس اگر طالب حاجت معذور رکھے تب بھی روکنے والا خراب حال میں رہے گا۔

۱۴۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَتَرُدُّ عَلَيْهِ الْحَاجَةُ لِأَخِيهِ فَلَا تَكُونُ عِنْدَهُ قَبِيحَةً بِهَا قَلْبُهُ ، فَيَدْخِلُهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِهَيْبَةِ الْجَنَّةِ .

۱۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب کسی مومن کے سامنے اس کا مومن بھائی اپنی حاجت پیش کرے اور اس کو پورا کرنے پر قنارد نہ ہو اور اس کا دل اس پر رحمیدہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے رنج کی وجہ سے اس کو جنت میں داخل کرے گا۔

دوسو بار ہواں باب

مومن کی حاجت برآری میں سعی کرنا

۲۱۲ (باب)

﴿السَّعْيُ فِي حَاجَةِ الْمُؤْمِنِ﴾

۱۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : مَشَى الرَّجُلُ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ يُكْتَبُ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَ يُعْحَقُّ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ ، وَيَرْفَعُ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ ، قَالَ : وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ : وَ يَعْتَدِلُ عَشْرَ رِقَابٍ وَ أَفْضَلُ مِنْ اغْتِكَافٍ شَهْرٍ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے مومن بھائی کی حاجت برآری کے لئے جانا یہ اجر رکھتا ہے کہ خدا اس نیکیاں لکھتا ہے اور دس گناہ محو کرتا ہے اور دس درجے بلند کرتا ہے اور میرا گمان ہے کہ حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ یہ اجر برابر ہے دس غلام آزاد کرنے کے اور افضل ہے مسجد الحرام میں ایک ماہ اعتکاف کرنے سے۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَادٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عِبَادًا فِي الْأَرْضِ يَسْتَعُونَ فِي حَوَائِجِ النَّاسِ ، هُمْ الْآمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَمَنْ أَدْخَلَ عَلَى مُؤْمِنٍ سُرُورًا فَرَّحَ اللَّهُ قَلْبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا کہ روئے زمین پر اللہ کے کچھ بندے ہیں جو لوگوں کی حاجت برآری میں سعی کرتے ہیں وہ روز قیامت بے خوف ہوں گے اور جو بندہ مومن کو خوش کرے گا اللہ روز قیامت اس کا دل خوش کرے گا۔

۳۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَدَّاءِ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ مَشَى فِي حَاجَةِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ أَطْلَعَهُ اللَّهُ بِخَمْسَةِ وَسَبْعِينَ أَلْفِ مَلَكٍ وَلَمْ يَرْفَعْ قَدَمًا إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ حَسَنَةً وَحَظَّ عَنْهُ بِهَا سِتَّةٌ وَ يَرْفَعُ لَهُ بِهَا دَرَجَةً ، فَإِذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِهَا أَجْرَ خَاجٍ وَمُفْتِيرٍ .

۳۔ فرمایا حضرت امام ابو جعفر علیہ السلام نے جو شخص اپنے مومن بھائی کی حاجت برآری کے لئے نکلے گا تو اللہ کے حکم سے پچھتر ہزار ملائکہ اس پر سایہ لگن ہوتے ہیں اور جو قدم اٹھاتا ہے ایک حسد اس کے نام لکھا جاتا ہے اور ایک گناہ اس کا محو ہوتا ہے اور ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور جب وہ اس کی حاجت بر لاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو حج و عمرہ کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

۴۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ ، عَنْ صَدَقَةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ حُلْوَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لِأَنَّ أَمِيشِي فِي حَاجَةِ أَخِي لِي مُسْلِمٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَلْفَ نَسَمَةٍ وَأَحْمِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَلَى أَلْفِ قَرَسٍ مُسَرَّجَةً مُلْجَمَةً .

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے برادر مسلم کی حاجت روانی کے لئے میرا جانا میرے لئے زیادہ محبوب ہے ہزار غلام آزاد کرنے اور سیل اللہ لوگوں کیلئے ہزار زین کسا اور لگام والے گھوڑوں پر سوار کرنے سے۔

۵۔ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ اليماني ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يَمْشِي لِأَخِيهِ الْمُؤْمِنِ فِي حَاجَةٍ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ حَسَنَةً ، وَحَظَّ عَنْهُ بِهَا سِتَّةٌ ، وَرَفَعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً ، وَزَيْدٌ بَعْدَ ذَلِكَ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَ شَفِيعٌ فِي عَشْرِ حَاجَاتٍ .

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو میں اپنے برادر موسیٰ کی حاجت برآری کے لئے نکلتا ہے خدا ہر قدم پر اس کے نام ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک گناہ اس کا محو کرتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے اور اس کے بعد فرمایا دس نیکیاں لکھتا ہے اور دس حاجتیں پوری کرتا ہے۔

۶۔ رِذَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ سَعَى فِي حَاجَةِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ ، طَلَبَ وَجْهَ اللَّهِ كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ ، يَغْفِرُ فِيهَا لِأَقَارِبِهِ وَجِبَرَانِهِ وَإِخْوَانِهِ وَمَعَارِفِهِ ، وَمَنْ صَنَعَ إِلَيْهِ مَعْرُوفًا فِي الدُّنْيَا فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ قِيلَ لَهُ : ادْخُلِ النَّارَ فَمَنْ وَجَدْتَهُ فِيهَا صَنَعَ إِلَيْكَ مَعْرُوفًا فِي الدُّنْيَا فَأَخْرِجْهُ بِإِذْنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَاصِبًا .

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کسی کرے اپنے برادر موسیٰ کی حاجت برآری میں تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہزار نیکیاں لکھتا ہے اور بخشتا ہے اس کے رشتہ داروں، پڑوسیوں، بھائیوں اور جان پہچان والوں اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ نیکی کریں اور ناصبی کے سوا اس نیکی کو اجازت ہوگی کہ وہ اس کو جہنم سے نکالے۔

۷۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ سَعَى فِي حَاجَةِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ فَأَجْتَهَدَ فِيهَا فَأَجْرَى اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ قَضَاءَ مَا كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ حَجَّةً وَعُمْرَةً وَاعْتِكَافَ شَهْرَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَصِيَامَ مَهْمَا وَإِنْ اجْتَهَدَ فِيهَا وَلَمْ يُجِرِ اللَّهُ قَضَاءَ مَا عَلَى يَدَيْهِ كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ حَجَّةً وَعُمْرَةً .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جو کوئی کسی برادر مسلم کی حاجت برآری کے لئے کوشش کرے اور خدا اس کے ہاتھ سے وہ ضرورت پوری کر دے تو خدا اس کے نامہ اعمال میں حج و عمرہ اور دو مہینے کے اعتکاف کا جو مسجد الحرام میں کیا گیا ہو اور وہ دو ماہ روزے رکھے ہوں۔ ثواب عطا فرماتا ہے اور اگر باوجود کوشش کے وہ حاجت برآری نہ کر سکے تب بھی حج و عمرہ کا ثواب اس کو مل جائے گا۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ! عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَفَى بِالْعَمْرِ اعْتِمَادًا عَلَى أَخِيهِ أَنْ يُنْزَلَ بِهِ حَاجَتُهُ .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ کافی ہے آدمی کو اپنے بھائی پر یہ اعتماد کہ وہ اپنی حاجت اس سے

بیان کرے۔

۹۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يُقَالُ لَهُ : مَيْمُونٌ فَشَكَا إِلَيْهِ مَعْدُ الرَّكْرَاءِ عَلَيْهِ فَقَالَ لِي : قُمْ فَأَعِنِ أَخَاكَ ، فَقُمْتُ مَعَهُ فَبَسَّسَ اللَّهُ كِرَامَهُ ، فَرَجَعْتُ إِلَى مَجْلِسِي ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَا صَنَعْتَ فِي حَاجَةِ أَخِيكَ ؟ قُلْتُ : قَضَاهَا اللَّهُ - يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي - فَقَالَ : أَمَا إِنَّكَ أَنْ تُعِينَ أَخَاكَ الْمُسْلِمَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ طَوَافِ أَسْبُوحِ الْبَيْتِ مُتَمَتِّكًا ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ رَجُلًا أَتَى الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عليه السلام فَقَالَ : يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَعْيَسِي عَلَى قَضَاءِ حَاجَةٍ ، فَأَتَمَعْتُ وَقَامَ مَعَهُ فَمَرَّ عَلَى الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فَقَالَ لَهُ : أَيْنَ كُنْتَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ تَسْتَعِينُهُ عَلَى حَاجَتِكَ ؟ قَالَ : قَدْ فَعَلْتُ - يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي - فَذَكَرْتُ أَنَّهُ مَعْتَكِفٌ فَقَالَ لَهُ : أَمَا إِنَّهُ لَوْ أَعَانَكَ كَانَ خَيْرَ آلِهِ مِنْ أَعْيَانِكَا فِيهِ شَهْرًا .

۹۔ صفوان جمال کہتا ہے کہ میں صادق آل محمد کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص جو اہل مکہ سے آکر کہنے لگا کہ کہہ کر ایسے شتراں ادا کرنے کی دشواری پیش آرہی ہے حضرت نے مجھ سے فرمایا۔ اُسٹھ اور اپنے بھائی کی مدد کر مہینے اس کے ساتھ گیا اور کر ایہ کی مشکل آسان کر کے پھر بیٹھا آیا حضرت نے فرمایا تم نے کیا کیا میں نے کہا میں آپ پرندہ اہوں میں نے اس کی ضرورت کو پورا کر دیا۔ فرمایا تیرا اپنے بھائی کی یہ مدد کرنا میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے سات طوافوں سے خان کعبہ کے ، پھر فرمایا۔ ایک شخص امام حسن سے کہنے لگا کہ ایک ضرورت میں میری مدد کیجئے حضرت نے جوتا پہنا اور اس کے ساتھ چلے حضرت امام حسین علیہ السلام کی طرف سے گزرے آپ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے آپ نے اس شخص سے کہا۔ تو نے اپنی حاجت امام حسین سے کیوں نہ بیان کی ، اس نے کہا میں نے چاہا تو تھا لیکن دربان نے کہا کہ حضرت اعتکاف میں ہیں فرمایا اگر تو کہتا اور حضرت اعانت کرتے تو یہ ان کے ایک ماہ کے اعتکافات سے بہتر ہوتا۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ : عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ : عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنِ ابْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : الْخَلْقُ عِيَالِي ، فَأَحْبَبُّهُمْ إِلَيَّ الطُّفُّهُمْ بِهِمْ وَأَسْأَلُهُمْ فِي خَوَائِجِهِمْ .

۱۰۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ مخلوق میری عیال ہے پس میرے لئے ان میں سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو ان پر سب سے زیادہ مہربان ہے اور ان کی حاجت پوری کرنے میں سب سے زیادہ کوشش کرنے والا ہے۔

۱۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عِمَارَةَ قَالَ : كَانَ حَمَّادُ بْنُ أَبِي حَنِيفَةَ إِذَا لَقِيَ قَالَ : كَرِهَ زَعْلَتِي حَدِيثَكَ ، فَأَحَدْتُهُ ، قُلْتُ : دُرَيْثًا أَنَّ عَائِدَ بْنَ إِسْرَائِيلَ كَانَ إِذَا بَلَغَ الْغَايَةَ فِي الْعِبَادَةِ صَارَ مَشَاءً فِي حَوَائِجِ النَّاسِ عَائِيًّا بِمَا يَصْلِحُهُمْ .

۱۱۔ ابو عمارہ نے بیان کیا کہ حماد بن ابو حنیفہ نے مجھ سے کہا کہ بیان کرو وہ بات جو آئمہ سے سنی ہے میں نے کہا ہم سے یہ روایت کی گئی ہے کہ بنی اسرائیل کا ایک عابد جب عبادت کے آخری درجہ کو پہنچا تو لوگوں کی قضائے حاجت میں سعی کرنے اور ان کے معاملات کی اصلاح میں مشغول رہنے لگا۔

دوسو تیرہواں باب مرد مومن کے کرب کو دور کرنا

((باب)) ۲۱۳

﴿تَفْرِيجُ كَرْبِ الْمُؤْمِنِ﴾

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقَبٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ زَيْنِ الشَّحَامِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : مَنْ أَعَانَ أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ اللَّيْثَانَ اللَّيْثَانِ عِنْدَ جَهَنَّمَ فَقَسَّ كَرْبَهُ وَأَعَانَهُ عَلَى نَجَاحِ حَاجَتِهِ كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِذَلِكَ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ رَحْمَةً مِنَ اللَّهِ ، يُعْجِلُ لَهُ مِنْهَا وَاحِدَةً يَصْلُحُ بِهَا أَمْرَ مَشْيِهِ وَيَدَّخِرُ لَهُ إِحْدَى وَسَبْعِينَ رَحْمَةً لِأَفْرَاجِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَأَهْوَالِهِ

۱۔ راوی نے کہا میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ جو شخص فریاد رسی کرتا ہے اپنے برادر مومن کی اس کے اضطراب و درماندگی میں اور دور کرتا ہے اس کی تکلیف کو اور مدد کرتا ہے اس کی حاجت کے بر لانے میں، اللہ تعالیٰ اس کے لئے بہتر رحمتیں لکھتا ہے ان میں سے ایک اس دنیا میں دیتا ہے تاکہ امر معاش میں سہولت ہو اور بہتر ذخیرہ کرتا ہے روز قیامت میں خوف دور کرنے کے لئے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ أَعَانَ مُؤْمِنًا نَفْسَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ ثَلَاثًا وَسَبْعِينَ كَرْبَةً وَاحِدَةً فِي الدُّنْيَا

وَسَبْعِينَ كُرْبَةً عِنْدَ كُرْبَتِهِ الْعُظْمَى ، قَالَ : حَيْثُ يَتَشَاغَلُ النَّاسُ بِأَنْفُسِهِمْ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو کوئی برادر مومن کی امانت کرے گا اللہ اس کی ۷۳ مصیبتوں کو دور کرے گا ان میں سے ایک اس دنیا میں اور ۷۲ قیامت کی مصیبت عظمیٰ میں جب کہ لوگ اپنی اپنی مصیبتوں میں مبتلا ہوں گے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ نَعِيمٍ ، عَنْ مِسْمَعِ أَبِي سَلَارٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : مَنْ نَفَسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كَرْبَ الْآخِرَةِ وَخَرَجَ مِنْ قَبْرِهِ وَهُوَ تَلِيحُ الْفُؤَادِ وَمَنْ أَطْعَمَهُ مِنْ جُوعٍ أَطْعَمَهُ اللَّهُ مِنْ ثَمَارِ الْجَنَّةِ وَمَنْ سَقَاهُ شَرْبَةً سَقَاهُ اللَّهُ مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ .

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے سنا جو کوئی بندہ مومن کی ایک تکلیف کو دور کرے گا اللہ اس کے اضطراب کو روز قیامت دور کرے گا اور وہ اپنی قبر سے مطمئن اور رحمت خدا کا امیدوار ہو کر نکلے گا اور جو بھوک میں کھانا دے گا خدا اس کو جنت کے پھل کھلائے گا اور جو پیاس میں پانی پلائے گا۔ اللہ عز و جل اس کو بہشت کی شرابِ خالص سے سیراب کرے گا۔

۴۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوُشَّاءِ ، عَنْ الرِّضَا ﷺ قَالَ : مَنْ فَرَاحَ عَنْ مُؤْمِنٍ فَرَاحَ اللَّهُ عَنْ قَلْبِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

۴۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی کسی مومن کی تکلیف دور کرے گا اس کا دل خوش کرے گا اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کا دل خوش کرے گا۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَخْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ دَرْبِجِ الْمُحَارَبِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : أَيُّمَا مُؤْمِنٍ نَفَسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً وَهُوَ مُعْسِرٌ يَسِّرَ اللَّهُ لَهُ حَوَائِجَهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ، قَالَ : وَمَنْ سَرَّ عَلَى مُؤْمِنٍ عَوْرَةً يَخَافُهَا سَرَّ اللَّهُ عَلَيْهِ سَبْعِينَ عَوْرَةً مِنَ عَوْرَاتِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ، قَالَ : وَاللَّهِ فِي عَوْنِ الْمُؤْمِنِ مَا كَانَ الْمُؤْمِنُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ فَانْتَفِعُوا بِالْعِظَةِ وَارْتَعَبُوا فِي الْخَيْرِ

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا جو بندہ مومن کسی بندہ مومن کی تکلیف دور کرے گا۔ درآنحالیکہ وہ تندرست ہو تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی حاجتوں کو پورا کر دے گا۔ اور فرمایا

اللہ عزوجل اس مومن کا مدد کرے جو دوسرے مومن کی مدد کرے تم نصیحت سے فائدہ حاصل کرو اور نیکی کی طرف راغب ہو۔

دوسو چودہواں باب

مومن کو کھانا کھلانا

۲۱۴۔ (بَابُ إِطْعَامِ الْمُؤْمِنِ)

۱۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي يَحْيَى الْوَاسِطِيِّ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَشْبَعَ مُؤْمِنًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَ مَنْ أَشْبَعَ كَافِرًا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَمْلَأَ جَوْفَهُ مِنَ الرَّقُومِ ، مُؤْمِنًا كَانَ أَوْ كَافِرًا

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کسی مومن کو سیر کرے گا اس پر جنت واجب ہے اور جو کافر کو سیر کرے تو سزاوار ہے خدا کے لئے کہ اس کا پیٹ رقوم سے پُر کرے۔ چلے کھانا کھلانے والا مومن ہو یا کافر۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لِأَنَّهُ أُطْعِمَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُطْعِمَ أَقْقَامًا مِنَ النَّاسِ ، قُلْتُ : وَمَا أَقْقَامٌ ؟ قَالَ : مِائَةُ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اگر میں کھانا دوں ایک شخص کو مسلمانوں میں سے جو صاحب ایمان ہو تو میرے لئے وہ بہتر ہے اہل تاجیہ یعنی اطرافِ جناب کے ان ایک لاکھ یا زیادہ مسلمانوں کے کھانا کھلانے سے جو بظاہر مسلمان ہوں

۳۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ أَطْعَمَ ثَلَاثَةَ تَقَرَّرَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَطْعَمَهُ اللَّهُ مِنْ ثَلَاثِ جَنَّاتٍ فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ : الْفِرْدَوْسِ وَجَنَّةِ عَدْنٍ وَطُوبَى [وَأَشَجَرَةٍ تَخْرُجُ مِنْ جَنَّةِ عَدْنٍ ، غَرَسَهَا رَبُّنَا بَيْدَهُ .

۳۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو تین مسلمانوں کو کھانا کھلائے تو خدا اس کو تین جنتوں سے کھانا دے گا اول فردوس دوسرے جنتِ عدن تیسرے طوبی سے جو جنتِ عدن کا درخت ہے اور جس کو ہمارے رب نے

اپنے دستِ قدرت سے بویا ہے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَا مِنْ رَجُلٍ يُدْخِلُ بَيْتَهُ مُؤْمِنِينَ قَطُّ فَيُطْعِمُهُمَا شَيْعَهُمَا إِلَّا كَانَ ذَلِكَ أَفْضَلَ مِنْ عِثْقِ نَسَمَةٍ.

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس کے گھر میں دو مومن داخل ہوں اور وہ انھیں کھانا کھلا کر سیر کرے تو یہ ایک بندہ آزاد کرنے سے بہتر ہے۔

۵۔ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليہ السلام قَالَ: مَنْ أَطْعَمَ مُؤْمِنًا مِنْ جُوعٍ أَطْعَمَهُ اللَّهُ مِنْ ثَمَارِ الْجَنَّةِ وَمَنْ سَقَى مُؤْمِنًا مِنْ ظَمَأٍ سَقَاهُ اللَّهُ مِنَ الرَّحِيْقِ الْمَخْتَوِي.

۵۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے جو کوئی بھوک میں ایک بندہ و مومن کو کھانا دے خدا اس کو جنت کے پھولوں سے کھانا دے گا اور جو پیاسے مومن کو پانی پلائے گا اللہ اس کو جنت کی سرسبز شراب سے سیراب کرے گا۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليہ السلام قَالَ مَنْ أَطْعَمَ مُؤْمِنًا حَتَّى يُشْبِعَهُ لَمْ يَنْدِ أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ مَا لَهُ مِنَ الْآخِرَةِ فِي الْآخِرَةِ، لَا مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ، ثُمَّ قَالَ: مِنْ مُوجِبَاتِ الْمَقْرَةِ إِطْعَامُ الْمُسْلِمِ السَّغِيانِ ثُمَّ تَلَا قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَأَوْطِئْتُمْ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْتَبَقَةٍ يَوْمَ تَأْتِيكُمْ أَوْ مَسْكِنًا أَوْ مَرْتَبَةً»

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ جو مومن کو شکم سیر کھانا کھلائے تو اس کے ثواب آخرت کو مخلوق میں کوئی نہیں جان سکتا۔ رب العالمین اللہ کے سوا نہ اس کا علم ملک مقرب کو یہ نہ نبی مرسل کو پھر نہ مایا اسباب مغفرت سے بھوکے مسلمان کو کھانا کھانا ہے پھر یہ آیت پڑھی یا کھانا کھانا بھوک کے دن رشتہ دار یتیم کو یا خاکسار محتاج کو۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ، عَنِ الشَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليہ السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ سَقَى مُؤْمِنًا شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ مِنْ حَيْثُ يَقْدِرُ عَلَى الْمَاءِ أَنْعَاهُ اللَّهُ يَكِلَ شَرْبَةً سَبْعِينَ أَلْفَ حَسَنَةٍ وَإِنْ سَقَاهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَقْدِرُ عَلَى الْمَاءِ فَكَأَنَّمَا أَغْتَقَ عَشْرَ رِقَابٍ مِنْ وَلَدِ إِبْرَاهِيمَ.

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو بانی پلانے کی قدرت رکھتے ہوئے کسی بندہ مومن کو پانی پلائے تو گویا اس نے اولاد اسماعیل علیہ السلام سے دس غلام آزاد کئے۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْسٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ نَعِيمٍ الصَّخَّافِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَتُحِبُّ إِخْوَانَكَ يَا حُسَيْنُ ؟ قُلْتُ ، نَعَمْ ، قَالَ : تَنْفَعُ فَقَرَاهُمْ قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : أَمَّا إِنَّهُ يَحِقُّ عَلَيْكَ أَنْ تُحِبَّ مَنْ يُحِبُّ اللَّهَ ، أَمَا اللَّهُ لَا تَنْفَعُ مِنْهُمْ أَحَدًا حَتَّى تُحِبَّهُ ، أَتَدْعُوهُمْ إِلَى مِثْلِكَ ؟ قُلْتُ نَعَمْ مَا أَكُلُ إِلَّا وَمَعِيَ مِنْهُمْ الرَّجُلَانِ وَالثَلَاثَةُ وَالْأَقْلُ وَالْأَكْثَرُ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : أَمَّا إِنْ فَضَلْتُمْ عَلَيْكَ أَغْظَمَ مِنْ فَضْلِكَ عَلَيْهِمْ ، قُلْتُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ أَطْعِمُهُمْ طَعَامِي وَ أَوْطِئُهُمْ رَحْلِي وَيَكُونُ فَضْلُهُمْ عَلَيَّ أَغْظَمَ ؟ قَالَ : نَعَمْ إِنْهُمْ إِذَا دَخَلُوا مِثْلَكَ دَخَلُوا بِمَغْفِرَتِكَ وَمَغْفِرَةٍ عِيَالِكَ وَإِذَا خَرَجُوا مِنْ مِثْلِكَ خَرَجُوا بِذُنُوبِكَ وَذُنُوبِ عِيَالِكَ

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اے حسین بن نعیم دوست رکھتا ہے اپنے بھائیوں کو میں نے کہا ہاں۔ فرمایا پس نفی مومنین نقرار کو میں نے کہا اچھا، فرمایا ہمزاد ہے تیرے لئے کہ دوست رکھنا اس کو جو اللہ کو دوست رکھے۔ خدا کی قسم تو نفع نہ پہنچائے گا کسی کو جب تک اس کو دوست نہ رکھے۔ کیا تو اپنے گھر ان کو نہیں بلاتا۔ میں نے کہا بلاتا ہوں اور جب تک دو تین یا اس سے کم و بیش نہ ہوں کھانا نہیں کھاتا۔ حضرت نے فرمایا ان کی فضیلت تیرے اوپر زیادہ ہے بہ نسبت اس فضیلت کے جو تجھے ان پر ہے۔ میں نے کہا یہ کیسے میں ہی انھیں کھانا دوں انھیں فرش پر بٹھاؤں اور پھر بھی ان کو میرے اوپر فضیلت ہو۔ فرمایا ہاں جب وہ تیرے گھر میں داخل ہوتے ہیں تو تیری اور تیرے عیال کی مغفرت کے ساتھ داخل ہوتے ہیں اور جب تیرے گھر سے نکلتے ہیں تو تیری عیال کے گناہ سے نکلتے ہیں۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ السَّوَّائِيِّ قَالَ : ذُكِرَ أَصْحَابُنَا عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَا أَتَدْعُو وَلَا أَتَمَسُّي الْأَوْعَى مِنْهُمْ الْإِثْنَانِ وَالثَلَاثَةُ وَأَقْلُ وَأَكْثَرُ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : فَضْلُهُمْ عَلَيْكَ أَغْظَمَ مِنْ فَضْلِكَ عَلَيْهِمْ ، قُلْتُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ كَيْفَ وَأَنَا أَطْعِمُهُمْ طَعَامِي وَأَتَقِئُ عَلَيْهِمْ مِنْ مَالِي وَأُخَذِيهِمْ عِيَالِي ؟ فَقَالَ : إِنْهُمْ إِذَا دَخَلُوا عَالِيكَ دَخَلُوا بِرِزْقٍ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كَثِيرٍ وَإِذَا خَرَجُوا خَرَجُوا بِالْمَغْفِرَةِ لَكَ

۹۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کے سامنے ہمارے اصحاب کا ذکر آیا۔ میں نے کہا جب تک

ان میں سے دو تین یا کم بیش نہ ہوں میں نہ دن کا کھانا کھاتا ہوں نہ رات کا حضرت نے فرمایا کہ ان کی نفیلت تجھ پر زیادہ ہے نسبت تیری نفیلت کے ان پر، میں نے کہا یہ کیسے، میں ان کو کھانا دوں، مال ان پر خرچ کروں میرے گھروالے ان کی خدمت کریں پھر بھی نفیلت انہی کی ہو۔ فرمایا جب وہ تیرے گھر میں داخل ہوتے ہیں تو اللہ کا رزق کثیر آتا ہے اور جب جلتے ہیں تو تیرا مغفرت کا سامان ہوتا ہے۔

۱۰۔ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ بْنِ مُقَرَّنٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الدُّمَشَاقِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَأَنْ أَطْعِمَ رَجُلًا مُسْلِمًا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَفْقًا مِنَ النَّاسِ. قُلْتُ : وَكَيْفَ الْأَفْقُ ؟ فَقَالَ : عَشْرَةُ آلَافٍ .

۱۰۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ ایک مرد مسلمان کو کھانا دینا میرے نزدیک ایک افق عوام آزاد کرنے سے بہتر ہے میں نے پوچھا افق سے کیا مراد ہے فرمایا۔ دس ہزار۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ رِبْعِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام مَنْ أَطْعَمَ أَخَاهُ فِي اللَّهِ كَانَ لَهُ مِنَ الْآخِرِ مِثْلُ مَنْ أَطْعَمَ قِطَامًا مِنَ النَّاسِ، قُلْتُ : وَمَا الْقِطَامُ [مِنْ النَّاسِ] ؟ قَالَ : مِائَةُ أَلْفِ مِئَةِ النَّاسِ.

۱۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو خوشنودی خدا کے لئے اپنے بھائی کو کھانا کھلاتا ہے ایسا ہے جیسے لوگوں کے قِطَام کو کھلاتا ہے میں نے پوچھا قِطَام سے کیا مراد ہے۔ فرمایا ایک لاکھ آدمی۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكِيمِ، عَنْ سَدِيدِ بْنِ الْعِزِّ فِي قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَا مَنَعَكَ أَنْ تُعْتِقَ كُلَّ يَوْمٍ نَسَمَةً ؟ قُلْتُ : لَا يَحْتَمِلُ مَالِي ذَلِكَ . قَالَ : تَطْعِمُ كُلَّ يَوْمٍ مُسْلِمًا ، فَقُلْتُ : مُوسِرًا أَمْ مُعْسِرًا ؟ قَالَ : فَقَالَ : إِنَّ الْمَوْسِرَ قَدْ يَشْتَبِيهِ الطَّعَامُ .

۱۲۔ سدید بن العزیز نے کہا کہ مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ تجھے کس چیز نے روکا اس سے کہ تو ہر روز ایک غلام آزاد کرے، میں نے کہا میں اس کا تحمل نہیں ہو سکتا یعنی اتنی دولت میرے پاس نہیں، فرمایا ایک مسلمان کو کھانا کھلایا کہ میں نے کہا چاہے مالدار ہو یا غریب، فرمایا مالدار بھی کبھی خواہش طعام رکھتا ہے۔

۱۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ مَقْوَانَ الْجَمَّالِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : أَكَلَةٌ يَأْكُلُهَا أَخِي الْمُسْلِمُ عِنْدِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ رَقَبَةً .

۱۳۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ کوئی مسلمان بھائی اگر میرے پاس کھانا کھائے تو وہ میرے نزدیک ایک غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے

۱۴۔ عَنْهُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَأَنْ أَشْبِعَ رَجُلًا مِنْ إِخْوَانِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَدْخُلَ سُوقَكُمْ هَذَا قَاتِنًا وَمِنْهَا رَأْسًا فَأَغْنِيَهُ .

۱۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اگر میں اپنے مسلمان بھائیوں میں سے ایک بھائی کو سیر کر دوں تو وہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ تمہارے بازار میں جا کر ایک غلام خریدوں اور آزاد کر دوں۔

۱۵۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي بَانَ بْنِ عُمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَأَنْ آخُذَ خَمْسَةَ دَرَاهِمٍ [وَأَدْخُلَ إِلَى سُوقِكُمْ هَذَا قَاتِنًا بِهَا الطَّعَامُ وَأَجْمَعُ نَقْرًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ نَسَمَةً .

۱۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اگر میں تمہارے بازار سے پانچ درہم کا کھانا خرید کر کے کچھ مسلمانوں کو کھلاؤں تو وہ میرے لئے ایک غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

۱۶۔ عَنْهُ ، عَنْ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَبَّلَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا مَا يَعْدِلُ عُنُقَ رَقَبَةٍ ؟ قَالَ : إِطْعَامُ رَجُلٍ مُسْلِمٍ .

۱۷۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ غلام آزاد کرنے کے مساوی اور کیا ہے۔ فرمایا ایک مومن کو کھانا کھلا دینا۔

۱۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عَقَبَةَ ، عَنْ أَبِي سَبَلٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَا أَرَى شَيْئًا يَعْدِلُ زِيَارَةَ الْمُؤْمِنِ إِلَّا إِطْعَامُهُ وَحَقُّ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُطْعِمَ مَنْ أَطْعَمَ مُؤْمِنًا مِنْ طَعَامِ الْجَنَّةِ .

۱۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے سوائے مومن کو کھانا کھلانے کے کوئی اور چیز ثواب میں زیارت مومن کے برابر نہیں۔ اللہ کے لئے سزاوار ہے کہ وہ جنت کا کھانا اس شخص کو دے جو کسی مومن کو کھانا کھلائے۔

۱۸۔ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَعْلُومٍ، عَنْ سَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ رِفَاعَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَأَنْ أُطْعِمَ مُؤْمِنًا مُخْتِاجًا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَزُورَهُ، وَلَأَنْ أَزُورَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ عَشْرَ قَابِ.

۱۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے محتاج مومن کو کھانا دینا میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے اس کی زیارت کرنے سے اور اس کی زیارت کرنا زیادہ محبوب ہے دس غلام آزاد کرنے سے۔

۱۹۔ سَالِحُ بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ وَبَرْبَدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ أَطْعَمَ مُؤْمِنًا مُوسِرًا كَانَ لَهُ يَعْدِلُ رَقَبَةً مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ يُنْقِذُهُ مِنَ الذَّبْحِ، وَمَنْ أَطْعَمَ مُؤْمِنًا مُخْتِاجًا كَانَ لَهُ يَعْدِلُ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ يُنْقِذُهَا مِنَ الذَّبْحِ.

۱۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کرجہ دار مومن کو کھلائے تو یہ ایسا ہے جیسے اولاد اسماعیل سے دس آدمیوں کو ذبح ہونے سے بچالیا اور ایک مومن محتاج کو کھانا کھلانا ایسا ہے جیسے اولاد اسماعیل سے سو غلاموں کو ذبح سے بچالیا۔

۲۰۔ سَالِحُ بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَصْرِ بْنِ فَاوُوسَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لِأَطْعَامِ مُؤْمِنٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ عِتْقِ عَشْرِ قَابٍ وَعَشْرِ حَجَجٍ، قَالَ: قُلْتُ: عَشْرَ قَابٍ وَعَشْرَ حَجَجٍ؟ قَالَ: فَقَالَ: يَا نَصْرُ! إِنْ لَمْ تُطْعِمُوهُ مَاتَ أَوْ تَذَلُّوهُ فَيَجِيءَ إِلَى نَاصِبٍ فَيَسْأَلُ لَوَ الْوَيْلَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ مَسْأَلَةِ نَاصِبٍ، يَا نَصْرُ! مَنْ أَخْبَا مُؤْمِنًا فَكَانَ زَمًا أَخْبَا النَّاسَ جَمِيعًا فَإِنْ لَمْ تُطْعِمُوهُ فَقَدْ أَمْسَمُوهُ وَإِنْ أَطْعَمْتُمُوهُ فَقَدْ أَحْيَيْتُمُوهُ.

۲۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک مومن کو کھانا کھلانا میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے دس غلام آزاد کرنے اور دس حج کرنے سے، میں نے تعجب سے کہا۔ دس غلام آزاد کرنے اور دس حج کرنے سے۔ فرمایا۔ اے نصر! اگر تم اسے کو کھانا نہ دو گے تو یا تو وہ بھوک سے مر جائے گا یا کسی ناصبی سے جا کر سوال کرنے پر تم اسے مجبور کرو گے۔ اس سے تو اس کا مرجانا بہتر ہے۔ اے نصر! جس نے ایک مومن کو زندہ کیا اس نے گویا سب لوگوں کو زندہ کیا۔ پس اگر تم نے اس کو کھلایا تو گویا اسے مار ڈالا اور اگر کھانا دیا تو اس کو زندہ کر لیا۔

دوسویں درہواں باب

مومن کو لباس پہنانا

۲۱۵ (بَابُ مَنْ كَسَا مُؤْمِنًا)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ كَسَا أَخَاهُ كِسْوَةً شَنَاءَ أَوْ صَنِفَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَكْسُوهُ مِنْ ثِيَابِ الْجَنَّةِ وَأَنْ يَهْوِيَ عَلَيْهِ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ وَأَنْ يُوْتِيعَ عَلَيْهِ فِي قَبْرِهِ وَأَنْ يُلْقَى الْمَلَائِكَةُ إِذَا خَرَجَ مِنْ قَبْرِهِ بِالْبُشْرَى وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ: وَتَلْقَاهُمْ الْمَلَائِكَةُ هَذَا يَوْمَكُمْ الَّذِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ

۲۱/۱۰۳۳
انیسار

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے اپنے بھائی کو جاڑے یا گرمی کا لباس پہنایا۔ خدا اس کو جنت کا لباس پہنائے گا اور نزع کی سختی کو اس پر آسان کر دے گا اور اس کی قبر کو کشادہ کر دے گا اور جب قبر سے نکلے گا تو ملائکہ اس سے مل کر جنت کی بشارت دیں گے جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے۔ ملائکہ ان سے مل کر کہیں گے یہی وہ دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا

۲۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ كَسَا أَحَدًا مِنْ فَقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ ثَوْبًا مِنْ عُرِّي أَوْ أَعَانَهُ بِشَيْءٍ مِمَّا يَقُوْنَهُ مِنْ مَعْشِيَةٍ، وَكَلَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِسَبْعَةِ آلَافِ مَلَكٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، تَسْتَغْفِرُونَ لِكُلِّ ذَنْبٍ عَمِلَهُ إِلَى أَنْ يَنْفَخَ فِي الصُّورِ

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کسی برہنہ محتاج مسلمان کو لباس پہنائے اور اس کی روزی کے متعلق کسی امر میں مدد کرے تو خدا ستر ہزار فرشتوں کو معین کرتا ہے کہ جو اس کے لئے نفع، صور کے وقت تک اس کے ہر ایک گناہ کے لئے استغفار کرتے رہیں۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ كَسَا أَحَدًا مِنْ فَقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ ثَوْبًا مِنْ عُرِّي أَوْ أَعَانَهُ بِشَيْءٍ مِمَّا يَقُوْنَهُ مِنْ مَعْشِيَةٍ، وَكَلَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِسَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ تَسْتَغْفِرُونَ لِكُلِّ ذَنْبٍ عَمِلَهُ

إِلَى أَنْ يُفْتَحَ فِي الصُّورِ .

۳۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو کسی محتاج مسلمان کو بحالت برستگی لباس پہنائے گا یا روزی کے معاملہ میں اس کی مدد کرے گا تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتوں کو معین کرے گا کہ وہ اس سے صادر ہونے والے ہر گناہ کے لئے استغفار کریں۔ یہاں تک کہ صور پھونکا جائے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي حَمَزَةَ الثَّمَالِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام [قَالَ :] مَنْ كَسَا مُؤْمِنًا كِسَاءَ اللَّهِ مِنَ الثِّيَابِ الْحُضُورِ . وَقَالَ فِي حَدِيثٍ آخَرَ : لَا يَزَالُ فِي ضَمَانِ اللَّهِ مَا ذَامَ عَلَيْهِ سِلْكُ .

۴۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے جو کسی مومن کو لباس پہنائے گا اللہ اس کو جنت کا لباس پہنائے گا اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ وہ خدا کی حفاظت میں رہے گا جب تک اس محتاج کے بدن پر اس لباس کا ایک تار بھی ہوگا

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : مَنْ كَسَا مُؤْمِنًا ثَوْبًا مِنْ عُرِي كِسَاءِ اللَّهِ مِنْ إِسْتَبْرَقِ الْجَنَّةِ وَمَنْ كَسَا مُؤْمِنًا ثَوْبًا مِنْ غَنَى لَمْ يَزَلْ فِي سِتْرِ مِنَ اللَّهِ مَا بَقِيَ مِنَ الثَّوْبِ خِرْقَةً .

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی برستگی میں کسی مومن کو لباس پہنائے گا تو خدا اس کو بہشتی لباس پہنائے گا اور جو بحالت مالداری پہنائے گا وہ اللہ کی پردہ پوشی میں رہے گا جب تک اس لباس کا ایک ٹکڑا بھی باقی ہے۔

دوسو سو لہواں باب مومن پر مہربانی کرنا اور اس کی عزت کرنا

(بَابُ ۲۱۶)

۵ (فِي انْطِطَاعِ الْمُؤْمِنِ وَإِكْرَامِهِ)

۱۔ عُثْمَانُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَيْسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ هَاشِمٍ ، عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَخَذَ مِنْ وَجْهِ أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ قِدَاءَ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ ، وَمَنْ تَبَسَّمَ فِي وَجْهِ أَخِيهِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَةٌ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے جو اپنے مومن بھائی کے چہرہ سے حسن و خاشاک دور کرے تو اللہ اس کے لئے دس نیکیاں لکھتا ہے اور جو بندہ مومن کے چہرے پر تسم لائے تو اس کے لئے ایک نیکی لکھتا ہے۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَالَ لِأَخِيهِ الْمُؤْمِنِ : مَرَحَبًا كَتَبَ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ مَرَحَبًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو اپنے مومن بھائی سے مرحبا کہے اللہ تعالیٰ قیامت تک اس کے لئے خوش آمدید لکھتا ہے۔

۳۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَتَاهُ أَخُوهُ الْمُسْلِمُ فَأَكْرَمَهُ فَإِنَّمَا أَكْرَمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ .

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جس کے پاس کوئی مومن بھائی آئے اور وہ اس کا اکرام کرے تو اللہ اس کا اکرام کرتا ہے۔

۴۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ مَخْبُوبٍ ، عَنْ نَصْرِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الْخَارِثِ بْنِ التَّعْمَانِ ، عَنِ النُّهَيْمِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا فِي أُمَّتِي عَبْدٌ أَلْطَفَ أَخَاهُ فِي اللَّهِ بِشَيْءٍ مِنْ لُطْفٍ إِلَّا أَخَذَهُ اللَّهُ مِنْ خَدَمِ الْجَنَّةِ .

۴۔ رسول اللہ نے فرمایا جو کوئی میری امت میں اپنے بھائی پر کسی چیز سے بھی مہربانی کرے گا تو اللہ اس کی خدمت کے لئے جنت کے خادم مقرر کرے گا۔

۵۔ وَعَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ يَكْرِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ ، ابْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ أَكْرَمَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ بِكَلِمَةٍ يُلْطَفُ بِهَا وَقَرَّحَ عَنْهُ كَرْبَتَهُ لَمْ يَزَلْ فِي طَلَبِ اللَّهِ الْمَعْدُودِ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ مَا كَانَ فِي ذَلِكَ .

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے مرنے تک ایک کلمہ سے اپنے بھائی کو نوازا اور اس پر مہربانی کر کے خوش کرے تو اللہ اسے اپنے مہربانی کے سایہ میں رکھے گا جب تک وہ اس کام میں لگا رہے۔

۶۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ :

سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ مِمَّا خَصَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ الْمُؤْمِنَ أَنْ يَعْرِفَ قَهْرَ إِخْوَانِهِ وَإِنْ قُلَّ ، وَلَيْسَ الْبِرُّ بِالْكَثْرَةِ ، وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ : دَوِّثُوا ثُرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بَيْنَهُمْ خَصَاصَةٌ (ثُمَّ قَالَ :) وَمَنْ يُوقِ شَحْنَقِيهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ، وَمَنْ عَرَفَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِذَلِكَ أَحَبَّهُ اللَّهُ وَ مَنْ أَحَبَّهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَفَاءَهُ آخِرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِغَيْرِ حِسَابٍ ، ثُمَّ قَالَ : يَا جَمِيلُ ارْزُ هَذَا الْحَدِيثَ لِإِخْوَانِكَ ، فَإِنَّهُ تَرْتَعِبُ فِي الْبِرِّ .

۶۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ جن باتوں سے اللہ نے مخصوص کیا ہے مومنین کو، ان میں ایک یہ ہے کہ وہ اپنے بھائیوں کے ساتھ نیکی کریں اگرچہ نیکی کم ہی کیوں نہ ہو۔ خدا اپنی کتاب میں فرماتا ہے وہ تنگدستی کی حالت میں بھی اپنے نفسوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں پھر یہ بھی فرمایا ہے جو عمل سے اپنے کو بچانے والے ہیں وہ روزِ آخرت فلاح پانے والے ہیں اور جس نے خدا کی معرفت حاصل کی خدا اس کو دوست رکھتا ہے۔ اس کا اجر روزِ قیامت بے حساب ہے۔ پھر فرمایا اسے جمیل اس حدیث کو لوگوں سے بیان کرو کہ اس سے نیکی کی طرف لوگوں کو رغبت ہوگی۔

۷۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ الْمُفَضَّلِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُخَفِّفُ أَخَاهُ التَّخَفُّعَ ، قُلْتُ : وَ أَيْ شَيْءٍ التَّخَفُّعُ ؟ قَالَ : مِنْ مَجْلِسٍ وَمِنْ كَابُوطِ طَعَامٍ وَ كِسْوَةٍ وَ سَلَامٍ ، فَتَطَاوُلُ الْجَنَّةُ مُكَافَاةً لَهُ وَيُوحِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهَا : أَيْتِي قَدْ حَرَمْتُ طَعَامَكَ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا الْأَعْلَى نَبِيٍّ أَوْ وَصِيٍّ نَبِيٍّ ، فَإِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهَا : أَنْ كَافِي، أُولِيَانِي بِتَحْفِيمٍ فَيُخْرِجُ مِنْهَا مَصْأَةً وَ صَائِفٌ مَعَهُمْ أَطْبَاقُ مَقْلَبَةٍ بِمَقَادِيلٍ مِنْ لَوْلُو، فَإِذَا نَظَرُوا إِلَى جَهَنَّمَ وَهَوَّلُوا إِلَى الْجَنَّةِ وَ مَا فِيهَا طَلَارَتْ عَقُولُهُمْ وَ اَمْتَنَعُوا أَنْ يَأْكُلُوا فَيَنَادِي مُنَادٍ تَحْتَ الْعَرْشِ : أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ جَهَنَّمَ عَلَى مَنْ أَكَلَ مِنْ طَعَامِ جَهَنَّمَ فَيَمْدُ الْقَوْمُ أَيْدِيَهُمْ قِيَامًا كَأَوْفٍ .

، فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مومن کو چاہیے کہ تحفہ دے اپنے بھائی کو، راوی کہتا ہے میں نے کہا کہ تحفہ کس چیز کا ہو فرمایا فرش ہو اس کے بیٹھنے کے لئے، تکیہ پس پشت لگانے کے لئے، کھانا ہو لباس ہو، اسلام کیا جائے۔ اس کے بدلے میں اس کو موقع ہوگا کہ جنت کی طرف گردن اٹھا کر دیکھے اور جنت کو دیکھ ہی ہوگی کہ میں نے تیرا طعام سوائے نبی یا وصی نبی اہل دنیا پر حرام کیا۔ جب قیامت کا دن آئے گا تو خدا جنت کو وحی کرے گا کہ تلافی کر میرے دوستوں کی چند تحفوں سے۔ پس نکلیں گے اس سے چند غلام، کنیز جن کے سروں پر خوان ہوں گے جو موتی لگے رمالوں سے ڈھکے ہوں گے جب وہ لوگ جہنم اور اس کے خوفناک مناظر کو دیکھیں گے تو ہوش و حواس

گھر جو جائیں گے اور کھانے سے رک جائیں گے اس وقت تختِ عرش سے ایک منادی ندا کرے گا جہنم حرام ہے اس پر جو طعام جنت لے تب وہ لوگ اپنے ہاتھ بڑھا کر کھائیں گے۔

۸۔ ثَعْلَبَةُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقُصَيْلِ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: يَجِبُ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ أَنْ يَسْتَرْ عَلَيْهِ سَبْعِينَ كَبِيرَةً.

۸۔ فرمایا حضرت محمد باقر علیہ السلام نے کہ مومن کی محبت یہ ہے کہ اس کے ستر بڑے گناہ چھپائے۔

۹۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، وَثَعْلَبَةُ بْنُ يَحْيَى، جَمْعًا، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَهْلَمَ، عَنْ شُعْبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ: أَمَّا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَلَمَانَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: أَحْسِنُ يَا إِسْحَاقُ إِلَى أَوْلِيَائِي مَا اسْتَطَعْتَ، فَمَا أَحْسَنَ مُؤْمِنٍ إِلَى مُؤْمِنٍ وَلَا أَعَانَهُ إِلَّا حَمْسَ وَجْهٍ إِنِّي لَنَبِيٍّ وَقَرَّحَ قَلْبُهُ.

۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اے اسحاق! احسان کر میرے دوستوں سے جہاں تک ممکن ہو جو مومن، مومن پر احسان کرتا ہے یا اس کی مدد کرتا ہے تو ابلیس اپنا چہرہ کھرچتا ہے اور اس کا قلب زخمی ہوتا ہے۔

دوسو ستر ہواں باب

خدمت مومن

(بَابُ فِي خِدْمَتِهِ) ۲۱۷

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّقْفِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبَانَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ، رَفَعَهُ عَنْ أَبِي الْمُعْتَمِرِ قَالَ: سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَيُّهَا مُسْلِمُ خِدْمَ قَوْمًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا عَظَاهُ اللَّهُ مِثْلَ عَذَابِهِمْ خِدْمًا فِي الْجَنَّةِ.

۱۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو مسلمان، مسلمانوں میں سے کسی قوم کی خدمت کرے گا تو اللہ تعالیٰ بقدر ان کی تعداد کے جنت میں خدمت گزار عطا فرمائے گا۔

دوسواٹھارہواں باب

نصیحت المؤمن

(بَابُ نَصِيحَةِ الْمُؤْمِنِ) ۲۱۸

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِيانٍ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : يَجِبُ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ أَنْ يُنَاصِحَهُ ^(۱) .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومنین پر واجب ہے کہ ایک دوسرے کو نصیحت کریں ۔

۲ - عَنْهُ ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : يَجِبُ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ النَّصِيحَةُ لَهُ فِي الْمَشْهَدِ وَالْمَغِيبِ .

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ مومن پر مومن کو نصیحت کرنا واجب ہے خواہ وہ حاضر ہو یا غائب (بذریعہ مراسلت)

۳ - ابْنُ مَجْبُوبٍ ، عَنِ ابْنِ رِثَابٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَدَّادِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : يَجِبُ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ النَّصِيحَةُ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن پر مومن کو نصیحت کرنا واجب ہے

۴ - ابْنُ مَجْبُوبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَيْخٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لِيَنْصَحَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ أَخَاهُ كَنَصِيحَتِهِ لِنَفْسِهِ .

۴۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم میں سے ہر شخص کو چاہیئے کہ اپنے بھائی کی نصیحت اس طرح کرے جیسے اپنے نفس کو کرتا ہے۔

۵ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ مَنْزِلَةٌ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْشَاهُمْ فِي أَرْضِهِ بِالنَّصِيحَةِ لَخَلْقِهِ .

۵۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ از روئے قدر و منزلت عند اللہ و زقیامت وہ شخص سب سے زیادہ ہوگا۔ تو اس کی زمین اس کی مخلوق کو سب سے زیادہ نصیب کرنے والا ہوگا۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْمُتَقَرِّي ، عَنْ شُعْبَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : عَلَيْكُمْ بِالتَّضَعُّعِ فِي خَلْقِهِ فَلَنْ تَلْقَاهُ بِعَمَلٍ أَفْضَلَ مِنْهُ

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے نصیحت کرنا تم پر لازم ہے قربت الی اللہ ہر گز تم کو اس سے بہتر عمل نہ ملے گا۔

دوسو اٹیسواں باب

لوگوں کے درمیان اصلاح

((باب)) ۲۱۹

۵ (الاصلاح بين الناس)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَسَانٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي مَلْحَةَ ، عَنْ حَبِيبِ الْأَخْوَلِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : صَدَقَ يُحِبُّهُ اللَّهُ إِصْلَاحُ بَيْنِ النَّاسِ إِذَا تَقَاسَدُوا وَتَقَارَبَ بَيْنُهُمْ إِذَا تَبَاعَدُوا

عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَسَانٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، وَمِثْلُهُ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے وہ نیکی جس کو اللہ دوست رکھتا ہے لوگوں کے درمیان صلح کرانا ہے جبکہ فساد برپا ہو اور ان کو ایک دوسرے سے قریب کرنا ہے جبکہ وہ دور ہو چکے ہوں۔

اور راویوں نے بھی حضرت ابو عبد اللہ سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَأَنْ أَصْلَحَ بَيْنَ اثْنَيْنِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِدِينَارَيْنِ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دو آدمیوں کے درمیان صلح کرانا میرے نزدیک دو دینار صدقہ دینے

سے بہتر ہے۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَبَّ ، عَنْ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُفَضَّلٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِذَا رَأَيْتَ بَيْنَ اثْنَيْنِ مِنْ شَيْعَتِنَا مَارَعَةً فَافْتَدِهَا مِنْ مَالِي .

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہمارے دوستوں میں جب جھگڑا دیکھو تو اپنے مال سے فدیہ دے کر اس فقیہ کو ختم کر دو۔

۴۔ ابْنُ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ سَابِقِ الْحَاجِّ قَالَ : مَرَّ بِنَا الْمُفَضَّلُ وَ أَنَا وَ حَنْفِي نَشَاجِرُ فِي مِرَاثٍ ، فَوَقَّفَ عَلَيْنَا سَاعَةً ثُمَّ قَالَ لَنَا : تَعَالَوْا إِلَى الْمَنْزِلِ فَأَتَيْنَاهُ فَأَصْلَحَ بَيْنَنَا بِأَرْبَعِمِائَةٍ وَ دَرَاهِمٍ فَقَدِمْنَا إِلَى بَيْتَانِ مِنْ عِنْدِهِ حَتَّى إِذَا اسْتَوَيْتُ كُلُّ وَاحِدٍ مَنَا مِنْ صَاحِبِهِ ، قَالَ : أَمَّا إِنِّي لَأَيْسَرُ مِنْ مَالِي وَلَكِنْ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَمَرَنِي إِذَا تَنَازَعَ رَجُلَانِ مِنْ أُمَّتِنَا فِي شَيْءٍ أَنْ أَصْلَحَ بَيْنَهُمَا وَ أَفْتَدِيَهُمَا مِنْ مَالِي . فَبَدَأَ مِنْ مَالِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام .

۴۔ راوی کہتا ہے میں اور میرا بہنوئی میراث پر جھگڑا کر رہے تھے کہ مفصل کا اس طرف سے گزر چکا وہ ہمارے پاس ٹھہر گئے اور کہا کہ تم لوگ گھر چلو، چنانچہ ہم لوگ ان کے ساتھ گھر آئے۔ مفصل نے ہمارے درمیان صلح کرادی اور چار سو درہم اپنے پاس سے ہم کو دیئے۔ جب ہم سطوں ہو گئے تو انھوں نے کہا کہ یہ میرا مال نہیں ہے بلکہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے حکم دیا ہے کہ جب ہمارے اصحاب میں کوئی جھگڑا ہو تو میں ان کے درمیان صلح کرادوں اور حضرت کے مال سے فدیہ دوں پس یہ مال حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کا ہے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرٍاءَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الْمُصْلِحُ لَيْسَ بِكَاذِبٍ .

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اصلاح کرنے والے جھوٹا نہیں ہے۔ اور دروغ مصلحت آمیز نہ اذراستی

نقشہ انگیز۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمْرٍاءَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ عَرْشَةً لَا يُمَانِكُمْ أَنْ تَبَرُّوا وَ تَتَّقُوا وَ تَصْلَحُوا بَيْنَ النَّاسِ قَالَ : إِذَا عَمِلَ لِصَلْحِ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَلَا تَقُلْ عَلَيَّ يَمِينُ الْأَقْلَلِ .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس قول باری تعالیٰ کے متعلق تم اپنی قسموں میں اللہ تعالیٰ کا نام لے کر یہ کہو کہ تم نیکی نہ کرو گے پرہیزگاری نہ کرو گے اور لوگوں کے درمیان صلح نہ کرو گے امام نے فرمایا جب تم دوا دیوں گے درمیان صلح کرانے کے لئے بلائے جاؤ تو قسم کھا کر یہ نہ کہو کہ میں یہ نہ کروں گا۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ أَوْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : أَتَبْلُغُ عَنِّي كَذًا وَكَذًا - فِي أَشْيَاءَ أَمْرٍ بِهَا - قُلْتُ : فَأَتَبْلُغُهُمْ عَنْكَ وَأَقُولُ عَنِّي مَا قُلْتَ لِي وَغَيْرَ الَّذِي قُلْتَ ؟ قَالَ : نَعَمْ إِنَّ الْمُصْلِحَ لَيْسَ بِكَذَّابٍ [إِنَّمَا هُوَ الصَّالِحُ لَيْسَ بِكَذَّابٍ]

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ میری طرف سے فلاں فلاں امر کے متعلق یہ باتیں پہنچا دو جن کا میں حکم دے رہا ہوں۔ میں نے کہا جو کچھ آپ نے فرمایا ہے وہ کہوں گا اور کچھ اپنی طرف سے کہہ دوں ، فرمایا ضرور صلح کرنے والا جھوٹا نہیں کہا جاتا کیوں کہ صلح جھوٹ نہیں ہے۔

دوسو بیسواں باب

احیاء مومن

(بَابُ) ۲۲۰

(فِي إِحْيَاءِ الْمُؤْمِنِ)

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا ؟ قَالَ : مَنْ أَخْرَجَهُمَا مِنْ ضَلَالٍ إِلَى هُدًى فَكَأَنَّمَا أَحْيَاهَا وَمَنْ أَخْرَجَهُمَا مِنْ هُدًى إِلَى ضَلَالٍ فَقَدْ قَتَلَهَا .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جبکہ میں نے اس آیت کے متعلق پوچھا جس نے ایک شخص کو بغیر کسی کے قتل کیے ہوئے قتل کیا تو ایسا ہے گویا سب آدمیوں کو قتل کیا اور جس نے ایک کو زندہ رکھا اس نے گویا سب کو زندہ رکھا۔ سائل نے کہا اس سے کچھ اور بھی مراد ہے فرمایا جس نے کسی کو ہدایت سے ضلالت کی طرف پہنچایا اس نے گویا اس کو قتل کیا۔

٢- عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ أَبِي بَنْ بِنِ عُمَانَ ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ : «وَمَنْ أَحْبَبَهَا فَكَأَنَّمَا أَحْبَبَ النَّاسَ جَمِيعًا» ؟ قَالَ : مِنْ حَرْقٍ أَوْ عَرَقٍ ، قُلْتُ : فَمَنْ أَحْرَبَهُمَا مِنْ ضَلَالٍ إِلَى هُدًى ؟ قَالَ : ذَلِكَ تَأْوِيلُهَا الْأَعْظَمُ .
عُمَدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ وَعَبْدَ اللَّهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ أَبِي بَنْ بِنِ عُمَانَ .

۲۔ راوی کہتے ہیں امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا: کیا تفسیر ہے اس آیت کی، جس نے ایک نفس کو زندہ کیا اس نے گویا کل آدمیوں کو زندہ کیا۔ فرمایا جس نے کبھی جینے یا ڈوبنے سے بچایا۔ میں نے کہا: کیا یہ مراد نہیں، جس نے مگر اسی سے ہدایت کی طرف پہنچایا فرمایا۔ یہ تاویل سب سے اچھی ہے۔

٣ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ الصَّرِّينِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِيِّ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْقَمَاطِ ، عَنْ حُمْرَانَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : أَسْأَلُكَ : أَصْلَحَكَ اللَّهُ فَقَالَ : نَعَمْ ، فَقُلْتُ : كُنْتُ عَلَى خَالٍ وَ أَنَا الْيَوْمَ عَلَى خَالٍ أُخْرَى كُنْتُ أَدْخُلُ الْأَرْضَ فَأَدْعُو الرِّجْلَ وَالْإِنْسَانَ وَالْمَرْأَةَ فَيَقْبِضُ اللَّهُ عَنْ شَاءٍ وَأَنَا الْيَوْمَ لَا أَدْعُو أَحَدًا ؟ فَقَالَ : وَمَا عَلَيْكَ أَنْ تُحِيلِي بَيْنَ النَّاسِ وَبَيْنَ رَبِّهِمْ فَمَنْ أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يُخْرِجَهُ مِنْ ظِلْمَةٍ إِلَى نُورٍ أَخْرَجْهُ ، ثُمَّ قَالَ : وَلَا عَلَيْكَ إِنْ آتَيْتَ مِنْ أَحَدٍ خَيْرًا أَنْ تُنْبِذَ إِلَيْهِ الشَّيْءَ . تَبَدَّأْتُ : قُلْتُ : أَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمَنْ أَحْبَبَهَا فَكَأَنَّمَا أَحْبَبَ النَّاسَ جَمِيعًا» قَالَ : مِنْ حَرْقٍ أَوْ غَرَقٍ ، ثُمَّ سَكَتَ ، ثُمَّ قَالَ : تَأْوِيلُهَا الْأَعْظَمُ أَنْ : دَعَاها فَاسْتَجَابَتْ لَهُ .

۲۔ حمران سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ کیا میں آپ سے سوال کروں۔ اللہ آپ کی حفاظت کرے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا پہلے میری حالت اور تنہی اب اور ہے۔ میں پہلے کسی بستی میں جا کر ایک یا دو مرد یا ایک عورت پر تبلیغ مذہب حق کرتا تھا خدا جس کو چاہتا ہے راہِ راست پر لاتا ہے لیکن اب میں کسی کو دعوت الی الحق نہیں دیتا۔ فرمایا کوئی حرج نہیں، اگر تو لوگوں کو ان کے رب کی ہدایت پر چھوڑ دے۔ اللہ جس کو چاہے ظلمت سے نور کی طرف نکالے گا اور اگر کوئی حصول نیکی کی طرف سے ہوا اور تجھ سے ہدایت چلے تو تھوڑی سی ہدایت اسے کرنا کہ درجہ نور منافق یا مکار دشمن بہرے کے تجھے نقصان نہ پہنچائے میں نے کہا اس آیت کا مطلب کیا ہے جس نے ایک نفس کو زندہ کیا اس نے گویا سب کو زندہ کیا۔ فرمایا اس سے مراد ہے جلنے یا ڈوبنے سے بچانا۔ پھر فرمایا۔ اس کی سب سے بڑی تاویل یہ ہے کہ اگر مرد کے لئے بلائے تو اس کی مدد کی جائے۔

دوسوا کیسواں باب

اپنے اہل کو دعوت الی الایمان دینا

(باب) ۲۲۱

﴿فِي الدُّعَاءِ لِلْأَهْلِ إِلَى الْإِيمَانِ﴾

۱۔ مُجَرَّبُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: إِنْ لِي أَهْلٌ يَتَّبِعُونِي وَهُمْ يَسْمَعُونَ مِنِّي أَقَادُعُهُمْ إِلَى هَذَا الْأَمْرِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ إِنْ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ.

۶/۷ تحریر

۱۔ ارادی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ میرے گرواں میری بات سنتے ہیں تو میں ایمان کی تفسیر ان کو امر و نہی کے متعلق بتاؤں فرمایا ضرور، خدا اپنی کتاب میں فرماتا ہے۔ اپنے نفسوں کو اور اپنے اہل و عیال کو جہنم کی آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

دوسو بائیسواں باب

تقیہ کی صورت میں مخالفوں کو امر حق کی دعوت دینے سے باز رہنا

(باب) ۲۲۲

﴿فِي تَرْكِ دُعَاءِ النَّاسِ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ كَلْبِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: إِذَا كُنتَ وَالنَّاسَ، إِنْ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ يَقْبِضَ خَيْرَ أَمْرٍ فِي قَلْبِهِ نَكَنَهُ فَتَرَكَهُ وَهُوَ يَحْوِلُ لِذَلِكَ وَيَطْلُبُهُ، ثُمَّ قَالَ: لَوْ أَنَّكُمْ إِذَا كَلَّمْتُمُ النَّاسَ قُلْتُمْ: دَهْبًا حَيْثُ دَهَبَ اللَّهُ وَاخْتَرْنَا مِنَ الْخَيْرِ اللَّهُ، وَاخْتَارَ اللَّهُ تَعَالَى وَاخْتَرْنَا آلَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۔ راوی کہتا ہے مجھ سے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے کو مخالف لوگوں سے (بصورتِ نقیۃ) بچاؤ۔ اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ سے نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک نور پیدا کرتا ہے پھر اسے چھوڑ دیتا ہے کہ اس میں غور و فکر کر کے امر حق تلاش کرے پھر سرسریا یا جب تم مخالفوں سے گفتگو کرو تو کہو ہم اسی طرتِ جبارہ میں ہیں جدھر اللہ گیا ہے اور ہم نے ہدایت کے لئے اسی کا انتخاب کیا ہے جس کا انتخاب اللہ نے کیا ہے اللہ نے محمد کو انتخاب کیا ہے ہم نے ان کے بعد ان کی نمذ کو۔

۲۔ تَحْمِذُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ الشَّارِحِ عَنِ ابْنِ مُسْكَانٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا ثَابِتُ مَا لَكُمْ وَلِلنَّاسِ، كُفُّوا عَنِ النَّاسِ وَلَا تَدْعُوا أَحَدًا إِلَى أَمْرِ كُمْ، قَالُوا لَوْ أَنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ وَأَهْلَ الْأَرْضِ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضِلُّوا عِنْدَكَ بِرُيُودَانِهِ هَذَا مَا اسْتَطَاعُوا، كُفُّوا عَنِ النَّاسِ وَلَا يَقُولُ أَحَدُكُمْ: أَخِي وَابْنُ عَمَّتِي وَجَارِي فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا طَيَّبَ رُوحَهُ فَلَا يَسْمَعُ بِمَعْرُوفٍ إِلَّا عَرَفَهُ وَلَا بِمُسْكَرٍ إِلَّا أَنْكَرَهُ ثُمَّ يَقْضِي اللَّهُ فِي قَلْبِهِ كَلِمَةً يَجْمَعُ بِهَا أَمْرَهُ.

۲۔ راوی کہتا ہے مجھ سے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ اے ثابت تمہارا مخالف لوگوں سے کیا تعلق تم ان سے الگ رہو امر امامت کی طرت لوگوں کو دعوت نہ دو خدا کی قسم اگر تمام اہل آسمان و زمین ایسے بندے کو گمراہ کرنا چاہیں جس کو اللہ ہدایت کرنا چاہتا ہے تو وہ ایسا نہ کر سکیں گے۔ تم لوگوں سے الگ ہی ہو اور ان اپنے مخالفوں کو یہ نہ سمجھو کہ میرا بھائی ہے میرا ابن عم ہے میرا پروردگار ہے بے شک جب خدا کسی کے ساتھ نیکی کرنا چاہتا ہے تو اس کی روح کو پاک کر دیتا ہے پس جب وہ امر نیکی کو سنتا ہے تو اسے پہچانتا ہے اور بری بات سے انکار کر لیتا اللہ تعالیٰ اس کے دل میں ایسا کلمہ ڈالتا ہے جس سے اس کی خاطر جمع ہو جاتی ہے یعنی ائمہ ضلالت کی پیروی سے رک جاتا ہے۔

۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صفوان بن يحيى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ عَنِ الْفَضْلِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: نَدْعُوا النَّاسَ إِلَى هَذَا الْأَمْرِ؟ فَقَالَ: يَافَضْلُ إِنَّ اللَّهَ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا أَمَرَ مَلَكَاً فَأَخَذَ بِعُنُقِهِ حَتَّى أَدْخَلَهُ فِي هَذَا الْأَمْرِ طَائِعاً أَوْ كَارِهاً.

۳۔ فضیل سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا۔ ہم لوگوں کو امر امامت کی طرت دعوت دیں؟ فرمایا اے فضیل جب اللہ کسی بندہ کے لئے نیکی چاہتا ہے تو فرشتہ کو حکم دیتا ہے کہ اس کی گردن پکڑ کر امر امامت کا استرار کرے خواہ وہ بخوشی اقرار کرے یا نہ کرے۔

۴۔ تَحْمِذُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَقَبَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام اجْعَلُوا أَمْرَكُمْ هَذَا لِلَّهِ وَلَا تَجْعَلُوهُ لِلنَّاسِ ، فَإِنَّهُ مَا كَانَ لِلَّهِ فَرَّقَهُ اللَّهُ وَمَا كَانَ لِلنَّاسِ فَلَا يَصْعَدُ إِلَى السَّمَاءِ ، وَلَا تَخَاصَمُوا بَيْنَكُمْ النَّاسَ فَإِنَّ الْمُخَاصَمَةَ مُمَرَّمَةٌ لِلْقَلْبِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لَيْسَتْ بِشَيْءٍ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَ قَالَ : هَ أَفَاقَتْ نَكْرَهُ النَّاسَ حَتَّى يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ذَرُوا النَّاسَ فَإِنَّ النَّاسَ أَخَذُوا عَنِ النَّاسِ وَإِنْسَكُمْ أَخَذْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ عليه السلام وَعَلَيْهِ السلام وَلَا سَوَاءَ : وَإِنِّي سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ : إِذَا كَتَبَ اللَّهُ عَلَى عَبْدَانِ يَدْخُلُهُ فِي هَذَا الْأَمْرِ كَانَ أَسْرَعَ إِلَيْهِ مِنَ الطَّيْرِ إِلَى وَكْرِهِ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دین کو رضائے الہی کے لئے اختیار کر دے کہ لوگوں کی رضا کے لئے جو رضائے الہی کے لئے ہو گا وہ تو اللہ کے لئے ہو گا اور جو لوگوں کے لئے ہو گا تو وہ آسمان تک نہ جائیگا اور دین کے معاملہ میں لوگوں سے بھاگنا نہ کرو۔ کیونکہ اس سے بہت سی تلبی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ خدا نے اپنے نبی سے فرمایا ہے۔ جسے تم دوست رکھتے ہو اسے ہدایت۔ (ایصال الی المطلوب) نہیں کر سکتے صرف راستہ دکھا سکتے ہو۔ اور خدا جسے چاہتا ہے مصلوب کر سکتا ہے دیتا ہے پھر سورہ یونس میں فرماتا ہے۔ کیا تم لوگوں کو (جن سے سبب توفیق ہوا) عرس ہونے پر مجبور کر دے۔ لوگوں کو بھجور دے۔ لوگوں نے جو علم لیا ہے۔ وہ لوگوں سے لیا ہے اور تم نے جو کچھ لیا ہے وہ رسول اور علی سے لیا ہے نہ کہ غیر سے، اور میں نے اپنے باپ سے سنا ہے خدا جس کے لئے امر دین میں داخلہ کے لئے لکھ دیتا ہے وہ اس کی طرف اس سے زیادہ تیز جاتا ہے جتنا ایک طائر اپنے گھونسلہ کی طرف۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ أَدْنَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ قَوْمًا لِلْحَقِّ فَإِذَا مَرَّ بِهِمُ الْبَابُ مِنَ الْحَقِّ قِيلَتْ لَهُ قُلُوبُهُمْ وَإِنْ كَانُوا لَا يَعْرِفُونَ قَوْلَهُ وَإِذَا مَرَّ بِهِمُ الْبَابُ مِنَ الْبَاطِلِ أَنْكَرَتْهُ قُلُوبُهُمْ وَإِنْ كَانُوا لَا يَعْرِفُونَ قَوْلَهُ وَخَلَقَ قَوْمًا لَيَعْرِفَ ذَلِكَ فَإِذَا مَرَّ بِهِمُ الْبَابُ مِنَ الْحَقِّ أَنْكَرَتْهُ قُلُوبُهُمْ وَإِنْ كَانُوا لَا يَعْرِفُونَ قَوْلَهُ وَإِذَا مَرَّ بِهِمُ الْبَابُ مِنَ الْبَاطِلِ قِيلَتْ لَهُ قُلُوبُهُمْ قُلُوبُهُمْ وَإِنْ كَانُوا لَا يَعْرِفُونَ قَوْلَهُ .

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے ایک قوم کو حق کے لئے پیدا کیا ہے پس جب وہ امر حق کے کسی دروازہ کی طرف سے گزرتے ہیں تو ان کے دل اس کو قبول کر لیتے ہیں اگرچہ وہ اس کی علت نہ جانتے ہوں اور ایک قوم ان کے علاوہ پیدا کی ہے جب وہ کسی امر باطل کی طرف سے گزرتے ہیں تو ان کے دل اس کو قبول کر لیتے ہیں اگرچہ اس کی علت نہ جانتے ہوں۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا أَنْكَرَتْ فِي قَلْبِهِ نَكْتَةً مِنْ نَوْرِ فَاقَاتِهِ لَهَا سَمْعٌ وَقَلْبُهُ حَتَّى يَكُونَ أَحْرَسَ عَلَى مَا فِي أَيْدِيكُمْ مِنْكُمْ وَإِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ شَوْءًا أَنْكَرَتْ فِي قَلْبِهِ نَكْتَةً سَوَاءً .

فَظَلَمَ لَهَا سَمْعَهُ وَقَلْبَهُ ، ثُمَّ تَلَاهُ هَذِهِ الْآيَةَ : «مَنْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ وَمَنْ يُرِدْ أَنْ يُضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقًا حَرَجًا كَأْتُمًا يَصْعَدُ فِي السَّمَاءِ»

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب خدا کسی بندہ سے نیکو کا عمل چاہتا ہے تو اس کے قلب میں ایک نقطہ نورانی پیدا کر دیتا ہے جس سے اس کے کان اور دل روشن ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ تمہارا پس جو امر امامت ہے اس کے حاصل کرنے میں وہ سب سے زیادہ حریص ہو جاتا ہے خدا جب کسی کے لئے برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ پیدا کر دیتا ہے جس سے اس کے کان اور دل تاریک ہو جاتے ہیں۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ جب خدا ارادہ کرتا ہے کسی کو ہدایت کرے تو اس کے سینے کو اسلام کے لئے کشادہ کر دیتا ہے اور جس کو گمراہی میں چھوڑنا چاہتا ہے اس کے سینہ کو ایسا تنگ بنا دیتا ہے گویا اسلاف اس کے لئے آسمان پر چڑھنے کے برابر دشوار ہو جاتا ہے۔

اس حدیث اور آیت سے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انسان ایمان و کفر پر مجبور ہے خدا جس کو چاہتا ہے مومن بناتا ہے جسے چاہتا ہے کافر لیکن ایسا نہیں بلکہ اس کی صورت یہ ہے کہ ہر شخص اپنی زندگی میں جو عمل کرنے والا ہوتا ہے وہ سب عمل سے پہلے علم الہی میں ہوتا ہے پس جس کا عمل نیک اس کے علم میں ہوتا ہے اور قبول حق کی صلاحیت اس میں پاتا ہے اس پر اپنی توفیقات نازل کرتا ہے جس کو ایسا نہیں پاتا اس کو گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور توفیق و نیا اللہ کا تفضل ہے کسی کا حق نہیں کیوں کہ توفیق و تفضل کسی کام کا اجر نہیں ہوتا اور علم الہی کسی کام پر کسی کو مجبور نہیں کرتا۔

۷۔ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ ثَعْبَانَ حَضْرَانٍ ، عَنْ ثَعْبَانَ مَسْلُومٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنْ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ يَعْجِدُ حَبِيرٌ أَنْ تَكْتَفِي قَلْبُهُ نُكْتَةً بَيْضَاءَ ، وَتَفْتَحَ مَسَامِعَ قَلْبِهِ وَوَكَلَّ بِهِ مَلَكَ يُسَيِّدُهُ إِذَا أَرَادَ يَعْجِدُ سَوْدَاءَ ، وَتَسَدَّ مَسَامِعَ قَلْبِهِ وَوَكَلَّ بِهِ شَيْطَانًا يُضِلُّهُ .

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب اللہ کسی سے نیکو چاہتا ہے تو اس کے دل میں ایک سفید نقطہ پیدا کر دیتا ہے اور اس کے دل کے سینے والے سوراخ کھول دیتا ہے اور اس پر ایک فرشتہ معین کرتا ہے تاکہ برائی سے اسے روکے اور جب کسی بندہ سے کوئی برائی کو روکنا نہیں چاہتا تو اس کے قلب میں ایک سیاہ نکتہ پیدا کر دیتا ہے اور اس کے قلب کے مسامات بند کر دیتا ہے اور ایک شیطان کو اس پر مسلط کر دیتا ہے کہ وہ اسے گمراہ کرتا رہے۔

جب کوئی شخص باوجود نیک و بد جاننے کے اور احکام الہی سے باخبر ہونے کے پناہ بخدا کر داری تو فیض :- سے باز نہیں آتا تو اللہ تعالیٰ کی توفیق اور رحمت اس سے دور ہو جاتی ہے اور اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیتا ہے اور اس صورت میں شیطان اس پر مسلط ہو جاتا ہے۔

دوستی سوال باب

خدا اپنا دین اُسے عطا کرتا ہے جسے دوست رکھتا ہے

(باب) ۲۲۳

﴿ اِنَّ اللّٰهَ اِنَّمَا يُعْطِي الدِّينَ مَنْ يُحِبُّهُ ﴾

۱۔ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَفْسٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ بَكِيْرٍ ، عَنْ حَمْرَةَ ابْنِ حُمْرَانَ ؛ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : يَا أَبَا الصَّخْرِ إِنَّ اللَّهَ يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُحِبُّ وَيُبْغِضُ ، وَلَا يُعْطِي هَذَا الْأَمْرَ إِلَّا صَفْوَتَهُ مِنْ خَلْفِهِ ، أَنْتُمْ وَاللَّهُ عَلَى دِينِي وَدِينِ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ ، لَا أَعْنِي عَلَيَّ بَنُ الْحُسَيْنِ وَلَا تَعْنِي عَلَيَّ وَإِنْ كَانَ هَؤُلَاءِ عَلَى دِينِ هَؤُلَاءِ .

۱۔ راوی کہتا ہے مجھ سے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ اے ابو صخر اللہ دنیا کی نعمت دوست اور دشمن دونوں کو دیتا ہے لیکن ہمارے امرا ممت و امارت کو تو انہی کو عطا کرتا ہے جو اس کے برگزیدہ بندے ہیں تم واللہ میرے اور میرے آبا ابراہیم و اسماعیل کے دین پر ہو میں نے ابار سے مراد حضرت علی بن الحسین اور محمد بن علی کو نہیں لیا۔ حالانکہ وہ بھی انہی کے دین پر ہیں۔

حضرت کا مطلب یہ ہے کہ دین اسلام جس میں نفی شریک باری تعالیٰ ہے مشترک ہے تمام تواریخ :- انبیاء میں آدم سے لے کر خاتم الانبیاء تک ادیان انبیاء میں اس کے متعلق کوئی اختلاف نہیں، اختلاف ہے تو فروغ دین میں۔ اس میں شدید امامیہ کا مسلک جدا گانہ ہے اور اس کو اختیار کرنے کی توفیق اللہ اپنے برگزیدہ بندوں کو دیتا ہے۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْدٍ ، عَنْ أَحْسَنَ بْنِ عَلِيٍّ الْوُشَاءِ ، عَنْ عَلِيٍّ بْنِ حَمِيْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَعْيَنَ الْجَهَنِّيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ﷺ يَقُولُ : يَا مَالِكُ إِنَّ اللَّهَ يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُحِبُّ وَيُبْغِضُ ، وَلَا يُعْطِي دِينَهُ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ .

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اے مالک اللہ دنیا کی نعمتیں تو دوست دشمن سب کو دیتا ہے لیکن اپنا دین صرف اس کو دیتا ہے جسے دوست رکھتا ہے۔

۳۔ عَنْهُ ، عَنْ مُعَلَّى ، عَنِ الْوُشَاءِ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عَمْرٍو وَالْخَثْعَبِيِّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَنْظَلَةَ ، وَ
عَنْ حَمْرَةَ بْنِ حُمْرَانَ ، عَنْ حُمْرَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ هَذِهِ الدُّنْيَا يُعْطِيهَا اللَّهُ الْبَرَّ وَالْفَاجِرَ
وَلَا يُعْطِي الْإِيمَانَ إِلَّا الصَّوْتَهُ مِنْ خَلْقِهِ .

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ اس دنیا کی نعمتیں تو خدا ہر نیک و بد کو دیتا ہے لیکن ایمان اپنے بزرگ پر
بند دل ہی کو دیتا ہے ۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ مَيْسِرٍ قَالَ :
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّ الدُّنْيَا يُعْطِيهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ أَحَبَّ وَمَنْ أَبْغَضَ ، وَإِنَّ الْإِيمَانَ لَا يُعْطِيهِ
إِلَّا مَنْ أَحَبَّهُ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دنیا کی نعمتیں تو خدا ہر دوست و دشمن کو دیتا ہے لیکن ایمان تو
اسی کو دیتا ہے جسے وہ دوست رکھتا ہے ۔

دوسو چوبیسواں باب

سلامتی دین

((بَابُ سَلَامَةِ الدِّينِ)) ۲۲۴

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْحَرِّ ، عَنْ أَبِي
عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَقَوَّاهُ اللَّهُ سَيِّئَاتٍ مَأْمُكِرُوا» فَقَالَ : أَمَا لَقَدْ بَسَطُوا عَلَيْهِ وَقَتْلُوهُ
وَلَكِنْ أَتَدْرُونَ مَا وَفَاهُ ؟ وَقَاهُ أَنْ يَفْتِنُوهُ فِي دِينِهِ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب کہ سوال کیا گیا حضرت سے اس آیت کے بارے میں ، اللہ نے
بچالیا ، سو من آل فرعون کو فرعون کی مکر سے کہ انھوں نے حملہ کیا اس پر اور قتل کر دیا ، لیکن تم جانتے ہو کہ خدا نے
کیسے اس کی حفاظت کی خدا نے اسے دین سے گمراہ ہونے سے بچالیا ۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام

كَانَ فِي وَصِيَّةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِأَصْحَابِهِ : اَعْلَمُوا أَنَّ الْقُرْآنَ هُدًى اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَ نُورُ اللَّيْلِ الْمَظْلِمِ عَلَى مَا كَانَ مِنْ جَهْدٍ وَقَافَةٍ ، فَإِذَا حَضَرَتْ بَلِيَّةٌ فَأَجْعَلُوا أَمْوَالَكُمْ دُونَ أَنْفُسِكُمْ ، وَإِذَا نَزَلَتْ نَارِلَةٌ فَأَجْعَلُوا أَنْفُسَكُمْ دُونَ دِينِكُمْ ؛ وَاعْلَمُوا أَنَّ الْهَالِكَ مَنْ هَلَكَ دِينُهُ وَالْحَرِيبُ مَنْ حُرِبَ دِينُهُ ؛ الْأَوَّلَانِ لَأَقَرَّ بَعْدَ الْجَنَّةِ ، الْآوَاثَانِ لِأَعْنَى بَعْدَ النَّارِ ، لِأَيُّكَ أَسِيرُهَا وَلَا يُبْرَأُ صَرِيرُهَا

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین نے اپنے اصحاب کو وصیت کی تھی کہ آگاہ ہو کہ تیرا دن بدایہ ہے دن اور رات میں اور نور ہے فطالت کی تاریکی میں جب کہ تنگدستی اور فاقہ ہو۔ جب تم پر کوئی بلا آئے تو اسے مال کے ذریعہ اپنے نفسوں سے دور کرو نہ کہ دین کھو کر، آگاہ ہو کہ ہلاک ہوا وہ جس کا دین ہلاک ہوا اور تباہی ہے اس کے لئے جس کا دین تباہ ہوا، آگاہ ہو جنت کے بعد تنگدستی نہیں اور دوزخ کے بعد مال داری نہیں، دوزخ کا قیدی آزاد نہیں ہوتا اور اس کو تکلیف سے رہائی نہیں ملتی۔

۳۔ عَلِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ : سَلَامَةُ الذِّبْنِ وَصِحَّةُ الْبَدَنِ خَيْرٌ مِنَ الْمَالِ ، وَالْمَالُ ذِبْنٌ مِنْ ذِبْنَةِ الدُّنْيَا حَسَنَةً . مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شاذَانَ ، عَنْ أَحْمَدَ ، عَنْ رَبِيعِ ، عَنِ الْفَضْلِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، مِثْلَهُ .

۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے دین کی سلامتی اور بدن کی صحت مال سے بہتر ہے اور مال دنیا کی زینت ہے بشرطیکہ اس سے نیکی حاصل کی جائے۔

فضیل نے بھی امام محمد باقر علیہ السلام سے یہی حدیث نقل کی ہے۔

۴۔ عَمَّا مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ قَالَ : كَانَ رَجُلٌ يَدْخُلُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَبَّرَ مَا نَالَا يَحْتَجُّ فَدَخَلَ عَلَيْهِ بَعْضُ مَعَارِفِهِ ، فَقَالَ لَهُ : فَلَا تُمْ أَفْعَلُ ؟ قَالَ : فَجَعَلَ يَصْنَعُ الْكَلَامَ يَظُنُّ أَنَّهُ أَنْمَا يَعْنِي الْمُسْرَةَ وَالذَّنْيَا ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : كَيْفَ دِينُهُ ؟ فَقَالَ : كَمَا نَحْبُ ، فَقَالَ : هُوَ اللَّهُ الْغِنَى .

۴۔ ایک شخص اصحاب امام جعفر صادق علیہ السلام میں سے ہر سال آیا کرتا تھا ایک مدت تک وہ حج کے لئے نہ آیا۔ ایک بار جب اس کا ایک شہنشاہ آیا۔ آپ نے اس سے حال پوچھا۔ اس نے شکستہ دلی کے ساتھ کلام کیا کہ اس کی مالی حالت کمزور ہے فرمایا اس کے دین کا کیا حال ہے اس نے کہا جو آپ کو محبوب ہے وہی ہے خدا کی قسم وہ غنی ہے۔

دوسو پچیسواں باب تقیہ

((بابُ التَّقِيَّةِ)) ۲۲۵

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، وَغَيْرِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ يَمَّا صَبَرُوا» (قَالَ: يَمَاصِرُوا عَلَى التَّقِيَّةِ) وَيَذَرُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ قَالَ: الْحَسَنَةُ التَّقِيَّةُ وَالسَّيِّئَةُ الْإِذَاعَةُ.

۱۔ آیا ان لوگوں کو دہرا اجر دیا جائے گا صبر کرنے کی بنا پر حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا صبر سے مراد ہے تقیہ پر صبر۔ اور ایک آیت کے متعلق دفع کرتے ہیں برائی کو نیکی سے، فرمایا حسنہ سے مراد ہے تقیہ اور سیئہ (بدی) سے مراد ہے افشاء راز کرنا۔

۲۔ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عُمَرَ الْأَعْمَرِيِّ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: يَا أَبَا عُمَرَ إِنَّ تِسْعَةَ أَعْشَارِ الدِّينِ فِي التَّقِيَّةِ وَلَا دِينَ لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهُ وَالتَّقِيَّةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا فِي النَّبِيذِ وَالْمَسْجِ عَلَى الْخَفِيِّينَ.

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ تقیہ میں نو سے حصہ دین ہے جو وقت ضرورت تقیہ نہ کرے اس کا دین نہیں اور تقیہ ہر شے میں ہے۔ سوائے نبیذ (جو کہ شراب) اور سوزوں پر مس ہے۔

تبیین اور سوزوں پر مس کا استثناء اس لئے کیا ہے کہ مخالفین ان چیزوں پر مجبور نہیں کرتے
توضیح: لہذا بلا تقیہ ان کو ترک کرے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ، عَنْ أَبِي بصير قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: التَّقِيَّةُ مِنْ دِينِ اللَّهِ، قُلْتُ: مِنْ دِينِ اللَّهِ؟ قَالَ: إِي وَاللَّهِ مِنْ دِينِ اللَّهِ وَلَقَدْ قَالَ: «أَيُّهَا الْعِزَّاءُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ، وَاللَّهِ مَا كَانُوا سَرَقُوا شَيْئًا وَلَقَدْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ عليه السلام: «إِنِّي سَقِيمٌ» وَاللَّهُ مَا كَانَ سَقِيمًا.

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تقیۃ اللہ کا دین ہے۔ میں نے کہا کیا اللہ کا دین ہے۔ فرمایا خدا کی قسم اللہ کا دین ہے۔ یوسف نے کہا تھا قتلہ و التورم چور ہو۔ حالانکہ خدا کی قسم وہ چور نہ تھے اور ابراہیم نے کہا تھا کہ میں بیمار ہوں حالانکہ خدا کی قسم وہ بیمار نہ تھے۔

۴۔ عُمَدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، وَالْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ بَشَرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ : لَوْ أَنَّ اللَّهَ مَا عَلَيَّ وَجْهَ الْأَرْضِ شَيْءٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ التَّقِيَّةِ ، يَأْحَبُّبُ إِنَّهُ مَنْ كَانَتْ لَهُ تَقِيَّةٌ رَفَعَهُ اللَّهُ ، يَأْحَبُّبُ مَنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ تَقِيَّةٌ وَصَعَهُ اللَّهُ ، يَأْحَبُّبُ إِنْ النَّاسُ أُنْشَأُوا فِي هَذِهِ فَلَوْ قَدْ كَانَ ذَلِكَ كَانَ هَذَا .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ روئے زمین پر میرے نزدیک تقیہ سے زیادہ محبوب چیز نہیں، جو تقیہ کرے گا خدا اس کو بلند مرتبہ دے گا اے حبیب جو تقیہ نہ کرے گا خدا اس کو بلند مرتبہ دے گا۔ اے حبیب جو تقیہ نہ کرے گا اللہ اس کو پست کر دے گا۔ اے حبیب اس زمانہ میں منافقین سکون و فراغت میں ہیں ہاں جب ہمارے حضرت جنت ہوگا تو اس وقت تقیہ ترک ہوگا۔

۵۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ جُنَّابِ بْنِ الْمَكْنُوفِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : اتَّقُوا عَلَى دِينِكُمْ فَاحْجُبُوهُ بِالْتَّقِيَّةِ فَإِنَّهُ لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهُ ، إِنَّمَا أَنْتُمْ فِي النَّاسِ كَالنَّحْلِ فِي الطَّيْرِ لَوْ أَنَّ الطَّيْرَ تَعَلَّمَ مَا فِي أَجْوَابِ النَّحْلِ مَا بَقِيَ مِنْهَا شَيْءٌ ، إِلَّا أَكَلَتْهُ لَوْ أَنَّ النَّاسَ عَلِمُوا مَا فِي أَجْوَابِكُمْ أَنْتُمْ تُحِبُّونَا أَهْلَ الْبَيْتِ لَا كُلُّوْكُمْ بِالْيَسْتَبِيهِمْ وَ لَنَحْلُوْكُمْ فِي الْبَيْتِ وَالْعَلَانِيَةِ ، رَحِمَ اللَّهُ عَبْدًا مِنْكُمْ كَانَ عَلَى وَلَا يَتَنَا .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے دین کو منافقوں سے بچاؤ اور تقیہ کے ذریعہ سے اُسے چھپاؤ جس کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے ایمان نہیں، تم منافقوں کے درمیان ایسے ہو جیسے پرندوں میں شہد کی مکھی اگر وہ جان لیں کہ شہد کی مکھیوں کے پیٹ میں کیا چیز ہے تو وہ البتہ اس کو کھا جائیں اور اگر تمہارے منافقین جان لیں کہ تمہارے اندر ہم اہل بیت کی محبت ہے تو تم کو اپنی زبانوں سے کھا جائیں یعنی تمہاری مذمت کریں اور پوشیدہ علانیہ تم کو گالیاں دیں خدا ان لوگوں پر رحم کرے جو ہماری ولایت کا دم بھرتے ہیں۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ حَرْبِ بْنِ عَمَّتْنِ أَخْبَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ

۶۶۶ فی قولہ اللہ عزّ وجلّ : «وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ» قَالَ: الْحَسَنَةُ : النَّقِيَّةُ ، وَالسَّيِّئَةُ : الْإِذَاعَةُ وَقَوْلُهُ «عزّ وجلّ» : «إِدْفَعْ بِالتَّيِّبِ مِمَّا أَحْسَنُ السَّيِّئَةِ» قَالَ : التَّيِّبُ هِيَ أَحْسَنُ النَّقِيَّةِ ، «فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ» .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق، تکی اور بدی برابر نہیں کہیں گے۔ مراد تقیہ ہے اور برائی سے مراد زبان و جواب تقیہ میں اپنے عقائد کا ظاہر کرنا ہے اور اس آیت کے متعلق برائی کا دفعیہ اچھے طریق سے کر دیا۔ اچھا طریقہ تقیہ ہے اس طرح کہ جس سے تم کو عداوت ہے اس سے اپنے کو خالص دوست ظاہر کرو۔

۷ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَمْرِو بْنِ الْكَثِيرِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : يَا أَبَا عَمْرٍو أَرَأَيْتَكَ لَوْ حَدَّثْتُكَ بِحَدِيثٍ أَوْ أَفْتَيْتَكَ بِفَتْيَاءٍ حِثْنِي بَعْدَ ذَلِكَ فَسَأَلْتَنِي عَنْهُ فَأَخْبَرْتُكَ بِخِلَافِ مَا كُنْتُ أَخْبَرْتُكَ ، أَوْ أَفْتَيْتَكَ بِخِلَافِ ذَلِكَ بِأَيِّهِمَا كُنْتَ تَأْخُذُ ؟ قُلْتُ : بِأَخَذِئِهِمَا وَأَدْعُ الْآخَرَ ، فَقَالَ : قَدْ أَصَبْتَ يَا أَبَا عَمْرٍو أَيْبَى اللَّهِ إِلَّا أَنْ يُعْبَدَ سِوَا أَمَّا اللَّهُ لَئِنْ فَعَلْتُمْ ذَلِكَ إِنَّهُ [أَخْبَرُ لِي وَلكُمْ] ، [وَأَيْبَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَنَأُولَئِكَ فِي دِينِهِ إِلَّا النَّقِيَّةَ .

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اسے ابو عمرو اگر میں تم سے ایک بات بیان کروں یا ایک فتویٰ دوں۔ پھر تم دوبارہ مجھ سے وہی سوال کرو اور میں پہلے کے خلاف جواب دوں تو تم کس پر عمل کرو گے۔ میں نے کہانی بات پر اور دوسری کو چھوڑ دوں گا۔ فرمایا تم نے سہیک کہا۔ اللہ چاہتا ہے کہ اس کی عبادت پوشیدہ طور پر کی جائے۔ خدا کی قسم! اگر تم نے ایسا کیا تو میرے اور تمہارے دونوں کے لئے بہتر ہو گا اور اللہ نے امر دین میں تمہارے اور ہمارے لئے تقیہ چاہا ہے۔

۸ - عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ دُرِّسَةَ الْوَاسِطِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : مَا بَلَغَتْ نَقِيَّةٌ أَحَدَ نَقِيَّةٍ أَصْحَابِ الْكَهْفِ إِنْ كَانُوا الْبَشَرُونَ الْأَعْيَادَ وَيَشُدُّونَ الرِّزْنَ نَارَ فَأَعْطَاهُمُ اللَّهُ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہمیں پہنچا کہی کا تقیہ اصحاب کھف کے تقیہ کو کہ وہ قوم کی عیدوں میں حاضر ہوتے تھے اور انہوں نے تقیہ زبان باندھتے تھے پس اللہ نے ان کو دوبارہ اجر عطا فرمایا۔

۹ - عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ وَافِدٍ الْمَحْطَامِ قَالَ : اسْتَقْبَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ فِي طَرِيقٍ فَأَعْرَضْتُ عَنْهُ بِوَجْهِ وَمَصْبُتٍ ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ بَعْدَ ذَلِكَ ، فَقُلْتُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ إِنِّي لَا لِقَاكَ فَأَصْرِفْ وَجْهِي كَرَاهَةً أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ ، فَقَالَ لِي : رَحِمَكَ اللَّهُ وَلَكِنْ رَجُلًا

لَقِيْنِي اَمْسٍ فِي مَوْضِعٍ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ : عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا اَبَا عَبْدِ اللَّهِ ، مَا اَحْسَنَ وَلَا اَجْمَلَ .

۹۔ راوی کہتا ہے میں راستہ میں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے ملا۔ میں نے حضرت کی طرف سے منہ پھیر لیا اور آگے بڑھ گیا۔ اس کے بعد آپ کی خدمت میں آیا اور کہا میں آپ پر نرا ہوں میں آپ سے ملا تھا اور میں نے کہا بہت سے مصلحتاً منہ پھیر لیا تھا تاکہ آپ کو کوئی اذیت نہ پہنچے۔ حضرت نے فرمایا۔ اللہ تم پر رحم کرے۔ لیکن ایک شخص فلاں مقام پر مجھے ملا درجب کہ مخالفوں کا مجمع تھا اس نے کہا۔ علیک السلام یا ابا عبد اللہ اس نے اچھا نہ کیا۔

مطلب یہ ہے کہ اس نے اسلام پر علیک کو مقدم کیا اور بجائے میرے نام کے کفایت کا ذکر کیا اور توضیح :- ان دونوں باتوں سے مخصوص تعظیم کا اظہار کیا۔ مخالفوں کی موجودگی میں اسے ایسا نہ کرنا چاہیے تھا بلکہ تقیہ سے کام لینا چاہیے تھا۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَّاقَةَ قَالَ : قَبَّلَ لِابِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : اِنَّ النَّاسَ يَزُوْنُوْنَ اَنْ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ عَلٰى مِثْرِ الْكُوفَةِ : اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ سَتُدْعَوْنَ اِلَى سَبِيٍّ فَسَبُّوْنِي ، ثُمَّ تَدْعَوْنَ اِلَى الْبِرَاءَةِ مِثِّيْ فَلَا تَبَرَّ وَوَامِئْتَنِيْ . فَقَالَ : مَا اَكْثَرَ مَا يَكْتِئِبُ النَّاسُ عَلٰى عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، ثُمَّ قَالَ : اِنَّكُمْ سَتُدْعَوْنَ اِلَى سَبِيٍّ فَسَبُّوْنِي ، ثُمَّ سَتُدْعَوْنَ اِلَى الْبِرَاءَةِ مِثِّيْ وَانْتَبِيْ لَعَلِّيْ دِينِ مُحَمَّدٍ ، وَلَمْ يَقُلْ : لَا تَبَرَّ وَوَامِئْتَنِيْ . فَقَالَ لَهُ السَّائِلُ : اَرَأَيْتَ اِنْ اخْتَارَ الْقَتْلُ دُونَ الْبِرَاءَةِ فَقَالَ : وَاللّٰهِ مَا ذَلِكْ عَلَيْنَا وَمَا هُوَ اِلَّا مَا مَضٰى عَلَيْنَا عَمَّا ذُنُوبُنَا بِاَسْرِ حَيْثُ اَكْرَهَهُ اَهْلُ مَكَّةَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ ، فَانْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهِ «اَلَا مَنَ اُكْرِهَ» وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَهَا : يَا عَمَّارُ اِنْ عَادُوا فَعَدَّ فَقَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عُنْدَكَ وَامَرَكَ اَنْ تَعُوْدَ اِنْ عَادُوا .

۱۰۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا گیا کہ لوگ یہ بیان کرتے ہیں کہ علی علیہ السلام نے منبر کو فرہ فرمایا۔ لوگو! عنقریب تم سے کہا جائے گا کہ مجھے گالی دو۔ تو تم مجھے گالی دے دینا اور اگر مجھ سے برأت ظاہر کرنے کو کہیں تو نہ کرنا۔ حضرت نے نہ فرمایا لوگوں نے حضرت علی پر کیسا جھوٹ بولا ہے پھر فرمایا۔ حضرت نے تو یہ فرمایا تھا کہ تم سے مجھے گالی دینے کو کہا جائے تو تم مجھے گالی دے دینا اور اگر مجھ سے برأت کو کہا جائے۔ تو میں دین محمد پر ہوں یہ نہیں فرمایا کہ تم مجھ سے اظہار برأت نہ کرنا۔ (وسائل دین محمد پر ہونے سے سمجھا کہ برأت نہ کرنی چاہیے لہذا اس نے یہ کہا) پوچھا کیا برأت کے مقابلہ میں قتل ہونے کو ترجیح دی جائے۔ حضرت نے فرمایا یہ تکلیف اس پر نہیں اور نہ اس کے لئے جگہ ہے بلکہ اس کو وہی کرنا چاہیے جو عمار بن یاسر نے کیا۔ جبکہ اہل مکہ نے انھیں مجبور کیا (کلمہ کفر کہنے پر) حالانکہ ان کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن تھا خدا نے یہ آیت نازل کی۔ مگر وہ جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو اس موقع پر رسول اللہ نے عمار سے فرمایا اگر وہ لوگ پھر ایسا کرنے کو کہیں تو کہہ دینا۔ خدا نے تمہارا عذر

قبول کر لیا اور تمہیں حکم دیا ہے کہ اگر دوبارہ کلمہ کفر کہنے پر مجبور کریں تو کلمہ دینا۔

۱۱۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ هِشَامِ الْكِنْدِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِيَّاكُمْ أَنْ تَعْمَلُوا عَمَلًا يُعْتَرِ وَنَايَهُ ، فَإِنَّ وَلَدَ السَّوْءِ يُعْتَرِ وَالْبَدِيعُ يَعْمَلُهُ كُونُوا الْيَمِينَ انْقَطَعَتْ لَهُ زِينَا وَلَا تَكُونُوا أَعْلِيَهُ شَيْنًا صَلَّوْا فِي عَشَائِهِمْ وَعَوْدُوا وَمَرْضَاهُمْ وَاشْهَدُوا جَنَائِزَهُمْ وَلَا يَسْقُونَكُمْ إِلَى شَيْءٍ مِنَ الْخَيْرِ فَإِنَّكُمْ أَوْلَى بِهِ مِنْهُمْ وَاللَّهُ مَا عُبِدَ اللَّهُ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الْخَبَةِ قُلْتُ : وَمَا الْخَبَةُ ؟ قَالَ : النَّفِثَةُ .

۱۱۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا۔ تم ایسے عمل سے بچو جس پر لوگ ہمیں عیب لگائیں۔ بڑا بیٹا اپنے عمل پر سے اپنے باپ کو عیب لگاتا ہے۔ تم ایسے بنو کہ جو آپ کے لئے باعثِ زینت ہوں کہ باعثِ شرم ہو۔ قبیلہ والوں سے اگرچہ وہ مذہباً مخالف ہوں ان کے مریضوں کی عیادت کرو ان کے جنازوں میں موجود ہواور کسی امر نیک میں ان کو سبقت نہ کرنے دو کیونکہ تم اس کے لئے ان سے زیادہ بہتر ہو۔ خدا کی قسم خدا کو سب سے زیادہ محبوب عبادت وہ ہے جو پوشیدہ ہو یعنی بصورتِ نقیہ۔

۱۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَادٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام عَنِ الْقِيَامِ لِلْوَلَاةِ ، فَقَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : النَّفِثَةُ مِنْ دِينِي وَدِينِ آبَائِي وَلَا إِيمَانُ لِمَنْ لَا نَفِثَةَ لَهُ .

۱۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے نقیہ میرا دین ہے اور میرے آباء و اجداد کا دین ہے جس کے لئے نقیہ نہیں اس کے لئے دین نہیں۔

۱۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ رِيعِي ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : النَّفِثَةُ فِي كُلِّ صَرُورَةٍ وَصَاحِبُهَا أَعْلَمُ بِهَا حِينَ تَنْزِلُ بِهِ .

۱۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے نقیہ ہر ضرورت میں ہے (فتویٰ قضا و اعمال جوارح وغیرہ) اور صاحب زیادہ جاننے والا ہے اس ضرورت پر۔

۱۴۔ عَلِيُّ بْنُ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ مَخْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : [كَانَ] أَبِي يَقُولُ : وَأَيُّ شَيْءٍ أَقْرَبُ لِيَنِي مِنَ النَّفِثَةِ : إِنَّ النَّفِثَةَ جُثَّةُ الْمُؤْمِنِ .

۱۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے میرے پدر بزرگوار فرماتے تھے میری آنکھ کو نقیہ سے زیادہ محمد کی پہچاننے والی کوئی چیز نہیں، بے شک نقیہ مومن کے لئے سیر ہے۔

۱۵۔ عَلِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَمِيلٍ ، عَنْ عُثْبَيْنِ مَرْوَانَ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَا مَنَعَ مِثْمَ رَحِمَهُ اللَّهُ مِنَ التَّقِيَّةِ ، فَوَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمَ أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي عِشَارِ وَأَصْحَابِهِ إِلَّا مِنْ أَكْبَرَةٍ وَقَلْبُهُ مُظْمَنٌ بِالْإِيمَانِ ۔

۱۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کس چیز نے مِثْم علیہ الرحمہ کو تقیہ سے منع کیا تھا خدا کی قسم وہ اس آیت کو جانتے تھے مگر وہ جو مجبور کیا گیا ہو مگر اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو۔ عمار اور ان کے اصحاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

۱۶۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ عُثْبَيْنِ بْنِ عَبْدِ الْجُبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَدَّادِ ، عَنْ عُثْبَيْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِذَا جُعِلَتِ التَّقِيَّةُ لِيُحَقَّنَ بِهَا الذَّمُّ فَإِذَا بَلَغَ الذَّمُّ فَلَيْسَ تَقِيَّةً ۔

۱۶۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ خدا اور رسول نے اس لئے رکھا ہے تاکہ مومن کا خون نہ بہے اور اگر خون بہنے سے روکنا تقیہ سے ممکن نہ ہو تو پھر تقیہ جائز نہیں۔

۱۷۔ عُثْبَيْنُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ شُعْبَةَ ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ عُثْبَيْنِ مُسْلِمٍ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كُلَّمَا تَقَارَبَ هَذَا الْأَمْرُ كَانَ أَشَدَّ لِلتَّقِيَّةِ ۔

۱۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب ظہورِ حضرت جنت کا وقت قریب ہو تو تقیہ اور زیادہ سختی سے ہونا چاہئے۔

۱۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ ابْنِ أُدَيْنَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْجُعْفِيِّ وَتَعْمَرَ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَامٍ وَعُثْبَيْنُ مُسْلِمٌ وَزُرَّادَةٌ قَالُوا : سَمِعْنَا أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : التَّقِيَّةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ يَضْطَرُّ إِلَيْهَا ابْنُ آدَمَ فَقَدْ أَحْلَاهُ اللَّهُ لَهُ ۔

۱۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ ہر اس شے میں ہے جس کے معاملہ میں انسان مضطر ہو اللہ نے یہ اس کے لئے حلال کیا ہے۔

۱۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُثْبَيْنِ بْنِ عَمْرٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ حَرْبِ بْنِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : التَّقِيَّةُ تَرُسُ اللَّهُ بَيْتَهُ وَبَيْنَ خَلْقِهِ ۔

۱۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تقیہ سپر ہے اللہ اور اس کی مخلوق کے درمیان۔

۲۰۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عُثْبَيْنِ بْنِ جُمُورٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَمَّزَةَ ، عَنْ الْحُسَيْنِ

ابن الْمُخْتَارِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : خَالِطُوهُمْ بِالْبَرِّ الْبَيِّنَةِ وَخَالِفُوهُمْ بِالْجَوَائِزِ إِذَا كَانَتِ الْأَمْرَةُ صَبِيحَانِيَّةً .

۲۰۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے مخالفین سے بظاہر میل ملت رکھو اور باطن میں مخالفت رکھو جبکہ حکومت باز کیجئے اطفال ہو۔

۲۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ذَكْرِ بْنِ الْمُؤْمِنِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُسَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : رَجُلَانِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ اخْتَلَفَا فِي الْقَبِيلِ لَهْمَا : ابْنُ ثَمَالَةَ مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَبَرِيءٍ ، وَاجِدٌ مِنْهُمْ وَأَبِي الْأَخَرِ فَخَلَنِي سَبِيلَ الَّذِي بَرِيءَ ، وَقُتِلَ الْآخَرُ فَقَالَ : أَمَّا الَّذِي بَرِيءَ ، فَرَجُلٌ فَقِيهٌ فِي دِينِهِ وَأَمَّا الَّذِي لَمْ يَبْرَأْ : فَرَجُلٌ تَعَجَّلَ إِلَى الْجَنَّةِ .

۲۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ کوفہ کے دو شیعی بنی امید کے ہاتھوں گرفتار ہوئے ان سے کہا گیا تم امیر المؤمنین پر تبراکرو، ان میں سے ایک نے کیا دوسرے نے انکار کر دیا۔ جس نے تبر کیا تھا اسے چھوڑ دیا دوسرے کو قتل کر دیا گیا۔ حضرت نے فرمایا۔ جس نے تبر کیا وہ علم دین کا عالم تھا اور جس نے تبر نہ کیا اس نے جنت کی طرف جانے میں جلدی کی۔

۲۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : اخْتَرُوا عَوَاقِبَ الْعُرَاتِ .

۲۲۔ نغشر شوں کے انجام سے ڈرو۔

۲۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الثُّعْمَانِ عَنِ ابْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَعْقَرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : التَّقِيَّةُ تَرُسُ الْمُؤْمِنَ وَالتَّقِيَّةُ جِرٌّ لِلْمُؤْمِنِ ، وَلَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهُ ، إِنَّ الْعَبْدَ لَيَقْعُ إِلَيْهِ الْحَدِيثُ مِنْ حَدِيثِنَا فَيَدْبُرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ ، فَيَكُونُ لَهُ عَزْرٌ أَفِي الدُّنْيَا وَنُورٌ أَفِي الْآخِرَةِ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَقْعُ إِلَيْهِ الْحَدِيثُ مِنْ حَدِيثِنَا فَيَدْبُرُهُ فَيَكُونُ لَهُ دَلَالَةٌ فِي الدُّنْيَا وَبَيِّنَةٌ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ النُّورُ مِنْهُ .

۲۳۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ تقیہ مومن کی سپر ہے اور تقیہ مومن کے لئے

ہر سہ جس کے لئے تفسیر نہیں اس کے لئے ایمان نہیں جو ہماری حدیث کو سننے اور اس کی اشاعت نہ کرے تو اس کے لئے دنیا میں دولت ہوگی اور اللہ اس کے دل سے نور نکالے گا۔

دوسو چھبیسواں باب

راز کو چھپانا

(بَابُ الْكِتْمَانِ) ۲۲۶

۱۔ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَجْلُوبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : وَدِدْتُ أَنِّي افْتَدَيْتُ خَصْلَتَيْنِ فِي الشَّيْءِ لَنَافِعِ لِحْمِ سَاعِدِي : التَّرْقِيقَ وَقِلَّةَ الْكِتْمَانِ .

۱۔ فرمایا حضرت علی بن حسین نے واللہ میں دوست رکھتا ہوں کہ اپنے شیعوں سے ان دو خصلتوں کے دور کرنے ہیں اپنی کلائی کا گوشت فدیہ دے دوں ایک تند مزاجی دوسرے بات کا کم چھپانا۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِي سَامَةَ زَيْدٍ الشَّعْثَامِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَمِيرُ النَّاسِ بِخَصْلَتَيْنِ فَضَبَّحُوهُمَا فَصَارُوا مِنْهُمَا عَلَى غَيْرِ شَيْءٍ : السَّبْرَ وَالْكِتْمَانَ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اے سلیمان تم اس دین پر ہو کہ جس نے چھپایا۔ خدا نے اسے عورت دی اور جس نے ظاہر کیا اللہ نے اسے ذلیل کیا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا سُلَيْمَانُ إِنَّكُمْ عَلَى دِينٍ مَنَ كَتَمْتُمْ أَعْرَأُ مَا اللَّهُ وَمَنْ أَدَّاهُ أَذَلَّهُ اللَّهُ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے لوگوں کو دو خصلتوں کا حکم دیا گیا ہے۔ لوگوں نے ان دونوں کو ضائع کر دیا اور کچھ نہ پایا۔ ایک ان میں صبر ہے دوسرے راز کا چھپانا۔

۴۔ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ

أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : دَخَلْنَا عَلَيْهِ جَمَاعَةٌ ، فَقُلْنَا : يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ إِنَّا نُرِيدُ الْعِرَاقَ فَأَوْصِنَا ، فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : لِيَقُوْ شَدِيدُكُمْ ضَعِيفُكُمْ وَلِيَعُدَّ غَيْبُكُمْ عَلَى فَقِيرِكُمْ وَلَا تَبْشُرُوا بِيْرَنَا وَلَا تُذْهِبُوا أَمْرَنَا ، وَإِذَا جَاءَكُمْ عَنَّا حَدِيثٌ فَوَحِّدْتُمْ عَلَيْهِ شَاهِدًا أَوْ شَاهِدَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَخُذُوا بِهِ وَإِلَّا فَقِفُوا عِنْدَهُ ، ثُمَّ رَدُّوهُ إِلَيْنَا حَتَّى يَسْتَبِينَ لَكُمْ وَاعْلَمُوا أَنَّ الْمُنْتَظَرَ لِهَذَا الْأَمْرِ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الضَّائِمِ الْقَائِمِ وَمَنْ أَدْرَكَ قَائِمًا فَخَرَجَ مَعَهُ فَقَتَلَ عَدُوًّا نَاكَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ عَشْرِينَ شَهِيدًا وَمَنْ قَتَلَ مَعَ قَائِمِنَا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ خَمْسَةِ وَعَشْرِينَ شَهِيدًا .

۴۔ راوی کہتا ہے کہ ہم چند آدمی امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں آئے اور عرض کیا ہم کو فرج جا رہے ہیں کچھ نصیحت فرمائیے۔ حضرت نے فرمایا جو علم دین میں قوی ہیں ان کو پاپیے کہ جو علم میں کمزور ہیں ان کو تقویت پہنچائیے اور مالدار فقیروں کی عیادت کریں اور ہمارے راز لوگوں پر ظاہر نہ کریں جب ہماری حدیث سنو اور اس پر ایک یا دو گواہ قرآن سے پا لے تو اسے بیان کرو تا کہ مخالف خاموش رہیں۔ ورنہ اسے روکے رہو اور ہمارے پاس بھیجنا کہ ہم وہ شواہد ہمیا کر دیں اور آگاہ ہو اس امر کے منتظر کے لئے ایک قائم اللیل روزہ دار کا اجر ہے جو ہمارے قائم کو پالے اور اس کے ساتھ خروج کرے اور ہمارے دشمن کو قتل کرے تو اس کا اجر ایک شہید کا ہے اور جو ہمارے قائم کے ساتھ رہ کر قتل ہو جائے تو اس کا اجر برابر ہے پچیس شہیدوں کے۔

۵۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَلَى قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَحْتِمَالِ أَمْرِنَا التَّضْيِيقُ لَهُ وَالْقَبُولُ فَقَطْ ، مِنْ أَحْتِمَالِ أَمْرِنَا سِتْرُهُ وَصِيَانَتُهُ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِ فَأَقْرِئَهُمُ السَّلَامَ وَقُلْ لَهُمْ : رَحِمَ اللَّهُ عَبْدًا أَجَزَّ مَوَدَّةَ النَّاسِ إِلَى نَفْسِهِ ، حَيْثُ تَوَهَّمُ بِمُيَاغِرَتِهِمْ وَاسْتَرَوْا عَنْهُمْ مَا يَنْتَكِرُونَ ، ثُمَّ قَالَ : وَاللَّهِ مَا النَّاصِبُ لِنَاسِخَرَبًا بِأَشَدَّ عَلَيْنَا مَوَدَّةً مِنَ الشَّاطِئِ عَلَيْنَا بِمَا نَكْرَهُ ، فَإِذَا عَرَفْتُمْ مِنْ عَبْدٍ إِدَاعَةً فَأَمْسُوا إِلَيْهِ وَرَدُّهُ عَنْهَا ، فَإِنْ قِيلَ مِنْكُمْ وَإِلَّا فَتَحَمَّلُوا عَلَيْهِ بِمَنْ يُقْتَلُ عَلَيْهِ وَيَسْمَعُ مِنْهُ ، فَإِنَّ الرَّجُلَ مِنْكُمْ يَطْلُبُ الْحَاجَةَ فَيَلْطَفُ فِيهَا حَتَّى تُنْفَضِيَ لَهُ ، فَالْطُفُوا فِي سَبِيٍّ لِمَا تَطْلُقُونَ فِي حَوَائِجِكُمْ فَإِنْ هُوَ قِيلَ مِنْكُمْ وَإِلَّا فَادْفِنُوا كَلَامَهُ تَحْتَ أَفْدَامِكُمْ وَلَا تَقُولُوا إِنَّهُ يَقُولُ وَيَقُولُ ، فَإِنَّ ذَلِكَ يَحْمِلُ عَلَيَّ وَعَلَيْكُمْ ، أَمَا وَاللَّهِ لَوْ كُنْتُمْ تَقُولُونَ مَا أَقُولُ لَا فَرَزْتُ أَنْتُمْ أَصْحَابِي ، هَذَا أَبُو حَنِيفَةَ لَهُ أَصْحَابٌ ، وَهَذَا الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ لَهُ أَصْحَابٌ ، وَأَنَا مَرُؤٌ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ لَدَنِي رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَعَلِمْتُ كِتَابَ اللَّهِ وَفِيهِ تَبَيَّنَ كُلُّ شَيْءٍ بَدَأَ الْخَلْقَ وَأَمْرَ السَّمَاءِ وَأَمْرَ الْأَرْضِ وَأَمْرَ الْآلِ وَلَيْنَ وَأَمْرَ الْآخِرِينَ وَأَمْرُ مَا كَانَ وَأَمْرُ مَا يَكُونُ ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى ذَلِكَ تُسَبِّ عَيْنِي .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ ہمارے امر امدت کو اختیار کرنے کے یہ معنی نہیں کہ اس کی تصدیق کی جائے اور فقط قبول کر لیا جائے بلکہ چاہیے یہ کہ نا اہلوں (مخالفوں) سے ہمارے معاملہ کو پوشیدہ رکھا جائے۔ ہماری احادیث ان سے بیان نہ کی جائیں۔ ہمارے دوستوں سے ہمارا اسلام کہو کہ ہم کرے اللہ اس بندے پر جو بحالت تقیہ ہمارے مخالفوں سے اپنی دوستی ظاہر کرے۔ تم ان سے وہ باتیں بیان کرو جس کے شواہد وہ قرآن سے جانتے ہوں اور جو نہیں جانتے وہ ان سے پوشیدہ رکھو۔ خدا کی قسم اس ناصبی سے جو ہم سے شدید عداوت رکھتا ہے۔ ہمیں زیادہ نقصان اس کی دوستی سے پہنچتا ہے جو ہمارے راز ہمارے دشمن سے بیان کرتا ہے۔ جب تمہیں ایسا آدمی معلوم ہو جو اشاعت امر امدت کرتا ہے تو اس کے پاس جاؤ اور اسے دو کو، اگر وہ مان جائے تو بہتر، ورنہ ایسے شخص کو اس کے پاس لاؤ جس کی بات اس کے لئے ذریعہ ہو اور وہ اس کی بات کان لگا کر سنے۔ بعض لوگ تم سے طلب حاجت کرتے ہیں تم ان کی ضرورت پوری کرتے رہو تو وہ تم پر ہریان ہوتے ہیں۔ پس میری اس ضرورت کے لئے۔ تم ان پر اسی طرح مہربانی کرو جیسے اپنی ضرورتوں کے لئے ان پر مہربانی کرتے ہو، پس اگر تدبیر سے وہ مان جائے تو بہتر ورنہ تم اس کے کلام کو اپنے پیروں سے کچل دو۔ یعنی کسی سے یہ نہ کہو کہ وہ ایسا کہتا ہے اس میں میرے اور تمہارے دونوں کے لئے آسانی ہے۔ قسم خدا کی اگر تم نے میرے کہنے پر عمل کیا تو میں اقرار کرتا ہوں کہ تم میرے اصحاب ہو۔ یہ ابو حنیفہ ہے اور اس کے اصحاب ہیں اور یہ حسن بصری ہے اور اس کے اصحاب ہیں وہ کس طرح ان کے غلط فتوے پر عمل کرتے ہیں اور میں باوجود قریشی اور اولاد رسولؐ سے ہوں اور کتاب خدا کا علم رکھتا ہوں جس میں ہر شے کا بیان ہے ابتداء خلق سے لے کر اور آسمان و زمین اور امرا دین و آخرین کا جو ہو چکا ہے اور ہونے والا ہے وہ سب میری نظر کے سامنے ہے پھر بھی میرے کہنے پر عمل نہیں کرتے۔

۶۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُبَادَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ عَبْدِ الْمُسْلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ لِي: مَا زَالَ يَرُؤُنَا مَكْتُومًا حَتَّى صَارَ فِي يَدَيْهِ [وَلَدٌ كَيْسَانٌ فَتَحَدَّثُوا فِي الطَّرِيقِ وَقَرَى السَّوَادُ

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ہمارا معاملہ ہمیشہ پوشیدگی کے ساتھ رہا ہے لیکن اہل مکہ و قریب نے شیعیت کو کیا تو گلی کوچوں میں اور گاؤں گاؤں اعلان کر دیا۔ ولد کسان سے مراد بعض نے اولاد حضرت علیہ الرحمہ کی ہے جنہوں نے شیعیت کا بیانیہ اعلان کیا۔

۷۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُبَادَةَ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْحَدَّادِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: وَاللَّهِ إِنْ أَحَبَّ أَصْحَابِي إِلَيَّ أَوْعَرُّهُمْ وَأَقْفَهُمْ وَأَكْتُمُّهُمْ لِحَدِيثِنَا وَإِنْ أَسَوَّاهُمْ عِنْدِي خَالَاوَأَمَقَّنْهُمْ لَلَّذِي إِذَا سَمِعَ الْحَدِيثَ يُنْسَبُ إِلَيْنَا وَيُرَوِّعُنَا فَلَمْ يَقْبَلْهُ إِشْمَارًا

مِنْهُ وَجَعَدَهُ وَكَفَّرَ مَنْ ذَانَ بِهِ وَهُوَ لَا يَذْنِي لَعَلَّ الْحَدِيثَ مِنْ عِنْدِنَا خَرَجَ وَإِنَّمَا أَنَسِدَ، فَيَكُونُ بِذَلِكَ خَارِجًا عَنَّا وَلَا يَتَنَا.

۷۔ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ میرے اصحاب میں سب سے زیادہ محبوب میرے نزدیک وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے زیادہ فقیہ ہے اور ہماری احادیث کا (مخالفوں سے) سب سے زیادہ چھپانے والا ہے (تاکہ وہ ہمارے درپے آزار نہ ہوں) اور میرے نزدیک سب سے زیادہ بد حال اور سب سے زیادہ دشمن وہ ہے جو ہماری حدیث سنے اور ہماری طرف نسبت دے۔ پھر اس کو قبول نہ کرے اور ٹرٹرش کر دے اور انکار کرے اور جو اس کے پاس ہو وہ بھی انکار کرے حالانکہ وہ نہیں جانتا کہ یہ حدیث ہماری ہی ہو اور اس کی سند ہم ہی سے ہو ایسا شخص ہماری ولایت سے خارج ہے۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ حَرِيزٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: يَا مُعَلَّى! كُنْمْ أَمْرًا وَلَا تُدْعُهُ، فَإِنَّهُ مَنْ كُنْمْ أَمْرًا وَلَمْ يُدْعُهُ أَعَزَّ اللَّهُ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَجَعَلَهُ نُورًا بَيْنَ عَيْنَيْهِ فِي الْآخِرَةِ، يَقُودُهُ إِلَى الْجَنَّةِ، يَا مُعَلَّى! مَنْ أَذَاعَ أَمْرًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ أَذْكَ اللَّهُ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَنَزَعَ النُّورَ مِنْ بَيْنَ عَيْنَيْهِ فِي الْآخِرَةِ وَجَعَلَهُ ظِلْمَةً تَقُودُهُ إِلَى النَّارِ، يَا مُعَلَّى! إِنْ التَّبَيُّةَ مِنْ دِينِي دَبَّيْنِ آبَائِي وَلَا دَبَّيْنِ لِمَنْ لَا تَبَيُّةَ لَهُ، يَا مُعَلَّى! إِنْ اللَّهُ يَجِبُ أَنْ يُعْبَدَ فِي التَّيَزِّ كَمَا يَجِبُ أَنْ يُعْبَدَ فِي الْعَلَانِيَةِ، يَا مُعَلَّى! إِنْ الْمَذْبُوحَ لَا مَرْنَا كَالْجَا حَيْدَلَهُ.

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اے معلیٰ ہمارے امر کو چھپاؤ اور ظاہر نہ کرو، جو ہمارے امر کو چھپائے گا اور ظاہر نہ کرے گا تو اللہ اس کو دنیا میں عورت دے گا اور آخرت میں اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک نور ہو گا جو اسے جنت کی طرف لے جائے گا اور اے معلیٰ جو ہمارے امر کو ظاہر کرے گا چھپائے گا نہیں تو خدا اسے دنیا میں ذلیل کرے گا اور آخرت میں اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ سے نور کو کھینچے گا اور تاریکی اسے کھینچ کر دوزخ کی طرف لے جائے گی اے معلیٰ فقیہ میرا اور میرے آباء کا دین ہے جس کے لئے فقیہ نہیں اس کے لئے دین نہیں، اے معلیٰ اللہ پوشیدہ عبادت کو اسی طرح دوست رکھتا ہے جیسے ظاہر عبادت کو۔ اے معلیٰ ہمارے امر کا ظاہر کرنے والا ایسا ہے جیسا ہمارے حق کا انکار کرنے والا۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمَّارٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: أَخْبَرْتُ بِمَا أَخْبَرْتُكَ بِهِ أَحَدًا، قُلْتُ: لَا إِلَّا سَلِيمَانُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: أَحْسَنْتَ أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ الشَّاعِرِ:

فَلَا يَعْنُونَ بِي وَبِيَوْمِ لَنَا نَالِنَا ۝ أَلَا كُلُّ مِرٍّ جَاوَزَانَيْنِ شَائِعٍ

۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کیا میں نے جو خبر تم سے بیان کی تھی تو اس لئے کہ کسی سے کہہ دینا۔ میں نے کہا سلیمان بن خالد کے سوا کسی سے نہیں کہا۔ فرمایا سٹیک کیا تو نے شاعر کا یہ قول تو سنا ہوگا۔

میرا اور تیرا بھید دو سے تیسرے تک نہ جائے ، آگاہ ہو جو بھید دو سے گزرا وہ سب تک پہنچا

۱۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ بْنِ أَبِي نَضْرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام عَنْ مَسْأَلَةٍ فَأَبَى وَأَمْسَكَ ، ثُمَّ قَالَ : لَوْ أَعْطَيْنَاكُمْ كُلَّمَا تَرْتَدُّونَ كَانَ شَرُّ أَلْكُمُ وَأُخْذُ بَرَقَةٍ صَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ ، قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : وَلَا يَأْتِي اللَّهُ أَسْرَ هَا إِلَى حَبْرٍ بَيْلٍ وَأَسْرَ هَا حَبْرٍ بَيْلٍ إِلَى مُحَمَّدٍ عليه السلام وَأَسْرَ هَا عِدِّي إِلَى عَلِيِّ عليه السلام وَأَسْرَ هَا عَلِيِّ عليه السلام إِلَى مَنْ شَاءَ اللَّهُ ، ثُمَّ أَنْتُمْ تُذْبَعُونَ ذَلِكَ ، مَنْ الَّذِي أَمْسَكَ حَرْفًا سَمِعَهُ ؟ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : فِي حِكْمَةِ آلِ دَاوُدَ : يَسْتَعِي لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَكُونَ مَا لَنَا لِنَقِيهِ مُقْبِلًا عَلَى شَأْنِهِ غَارِفًا بِأَهْلِ زَمَانِهِ ، فَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُذْبَعُوا أَحَدِيْنَا ، فَلَوْلَا أَنَّ اللَّهَ يُدَافِعُ عَنْ أَوْلِيَائِهِ وَيَنْتَقِمُ لِأَوْلِيَائِهِ مِنْ أَعْدَائِهِ ، أَمَا رَأَيْتَ مَا صَنَعَ اللَّهُ بِآلِ بَرْمَكٍ وَمَا أَنْتَقَمَ اللَّهُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام وَقَدْ كَانَ بَنُو الْأَشْمَثِ عَلَى خَطَرٍ عَظِيمٍ فَدَفَعَ اللَّهُ عَنْهُمْ يَوْلَايَتَهُمْ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام وَأَنْتُمْ بِالْعِرَاقِ تَرَوْنَ أَعْمَالَ هَؤُلَاءِ الْفَرَاغَةِ وَمَا أَهَمَّكَ اللَّهُ لَهُمْ ، فَعَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ ؛ وَلَا تَغْتَرَّ تَكَلُّمُ [الْحَيَاءِ] الذَّنْبِ ، وَتَغْتَرَّ وَابْتِنِ قَدْ أَهْمَكَ لَهْ ، فَكَأَنَّ الْأَمْرَ قَدْ وَصَلَ إِلَيْكُمْ .

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے ایک حادثہ کے متعلق سوال کیا۔ حضرت نے جواب سے انکار کیا اور خاموش ہو گئے۔ پھر فرمایا اگر جو تم چاہتے ہو ہم تمہیں بتا دیں تو یہ ایک مصیبت بن جائے گا۔ تمہارے لئے اور صاحب اہمیت کے لئے بھی ، امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ وحی کی اللہ نے جبرئیل کو اور جبرئیل نے رسول خدا (نبیانا ملک شہ) یعنی قیامت تک ہونے والے واقعات سے آگاہ کیا اور آنحضرت نے بطور راز بتایا حضرت علی علیہ السلام کو اور علی نے جس کو چاہا بتایا یعنی یہ سلسلہ آئمہ اہلبیت تک جاری رہا ، اور تم اسے ظاہر کرتے ہو (ظہور قائم آل محمد کو) تم میں کون ہے کہ جو باز رہے اس بات کو بیان کرنے سے ، جو اس نے سنا ہے اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ آل داؤد کی حکمتوں میں ایک بات یہ بھی تھی کہ مسلمان کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے نفس پر قابو رکھے اور خود اسی کرے اور اپنے اہل زمانہ کو پہچانے۔ پس اللہ سے ڈرو اور ہماری حدیث شائع نہ کرو۔ خدا اپنے اولیاء سے ہر بلا کو خود دفع کرے گا اور اپنے اولیاء کے دشمنوں سے خود بدلے لے گا۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے ہر ایک سے (جو دشمن آل رسول تھے) کیا کیا ، اور امام موسی کاظم کے دشمن دسٹین بن جعفر سے کیسا بدلہ لیا۔ اور اولاد اشعث (جو شیعوں تھے) سے جو امامت موسی کاظم کی معتقد تھی ، اللہ نے خطر و عظیم کو ان سے کیے دفع کیا۔ تم نے ان فرعونوں (یعنی عباس) کے حکام کو عراق میں دیکھا خدا نے ان کو ہمت دے رکھی ہے تم اللہ سے ڈرو ، دنیا کی زندگی تم کو دھوکا نہ دے اور نہ اس کی

زندگی جس کو اللہ نے جہالت دے رکھی ہے (یہ نہ سمجھنا کہ حکومت ہمیشہ ظالموں کے ہاتھ میں رہے گی) یہ حکومت ایک دن تم تک پہنچے گی۔

۱۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُثْمٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوُثَاءِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي بَابٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : طُوبَى لِعَبْدٍ زُوْمَةً يَعْرِفُهُ اللَّهُ وَلَمْ يَعْرِفْهُ النَّاسُ ، أُولَئِكَ مَصَابِيحُ الْهُدَى ، وَيَنَابِيغُ الْعِلْمِ يَنْجَلِي عَنْهُمْ كُلُّ فِتْنَةٍ مُظْلِمَةٍ ، لَيْسُوا بِالْمَذَابِيغِ الْبَذْرِ وَلَا بِالْجَفَاءِ الْمُرَائِيَةِ .

۱۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ خوشخبری ہو اس گناہ مندہ کے لئے جسے اللہ پہچانتا ہے اور لوگ اسے نہیں پہچانتے (خاموشی سے کار دین انجام دیتے ہیں) یہ لوگ ہدایت کے چراغ اور علم دین کے سرچشمے ہیں۔ خدا ان کے ذریعے سے فتنوں کی تاریکی کو دور کر دے کہ وہ راز کو ظاہر کرنے والے نہیں ہیں اور نہ جاہلان خود نما۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ ثَعْبَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْإِصْهَانِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : طُوبَى لِكُلِّ عَبْدٍ زُوْمَةً لَا يُؤْبَهُ لَهُ ، يَعْرِفُ النَّاسُ وَلَا يَعْرِفُهُ النَّاسُ ، يَعْرِفُهُ اللَّهُ مِنْهُ بِرِضْوَانٍ ، أُولَئِكَ مَصَابِيحُ الْهُدَى يَنْجَلِي عَنْهُمْ كُلُّ فِتْنَةٍ مُظْلِمَةٍ وَيُفْتَحُ لَهُمْ بَابُ كُلِّ رَحْمَةٍ ، لَيْسُوا بِالْبَذْرِ الْمَذَابِيغِ وَلَا الْجَفَاءِ الْمُرَائِيَةِ . وَقَالَ : قُولُوا الْخَيْرَ تَعْرِفُوا بِهِ وَأَعْمَلُوا الْخَيْرَ تَكُونُوا مِنْ أَهْلِهِ وَلَا تَكُونُوا عَجَلًا مَذَابِيغَ ، فَإِنَّ خِيَارَ كُفَّ الدِّينِ إِذَا نُظِرَ إِلَيْهِمْ ذَكَرَ اللَّهُ وَبَشَّرَ كُفَّ الْأَمْشَاؤُونَ بِالنَّمِيمَةِ ، الْمَقْرُ قُونَ بَيْنَ الْأَجَبَةِ ، الْمُتَبَتُّونَ لِلْبِرِّ آءِ الْمَغَائِبِ .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا۔ خوشخبری ہو اس غیر مشہور گناہ مندہ کے لئے جو اس کی پرواہ نہیں کرتا کہ لوگوں کو پہچانے، لوگ اسے نہیں پہچانتے۔ اللہ اس کو پہچانتا ہے (اپنی مرضی کے ساتھ) ایسے لوگ ہدایت کے چراغ ہیں ان سے فتنہ کی ہر تاریکی میں روشنی پھیل جاتی ہے اور رحمت الہی کے دروازے کھل جاتے ہیں نہ تو وہ راز فاش کرنے والے چغل خور ہیں اور نہ جاہلان خود نما اور حضرت نے فرمایا اچھی بات کہو تم اس کی وجہ سے پہچانے جاناؤ گے اور عمل خیر کرو اور اس کے اہل میں سے بنو اور جلد باز چغل خور نہ بنو۔ تم میں سے نیک لوگ وہ ہیں جب ان کو دیکھا جائے تو اللہ یاد آتے ہیں اور تم میں بدترین لوگ چغلیاں کھانے والے دوستوں میں تفرقہ ڈالنے والے اور تلاش کرنیوالے عیسوں میں سے عیب۔

۱۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَخْبَرَهُ قَالَ : قَالَ

أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : كَفُّوا أَلْسِنَتَكُمْ وَالزَّمُوا أَبْوُتَكُمْ ، فَإِنَّهُ لَا يَصْبِيحُكُمْ أَمْرٌ تَخْشَوْنَ بِهِ أَبَدًا وَلَا تَزَالُ الرِّبْدِيَّةُ لَكُمْ وَقَارًا أَبَدًا .

۱۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنی زبانوں کو تقیہ کی صورت میں روکو اور اپنے گھروں میں چپ چاپ بیٹھو، یعنی اپنے مخالفوں پر خرچ نہ کرو تا کہ تم وہی مصیبت سے محفوظ رہو۔ خرچ آل محمد تک اور زید یہ فرقہ کے لوگ جو بہاد باسیف کے معتقد ہیں تمہارے لئے مصیبت لانے والے بن جائیں گے یہ مصیبت زیدیوں ہی کے لئے چھوڑو۔

۱۴۔ عَنْهُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ : إِنْ كَانَ فِي يَدِكَ هَذِهِ شَيْءٌ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا تَعْلَمَ هَذِهِ فَأَقْلُ ، قَالَ : وَكَانَ عِنْدَهُ إِنْسَانٌ فَقَدْ أَكْرَدَا الْإِدَاعَةَ ، فَقَالَ : احْفَظْ لِسَانَكَ تَعَزَّرْ ، وَلَا تَمَكِّنِ النَّاسَ مِنْ قِيَادِ رَقَبَتِكَ فَتَذِلُّ .

۱۴۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر تیرے ایک ہاتھ میں کوئی شے ہو تو دوسرے ہاتھ کو خیر نہ ہو (یہ دلیل وجوب) کمال تقیہ ہے) حضرت کے پاس ایک ایسا شخص بیٹھا تھا جس کے راز فاش کرنے کے متعلق لوگ گفتگو کر رہے تھے حضرت نے اس سے فرمایا تو اپنی زبان کو روک عزت حاصل ہوگی اور اپنے پران لوگوں کو قدرت نہ دے جو تیری گردن میں رسی باندھیں اور تو ذلیل ہو۔

۱۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ تَجِيجٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ أَمَرْنَا مَنْتَوْرًا مُقَشَّعًا بِالْمِثْيَاقِ فَقَمْنٌ هَكَذَا عَلَيْنَا أَدَلَّهُ اللَّهُ .

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہمارا معاملہ پوشیدہ ہے بعد الہی جو ظہور قائم آل محمد تک ظاہر نہ ہوگا۔ پس جس نے ہماری پردہ درہی کی خدا اس کو ذلیل کرے گا۔

۱۶۔ الْحَسَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، وَنَحْوُ يَحْيَى ، جَمْعًا ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَزْوَانٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : نَفْسُ الْمَهْمُومِ لَنَا الْمَغْنَمُ لَطْلِمُنَا تَسْبِيحُ وَهَمُّهُ لَا مِرْنَا عِبَادَةً وَكِنَمَانَهُ لِيَرْنَا جِهَادًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ : أَكْتُبُ هَذَا بِالذَّهَبِ ، قَمَا كَتَبْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْهُ .

۱۶۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ جو سانس نکالتا ہے ہمارے متعلق فکر کرنے میں ظہور قائم آل محمد کے متعلق اور غم ناک ہوتا ہے ہماری مظلومیت پر تو اس کا یہ عمل بہ منزلہ تسبیح ہے اور ہمارے

معاملہ میں رنجیدہ ہونا عبادت ہے اور ہمارے راز کو چھپانا جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ مجھ سے فرمایا اے محمد بن سعید اس کو سونے کے پانی سے لکھو میں نے اس سے بہتر کوئی چیز نہ لکھی۔

دوستایسواں باب

مومن اور اس کی علامات و صفات

(باب) ۲۲۷

❖ (الْمُؤْمِنُ وَعَلَامَاتِهِ وَصِفَاتِهِ) ❖

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ذَاهِرٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ قُتَيْبٍ أَبِي قَتَادَةَ الْحَرَّائِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَامَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ هَمَّامٌ - كَانَ غَابِداً، نَاسِكاً، مُجْتَهِداً - إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَهُوَ يُخْطَبُ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صِفْ لَنَا صِفَةَ الْمُؤْمِنِ كَأَنَّا نَنْظُرُ إِلَيْهِ؟ فَقَالَ :

يَا هَمَّامُ الْمُؤْمِنُ هُوَ الْكَائِسُ الْفَطِنُ، يَسْرُهُ فِي وَجْهِهِ، وَحَزَنُهُ فِي قَلْبِهِ، أَوْسَعُ شَيْءٍ صَدَأَ وَأَذَلُ شَيْءٍ نَفْساً، زَاجِرٌ عَنْ كُلِّ فَاوٍ، حَاضٍ عَلَى كُلِّ حَسْبٍ، لَاحِقُودٌ وَلَا حَسُودٌ، وَلَا وَثَابٌ، وَلَا سَبَابٌ، وَلَا عِيَابٌ، وَلَا مُغْتَابٌ، يَكْزُرُهُ الرِّفْعَةُ وَيَسْتَأْذِنُ السَّمْعَةَ، طَوِيلُ الْقِيَمِ، بَعِيدُ النَّهْمِ كَثِيرُ الصَّنِيعِ وَقَوْرٌ، ذَكُورٌ، صَبُورٌ، شَكُورٌ، مَغْمُومٌ بِفِكَرِهِ، مَسْرُورٌ بِفَقْرِهِ، سَهْلُ الْخَلِيقَةِ، لَيْسَ الْعَرِيكَ، رَصِينُ الْوَفَاءِ، قَلِيلُ الْأَذَى، لَامُنَافِكَ وَلَا مُنْتَهِيكَ .

إِنْ ضَحِكَ لَمْ يَحْرِقْ، وَإِنْ غَضِبَ لَمْ يَنْزُقْ، يَضْحَكُهُ تَبَسُّمٌ، وَاسْتِفْهَامُهُ تَعَلُّمٌ وَمُرَاجَعَتُهُ تَقَرُّمٌ. كَثِيرُ عِلْمُهُ، عَظِيمُ حِلْمُهُ، كَثِيرُ الرَّحْمَةِ، لَا يَتَخَلَّلُ، وَلَا يَعْجَلُ، وَلَا يَصْجُرُ، وَلَا يَطْرُقُ، وَلَا يَحْبُثُ فِي حُكْمِهِ، وَلَا يَجُورُ فِي عِلْمِهِ، نَفْسُهُ أَصْلَبُ مِنَ الصَّلَدِ، وَمُكَادَحَتُهُ أَحْلَى مِنَ الشَّهْدِ، لَا حِشْيَ وَلَا هَلِجَ وَلَا مَنَافَ وَلَا صِلَفَ وَلَا مُتَكَلِّفَ وَلَا مُتَعَمِّقَ. جَمِيلُ الْمُنَازَعَةِ، كَرِيمُ الْمُرَاجَعَةِ. غَدَلٌ إِنْ غَضِبَ، رَفِيقٌ إِنْ طَلَبَ، لَا يَتَهَوَّرُ وَلَا يَنْتَهَكُ وَلَا يَنْجَبِرُ، خَالِسُ الْوَدِّ، وَثِيقُ الْعَهْدِ، وَفِي الْمَقْدِ شَفِيقٌ، وَصَوْلُ حَلِيمٌ، حَمُولٌ، قَلِيلُ الْفُضُولِ، رَاضٍ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، مُخَالِفٌ لِهَوَاهُ، لَا يَغْلُظُ عَلَى مَنْ دُونَهُ وَلَا يَخْخُوضُ فِيمَا لَا يَنْبَغِي، نَاصِرٌ لِلدِّينِ، مُخَامٍ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ كَهْفٌ لِلْمُسْلِمِينَ، لَا يَخْرِقُ الشَّاءَ سَمْعَةً وَلَا

يُنْكِي الظَّمْعُ قَلْبَهُ ، وَلَا يَعْرِفُ اللَّغَبُ حُكْمَهُ ، وَلَا يَطْلُعُ الْجَاهِلُ عِلْمَهُ ، قَوْلٌ : عَمَّالٌ ، غَالِمٌ ،
 حَارِمٌ ، لَا يَفْخَاشُ وَلَا يَطْيَاشُ ، وَصُولٌ فِي غَيْرِ غَنْبٍ ، بَدُولٌ فِي غَيْرِ سَرْفٍ ، لَا يَفْخَاشُ وَلَا يَفْذَارُ ، وَلَا
 يَقْتَفِي أَثَرًا ، وَلَا يَحِفُّ بَشَرًا ، رَفِيقٌ بِالْخَلْقِ ، سَاجِدٌ فِي الْأَرْضِ ، عَوْنٌ لِلضَّعِيفِ ، عَوْنٌ لِلْمَلْهُوفِ ،
 مَرَاتِكُ يَشْرَأُ وَلَا يَكْشِفُ يَشْرَأُ ، كَثِيرُ الْبَلَوَى ، قَلِيلُ الشُّكُوفَى ، إِنْ رَأَى خَيْرًا ذَكَرَهُ ، وَإِنْ عَاقَبَ
 شَرًّا نَسِيَ ، يَسْتُرُ الْعَيْبَ ، وَيَحْفَظُ الْغَيْبَ ، وَيَقْبَلُ الْعِزَّةَ وَيَقْفِرُ الرَّثْلَةَ ، لَا يَطْلُعُ عَلَى نَصْجٍ فَيَذَرُهُ ، وَلَا
 يَدْعُ جَنْحَ حَيْفٍ فَيُضْلِحُهُ ، أَمِينٌ ، رَصِينٌ ، تَقِيٌّ ، نَقِيٌّ ، رَكِيٌّ ، رَضِيٌّ ، يَقْبَلُ الْعُدَّةَ وَيُجْمِلُ الدِّكْرَ
 وَيُخَيِّنُ بِالنَّاسِ الظَّنَّ ، وَيَسْتَهْمُ عَلَى الْعَيْبِ نَفْسَهُ ، يُحِبُّ فِي اللَّهِ بَيْفَهُ وَعِلْمَهُ ، وَيَقْطَعُ فِي اللَّهِ بِخَرْبِهِ وَعَزْمَهُ
 لَا يَخْرُقُ بِهِ قَرْحٌ ، وَلَا يَطْبِشُ بِهِ مَرَحٌ ، مُدَكِّرٌ لِلْعَالِمِ ، مُعَلِّمٌ لِلْجَاهِلِ ، لَا يَتَوَقَّعُ لَهُ بَاقِيَةٌ ، وَلَا
 يَخَافُ لَهُ غَائِلَةٌ ، كُلُّ سَعْيٍ أَخْلَصَ عَنْدهُ مِنْ سَعْيِهِ ، وَكُلُّ نَفْسٍ أَصْلَحَ عَنْدهُ مِنْ نَفْسِهِ ، عَالِمٌ بِعَيْنِهِ
 شَاغِلٌ بِعَيْنِهِ ، لَا يَتَّقِي بَغْيَ رَبِّهِ ، غَرِيبٌ وَحِيدٌ جَرِيدٌ [خَزِينٌ] ، يُحِبُّ فِي اللَّهِ وَيُجَاهِدُ فِي اللَّهِ لِيَسْتَبِيعَ
 رِضَاهُ ، وَلَا يَنْتَقِمَ لِنَفْسِهِ بِتَقْيِهِ وَلَا يُوَالِي فِي سَخَطِ رَبِّهِ ، مُجَالِسٌ لِأَهْلِ الْفَقْرِ ، مُصَادِقٌ لِأَهْلِ الصِّدْقِ
 مُؤَاوِزٌ لِأَهْلِ الْحَقِّ ، عَوْنٌ لِلْقَرِيبِ ، أَبٌ لِلْيَتِيمِ ، بَعْدٌ لِلْأَوَّلَةِ ، حَفِيٌّ بِأَهْلِ الْمَسْكِنَةِ ، مَرْجُوٌّ لِكُلِّ
 كَرِهِيَةٍ ، مَأْمُولٌ لِكُلِّ شِدَّةٍ ، هَشَّاشٌ ، بَشَّاشٌ ، لَا يَعْشَاشُ وَلَا يَعْشَاشُ ، صَلِيبٌ ، كَطَامٌ ، بَشَامٌ
 دَقِيقٌ النَّظَرِ عَظِيمُ الْحَذَرِ [لَا يَجْهَلُ وَإِنْ جُهِلَ عَلَيْهِ يَخْلُمُ] لَا يَتَخَلُّ وَإِنْ بُخِلَ عَلَيْهِ صَبَرَ ، عَقْلٌ فَاسْتَحْيَى
 وَقَعَ فَاسْتَعْنَى ، حَيَاوَةٌ يَمْلُؤُ شَهْوَتَهُ ، وَوَدَّةٌ يَمْلُؤُ حَسَدَهُ ، وَعَفْوَةٌ يَمْلُؤُ جَفَدَهُ ، لَا يَطْلُقُ بِغَيْرِ صَوَابٍ
 وَلَا يَلْبَسُ إِلَّا الْإِقْتِيَادَ ، مَشِيئَةُ التَّوَّاضِعِ ، خَاضِعٌ لِرَبِّهِ بِطَاعَتِهِ ، رَاضٍ عَنْهُ فِي كُلِّ حَالٍ ، نِيَّةٌ
 خَالِصَةٌ ، أَعْمَالُهُ لَيْسَ فِيهَا غَشٌّ وَلَا حَذِيبَةٌ ، نَظَرُهُ عِبْرَةٌ ، سَكُونُهُ وَفَكْرَةٌ ، وَكَلَامُهُ حِكْمَةٌ ، مُنَاصِحًا
 مُبَادِلًا مُتَوَاجِعًا ، نَاصِحٌ فِي الْيَتَرِ وَالْعَلَانِيَةِ ، لَا يَهْجُرُ أَخَاهُ ، وَلَا يَفْتَنَاهُ ، وَلَا يَمَكْرُيهِ ، وَلَا يَأْسَفُ
 عَلَى مَا فَاتَهُ ، وَلَا يَحْزَنُ عَلَى مَا أَصَابَهُ ، وَلَا يَرْجُو مَا لَا يَجُوزُ لَهُ الرَّجَاءُ ، وَلَا يَفْشَلُ فِي الشَّدَةِ ، وَلَا يَنْتَظِرُ
 فِي الرَّخَاءِ ، يَمْرُجُ الْجِلْمَ بِالْعِلْمِ ، وَالْعَقْلَ بِالصَّبْرِ ، تَرَاهُ بِمَبْدَأِ كَسَلِهِ ، دَائِمًا نَشَاطُهُ ، قَرِيبًا أَمَلُهُ
 قَلِيلًا رَأْيُهُ ، مُتَوَقِّعًا لِأَحْلِيهِ ، خَاشِعًا قَلْبُهُ ، ذَاكِرٌ أَرَبَتَهُ ، قَانِعَةٌ نَفْسُهُ ، مُتَقِيَةٌ جَهَنَّمَ ، سَهْلًا أَمْرُهُ
 حَرِيصًا لِدُنْيَاهِ ، مَيِّتَةً شَهْوَتُهُ ، كَطَوَامِغِظَةٍ ، صَافِيًا خُلُقُهُ ، آمِنًا مِنْ جَارِهِ ، ضَعِيفًا كِبَرُهُ ، قَانِعًا بِالذَّنْدِ
 قَدِيرٌ لَهُ ، مُتَبَيِّنًا صَبْرُهُ ، مُحْكَمًا أَمْرُهُ ، كَثِيرًا ذِكْرُهُ ، يُخَالِطُ النَّاسَ لِيَعْلَمَ ، وَيَضْمُنُ لِيَسْلَمَ ، وَيَسْأَلُ
 لِيَقْنَمَ ، وَيَسْجِرُ لِيَقْنَمَ ، لَا يَنْفُتُ لِلْخَبَرِ لِيَفْجُرِيهِ ، وَلَا يَتَكَلَّمُ لِيَتَجَبَّرَ بِهِ عَلَى مَنْ سِوَاهُ ، نَفْسُهُ مِنْهُ

فِي عَنَاءٍ وَالنَّاسُ مِنْهُ فِي رَاحَةٍ : اَتَعَبَ نَفْسَهُ لِأَخْرِيهِ قَارَاحَ النَّاسِ مِنْ نَفْسِهِ : اِنْ يُعْنِي عَلَيْهِ صَبْرَ حَتَّى
يَكُونَ اللَّهُ الَّذِي يَنْصُرُ لَهُ : بَعْدَهُ وَمَنْ تَبَاعَدَ مِنْهُ بَغْضٌ وَنَزَاهَةٌ ، وَدَنُوهُ وَمَنْ دَنَا مِنْهُ لِيْنٌ وَرَحْمَةٌ
لَيْسَ تَبَاعُدُهُ تَكْبَرًا وَلَا عَظَمَةً : وَلَا دَنُوهُ خَدِيعَةٌ وَلَا خِلَافَةٌ : بَلْ يَقْنَدِي بِمَنْ كَانَ قَبْلَهُ مِنْ أَهْلِ الْخَيْرِ
فَهُوَ إِمَامٌ لِمَنْ بَعْدَهُ مِنْ أَهْلِ الْبِرِّ .

قال : فَصَاحَ هَمَامٌ صَبِيحَةً : ثُمَّ وَقَعَ مَفْشِيئًا عَلَيْهِ : فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ
كُنْتُ أَخَافُهَا عَلَيْهِ وَقَالَ : هَكَذَا تَصْنَعُ الْمَوْعِظَةُ الْبَالِغَةُ بِأَهْلِهَا : فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ : فَمَا بَالُكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
فَقَالَ : إِنَّ لِكُلِّ أَجَلًا لَا يَبْدُوهُ وَسَيَّيَا لَا يَجَاوِزُهُ : فَمَا هَذَا لَا تَعُدُّ فَإِنَّهُ أَتَتْ عَلَى لِسَانِكَ شَيْطَانٌ .

۱۔ قرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جب امیر المؤمنین خلیفہ ستارہ تھے کہ ایک شخص جو عابد و زاہد و مجتہد
تھا کھڑے ہو کر کہنے لگا۔ اے امیر المؤمنین ! آپ مومن کا وصف اس طرح بیان کریں گویا ہم اس کو دیکھ رہے ہیں فرمایا
اے ہمام مومن تیرے والد نامہ ہوتا ہے۔ چہرہ بٹاش، دل حزن آگین، کشادہ سینہ از روئے نفس ذلیل ہر فانی شے کو حقیر
سمجھنے والا۔

حریص ہے ہر قسم کی نیکی پر نہ کہ نہ ور ہے نہ حاسد نہ جھگڑا لو ہے نہ گلیار نہ عجیب جو نہ فحیت کو، امر بلند کی کو بُرا
جانتا ہے اور ریا کو معیوب جانتا ہے اس کا غم طولانی ہوتا ہے (سکرات موت اور عذاب قبر کے متعلق) اور ارادہ کا پختہ ہوتا
ہے خاموش زیادہ رہتا ہے صاحبِ وقار ہوتا ہے غصہ میں آپے سے باہر نہیں ہوتا، ذکر الہی کرنے والا ہوتا ہے صبر و شکر
کرنے والا ہوتا ہے۔ شکر آخرت میں مغرم رہتا ہے اپنے فقر میں خوش رہتا ہے اس کی طبیعت میں خشونت نہیں ہوتی نرم
طبیعت، وفائے عہد پر قائم رہنے والا ہوتا ہے لوگوں کو اذیت بہت کم دیتا ہے، تہمت تراشی نہیں کرتا، کسی کی ہتک
نہیں کرتا، اگر ہتک ہے تو گلا نہیں پھاڑتا۔ اگر غصہ ہوتا ہے تو خفیف الحركات نہیں بنتا اس کا ہنسنا مسکنا ہوتا ہے اور
اس کا سوال علم حاصل کرنا ہوتا ہے اور کسی کی طرف اس کا رجوع کرنا کچھ سمجھنے کے لئے ہوتا ہے۔ اس کا علم زیادہ ہوتا ہے
اور علم عظیم اثنان، رحم زیادہ کرتا ہے بخل سے دور رہتا ہے، کام میں جلدی نہیں کرتا نہ کسی بات سے دل تنگ ہوتا ہے اور
نہ اترتا ہے۔ نہ اپنے علم میں ظلم کرتا ہے اور نہ اپنے علم میں اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے وہ (یعنی اپنے علم کی وجہ سے کسی پر
ظلم نہیں کرتا) اور مصائب کی برداشت میں اس کا نفس پتھر سے زیادہ سخت ہوتا ہے اور امور معاش میں اس کی سعی شہد کی
طرف مائل ہوتی ہے (یعنی کسی کے لئے باعث تکلیف نہیں بنتا) اور ایسا حریص نہیں بنتا کہ دوسروں کے حق پر ہاتھ مارے
اور نہ بیقراری ظاہر کرنے والا ہوتا ہے نہ سخت مزاج اور نہ شیشی باز، اور نہ تکلیف پسند اور نہ معاملات دنیا میں
زیادہ غور کرنے والا، اگر کسی سے نزاع کرتا ہے تو کمسن و خوبی بزرگ طبیعت ہوتا ہے اگر غصہ آئے تو عدل سے کام لیتا ہے
اس سے کچھ مانگا جائے تو نرمی کا برتاؤ کرتا ہے تھوڑے سے کام نہیں لیتا، ہتک نہیں کرتا، جبر نہیں کرتا سچی عبادت رکھتا ہے۔

وعدہ کا پکا اور عہد کا پورا ہوتا ہے لوگوں پر مہربان ان تک پہنچنے والا، بردبار، گم نامی میں بسر کرنے والا۔ فضول بات کم کرنے والا، اپنے اللہ سے راضی رہنے والا، اپنی خواہشوں کے خلاف کرنے والا اور اپنے سے کم پر سختی نہ کرنے والا، غیر متعلق چیز پر غور و فکر نہیں کرتا، دین کا ناصر ہوتا ہے، مومنوں سے دفع ضرر کرنے والا، مسلمان کو پناہ دینے والا، مددگار اس کے کانوں کو اچھی نہیں لگتی اور طبع اس کے دل کو نرمی نہیں کرتی اور لہو و لعب اس کو حکمت سے باز نہیں رکھتی، جاہل اس کے علم سے واقف نہیں ہوتا۔ دین حق کی تائید میں سب سے زیادہ بولنے والا، دین کے لئے سب سے زیادہ کام کرنے والا عالم دانا ہوتا ہے نفس گوئی نہیں کرتا، تند خو نہیں ہوتا، دوستوں پر بغیر بار ہوئے ان سے تعلق رکھنے والا، خرچ کرنے والا مگر اسراف سے بچ کر، نہ کسی سے حیلہ فریب کرتا ہے نہ فدا داری اور پیروی نہیں کرتا کسی ایسی چیز کی جس سے کسی کا عیب ظاہر ہو۔ اور نہ کسی بشر پر ظلم کرتا ہے، لوگوں پر مہربان ہوتا ہے اور زمین پر لوگوں کے لئے سعی کرتا ہے کمزوروں کا مددگار ہے مصیبت زدوں کا فریاد رس ہے وہ کسی کی پردہ دری نہیں کرتا اور نہ کسی کا بھید کھولتا ہے اس کو مصائب کا سامنا زیادہ ہوتا ہے مگر وہ حرب شکایت زبان پر نہیں لاتا، اگر نیکی دیکھتا ہے تو اس کا ذکر کرتا ہے اور اگر بدی دیکھتا ہے تو اس کو چھپاتا ہے لوگوں کے عیب چھپاتا ہے اور نگاہ رکھتا ہے غائبانہ، لوگوں کے عذر خطا کو قبول کرتا ہے اور غلطی کو معاف کر دیتا ہے جب اچھی بات پر اطلاع پاتا ہے تو اسے چھوڑتا نہیں اور برائی کی اصلاح کئے بغیر نہیں رہتا۔ وہ امانت دار ہے پرہیزگار ہے باطن صاف ہے بلیغ پاک ہے لوگ اس سے راضی ہیں وہ خطا کاروں کے عذر قبول کرتا ہے اور احسن عنوان سے ذکر کرتا ہے لوگوں کے ساتھ اچھا گمان رکھتا ہے اور پوشیدہ باتوں کے معلوم کرنے کے شوق پر اپنے نفس پر الزام لگاتا ہے۔

اور اپنی دینداری اور علم کی بنا پر کسی کو قریبہ الی اللہ دوست رکھتا ہے اور قطع تعلق کرتا ہے۔ برائے خدا اس سے جو بدی کا ارادہ رکھتے ہوئے خوشی اسے بے عقل نہیں بتاتی اور نہ راحت رسانی سے تند مزاجی پر مائل کرتی ہے عالم کو آخرت کی یاد دلانے والا ہے جاہل کو تعلیم دینے والا ہے۔ اس سے کسی مصیبت کے نازل کرنے کی امید نہیں کی جاتی اور نہ کسی حادثہ کا خوف کیا جاتا ہے۔ راہ خدا میں وہ اپنی ہر کوشش کو وہ اپنی سعی سے زیادہ خالص جانتا ہے اور سمجھتا ہے کہ ہر نفس اس سے زیادہ صلاحیت رکھتا ہے وہ اپنے عیب کا جاننے والا ہے اور اپنے علم آخرت میں مشغول رہتا ہے وہ خدا کے سوا کسی چیز پر بھروسہ نہیں کرتا وہ اس دنیا میں مسافرانہ زندگی بسر کرتا ہے وہ تنہائی پسند ہے نجات آخرت کے لئے محروم رہتا ہے۔ وہ خوشنودی خدا کے لئے کسی کو دوست رکھتا ہے اور رخصائے الہی کے لئے جہاد کرتا ہے اپنے نفس کے لئے انتقام نہیں لیتا بلکہ اس انتقام کو خدا پر چھوڑتا ہے اور دوستی نہیں کرتا اس سے جو دشمن خدا ہو۔ اہل فکر و صحبت میں بیٹھتا ہے اور راست گو لوگوں سے ملتا جلتا ہے، مددگار ہے اہل حق کا، قربتداروں کا معین ہے، یتیموں کا باپ ہے۔ بیواؤں کا مددگار ہے اور مصیبت زدوں پر مہربان ہے ہر مصیبت میں لوگوں کو اس سے مدد کی امید کی جاتی ہے اور ہر سختی میں وہ مرجع امید رہتا ہے، کشادہ رو ہے، خوش رہنے والا ہے وہ ترش رو نہیں، عیب جو نہیں۔ امر دین میں مستحکم غصہ کا پینے والا

تسم کرنے والا، دقیق النظر، احتیاط سے کام کرنے والا، بخل پسند نہیں، اگر اس کا حق دینے میں لوگ بخل کریں تو صبر کرتا ہے۔ بڑی باتوں کو جان کر ان کے بجالانے سے حیا کرتا ہے۔ رفاقت کی وجہ سے غنی ہے اس کی حیا اس کی خواہش پر غالب آتی اور اس کی محبت حد کے جذبہ کو پیدا نہیں ہونے دیتی۔

اس کی بخشش اس کے کینہ پر غالب آتی ہے سوائے صمیم بات کے نہیں بولتا اور اس کا لباس میا نہ روی ہے اس کی چال تواضع ہے وہ اپنی اطاعت میں اپنے رب کے سامنے اظہارِ غرور و نیا ذکر کرنے والا ہے اور ہر حالت میں اس سے راضی رہتا ہے اس کی نیت خالص ہوتی ہے اس کے عمل میں کھوٹ نہیں ہوتی اور نہ فریب ہوتا ہے اس کی نگاہ عبرت آگیاں ہے اس کے دل کا سکون فکرِ آخرت میں ہے۔ وہ نصیحت کرنے والا ہے۔ خراج کرنے والا ہے۔ برادری کا قیام کرنے والا ہے ظاہر و باطن ہر حالت میں نصیحت کرنے والا ہے۔ برادرِ مومن سے ترکِ تعلق نہیں کرتا۔ اور نہ اس کی غیبت کرتا ہے اور نہ اس سے ملکر کرتا ہے اور جو چیز ہاتھ سے جاتی رہی اس پر افسوس نہیں کرتا اور جو مصیبت آتی ہے اس پر رنجیدہ نہیں ہوتا اور اس چیز کی امید نہیں کرتا جس کی امید کرنا جائز نہیں، سختی کے اوقات میں سست نہیں ہوتا اور عیش پر اترتا نہیں، حلم کے ساتھ علم کو لئے رہتا ہے اور عقل کے ساتھ عیر کو، اتم اس کو دیکھو گے کہ وہ کسل سے دور ہوگا، ہمیشہ خوش رہنے والا ہوگا۔ امید اس سے قریب ہوگی، لغزش اس سے کم ہوگی اپنی موت کا امید دار ہوگا اس کے دل میں خشوع ہوگا، اپنے رب کا ذکر کرنے والا ہوگا اس کے نفس میں قناعت ہوگی مباحات کو روکنے والا ہوگا اس کا امرِ آخرت آسان ہوگا اپنے گناہوں کے تصور سے رنجیدہ رہتا ہوگا اس کی خواہش مردہ ہوگی غصہ کا پینے والا ہوگا اس کے اخلاق پاک ہوں گے اس کا ہمسایہ اس سے پرامن ہوگا۔

اس کا تکبر کمزور ہوگا اور جو خدا نے اس کے لئے مقدر کر دیا ہے اس پر نفع ہوتا ہے، اس کا صبر پختہ ہوتا ہے اس کا امرِ دین مستحکم ہوتا ہے۔ اس کا ذکر زیادہ ہوتا ہے وہ لوگوں سے علم حاصل کرنے کے لئے طلبہ اور سمجھنے کے لئے سوال کرتا ہے اور تجارت کرتا ہے تاکہ فائدہ پائے (ذخیرہ کے لئے نہیں) اور امرِ حق کو اس لئے نہیں سنتا کہ فخر کرے اور نہیں کلام کرتا اس لئے کہ دوسرے لوگوں پر اپنی بزرگی ظاہر کرے وہ خود ربخ اٹھاتا ہے اور لوگ اس سے راحت میں رہتے ہیں اپنی آخرت کی بہتری کے لئے اپنے نفس کو تعب میں ڈالتا ہے اور دوسروں کو آرام پہنچاتا ہے اگر اس سے بغاوت کی جائے تو صبر کرتا ہے تاکہ اللہ اس سے آخرت میں یا اس دنیا میں بدلے اور اس کا دور رہنا کسی سے محض دین کی مخالفت میں ہوتا ہے اور فساد سے بچنے کے لئے اور اس کی نزدیک نری اور رحمت کے لئے ہوتی ہے اس کا لوگوں سے دور رہنا اظہارِ تکبر و عنف کے لئے نہیں ہوتا اور نہ اس کا میل جول کمزور ہے بلکہ وہ بیرونی کرتا ہے ان اصحابِ خیر کی جو اس سے پہلے تھے لہذا وہ پیشوا ہوتا ہے اپنے بعد والے نیکو کاروں کا۔

یہ سن کر ہمام نے چیخ ماری اور مردہ ہو کر گر پڑا۔ امیر المومنین نے فرمایا خدا کی قسم اس کے متعلق اسی بات کا مجھے خوف تھا اور فرمایا کہ مؤثر موعظہ کا اہل لوگوں پر ایسا ہی اثر ہوتا ہے کسی کہنے والے نے کہا۔ اے امیر المومنین آپ نے یہ کیا کیا۔

فرمایا ہر شخص کی موت کا ایک وقت ہے جو نہ گھٹتا ہے نہ بڑھتا ہے اور ہر ایک کے لئے مرنے کا ایک سبب ہوتا ہے کچھ جاگتا خانہ بات نہ کرے بے شک شیطان نے تیرے اندر پھونک ماردی ہے جو تیری زبان پر یہ لفظ آئے۔

۲۔ عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ : عَنْ ابْنِ مَخْبُوبٍ : عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ : عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَالِبٍ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَكُونَ فِيهِ ثَمَانُ خِصَالٍ : وَقُوْرٌ عِنْدَ الْهَرَاهِرِ صَبُوْرٌ عِنْدَ الْبَلَاءِ : شُكُوْرٌ عِنْدَ الرَّخَاءِ : قَانِعٌ بِمَا رَزَقَهُ اللَّهُ : لَا يَظْلِمُ الْأَعْدَاءَ : وَلَا يَتَحَامَلُ لِلأَصْدِقَاءِ . بَدَنُهُ وَمَنَّهُ فِي تَمَبٍ وَالنَّاسُ مِنْهُ فِي رَاحَةٍ : إِنْ الْعِلْمُ خَلِيلُ الْمُؤْمِنِ : وَالْجَلْمُ وَزِيرُهُ : وَالصَّبْرُ أَمِيرُ جُنُودِهِ وَالزَّفَقُ أَخُوهُ : وَاللَّيْنُ وَالْيَدَةُ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مومن میں آٹھ خصلتیں ہونی چاہئیں جب تک مضطرب ہوں تو وہ صاحبِ وقار ہو، مصیبتوں میں مہربان رہنے والا ہو، نعمتوں میں شکر کرنے والا ہو، جو رزق اللہ نے دیا ہے اس پر تانع ہو، دشمنوں پر بھی ظلم نہ نہ کرے اپنا بار دشمنوں پر نہ ڈالے، بدن اس کا تعجب میں ہو اور لوگ اس سے راحت میں ہوں علم مومن کا دوست ہے اور علم اس کا وزیر ہے اور صبر اس کے شکر کا امیر ہے اور مہربانی اس کا بھائی ہے اور نرمی اس کا باپ۔

۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ : عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ : عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ : عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ : الْمُؤْمِنُ يَصْمُتُ لِيَسْلَمَ : وَيَنْطِقُ لِيَنْقِمَ : لَا يَحْدُثُ أَمَانَتَهُ الْأَصْدِقَاءَ وَلَا يَكْتُمُ شَهَادَتَهُ مِنَ الْبُعْدَاءِ وَلَا يَقْبَلُ شَيْئًا مِنَ الْخَيْرِ رِيَاءً وَلَا يَتَرَكُهُ حَيًّا : إِنْ ذُكِرَتْ خَافَ مِنْهَا يَقُولُونَ وَيَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِمَا لَا يَعْلَمُونَ : لَا يَفْرُغُ قَوْلٌ مِنْ جِهَلَةٍ وَيَخَافُ إِخْصَاءَ مَا عَمِلَهُ .

۳۔ اور فرمایا علی بن الحسین علیہما السلام نے مومن خاموش رہتا ہے تاکہ لوگوں کے اعتراضات سے بچا رہے اور بولتا ہے تاکہ لوگ اس سے فائدہ پائیں، جو راز دوستوں کے ہیں انھیں بیان نہیں کرتا اور دور رہنے والوں سے اپنی گواہی نہیں اور ریا سے کوئی عمل خیر نہیں کرتا اور نہ شرم سے اسے پھوڑتا ہے اگر لوگ تعریف کرتے ہیں تو اپنے میں غرور پیدا ہونے سے ڈرتا ہے اور جو عیب اس کے لوگ نہیں جانتے اس کے لئے اللہ سے استغفار کرتا ہے اور نہیں مغرور ہوتا ان لوگوں کی تعریف سے جو اس کے حال سے ناواقف ہیں اور خود کرتا ہے شمار کئے جانے سے اپنے اعمال کے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ : عَنْ بَعْضِ مَنْ رَوَاهُ : رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الْمُؤْمِنُ لَهُ قُوَّةٌ فِي دِينٍ : وَحَرَمٌ فِي لَبَنٍ : وَإِيمَانٌ فِي يَقِينٍ : وَجِزْمٌ فِي فِقَةٍ : وَنَشَاطٌ فِي هُدًى : وَبِرٌّ فِي اسْتِقَامَةٍ : وَعِلْمٌ فِي جَلَمٍ : وَكَيْسٌ فِي رَفَقٍ : وَسَخَاةٌ فِي حَقٍّ : وَقَصْدٌ فِي غَنَى : وَتَجَمُّلٌ

فِي فَاقَةٍ أَوْ عَفْوَ فِي قُدْرَةٍ : وَطَاعَةً لِلَّهِ فِي نَصِيحَةٍ : وَانْتِبَاهًا فِي شَهْوَةٍ ، وَوَرَعَ فِي رَغْبَةٍ ، وَحِرْصًا فِي جِهَادٍ وَصَلَاةً فِي شُغْلٍ ، وَصَبْرًا فِي شِدَّةٍ : وَفِي الْهَزْأِ وَفُورٍ : وَفِي الْمَكَارِهِ صَبُورٍ : وَفِي الرِّخَاءِ شُكُورٍ : وَلَا يَغْتَابُ وَلَا يَتَكَبَّرُ : وَلَا يَقْطَعُ الرَّجْمَ ، وَلَا يَسِيءُ بِوَاهِنٍ : وَلَا قَطِيعًا وَلَا غَلِيظًا : وَلَا يَسِيئُهُ بَصَرُهُ ، وَلَا يَفْضَحُهُ بَطْنُهُ : وَلَا يَقْلِبُهُ قَرْجُهُ ، وَلَا يَحْسُدُ النَّاسَ : يُعَيِّرُ وَلَا يُعَيَّرُ ، وَلَا يُسْرِفُ : يَنْصُرُ الْمَظْلُومَ وَيَرْحَمُ الْمُسْكِنَ نَفْسُهُ مِنْهُ فِي غَنَاهُ : وَالنَّاسُ مِنْهُ فِي رَاحَةٍ : لَا يَرْتَعِبُ فِي عِزِّ الدُّنْيَا : وَلَا يَجْزَعُ مِنْ ذُلِّهَا : لِلنَّاسِ هَمٌّ قَدْ أَقْبَلُوا عَلَيْهِ وَلَهُ هَمٌّ قَدْ شَغَلَهُ : لَا يَرَى فِي حُكْمِهِ نَقْصٌ : وَلَا فِي رَأْيِهِ وَهْنٌ ، وَلَا فِي دِينِهِ ضِيَاعٌ : يُرْشِدُ مَنْ اسْتَشَارَهُ ، وَيُسَاعِدُ مَنْ سَاعَدَهُ ، وَيَكْبَحُ عَنِ الْخَنَا وَالْجَهَنِ .

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دین کے معاملہ میں مومن کو قوت ہوتی ہے اور احتیاط سے کام لیتے نرمی میں اس کا ایمان یقین کے ساتھ ہے اور وہ حریف ہوتا ہے تحصیل علم دین میں خوش ہوتا ہے ہدایت سے اور نیکی پر قائم رہتا ہے اور علم کا دانا ہے اور ہوشیار ہے نرمی کرنے میں ، امر حق میں سستی ہے اور مال داری میں میاں درو ہے۔ فاقہ میں اپنی شان باقی رکھتا ہے اور باوجود قدرت۔ انتقام معاف کرتا ہے اور نصیحت حاصل کر کے طاعت خدا میں رہتا ہے اور خواہشات سے باز رہتا ہے اور زہد کی طرف رغبت رکھتا ہے اور جہاد کا حریف ہے اور باوجود مصروفیت نماز ادا کرتا ہے اور سختی میں صبر کرتا ہے اور اضطراب کے عالم میں صاحب وقار ہوتا ہے۔ مصیبتوں میں صبر کرتا ہے عیش میں شکر کرتا ہے۔

نہ غیبت کرتا ہے نہ تکبر اور نہ قطع رحم کرتا ہے اور سست ہے نہ ترش رو ہے اور نہ سخت دل اور نہ ادھر ادھر لگاؤ والا ہے اور اس کا شکم اسے رسوا نہیں کرتا (بے طلب کھانے پر) اور نہ شرمگاہ اس پر غالب آتی ہے (زنا نہیں کرتا) اور لوگوں پر حسد نہیں کرتا۔ نادان اسے عیب لگاتے ہیں وہ کسی کو عیب نہیں لگاتا ، وہ فضول خرچی نہیں کرتا ، مظلوم کی مدد کرتا ہے مسکین پر رحم کرتا ہے اس کا نفس تکلیف میں رہتا ہے مگر لوگ اس سے راحت میں رہتے ہیں ، وہ عزت دنیا کی طرف راغب نہیں ہوتا اور نہ اس کی ذلت سے گھبراتا ہے لوگوں کو اس کی فکر ہے کہ وہ کار ہائے دنیا کی طرف متوجہ ہیں اور اس کو یہ فکر ہے کہ وہ کار ہائے دنیا میں مشغول کیوں ہے اس کے حکم میں کوتاہی نہ پاؤ گے اور اس کی رلے میں سستی نہ دیکھو گے اس کا دین ضایع نہ ہوگا۔ یعنی راہ حق سے ہٹے گا نہیں جو اس سے مشورہ کرے گا ہدایت پائے گا اور جو اس کی مدد کرے گا سعادت حاصل کرے گا اور احتراز کرتا ہے فحش و دشنام سے۔

۵۔ عَنْهُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا رَفَعَهُ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَرَّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمَجْلِسٍ مِنْ قُرَيْشٍ ، فَإِذَا هُوَ يَقُومُ بِبَعْضِ ثِيَابِهِمْ ، صَافِيَةً أَلْوَانُهُمْ ، كَثِيرٌ ضِحْكُهُمْ ، يُشِيرُونَ بِأَصَابِعِهِمْ إِلَى مَنْ يَمُرُّ بِهِمْ ، ثُمَّ مَرَّ بِمَجْلِسٍ لِلْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ فَإِذَا قَوْمٌ بَلِيَّتْ مِنْهُمْ الْأَبْدَانُ ، وَدَقَّتْ مِنْهُمْ الرِّقَابُ وَاصْفَرَّتْ مِنْهُمْ الْأَلْوَانُ ، وَقَدْ تَوَاصَعُوا بِالْكَلَامِ ، فَتَعَجَّبَ عَلَيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ ذَلِكَ وَدَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

فَقَالَ: يَا بَنِي آدَمَ إِنِّي مَرَرْتُ بِمَجْلِسٍ لِّآلِ فُلَانٍ - ثُمَّ وَصَفَهُمْ - وَمَرَرْتُ بِمَجْلِسٍ لِلْأَوْسِ وَالخَزْرَجِ - فَوَصَفَهُمْ - ثُمَّ قَالَ: وَجَمِيعُ مُؤْمِنُونَ؛ فَأَخْبِرْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ بِصِفَةِ الْمُؤْمِنِ؛ فَكَسَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأْسَهُ فَقَالَ: عَشْرُونَ حَصْلَةً فِي الْمُؤْمِنِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ فِيهِ لَمْ يَكْمُلْ إِيْمَانُهُ، إِنْ مِنْ أَخْلَاقِ الْمُؤْمِنِينَ يَا عَلِيُّ: الْحَاضِرُونَ الصَّلَاةَ، وَالْمُسَارِعُونَ إِلَى الرَّكَاةِ، وَالْمُطْعِمُونَ الْمِسْكِينَ، الْمَسْجُوعُونَ رَأْسَ الْيَتِيمِ، الْمُطَهَّرُونَ أَطْمَارَهُمْ، الْمُتَزَيِّنُونَ عَلَى أَوْسَاطِهِمْ، الَّذِينَ إِنْ حَدَّثُوا لَمْ يَكْذِبُوا وَإِذَا وَعَدُوا لَمْ يُخْلِفُوا، وَإِذَا اتَّخَمُوا لَمْ يَخُونُوا، وَإِذَا تَكَلَّمُوا صَدَقُوا، دُهْنَانٌ بِاللَّيْلِ، أَسَدٌ بِالنَّهَارِ صَائِمُونَ الشَّهَادَةِ، قَائِمُونَ اللَّيْلِ، لَا يُؤْذُونَ جَارًا وَلَا يَتَذَوْنَ بِهِمْ جَارًا، الَّذِينَ مَشِيئُهُمْ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنٌ وَخُطَاهُمْ إِلَى بُيُوتِ الْأَرْوَاحِ وَعَلَى أَثَرِ الْجَنَائِزِ، جَعَلْنَا اللَّهُ وَإِنَّا كُمْ مِنَ الْمُشْفَعِينَ.

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام زیش کے جلسہ کی طرف سے گزرے جو صاف ستھرے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے بہت زیادہ ہنس رہے تھے اور جو ان کی طرف سے گزرتا تھا انگلیوں سے اس کی طرف اشارہ کرتے تھے۔ پھر حضرت اوس و خزرج کے جلسہ کی طرف سے گزرے وہاں ایسے لوگوں کو دیکھا جن کے بدن کمزور تھے اور گردنیں تپتی اور رنگ پیلے تھے نہایت عجز و انکسار سے بولتے تھے حضرت کو یہ دیکھ کر بڑا تعجب ہوا اور حضرت رسول خدا سے دونوں گروہوں کا حال بیان کر کے پوچھا۔ یہ سب مومنین ہی ہیں یا رسول اللہ! مومن کی صفت بیان کیجئے۔ حضرت نے سر جھکا لیا پھر سر اٹھا کر فرمایا مومن کی بیس خصوصیات ہیں اگر ان میں سے ایک بھی نہ ہو تو اس کا ایمان کامل نہیں۔ اسے علی، مومنین کے اخلاق میں سے یہ ہے کہ نماز میں حاضر ہوں اور جلدی کریں زکوٰۃ ادا کرنے میں، مسکینوں کو کھانا دینے والے ہیں یتیموں کے سر پر ہاتھ پھیرنے والے ہیں ستر پوشی کے لئے ان کو ازار پہنانے والے ہیں۔ جب بولتے ہیں تو پس، جب وعدہ کرتے ہیں تو اس کے خلاف نہیں کرتے، اگر امین بنائے جائیں تو امانت میں خیانت نہیں کرتے جب کلام کرتے ہیں تو ان میں صداقت ہوتی ہے۔ رات میں ناکھال دنیا کی طرح ریاضت کرنے والے، دن میں شیز جیسے یعنی برائیوں پر غالب، دن کو روزہ رکھتے ہیں رات کو عبادت خدا کرتے ہیں اپنے ہمسایہ کو ستاتے نہیں، نہ دانستہ اور نہ ہمسایہ کو ان سے اذیت پہنچتی ہے نادانستہ، وہ زمین پر ہلکے سے چلتے ہیں اور ان کے قدم اٹھتے ہیں بیواؤں کی امداد کے لئے اور جن زوں کی مشایعت کے لئے اللہ ہم کو اور تم کو متقیوں میں

فترادے۔

عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي تَالِبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَزْوَةَ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ
قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ سَرَّ نَفْسَهُ حَسَنَةً وَسَاءَتْهُ سَيِّئَةً قَبِلَ مَوْتَهُ.

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو نیکی سے خوش ہو اور بدی کو برا جانے وہ مومن ہے۔

۷۔ تَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ إِذَا عَلَانٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْخُرَاسَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَيْعٍ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : شَيْئَانَهُمَا الشَّاجِبُونَ الدَّائِلُونَ الشَّاجِلُونَ ، الَّذِينَ إِذَا جِئْتَهُمُ اللَّيْلُ اسْتَقْبَلُوهُ بِحُزْنٍ .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہمارے شیعہ پر یہ رنگ باریک اندام اور خود رانی نہ کرنے والے ہیں جب رات ان کو گھیر لیتی ہے تو وہ اس کا استقبال حزن سے کرتے ہیں۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ خَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الدِّمَاسِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : شَيْئَانَا أَهْلُ الْهِنْدِ وَأَهْلُ التَّقَى وَأَهْلُ الْخَبَرِ وَأَهْلُ الْأَيْمَانِ وَأَهْلُ الْفَنَجِ وَالظُّفْرِ .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہمارے شیعہ صاحب ہدایت ، صاحب تقویٰ ، صاحب خیر و ایمان اور صاحب فنج و ظفر ہوتے ہیں۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ رُوحٍ ، عَنْ مُنْصَلِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِيَّاكَ وَالسَّلَافَ ، فَإِنَّ شَاعِرَةَ عَلِيٍّ مَنَ عَثَّ بِطَنُهُ وَقَرْجُهُ ، وَاسْتَدَّ جِهَادُهُ ، وَعَمِلَ لِخَالِقِهِ ، وَرَجَا تَوَابَهُ ، وَخَافَ عِقَابَهُ ، فَإِذَا رَأَيْتَ أُولَئِكَ فَأُولَئِكَ شِيعَةُ جَعْفَرٍ .

۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو نیست فطرت انسان سے جو اپنے آپ کو شیعہ کہتے ہیں۔ شیعہ علی وہ ہے جس کا شکم و شر و گاہ حرام سے محفوظ ہو اور اس کا جہاد نفس سخت ہو، وہ جو عمل کرے خوشنودی خدا کے لئے کرے اور اس سے ثواب پانے کی امیدیں کرے اور اس کے عذاب سے ڈرے، جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو تو سمجھ لو کہ یہی شیعہ جعفر ہیں۔

۱۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ ابْنِ مَجْذُوبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِثَابٍ ، عَنْ ابْنِ أَبِي يَعْقُوبَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ شِيعَةَ عَلِيٍّ كَانُوا أَحْمَصَ الْبَطُونِ ^(۳) ذُبُلَ الشِّفَاةِ ، أَهْلُ رَافَةِ الْعِلْمِ وَجَلَمُ مَعْرِفُونَ بِالرَّغْبَانِيَّةِ فَأَعِينُوا عَلَى مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِالْوَرَعِ وَالْإِحْتِشَادِ .

۱۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ شیعہ علی خالص شکم ہوتے ہیں اور ہر بانی و علم و علم، وہ زہد و ریاضت نفس سے بچانے جاتے ہیں تم ان کی مدد کرو اپنی پرہیزگاری اور سعی و کوشش سے۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ صفوان الجعفي، قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: إِذَا غَضِبَ لَمْ يُخْرِجْهُ عَنْهُ مِنْ حَقِّهِ، وَإِذَا رَضِيَ لَمْ يَدْخُلْهُ رِضَاهُ فِي بَاطِلٍ وَإِذَا قَدِرَ لَمْ يَأْخُذْ أَكْثَرَ مِثَالِهِ.

۱۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن وہ ہے کہ جب غضبناک ہو تو اس کا غصہ اس کو حق سے خارج نہ کر دے اور جب راضی ہو تو یہ رضا مندی اسے باطل میں داخل نہ کر دے اور جب قائلے پر قدرت رکھتا ہو تو اپنے حصہ سے زیادہ نہ لے

۱۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عَيْسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الثَّعْلَبَانِ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: يَا سُلَيْمَانُ أَتَدْرِي مِنَ الْمُسْلِمِ؟ قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ أَنْتَ أَعْلَمُ، قَالَ: الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: وَتَدْرِي مِنَ الْمُؤْمِنِ؟ قُلْتُ: أَنْتَ أَعْلَمُ، قَالَ: [إِنَّ] الْمُؤْمِنَ مَنْ اتَّخَذَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ وَالْمُسْلِمَ حَرَامٌ عَلَى الْمُسْلِمِ أَنْ يَظْلِمَهُ أَوْ يَدْخُلَهُ أَوْ يَدْفَعَهُ دَفْعَةً تَعَيَّنَتْ.

۱۲۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ اے سلیمان کیا تو جانتا ہے کہ مسلمان کون ہے میں نے کہا میں آپ پر خدا ہوں آپ بہتر جانتے ہیں فرمایا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سالم رہیں۔ پھر فرمایا کیا تو جانتا ہے کہ مومن کون ہے میں نے کہا۔ آپ ہی بہتر جانتے ہیں فرمایا مومن وہ ہے جو مسلمان کے جان و مال کا امین ہو اور مسلمان پر حرام ہے کہ مسلمان پر ظلم کرے یا اسے ذلیل کرے یا جھڑک کر اسے اپنے پاس سے ہٹائے۔

۱۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِذَا غَضِبَ لَمْ يُخْرِجْهُ عَنْهُ مِنْ حَقِّهِ، وَإِذَا رَضِيَ لَمْ يَدْخُلْهُ رِضَاهُ فِي إِنْهُم وَلَا بَاطِلٍ، وَإِذَا سَخَطَ لَمْ يُخْرِجْهُ سَخَطُهُ مِنْ قَوْلِ الْحَقِّ، وَالَّذِي إِذَا قَدِرَ لَمْ يُخْرِجْهُ قُدْرَتُهُ إِلَى التَّعْدِي إِلَى مَا لَيْسَ لَهُ بِحَقِّهِ.

۱۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن وہ ہے کہ جب کسی سے راضی ہو تو یہ امر اسے گناہ یا باطل کی طرف نہ لے جائے اور جب غصہ ہو تو قول حق سے روگردانی نہ کرے اور جب قادر ہو تو اس کی یہ قدرت ظلم کی طرف نہ لے جائے اور وہ اپنے حق سے زیادہ نہ لے لے۔

۱۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ رَفَعَهُ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: الْمُؤْمِنُونَ هَيِّئُونَ كَالْجَمَلِ لَا يَأْتِي إِذَا قَبِدَا نَفَادًا، وَإِنْ أُبِيحَ عَلَى صَخْرَةٍ اسْتَنَاحَ.

۱۴۔ ابو بکر سید نے امام سے زام نہیں بتایا، روایت کی ہے کہ مومن فرمانبردار اور نرم طبیعت ہوتا ہے۔ مجھے اونٹ کرجب اس کٹاک میں نکیل ڈال دی جاتی ہے تو مطلع ہو جاتا ہے اور اگر کسی پتھر پر بٹھایا جائے تو میٹھ جاتا ہے۔

۱۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ : عَنِ الثَّوْقَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : ثَلَاثَةٌ مِنْ عَلَامَاتِ الْمُؤْمِنِ : الْعِلْمُ بِاللَّهِ ؛ وَنَمَنُ يُحِبُّ ، وَنَمَنُ يَكْرَهُ .

۱۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن کی تین علامتیں ہیں اول معرفت باری تعالیٰ دوسرے یہ جاننا کہ خدا کے دوست رکھتا ہے (امام برحق) اور کس دشمن (امام مفل)۔

۱۶۔ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الْمُؤْمِنُ كَمِثْلِ شَجَرَةٍ لَا يَتَحَاتَّى وَرَقَاهَا فِي شَاءَ وَلَا صَنِيفٍ ؛ فَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَاهِي ؟ قَالَ : النَّخْلَةُ .

۱۶۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے مومن کی مثال اس درخت کی ہے جس کے پتے نہ جاڑوں میں گرتے ہیں نہ گری میں، لوگوں نے پوچھا وہ کون سا درخت ہے۔ فرمایا کھجور۔

۱۷۔ رَعْدَةُ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ؛ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أُوَيْمَةَ : عَنْ (أَبِي) إِبْرَاهِيمَ الْأَعْمَشِيِّ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الْمُؤْمِنُ حَلِيمٌ لَا يَجْهَلُ ، وَإِنْ جَهِلَ عَلَيْهِ يَحْلُمُ ، وَلَا يَظْلِمُ ، وَإِنْ ظَلِمَ عَفْوٌ ؛ وَلَا يَتَحَدَّ ، وَإِنْ بُجِلَ عَلَيْهِ صَبْرٌ .

۱۷۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مومن علیہ السلام کا سا عسل نہیں کرتا اور اس کے ساتھ بڑا برتاؤ کیا جیسے تو علم سے کام لیتا ہے اور کسی پر ظلم نہیں کرتا اور اس پر کوئی ظلم کرتا ہے تو معاف کر دیتا ہے ورنہ نہیں کرتا، اور اگر اس سے سخن کا برتاؤ کیا جائے تو صبر سے کام لیتا ہے۔

۱۸۔ رَعْدَةُ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ مُنْذِرِ بْنِ جَبْرِ ، عَنْ آدَمَ أَبِي الْحُسَيْنِ الْمُؤَلَّوْنِيِّ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الْمُؤْمِنُ مِنْ ظَلَمٍ مَكْنَسُهُ ، وَحَسَنَتُ خَلْقَتُهُ ، وَصَحَّتْ سِرِّيَّتُهُ ؛ وَاتَّفَقَ الْفَضْلُ مِنْ مَالِهِ ، وَآمَسَكَ الْفَضْلُ مِنْ كَلَامِهِ ، وَكَفَى النَّاسَ شَرًّا ، وَأَنْصَفَ النَّاسَ مِنْ نَفْسِهِ .

۱۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن وہ ہے جس کا پیشہ پاک ہو اس کی عادتیں بھی ہوں اس کی طبیعت

صحت مند ہو، اپنے مال کا ضرورت سے زیادہ حصہ راہِ خدا میں خرچ کرے اور زیادہ کلام کرنے سے زبان کو روکے اور لوگ اس کے شر سے محفوظ رہیں اور اپنے نفس اور لوگوں کے درمیان انفعات کرے۔

۱۹۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِي كَهْمَسٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلَا نَبْتَئُكُمْ بِالْمُؤْمِنِ؟ مَنْ ائْتَمَّهُ الْمُؤْمِنُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ، أَلَا نَبْتَئُكُمْ بِالْمُسْلِمِ؟ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُهَاجِرُ مِنْ هَجَرِ الشَّيْطَانِ وَتَرَكَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ، وَالْمُؤْمِنُ حَرَامَ عَلَى الْمُؤْمِنِ أَنْ يَظْلِمَهُ أَوْ يَخْذُلَهُ أَوْ يَغْتَابَهُ أَوْ يَدْعُوَهُ دَعْوَةً.

۱۹۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ کیا میں بتاؤں کہ مومن کون ہوتا ہے وہ ہے جس کو مومنین اپنے نفسوں اور مالوں کا امین بنائیں کیا میں بتاؤں کہ مسلمان کون ہے وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان سالم رہیں اور باہر وہ ہے جو برائیوں کو چھوڑے، محرمات کو ترک کرے۔ مومن پر حرام ہے کہ وہ کسی مومن پر ظلم کرے یا اسے ذلیل کرے یا اس کی نفیت کرے یا یکایک اپنے سامنے سے اُسے ہٹائے۔

۲۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ مُصْطَلِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْعَطَّارِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: إِتَمَّ شِبَعَةُ عَلِيٍّ الْحُلَمَاءُ، الْعُلَمَاءُ، الذُّبُلُ الشَّافِعُ، تَعْرِفُ الرَّؤُفَ بَانِيَّةً عَلَى وَجْهِهِمْ.

۲۰۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے علی کے شیعہ علماء رہیں اور وہ علماء جن کے کثرتِ ریاضت سے ہونٹ خشک ہیں وہ پہچانے جاتے ہیں اپنی ریاضت کشی سے جس کا اثر ان کے چہروں سے ظاہر ہوتا ہے۔

۲۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَخْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ مَعْرُوفِ بْنِ خَرِّبُودَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: صَلَّى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام بِالنَّاسِ الصُّبْحَ بِالْعِرَاقِ فَلَمَّا انْصَرَفَ وَعَظَهُمْ فَبَكَى وَأَبْكَاهُمْ مِنْ خَوْفِ اللَّهِ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا اللَّهُ لَقَدْ عَهِدْتُ أَقْوَامًا عَلَى عَهْدِ خَلِيلِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَإِنَّهُمْ لَيَصْبَحُونَ وَيَمْسُونَ شُعْمًا غَيْرَ أَخْمَصًا، بَيْنَ أَعْيُنِهِمْ كَرْكَبِ الْمُغْرَى يَبْتَغُونَ لِرَبِّهِمْ سَجْدًا وَقِيَامًا يُرَاحُونَ بَيْنَ أَفْدَانِهِمْ وَجَنَاهِهِمْ، يُنَاجُونَ رَبَّهُمْ وَيَسْأَلُونَهُ فَكَالِكَافِيهِمْ مِنَ النَّارِ، وَاللَّهُ لَقَدْ رَأَى مِنْهُمْ مَعَ هَذَا وَهُمْ خَائِفُونَ مُشْفِقُونَ.

۲۱۔ فرمایا حضرت امام محمد بن قریب علیہ السلام نے کہ نماز صبح امیر المومنینؑ نے لوگوں کے ساتھ عراق میں پڑھی جب وہاں سے لوٹے تو لوگوں کو وعظ کیا اور خوفِ خدا سے خود بھی روئے اور دوسروں کو بھی دلایا۔ پھر فرمایا میں نے اپنے حبیبِ حضرت رسولؐ خدا کے زمانہ میں دیے لوگوں کو دیکھا ہے جو صبح سے شام تک اس حال میں رہتے تھے، پریشاں حال گرد آلود چہرے، اگر سنہ شکم، ان کی پیشانیوں پر زانو کی طرح گھٹے، راتوں کو سجدوں اور قیام میں گزارنے والے اور اپنے قدموں اور پیشانیوں سے عبادت کر کے راحت پاتے تھے اپنے رب سے مناجات کرتے تھے کہ ارجہم سے ان کی گردنوں کو آزاد کرے۔ میں نے ان کو دیکھا کہ اس حالت میں بھی وہ خدا سے خائف و ترساں تھے۔

۲۲۔ عَنْهُ ، عَنِ السَّيِّدِيِّ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ ثَعْلَبِ بْنِ الصَّلْتِ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ : صَلَّى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْفَجْرَ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ فِي مَوْضِعِهِ حَتَّى صَارَتِ الشَّمْسُ عَلَى قَبْدِ دُمُوحٍ وَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ يُوْخِبُهُمْ فَقَالَ : وَاللَّهِ لَقَدْ أَدْرَكْتُ أَقْوَامًا يَسْتَوُونَ لِرَبِّهِمْ سَجْدًا وَ قِيَامًا يُخَالِفُونَ بَيْنَ جَانِبَيْهِمْ وَرَكْعَتَيْهِمْ كَأَنَّهُمْ رَاقِبُونَ النَّارَ فِي آثَانِهِمْ ، إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ عِنْدَهُمْ هَادُوا كَمَا يَمْبُدُ الشَّجَرُ ، كَأَنَّهُمْ أَقْوَامٌ بَانُوا غَائِبِينَ ، قَالَ : ثُمَّ قَامَ فَمَارَى فِي حَاجِكَا حَتَّى قُبِضَ صَلَواتُ اللَّهِ عَلَيْهِ .

۲۲۔ فرمایا حضرت علی بن حسین علیہ السلام نے امیر المومنینؑ نے نماز صبح پڑھی اور سورج کے ایک تیزہ بلند ہونے تک وہیں بیٹھے رہے پھر اپنا رخ لوگوں کی طرف کر کے فرمایا۔ واللہ میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا جو سجدہ اور قیام میں راتیں گزارتے تھے اور ان کے سجدے قعود سے زیادہ ہوتے تھے اور دوزخ کی آگ کی بھرا کہ کاشور گویا ان کے کان میں آتا تھا اور جب اللہ کا ذکر ان کے سامنے ہو تو اس طرح ہلے جیسے تندہرا میں درخت، وہ اس طرح غائبانہ زندگی بسر کرتے تھے جیسے غافل لوگ بسر کرتے ہیں امام زین العابدینؑ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد تادم مرگ کسی نے حضرت کو ہنسنے نہ دیکھا۔

۲۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السَّيِّدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بِشِيرٍ ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ : قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَعْرِفَ أَصْحَابِي فَأَنْظِرْ إِلَى مَنْ اسْتَدَّ وَرَعُهُ وَخَافَ خَالِقَهُ وَرَجَا ثَوَابَهُ ، وَإِذَا رَأَيْتَ هَؤُلَاءِ قَبُولًا أَصْحَابِي .

۲۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر تم میرے اصحاب کو جاننا چاہو تو ایسے شخص کو دیکھو جس کی پرہیزگاری سخت ہو اور اپنے خدا سے ڈرنا ہو اور اس کے ثواب کی امید رکھتا ہو جب ایسے لوگ مل جائیں تو سمجھ لو یہی میرے اصحاب ہیں۔

۲۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ ثَعْلَبِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ شَمُّونَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَشْعَثِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمَّادٍ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْعُقَدَامِ ، عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : شِعْمَتُنَا الْمُبَادِلُونَ فِي وَلَايَتِنَا ، الْمُتَحَابُّونَ فِي مَوَدَّتِنَا ، الْمُتَزَاوِرُونَ فِي إِحْيَاءِ أَمْرِنَا ، الَّذِينَ إِنْ غَضِبُوا لَمْ يَنْظِلُّوا ، وَإِنْ رَضُوا لَمْ يُسْرِفُوا ، بَرَكَتُهُ عَلَى مَنْ جَاوَرُوا ، سَلَّمَ لِمَنْ خَالَطُوا .

۲۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ فرمایا امیر المؤمنین نے ہمارے شیعہ ایک دوسرے پر خیر کر کے ہیں ہماری ولایت کے لئے اور باہم محبت کرتے ہماری محبت کے لئے ایک دوسرے سے ملتے ہیں ہمارے امر کو زندہ رکھنے کے لئے یہ وہ لوگ ہیں کہ جب غصہ آئے تو ظلم نہیں کرتے اگر راضی ہوں تو فضول خرچی نہیں کرتے برکت ہیں اپنے پڑوسیوں کے لئے اور سلامتی ہیں اپنے ملنے والوں کے لئے۔

۲۵۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَسَانٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّرِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ عَرَفَ اللَّهَ وَعَظَّمَهُ مَنَعَ فَادٌ مِنَ الْكَلَامِ وَبَطْنُهُ مِنَ الطَّعَامِ وَعَنَى نَفْسُهُ بِالْقِيَامِ وَالْقِيَامِ ، قَالُوا : يَا بَابَانَا وَمَا بَابَانَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ لَا أَوْلِيَاءَ لِلَّهِ ، قَالَ : إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ سَكَنُوا فَكُنْ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ سَكَنُوا فَكُنْ سَكُونُهُمْ وَذَكَرُوا ، وَنَظَرُوا فَكُنْ نَظَرُهُمْ عِبْرَةٌ ، وَنَطَقُوا فَكُنْ نَطَقُهُمْ حِكْمَةٌ ، وَمَشَوْا فَكُنْ مَشْيُهُمْ بَيْنَ النَّاسِ بَرَكَتٌ ، لَوْلَا الْآجَالُ الَّتِي قَدْ كَتَبَتْ عَلَيْهِمْ لَمْ تَقَرَّ أَرْوَاحُهُمْ فِي أَحْسَانِهِمْ خَوْفًا مِنَ الْعَذَابِ وَشَوْقًا إِلَى الثَّوَابِ .

۲۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے خدا کو پہچانا اور اس کی تعظیم کی اس زبان کو کلام سے اور اپنے بطن کو طعام سے روکا اور پاک بنایا اپنے نفس کو روزہ اور قیام شب سے۔ لوگوں نے کہا۔ ہمارے سامں باپ خدا ہوں یا رسول اللہ کیا یہ لوگ اولیاء نے خدا کا موش رہتے ہیں اور ان کا سکوت اللہ کا ذکر ہوتا ہے اور وہ نظر کرتے ہیں اور ان کا نظر کرنا عبرت ہوتا ہے وہ کلام کرتے ہیں اور ان کا کلام کرنا حکمت ہوتا ہے اور وہ چلتے ہیں اور ان کا چلنا لوگوں کے درمیان برکت ہوتا ہے اگر وہ موت نہ ہوتی جو ان کے لئے لکھی گئی ہیں تو خوف عذاب اور شوق ثواب سے ان کی روحیں ان کے اجسام میں قرار نہ پاتیں۔

۲۶۔ عَنْهُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ مِنَ الْعِرَاقِيِّينَ ، رَفَعَهُ قَالَ : خَطَبَ النَّاسُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ صَلَواتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ أَنَا خَيْرٌ كُمْ عَنْ أَجْلِ لِي كَانَ مِنْ أَكْثَرِ النَّاسِ فِي عَيْنِي وَكَانَ زَانِسٌ مَا عَظُمَ بِهِ فِي عَيْنِي صَغَرُ الدُّنْيَا فِي عَيْنِي ، كَانَ خَارِجًا مِنْ سُلْطَانِ بَطْنِي ، فَلَا يَشْتَبِي مَا لَا يَجِدُ وَلَا يَكْتُمُ إِذَا وَجَدَ ، كَانَ خَارِجًا مِنْ سُلْطَانِ قَرْجِهِ ، فَلَا يَشْتَبِي لَدُ عَقْلِهِ وَلَا رَأْيِهِ ، كَانَ خَارِجًا مِنْ سُلْطَانِ الْجَبَالَةِ فَلَا يَمْتَدُّ يَدُهُ إِلَّا عَلَى بَقَعٍ لِمَنْعَةٍ ، كَانَ لَا يَنْشَبِي وَلَا يَنْسَخُطُ وَلَا يَنْبَرُّ ، كَانَ أَكْثَرُ دَهْرِ صَمَاتًا ، فَإِذَا قَالَ

بَدَ الْغَائِلِينَ، كَانَ لَا يَدْخُلُ فِي مِرَاهُ، وَلَا يُشَارِكُ فِي دَعْوَى وَلَا يُذَلِّي بِخُجَعِهِ حَتَّى يَرَى قَاضِيًا وَكَانَ لَا يَغْفُلُ عَنْ إِخْوَانِهِ وَلَا يَخْصُ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ دُونَهُمْ، كَانَ ضَعْفًا مُتَضَعِّمًا فَإِذَا جَاءَ الْحِجْدُ كَانَ لَيْثًا غَادِيًا، كَانَ لَا يَلُومُ أَحَدًا فِيمَا يَفْعُ الْعُدُوَّ فِي مِثْلِهِ حَتَّى يَرَى اعْتِدَارًا، كَانَ يَفْعَلُ مَا يَقُولُ وَيَقْعَلُ مَا لَا يَقُولُ، كَانَ إِذَا ابْتَرَأَ أَمْرًا لَا يَنْدِي أَيْبُهُمَا أَفْضَلَ نَظَرَ إِلَى أَقْرَبِيهِمَا إِلَى الْهَوَى فَخَالَفَهُ، كَانَ لَا يَشْكُو وَجَعًا إِلَّا عِنْدَ مَنْ يَرْجُو عِنْدَهُ الْبَرَّ، وَلَا يَسْتَشِيرُ إِلَّا مَنْ يَرْجُو عِنْدَهُ النَّصِيحَةَ، كَانَ لَا يَتَبَرَّمُ وَلَا يَنْسَخَطُ وَلَا يَتَشَكَّى وَلَا يَتَشَبَّهِ وَلَا يَنْتَقِمُ وَلَا يَغْفُلُ عَنِ الْعَدُوِّ، فَعَلَيْكُمْ بِمِثْلِ هَذِهِ الْأَخْلَاقِ الْكَرِيمَةِ، إِنْ أَطَقْتُمُوهَا، فَإِنْ لَمْ تُطَبِّقُوهَا كُلُّهَا فَاخْذُوا الْقَلِيلَ خَيْرٌ مِنْ تَرْكِ الْكَثِيرِ. وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ.

۲۶- امام حسن علیہ السلام نے اپنے خطبہ میں بیان فرمایا۔ لوگو! میں تم کو اپنے لیے بھائی کی خبر دیتا ہوں جو میری نظر میں سب سے زیادہ صاحبِ عظمت ہے اور وہ، وہ ہے جس کی نظر میں دنیا حقیر ہو اور وہ غلبہ شکم سے آزاد ہو پس وہ اس چیز کی خواہش نہیں کرتا جسے نہیں پاتا اور جب پائے تو اس میں زیادتی نہیں جانتا اور وہ غلبہ سرج (رزا) نہیں کرتا۔ سبھی الگ رہتا ہے یہ غلبہ اس کو خفیف العقل اور ضعیف الرائے نہیں بناتا اور وہ جہالت کے غلبہ سے بھی آزاد رہتا ہے وہ اپنا ہاتھ نہیں بڑھاتا۔ مگر اعتمادی نفع کی طرف اور وہ ناجائز امر کی خواہش نہیں کرتا اور نہ بیجا بات پر غصہ ہوتا ہے اور نہ ترکیبِ تعلق کرتا ہے۔

اور اس کی عمر کا زیادہ زمانہ سکوت میں گزرتا ہے اور جب گفتگو کرتا ہے تو قائلین پر غالب آتا ہے وہ کسی جھگڑے میں شامل نہیں ہوتا اور نہ کسی دعوے باطل میں شریک ہوتا ہے اور نہ ہوا پیش کرنا اپنی حجت کو مگر دینِ قاطع سے یہاں تک حق بجانب فیصلہ کرتا ہے اور اپنے برادرِ مومن سے غافل نہیں ہوتا اور لوگوں سے علیحدہ ہو کر اپنے نفس کے لئے کوئی شے خاص نہیں کرتا۔ وہ ضعیف و کمزور نظر آتا ہے لیکن جب امرِ نیک میں کوشش کا وقت آتا ہے تو جلد شکار کرتے والا شیر نظر آتا ہے وہ کسی کو طاقت نہیں کرتا ایسے حال میں جبکہ دوسرے کے لئے غدر ہو۔ وہ جو کہتا ہے اسے کرتا بھی ہے اور کرتا ہے وہ جسے زبان سے نہیں کہتا اور جب پیش آتے ہیں ایسے دوا کہ وہ نہیں جانتا کہ ان میں افضل کون ہے تو یہ دیکھتا ہے کہ ان میں کون امرِ خواہشِ دل سے زیادہ قریب ہے پس اسی کو ترک کرتا ہے اور وہ اپنے دکھ درد کی شکایت نہیں کرتا۔ مگر صرف اس کے سامنے جس سے یہ امید ہوتی ہے کہ وہ اس کو دور کر دے گا اور نہیں مشورہ کرتا ایسے شخص سے جس سے نصیحت کی امید ہوتی ہے قطع تعلق نہیں کرتا۔ اور غضب ناک نہیں ہوتا اور شکایت نہیں کرتا اور خواہش کا اظہار نہیں کرتا اور انتقام نہیں لیتا اور غافل نہیں ہوتا اپنے دشمن سے پس تم کو چاہیے کہ ایسے اخلاق کو ایمان کو اختیار کرو اگر تم کے اختیار کرنے کی طاقت نہ ہو تو تمھوڑے سے سہی نیک کام کرنا زیادہ کے چھوڑ دینے سے بہتر ہے اور نہیں ہے مدد اور قوت مگر اللہ کے ساتھ۔

۳۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ مِهْرَبَ ، وَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ الْكَاهِلِيِّ : وَأَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ غَابِرٍ ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ مُعَدٍّ ، جَمِيعًا ، عَنْ مِهْرَبَ الْأَسَدِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : يَا مِهْرَبُ شَيْئًا مَنْ لَا يَعْدُو صَوْتَهُ سَمْعَهُ : وَلَا شَخَاؤُهُ بَدَنَهُ وَلَا يَمْتَدِّحُ بِنَامِعِلْنَا وَلَا يَجَالِسُ لَنَا هَائِبًا وَلَا يُخَاصِمُ لَنَا قَالِيًا : إِنْ لَقِيَ مُؤْمِنًا أَكْرَمَهُ وَإِنْ لَقِيَ جَاهِلًا هَجَرَهُ : قُلْتُ : جِئْتُ فِذَاكَ فَكَيْفَ أَصْنَعُ بِهَؤُلَاءِ الْمُتَشَبِّهِةِ؟ قَالَ : فِيهِمُ التَّيْبِيزُ وَفِيهِمُ التَّنْذِيلُ وَفِيهِمُ التَّنْحِيصُ : تَأْتِي عَلَيْهِمْ سِنُونَ تُغْنِيهِمْ وَطَاعُونَ يَقْتُلُهُمْ وَاخْتِلَافٌ يَبْدُو دُخْمٌ شَيْئًا مَنْ لَا يَهْرُ هَرَّ الْكَأْبِ وَلَا يَطْمَعُ طَمَعَ الْغُرَابِ وَلَا يَسْأَلُ عَدُوًّا نَاوِيًا مَاتَ جُوعًا قُلْتُ : جِئْتُ فِذَاكَ فَأَيْنَ أَطْلُبُ هَؤُلَاءِ؟ قَالَ : فِي أَطْرَافِ الْأَرْضِ ، أُولَئِكَ الْخَفِيفُ عَيْشُهُمُ ، الْمُتَنَقِّلَةُ دِيَارُهُمْ : إِنْ شَهِدُوا لَمْ يَعْرِفُوا وَإِنْ غَابُوا لَمْ يُفْتَقَدُوا ، وَمِنْ الْمَوْتِ لَا يَجْزَعُونَ ، وَفِي الْقُبُورِ يَتَزَاوَدُونَ وَإِنْ لَجَأَ إِلَيْهِمْ دُوحَاجَةٌ مِنْهُمْ رَحِمُوهُ ، لَنْ تَخْتَلِفَ قُلُوبُهُمْ وَإِنْ اخْتَلَفَ فِيهِمُ الدَّادُ ، ثُمَّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَنَا الْمَدِينَةُ وَعَلِيٌّ الْبَابُ وَكَتَبَ مَنْ دَعَمَ أَنَّهُ يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ لَا مِينَ قَبْلَ الْبَابِ وَكَتَبَ مَنْ دَعَمَ أَنَّهُ يَخْرُجُ مِنْهَا وَيَبْغِضُ عَلِيًّا صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ .

۲۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مہرہ ہمارا شیعہ وہ ہے کہ اس کی آواز تہا و زکرے اس شخص سے جو اس سن رہا ہے اور اس کی عداوت تہا و زکرے اس کے نفس سے اور تعریف ذکرے اس کی جو دشمنوں کے سامنے ہماری تعریف بالا علان کرتا ہے (اس صورت میں ہمارے مخالف ہمارے لئے باعث ایذا ہوں گے اور کسی جلسہ میں اگر وہ ضلالت کو بڑا نہ کہے (یہ سب تقیہ کی صورتیں ہیں) اور ہمارے معاملے میں دشمنوں سے جھگڑانہ کرے اگر مومن سے ملے تو اس کا اکرام کرے اور اگر جاہل سے ملے تو اس کی صحبت ترک کرے۔ میں نے کہا۔ ہم کیسا برتاؤ کریں۔ ان لوگوں کے ساتھ جو بظاہر شیعہ ہیں (اور اذرا و طبع مخالفوں کے در پر جا کر سوال کرتے ہیں) فرمایا ان میں تمیز کرنے کی علامتیں ہیں۔ ان کے حالات میں تبدیلیاں ہوتی ہیں اور ان کے لئے امتحان ہے سالوں کی آمد و رفت ان کو فنا کر دے گی اور طاعون ان کو قتل کر دے گا اور باہمی اختلافات ان میں تفرقہ ڈال دے گا۔ ہمارے شیعہ وہ ہیں جو کتوں کی طرح بھونکتے نہیں اور کوئے کی طرح لالچی نہیں ہوتے اور چاہے سمجھوک سے مر جائیں مگر دشمن سے سوال نہیں کرتے۔ میں نے کہا میں آپ پر تیرا ان ایسے خالص شیعوں کو ہم کہاں پائیں فرمایا وہ اطراف زمین میں پائے جاتے ہیں ان کی زندگی اطمینان سے گزرتی ہے دیکھو کہ وہ ہرزہ کاڑی میں مبتلا نہیں، وہ تلاش علم میں مشہر بہ مشہر منتقل ہوتے رہتے ہیں اگر وہ موجود ہوں تو وہ مرغریب ہونے کی وجہ سے پہچانے نہیں جاتے اور غائب ہوں تو تلاش نہیں کئے جاتے کیوں کہ لوگ ان سے واقف نہیں ہوتے۔ وہ موت سے گھبراتے نہیں۔ وہ ایک دوسرے کی قبور کی زیارت کرتے ہیں اور کوئی صاحب حاجت ان کے پاس آتا ہے تو اس کے ساتھ رحم کا برتاؤ کرتے ہیں ان کے قلوب

میں اختلاف نہیں ہوتا۔ اگرچہ وہ مختلف شہروں میں آباد ہوں پھر سزا یا رسول اللہ نے فرمایا ہے۔ میں علم کا شہر ہوں اور علی دروازہ ہیں جھوٹا ہے وہ جو گمان کرتا ہے کہ وہ شہر میں داخل ہوا ہے بغیر دروازہ کے اور جھوٹا ہے وہ جو میری محبت کا دعوے دار ہے اور علی سے بغض رکھتا ہے۔

۲۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِثْسٍ ، عَنْ سَمَاعَةَ ابْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : مَنْ غَامَلَ النَّاسَ فَلَمْ يَظْلِمْنَهُمْ وَحَدَّ ثَمَّ فَلَمْ يَكْذِبْنَهُمْ وَوَعَدَهُمْ فَلَمْ يُخْلِفْنَهُمْ كَانَ مِثْلَ حُرِّ مَتِّ غَيْبَتِهِ وَكَمَلَتْ مَرْوَتُهُ وَظَهَرَ عَدْلُهُ وَوَجِبَتْ أُخْرَتُهُ .

۲۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی لوگوں پر حاکم ہو جائے کہ ان پر ظلم نہ کرے اور جب بات کرے تو جھوٹ نہ بولے اور وعدہ کرے تو اسے پورا کرے ایسے شخص کی غیبت کرنا حرام ہے اور اس سے سروت کرنا لازم، ایسے شخص سے عدالت کا اظہار ہوتا ہے اور اس کی اخوت واجب ہوتی ہے۔

۲۹۔ عَنْهُ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حَفْزَةَ الثَّمَالِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ثَلَاثُ خِصَالٍ مَنْ كُنَّ فِيهِ اسْتَكْمَلَ خِصَالَ الْإِيمَانِ : إِذَا رَضِيَ لَمْ يَدْخُلْهُ رِضَاءُ فِي بَاطِلٍ وَإِذَا غَضِبَ لَمْ يُخْرِجْهُ الْغَضَبُ مِنَ الْحَقِّ وَإِذَا قَدَّرَ لَمْ يَتَعَاطَ مَا لَيْسَ لَهُ

۲۹۔ فرمایا عبد اللہ بن حسن نے کہ روایت کی میری والدہ فاطمہ بنت الحسین بن علی علیہا السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین خصلتیں جس میں ہوں گی اس کا ایمان کامل ہوگا اول جب وہ کسی سے راضی ہو تو رضاء مندی اسے باطل امر کی طرف نہ لے جائے اور جب غضبناک ہو تو غصہ اس کو اس امر حق سے نہ ہٹا دے دوسرے جب تدرت رکھتا ہو تو اپنے لئے وہ نہ لے جو اس کا حق نہیں۔

۳۰۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : إِنَّ لِأَهْلِ الدِّينِ عَلَامَاتٍ يُعْرَفُونَ بِهَا : صِدْقُ الْحَدِيثِ وَادَاءُ الْأَمَانَةِ وَوَفَاءُ بِالْمَهْدِ وَصِلَةُ الْأَرْحَامِ وَرَحْمَةُ الصَّغْفَرِ وَقِلَّةُ الْمُرَاقَبَةِ لِلنِّسَاءِ أَوْ قَالَ : قِلَّةُ الْمَوَاتَاةِ لِلنِّسَاءِ . وَبَذَلُ الْمَعْرُوفِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَسَعَةِ الْخُلُقِ وَاتِّبَاعُ الْعِلْمِ وَمَا يَقْرُبُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ زُلْفَى ، طُوبَى لَهُمْ وَحَسَنُ مَنَاقِبٍ ، وَطُوبَى شَجَرَةٍ فِي الْجَنَّةِ أَصْلُهَا فِي دَارِ النَّبِيِّ ﷺ وَخَلْفَتُهُ عليه السلام وَلَيْسَ مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَفَى

دَارِهِ غَضُنْ مِنْهَا، لَا يَخْطُرُ عَلَى قَلْبِهِ شَهْوَةٌ شَيْءٌ إِلَّا أَنَا، بِهِ ذَلِكَ وَلَوْ أَنَّ رَاكِبًا مُجِدًّا سَارَ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ مَا خَرَجَ مِنْهُ وَلَوْ طَارَ مِنْ أَشْقَلِيهَا غُرَابٌ مَا بَلَغَ أَغْلَاهَا حَتَّى يَسْقُطَ هَرَمًا أَلَا قَبِي هَذَا فَارْغَبُوا إِنْ الْمُؤْمِنُونَ مِنْ نَفْسِهِ فِي شُغْلٍ، وَالنَّاسُ مِنْهُ فِي رَاحَةٍ، إِذَا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ افْتَرَشَ وَجْهَهُ وَسَجَدَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَكَارِمِ بَدَنِهِ يُنَاجِي الَّذِي خَلَقَهُ فِي فَكَاكِ رَقَبَتِهِ، أَلَا فَهَكَذَا كُونُوا.

۳۰۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا، اہل دین کے لئے کچھ علامتیں ہیں جن سے وہ پہچانے جاتے ہیں بات میں سچائی امانت کا ادا کرنا، وعدہ کا وفا کرنا، صلہ رحم کرنا، کمزوروں پر رحم کرنا، عورتوں کے پاس کم رہنا اور ایک حدیث میں عورتوں کی اطاعت نہ کرنا، لوگوں پر احسان کرنا، حسن خلق پیش آنا، اخلاقی وسعت دکھلانا، علم کی پیروی کرنا اور وہ طریقہ اختیار کرنا جس سے خدا سے نزدیکی ہو، ان کے لئے سایہ طوبی اور اچھی بازگشت ہے، طوبی ایک درخت ہے جنت میں جس کی جڑ محمد مصطفیٰ کے گھر میں ہے اور ہر مومن کے گھر میں اس کی ایک شاخ ہے، جس کے دل میں کسی شے کی خواہش ہوگی وہ اس کے پاس خود آئے گی اگر ایک سوار سویریں تک اس کے سایہ میں چلے گا تو اس سے باہر نہ آسکے گا اور اگر گوا اس کے نچلے حصہ سے اڑے گا تو اس کے اوپر کے حصہ تک نہ پہنچ سکے گا یہاں تک کہ وہ تھک کر مر جائے گا۔

۳۱۔ گاہ ہو یہ وہ ہے جس کی طرف تم رغبت کرو، مومن اپنے کام میں مصروف رہتا ہے اور لوگ اس سے راحت میں رہتے ہیں جب رات کی تاریکی چھاتی ہے تو وہ اپنے چہرے کو فرش بناتا ہے زمین پر رخسار رکھتا ہے اور اپنے پاک حصہ بدن سے رساتوں اعضاء سے سجدہ (سمجھ کر) اپنے پروردگار سے دعا کرتا ہے کہ تار جہنم اسے بچلے۔ یہ ہے ایمان یس تم ایسے ہی ہو جاؤ۔

۳۱۔ عَنْهُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيْرَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو النَّخَعِيِّ قَالَ: وَحَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ سَيْفٍ، عَنْ أَخِيهِ عَلِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَمْرِو ذَكْرَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ خِيَارِ الْعِبَادِ فَقَالَ: الَّذِينَ إِذَا أَحْسَنُوا اسْتَبَشَرُوا، وَإِذَا أَسَاؤُوا اسْتَغْفَرُوا وَإِذَا أَعْطُوا اشْكَرُوا، وَإِذَا ابْتَلُوا صَبَرُوا وَإِذَا غَضِبُوا عَفَرُوا ۱۰

۳۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ سے بہترین لوگوں کے متعلق سوال کیا گیا فرمایا جب وہ نیکی کرتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور جب گناہ کرتے ہیں تو استغفار کرتے ہیں اور جب ان کو کوئی کچھ دیتا ہے تو شکریہ ادا کرتے ہیں اور جب کسی مصیبت میں مبتلا ہوتے ہیں تو صبر کرتے ہیں جب کسی پر غصہ ہوتے ہیں تو اپنی بخشش سے اس کا گناہ چھپاتے ہیں۔

۳۲۔ وَ يَسْنَدُهُ: عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ خِيَارَكُمْ أُولُو النَّهْيِ؛ قَبْلَ: يَارَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ أُولُو النَّهْيِ؟ قَالَ: هُمْ أُولُو الْخُلُقِ الْحَسَنَةِ وَالْأَخْلَامِ الرَّزِيَّةِ، وَصِلَةُ الْأَرْحَامِ

وَالْبَرَّةُ بِالْأَمْنَاتِ وَالْآبَاءِ وَالْمُعَاهِدِينَ الْمَقْرَأَ وَالْجَبْرَانِ وَالْبَنَامِي وَيُطْعَمُونَ الطَّعَامَ وَيَقْسُونَ
السَّلَامَ فِي الْعَالَمِ وَيُصَلُّونَ وَالنَّاسُ نِيَامٌ غَافِلُونَ .

۳۲۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا تم میں سب سے بہتر والا انہی کون ہیں لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ انہی کون ہیں فرمایا صاحبان اخلاق حسد اور ہتہ عقول والے اور مسئلہ رحم کرنے والے اور ماؤں اور باپوں سے نیکی کرنے والے اور فقرہ کی خبر فریضے والے اور ہساروں اور یتیموں کی مدد کرنے والے، وہ کھانا کھاتے ہیں اور دنیا میں سلام پھیلاتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں جبکہ لوگ غافل پڑے سوتے ہیں۔

۳۳۔ عَنْهُ : عَنِ الْهَيْثَمِ التَّهْدِي عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ : عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ
عِمْرَانَ الْحَلَبِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَيُّ الْخِصَالِ بِالْمَرْءِ أَجْمَلُ ؟ فَقَالَ : وَقَارٌ بِالْأَمْنَابَةِ
وَسَمَاحٍ بِالْأَطْلَبِ مُكَافَأَةً ، وَتَشَاعُلٌ بِغَيْرِ مَنَاجِ الدُّنْيَا .

۳۳۔ کسی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ کون سی خصلت آدمی کی زیادہ اچھی ہے فرمایا وہ وقار جو غیر
ہیئت کے ہو وہ سخاوت جو بدلہ کی طلب کے بغیر ہو اور وہ مشغلہ جو متاع دنیا سے متعلق نہ ہو۔

۳۴۔ عَنْ عَبْدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُثْمَانَ عُمَرِي ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ الْحَشَايِطِ
عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّ الْمَعْرِفَةَ بِكَمَالِ دِينِ الْمُسْلِمِ تَرَكُّهُ
الْكَلَامَ فِيمَا لَا يَعْنِيهِ وَقِلَّةُ مَرَاوِهِ : وَحِلْمُهُ وَصَبْرُهُ وَحُسْنُ خُلُقِهِ .

۳۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے علی بن الحسین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ مسلمان کے کمال دین کا پہچاننا یوں
ہے کہ وہ غیر متعلقہ امور میں کلام ترک کرے اور لوگوں سے بہت کم جھگڑا کرے۔ حلم و صبر و حسن خلق سے کام لے۔

۳۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَرَفَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : أَلَا خَيْرُكُمْ مَنْ بَأْشَبَكُمْ بِي ؟ قَالُوا : بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ : أَحْسَنَكُمْ خُلُقًا وَالْبَسَكُمْ
كَتَمًا . وَأَبْرُكُمْ بِقَرَابَتِهِ ، وَأَشَدُّكُمْ حُبًّا لِإِخْوَانِهِ فِي دِينِهِ ، وَأَصْبَرُكُمْ عَلَى الْحَقِّ ، وَأَكْظَمُكُمْ
لِلْعَبِيْثِ . وَأَحْسَنُكُمْ عَفْوًا ، وَأَشَدُّكُمْ مِنْ نَفْسِهِ إِتْصَافًا فِي الرِّضَا وَالْعَفْصِ .

۳۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ کیا میں بتاؤں کہ تم میں مجھ سے زیادہ مشابہ کون
ہے لوگوں نے کہا ضرور یا رسول اللہ، فرمایا جو تم میں از روئے خلق اچھا ہو اور پناہ دینے کے لئے سب سے زیادہ نرم ہو اور

اپنے قریب داروں کے ساتھ سب سے زیادہ نیکی کرنے والا ہو اور اپنے بھائیوں میں سب سے زیادہ نیکی کرنے والا ہو دینی معاملہ میں اور امر حق میں تکالیف پر سب سے زیادہ صبر کرنے والا اور غمہ کا سب سے زیادہ پہنے والا اور قصور کا سب سے زیادہ بخشنے والا اور اپنے نفس کے متعلق سب سے زیادہ انصاف کرنے والا خواہ حالت رضا ہو یا غضب۔

۳۶۔ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنِ ابْنِ مَجْزُوبٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي حَمَزَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: مِنْ أَخْلَاقِ الْمُؤْمِنِ الْإِنْفَاقُ عَلَى قَدْرِ الْإِقْتَارِ، وَالْتَوْسُّعُ عَلَى قَدْرِ التَّوَسُّعِ، وَإِنْصَافُ النَّاسِ، وَاسْتِذَاؤُهُ إِذَا نَهَمَ بِالسَّلَامِ عَلَيْهِمْ.

۳۶۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے مومن کے اخلاق سے ہے بقدر اپنی تنگدستی کے راہ خدا میں خرچ کرنا اور بلحاظ وسعت مال، دولت مندی میں خرچ کرنا اور لوگوں کے درمیان انصاف کرنا اور سلام میں ابتدا کرنا۔

۳۷۔ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ زُرَّادَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: الْمُؤْمِنُ أَصْلَبُ مِنَ الْجَبَلِ، الْجَبَلُ يُسْتَقَلُّ مِنْهُ وَالْمُؤْمِنُ لَا يُسْتَقَلُّ مِنْ دِينِهِ شَيْءٌ.

۳۷۔ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ مومن پہاڑ سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔ پہاڑ تو اپنے اجزاء کے ٹوٹنے پھوٹنے سے کم ہو جاتا ہے لیکن مومن کے دین سے کوئی شے کم نہیں ہوتی۔

۳۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السَّنْدِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بِشِيرٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: الْمُؤْمِنُ حَسَنُ الْمَعُونَةِ، خَفِيفُ الْمَوْزُونَةِ، حَيِّدُ التَّدْبِيرِ لِمَعْشَرِهِ، لَا يُلْسَعُ مِنْ خُفْيَةٍ مَرَّتَيْنِ.

۳۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن لوگوں کی مدد اچھی طرح کرتا ہے اس کا خرچ ہلکا ہوتا ہے معاش کے حصول میں اس کی تدبیر اچھی ہوتی ہے اور وہ ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔ یعنی پہلے تجربہ سے ناکدہ اٹھاتا ہے۔

۳۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ الْخَارِثِ، عَنْ الذُّهَلِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: لَا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِنًا حَتَّى يَكُونَ فِيهِ ثَلَاثُ خِصَالٍ: شُكْرٌ مِنْ رَبِّهِ وَشُكْرٌ مِنْ نَبِيِّهِ، وَشُكْرٌ مِنْ وَلِيِّهِ، فَأَمَّا الشُّكْرُ مِنْ رَبِّهِ فَكَتْمَانُ سِرِّهِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: «عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا» إِلَّا أَمِنَ أَنْ تَتْلِي مِنْ رُسُولِهِ وَأَمَّا الشُّكْرُ مِنْ

تَمِيهِ فَمَذَارَاةُ النَّاسِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَ نَبِيَّهِ ﷺ بِمَذَارَاةِ النَّاسِ فَقَالَ: «خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ، وَأَمَّا الشُّنَّةُ مِنْ وَلِيِّهِ فَالتَمَبُرْ فِي الْبَأْسَاءِ وَالشَّرَّاءِ».

۳۹۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ مومن بغیر تین خصلتوں کے نہ ہوگا۔ ایک سنتِ رب ہے ایک سنتِ نبی ہے اور سنتِ ولی ہے۔ رب کی سنت یہ ہے کہ اس کے بھید کو چھپایا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ عالم الغیب ہے اس کے بھید سے کوئی واقف نہیں سوائے اس کے جس کو وہ رسولوں میں سے اس کام کے لئے چن لے۔ اور سنتِ نبی یہ ہے کہ لوگوں سے بخل پیش آئے جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ عفو سے کام لو اور نیکی کا حکم دو اور سنتِ ولی یہ ہے کہ مصیبت اور سختی میں صبر کرو۔

دوسواٹھایسواں باب قلت عدد مومن

۳۲۸ (باب)۔

(فِي قَلَّةٍ عَدَدِ الْمُؤْمِنِينَ)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ قُتَيْبَةَ الْأَعَشَى قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: الْمُؤْمِنَةُ أَعَزُّ مِنَ الْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنُ أَعَزُّ مِنَ الْكَبِيرَةِ الْأَخْمَرِ، فَمَنْ رَأَى مِنْكُمْ الْكَبِيرَةَ الْأَخْمَرَ؟

۱۔ فرمایا صادق آل محمد نے مومنہ کی کیا ہے بہ نسبت مومن کے اور مومن کی کیا ہے یا قوتِ سرخ سے پس تم میں کون ہے جس نے یا قوتِ سرخ دیکھا۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ مُنْشَى الْحَسَّاطِ، عَنْ كَامِلِ التَّمَارِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ﷺ يَقُولُ: النَّاسُ كُلُّهُمْ بَنَائِمٌ - ثَلَاثًا - إِلَّا قَلِيلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، وَالْمُؤْمِنُ غَرِيبٌ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ -

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے تمام لوگ جو پائے ہیں زمین بار فرمایا اگر مومنین جو بہت کم ہیں اور مومن کم پایا جاتا ہے (تین بار فرمایا)

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ ابْنِ رِثَابٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ لَا بِي بَصِيرٍ : أَمَا اللَّهُ لَوَأْتَنِي أَحَدٌ مِنْكُمْ ثَلَاثَةَ مُؤْمِنِينَ يَكْتُمُونَ حَدِيثِي مَا اسْتَمَلْتُ أَنْ أَكْتُمَهُمْ حَدِيثًا .

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اے ابوبصیر خدا کی قسم اگر میں تین شیعوں کو پالیتا۔ جو اذرا و لقیہ ہمارے بات کو بصیرت اذر رکھتے تو میرے لئے اپنی بات کو ان سے چھپانا جائز نہ ہوتا۔

۴۔ عُمَيْرُ بْنُ الْحَدَّادِ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ بُنْدَارٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَسَّادٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ سَدِيرِ الصَّرَفِيِّ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ : وَاللَّهِ مَا يَسُئُكَ الْقَعُودُ فَقَالَ : وَلِمَ يَا سَدِيرُ ؟ قُلْتُ : لِكثْرَةِ مَوَالِيكَ وَ شَبْعَتِكَ وَأَنْصَارِكَ وَاللَّهِ لَوْ كَانَ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مَالُكَ مِنَ الشَّيْعَةِ وَالْأَنْصَارِ وَالْمَوَالِي مَا طَمَعَ فِيهِ تَيْمٌ وَلَا عَدِيٌّ، فَقَالَ : يَا سَدِيرُ وَكَمْ عَسَى أَنْ يَكُونُوا ؟ قُلْتُ : مِائَةَ أَلْفٍ، قَالَ : مِائَةَ أَلْفٍ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ، وَمِائَتِي أَلْفٍ قَالَ : وَمِائَتِي أَلْفٍ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ وَنِصْفَ الدُّنْيَا قَالَ : فَسَكَتَ عَنِّي ثُمَّ قَالَ : يَخِفُ عَلَيْكَ أَنْ تَبْلُغَ مَعْنَا إِلَى يَشْبَعٍ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ فَأَمْرٌ بِجَمَارٍ وَبِقُلِّ أَنْ يُسَرَّحَا، فَلَادَرْتُ فَرَكِبْتُ الْجِمَارَ، فَقَالَ : يَا سَدِيرُ أَتَرَى أَنْ تُؤْثِرَنِي بِالْجِمَارِ ؟ قُلْتُ : الْبَغْلُ أَزِينُ وَأَنْبِلُ قَالَ : الْجِمَارُ أَزُقُّ بِي، فَتَرَلْتُ فَرَكِبْتُ الْجِمَارَ وَرَكِبْتُ الْبَغْلَ فَوَضَّيْنَا فَخَانَتْ الصَّلَاةُ فَقَالَ : يَا سَدِيرُ انْزِلْ بِنَا نَسْلُكِي، ثُمَّ قَالَ : هَذِهِ أَرْضٌ سَبْخَةٌ لَا تَجُوزُ الصَّلَاةُ فِيهَا قَسِرَ نَاحِشِي صِرْنَا إِلَى أَرْضٍ حَمْرَاءَ وَنَظَرْنَا إِلَى غُلَامٍ يَزْعَى حِذَاءَ فَقَالَ : وَاللَّهِ يَا سَدِيرُ لَوْ كَانَ لِي شَيْعَةٌ يَعْصِي هَذِهِ الْجِذَاءَ مَا وَسَّعَنِي الْقَعُودُ، وَتَرَلْنَا وَصَلَّيْنَا فَلَمَّا فَرَّغْنَا مِنَ الصَّلَاةِ عَطَفْتُ عَلَى الْجِذَاءِ فَقَدَدْتُهَا فَإِذَا هِيَ سَبْعَةُ عَشَرَ .

۴۔ سدید صیرفی کہتے ہیں۔ میں صادق آل محمد کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی خدا کی قسم اب آپ کے لئے گھر میں بیٹھ رہنا درست نہیں حضرت نے فرمایا یہ کیوں۔ میں نے کہا آپ کے دوستوں شیعوں اور انصار کی کثرت کی وجہ سے واللہ اگر امیر المومنین کے پاس اتنے شیعوں، انصار اور دوست ہوتے تو تیم و عدی دالے ان سے خلافت نہ لے سکتے فرمایا اے سدید تم سب بھلا کہتے ہو۔ میں نے کہا ایک لاکھ، فرمایا ایک لاکھ، میں نے کہا جی ہاں بلکہ دو لاکھ، فرمایا دو لاکھ بلکہ نصف دنیا، یہ سن کر حضرت خاموش ہو گئے اور فرمایا کیا یہ تیرے لئے آسان ہے کہ تو ہمارے ساتھ چشمہ شیعہ تک چلے میں نے کہا ضرور آپ نے حکم دیا کہ گدھے اور خچر پر سوار کیوں، میں نے جلدیہ خدمت انجام دی اور میں گدھے پر سوار ہوا۔ فرمایا اے سدید حمار پر مجھے سوار ہونے دے۔ میں نے کہا خچر زیادہ شاندار اور شریف طبیعت ہے فرمایا گدھا رنتاریں میری

موافقت کرتا ہے یہ سن کر میں آکر آیا اور پھر پر سوار ہوا اور حضرت عمار پر سوار ہوئے ہم دونوں چلے جب وقت نماز آیا۔ تو فرمایا اتر و نماز ادا کریں اس کے بعد فرمایا۔ یہ زمین شور ہے یہاں نماز جائز نہیں ہے۔ ہم پھر چلے یہاں تک کہ ایک سرسبز و سرخ رنگ کے خطہ پر پہنچے ایک لڑکے کو بکریاں چراتے دیکھا۔ فرمایا۔ اسے سدید اگر میرے شیعہ بقدر ان بکریوں کے ہوتے تو میں خرچ کرتا ہم وہاں اترے اور نماز پڑھی۔ اس کے بعد میں نے ان بکریوں کو شمار کیا تو ان کی تعداد ستر تھی۔

۵۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ : قَالَ لِي عَبْدُ صَالِحٍ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ : يَا سَمَاعَةُ أَمِنُوا عَلَى فُرْشِهِمْ وَ أَخَافُونِي أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ كَانَتْ الدُّنْيَا وَمَافِهَا إِلَّا وَاحِدٌ يَعْبُدُ اللَّهَ ، وَلَوْ كَانَ مَعَهُ غَيْرُهُ لَا ضَافَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ حَيْثُ يَقُولُ : وَإِنْ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً فَانْتَبِهُ حَنِيفًا وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ، فَقَبِرَ بِذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ ، ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ آتَنَاهُ بِإِسْمَاعِيلَ وَاسْحَاقَ فَصَارُوا ثَلَاثَةً ، أَمَا وَاللَّهِ إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ لَقَلِيلٌ وَإِنَّ أَهْلَ الْكُفْرِ لَكَثِيرٌ أَتَدْرِي لِمَ ذَٰلِكَ ؟ فَقُلْتُ : لَا أَتَدْرِي جُعِلْتُ فِدَاكَ فَقَالَ : صَبِرُوا أَنْتَ يَا لِمُؤْمِنِينَ ، يَشْتُونَ إِلَيْهِمْ مَا فِي صُدُورِهِمْ فَيَسْتَرْجِعُونَ إِلَى ذَٰلِكَ وَيَسْكُنُونَ إِلَيْهِ .

۵۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اے سماعہ لوگ اپنے فرشوں پر آرام سے رہے اور مجھے خوف دہرا اس میں والا واللہ ایک وقت دنیا میں ایسا تھا کہ اللہ کا عبادت گزار صرف ایک ہی تھا اگر کوئی دوسرا اور بھوتا تو اس کے ساتھ اس کا بھی ذکر کرتا۔ جیسا کہ فرماتا ہے بے شک ابراہیم ایسی امت تھے جو اللہ کی طرف رجوع کرنے والے تھے اور نرے کھرے بندے تھے۔ وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔ پس جس طرح اللہ نے چاہا یہ زمانہ گزرا۔ پھر اللہ نے مانوس کیا ان کو اسماعیل و اسحاق سے اور وہ تین ہو گئے واللہ مومن دنیا میں کم ہیں اور اہل کفر زیادہ، تم جانتے ہو ایسا کیوں ہے میں نے کہا نہیں۔ فرمایا یہ کانہ مومنوں سے مانوس ہوئے۔ اور جو ان کے سینوں میں تھا لے لیا اور آرام سے ہو گئے۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَوْرَمَةَ ، عَنْ النَّضْرِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي خَالِدٍ الْقَمَشَاطِ ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ : قُلْتُ لَا بِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا أَقْلَانِ لَوْ اجْتَمَعْنَا عَلَى شَيْءٍ مَا أَقْنَيْنَاهَا ؟ فَقَالَ : إِلَّا أَحَدٌ ثَلَاثٌ بِأَعْجَبَ مِنْ ذَلِكَ ، الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ ذَهَبُوا إِلَّا . وَأَشَارَ بِيَدِهِ . ثَلَاثَةٌ قَالَ حُمْرَانُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا حَالُ عَمَّارٍ ؟ قَالَ : رَحِمَ اللَّهُ عَمَّارًا أَبَا الْبَقَّاطَيْنِ بَانِعٌ وَقَتْلَ شَهِيدًا ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي : مَا شَيْءٌ أَفْضَلُ مِنَ الشَّهَادَةِ فَتَنَظَّرَ إِلَيَّ فَقَالَ : لَمَّا تَرَى أَنَّكَ مِنْ الثَّلَاثَةِ ، أَيْتَاتُ أَيْتَانِ .

۶۔ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا۔ ہماری جماعت کس قدر قلیل ہے کہ اگر دسترخوان پر ایک بکری کھانے بیٹھیں تو اسے تمام نہ کر سکیں۔ فرمایا میں تم کو اس سے زیادہ عجیب بات بتاؤں۔ آنحضرت کے بعد ہمارے برین وانصار ایمان سے پھر گئے اور پھر قین انگلیوں سے اشارہ کیا۔ حمران کہتے ہیں۔ میں نے کہا عمار کا کیا حال رہا۔ فرمایا۔ اللہ ان پر رحم کرے ان کی کنیت ابوالیقظان ہے انھوں نے امیر المومنین کی بیعت کی اور جنگ صفین میں شہید ہوئے۔ میں نے اپنے دل میں کہا شہادت سے افضل کوئی شے نہیں۔ حضرت امام نے فرمایا۔ کیا تمھارا خیال یہ ہے کہ وہ مثل تین کے تھے۔ بہت دور ہے یہ بات بہت دور ہے یہ بات یعنی وہ افضل تھے۔

۷۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عَجَبٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : لَيْسَ كُلُّ مَنْ قَالَ يُولَانَا مُؤْمِنًا وَلَكِنْ جُعِلُوا إِنْشَاءً لِلْمُؤْمِنِينَ .

۷۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ہر وہ شخص جو ہماری ولایت کا مدعی ہے مومن نہیں بلکہ وہ مومنین سے انوس ہے

دوسوا تیسواں باب

راضی ہونا بخشش پر ایمان ہے اور ہر شے پر صبر اس کے بعد

(باب ۲۲۹)

﴿الرَّاضِي مَوْهَبَةً الْإِيمَانِ وَالصَّبْرُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ بِعَقْلِهِ﴾

۱۔ رَعْدَةُ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ الْمُخْتَارِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : يَا عَبْدَ الْوَاحِدِ مَا يَصْرُ رَجُلًا إِذَا كَانَ عَلَى ذَا الرَّأْيِ - مَا قَالَ النَّاسُ لَهُ وَلَوْ قَالُوا : مَجْنُونٌ ، وَمَا يَصْرُ ؟ وَلَوْ كَانَ عَلَى رَأْسِ حَبْلٍ يَعْبُدُ اللَّهَ حَتَّى يَجِبَتْهُ الْمَوْتُ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اے عبد الواحد اگر انسان صاحب رائے ہے تو لوگوں کا کہنا اگرچہ وہ مجنون کہیں کوئی نقصان نہیں دیتا اور ایسے ہی نقصان نہیں دیتا۔ لوگوں کا کہنا اگر وہ بہاڑ پر مرتے دم تک عبادت خدا کرے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَيْنِ بْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : لَوْلَمْ يَكُنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَاحِدٌ لَأَنْتَقِيتُ بِهِ عَنْ جَمِيعِ خَلْقِي وَ لَجَمَلْتُ لَهُ مِنْ إِيْمَانِهِ أَنْسَالًا يَخْتَانُجُ إِلَى أَحَدٍ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر دوسے زمین پر ایک کے سوا کوئی دوسرا مؤمن رہے ہی نہیں تو وہ جو تمام خلق سے ہے پروا کرے گا اور میں اس کے ایمان سے اس رکھوں گا اور مجھے کسی اور کی احتیاج نہ رہے گی۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ مُوسَى ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَا يُبَالِي مَنْ عَزَّ قَهَّ اللَّهُ هَذَا الْأَمْرَ أَنْ يَكُونَ عَلَى قَلْبٍ جَبَلٍ يَأْكُلُ مِنَ ثَبَاتِ الْأَرْضِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمَوْتُ

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ میں پروا نہ کرتا وہ شجر جسے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو کہ وہ چلے مرے دم تک پہاڑ کی چوٹی پر رہے اور کھس پات کھا کر لبر کرے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ كَلْبِ بْنِ مَنَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : مَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَسْتَوْحِشَ إِلَى أَخِيهِ فَمَنْ دُونَهُ ، الْمُؤْمِنُ عَزِيزٌ فِي دِينِهِ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مؤمن کے لئے سزاوار نہیں کہ وہ بزرگ و بزرگ سے از روئے حقارت دوری اختیار کرے کیونکہ ہم ہر گستاخ ہے کہ وہ بہت درجہ والا مؤمن دین میں اس سے زیادہ عزیز ہو۔

۵۔ عَنْهُ ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ فَصَّالَةَ بْنِ أَبِي ثَوْبٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ وَ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي مَرَضَةٍ مَرَضًا لَمْ يَبْقَ مِنْهُ إِلَّا أَرَأْسُهُ فَقَالَ بِأَفْضَلِ إِنْسِي كَثِيرًا مَا أَقُولُ : مَا عَلَى رَجُلٍ عَزَّ قَهَّ اللَّهُ هَذَا الْأَمْرَ لَوْ كَانَ فِي رَأْسِ جَبَلٍ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمَوْتُ ، يَأْفُضِلُ بْنُ يَسَارٍ إِنَّ النَّاسَ أَخَذُوا يَمِينًا وَ شِمَالًا وَ إِنَّا وَ شَبَعْنَا هُدَيْنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ، يَأْفُضِلُ بْنُ يَسَارٍ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَوْ أَصْبَحَ لَهُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ كَانَ ذَلِكَ خَيْرَ أَلْهِ وَلَوْ أَصْبَحَ مُقْطَعًا أَعْضَاؤُهُ كَانَ ذَلِكَ خَيْرَ أَلْهِ ، يَأْفُضِلُ بْنُ يَسَارٍ إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْعُلُ بِالْمُؤْمِنِ إِلَّا مَا هُوَ خَيْرُ لَهُ يَأْفُضِلُ بْنُ يَسَارٍ لَوْ عَدَلَتْ الدُّنْيَا عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ مَا سَقَى عَذْوَهُ وَ مِنْهَا شَرِبَهُ مَا وَ يَأْفُضِلُ

ابْنِ يَسَافٍ إِنَّهُ مَنْ كَانَ هَمَّهُ هَمًّا وَاحِدًا كَفَاهُ اللَّهُ هَمَّهُ، وَمَنْ كَانَ هَمَّهُ فِي كُلِّ وَادٍ لَمْ يُبَالِ اللَّهُ بِأَيِّ وَادٍ هَلَكَ.

۵۔ فضیل بن یسار سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ وہ حضرت بیہا تھے اور نہایت خیف و تاواں ہو گئے تھے حضرت نے فرمایا۔ اے فضیل! میں اکثر یہ بات کہتا ہوں کہ کیا شے نقصان دے سکتی ہے اس شخص کو جسے خدا نے ہماری امرامامت کی معرفت کراہی ہے اگرچہ وہ تنہا پہاڑ کی چوٹی پر مرتے دم تک رہے اے فضیل! لوگوں نے امرحق کو ادھر ادھر سے لیا اور ہم اور ہمارے شیعوں پر اسے پائے ہوئے ہیں اے فضیل! اگر مومن وہ سب پائے جو مشرق و مغرب میں ہے تو حسب مصلحت الہی ہی اس کے لئے بہتر ہوگا اور وہ خدا کا شکر ادا کرے گا اور اگر اس کے اعضاء قطع ہو جائیں تو مصلحت الہی اسی میں ہوگی اور وہ صبر کرے گا تو اس کے لئے اسی میں بہتری ہوگی اے فضیل! اگر خدا کے نزدیک دنیا کی وقعت پر بیکس کے برابر ہو تو خدا کا دشمن اس سے ایک پیادہ پانی کا بھی نہ پی سکتا۔ اے فضیل! جس کا ایک ارادہ (امرحق پانے کا) ہو تو اللہ اس کے ارادہ کو پورا کرتا ہے اور اگر ارادہ ہر چیز سے محبت کا ہو تو اللہ پر وہا نہیں کرتا اس بات کی کہ وہ کسی وادی میں ہلاک ہوا۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ، عَنْ مَنْصُورِ الصَّبَّاحِ، وَالْمُعَلَّى بْنِ حُنَيْسٍ، قَالَا: سَمِعْنَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: مَا تَرَدَّدْتُ فِي شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ كَتَرَدَّدِي فِي مَوْتِ عَبْدِي الْمُؤْمِنِ، إِنِّي لَأَجِبُ لِقَاءَهُ وَبِكُرَّةِ الْمَوْتِ فَأَصْرِفُهُ عَنْهُ، وَإِذَا لِيَدْعُونِي فَأَجِيبُهُ وَإِنَّهُ لَيَسْأَلُنِي فَأَعْطِيهِ، وَلَوْ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا إِلَّا وَاحِدٌ وَنُ عَبْدِي مُؤْمِنٌ لَأَسْتَفْتَيْتُ بِهِ عَنْ جَمِيعِ خَلْقِي وَلَجَعَلْتُ لَهُ مِنْ إِيْمَانِهِ أُنْسًا لَا يَسْتَوْجِشُ إِلَّا أَحَبُّ.

۷۔ ہم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ رسول اللہ نے فرمایا خدا نے عزوجل نے فرمایا۔ (حدیث قدسی) میں نے تردد نہیں کیا جس کا میں خائف ہوں۔ سوائے اپنے مومن بندہ کی موت کے، میں اس سے ملنا چاہتا ہوں یعنی عمل کا ثواب دینا اور وہ موت کو ناپسند کرتا ہے۔ پس میں اسے ہٹا دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اسے جواب دیتا ہوں اور جب سوال کرتا ہے تو عطا کرتا ہوں اگر دنیا میں میرے مومن بندوں میں سے صرف ایک مومن رہ جائے تو میں بے پردا ہوں گا اپنی تمام مخلوق سے اور اس کے ایمان کی بنا پر اس سے اُنس رکھوں گا اور وہ کسی کی طرف محتاج نہ ہوگا۔

دوسو تیسواں باب

مومن کا مومن کے ساتھ آرام پانا

(باب ۲۳۰)

﴿فِي سُكُونِ الْمُؤْمِنِ إِلَى الْمُؤْمِنِ﴾

- ۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ ذَكْرَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَسْكُنُ إِلَى الْمُؤْمِنِ ، كَمَا يَسْكُنُ الظَّمْثَانُ إِلَى الْمَاءِ الْبَارِدِ .
- ۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مومن، مومن سے اسی طرح تکین پاتے ہیں جیسے پیاسا ٹھنڈے پانی سے۔

دوسواکھٹواں باب

اس کا بیان کہ مومن کی وجہ سے اللہ کیا دفع کرتا ہے

(باب ۲۳۱)

﴿فَبِمَا يَدْفَعُ اللَّهُ بِالْمُؤْمِنِ﴾

- ۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ النَّخَعِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَّارَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ لَيَدْفَعُ بِالْمُؤْمِنِ الْوَاحِدِ عَنِ الْقَرْيَةِ الْقَنَاءَ .
- ۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ مرنے والے ایک مومن کی برکت سے اس کے شہر یا قریہ سے وبا کو دور کرتا ہے۔

- ۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ مَجْهُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَا يُصِيبُ قَرْيَةً عَذَابٌ وَقَبْهَا سَبْعَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ .

- ۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جس قریہ میں سات مومن ہوں وہ بستی عذاب سے محفوظ رہتی ہے۔

۳۔ علی بن ابی ابراہیم، عن ابی عبد، عن ابن ابی عمیر، عن غیر واحد، عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال: قبل له فی العذاب إذا نزل یقوم یسب المؤمنین؟ قال: نعم ولكن یخاضون بمتة.

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جبکہ حضرت سے پوچھا گیا اس عذاب کے متعلق جو کسی قوم پر نازل ہوا اور اس میں مومنین بھی آجاتے ہیں۔ فرمایا ہاں لیکن وہ بعد اس سے غلامی پاتے ہیں۔

دوسو تیسواں باب مومن کی دو قسمیں

(باب) ۲۳۲

(فی ان المؤمنین صنفان) ۵

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن احمد بن محمد، عن محمد بن یسار، عن نصر ابی الحکم الخنسی، عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال: المؤمن مؤمنان: مؤمن یشرطہ وذلک قول اللہ عز وجل: «جَالِسَدَقُوا مَا غَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِ» فذلک الذی لا تُسبُّهُ اَهْوَالُ الدُّنْیَا وَلَا اَهْوَالُ الْآخِرَةِ وَذلک یمسِّن یشفع ولا یشفع له ومؤمن کخامة الرزح، تنوعج اخیانا وتقوم اخیانا، فذلک یمسِّن تسبیه اَهْوَالُ الدُّنْیَا وَاهْوَالُ الْآخِرَةِ وَذلک یمسِّن یشفع له ولا یشفع.

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جو عہد خدا میں صادق ہے اور اس کی شرطوں کو پورا کر لے۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے وہ ایسے لوگ ہیں جنہوں نے اللہ سے جو عہد کیا تھا اس کو پورا کیا۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کو نہ دنیا کے خوف ہیں نہ آخرت کے اور یہی وہ لوگ ہیں جو دوسروں کی شفاعت کریں گے اور ان کی شفاعت کی ضرورت نہ ہوگی اور دوسرا جو نئے درخت کی مانند ہے کبھی جھکتا ہے کبھی کھڑا ہوتا ہے یہ وہ ہے جس کے لئے دنیا کے خوف بھی ہیں جیسے طاعون وغیرہ اور آخرت کا خوف بھی ہے اس کی شفاعت کی جائے گی مگر وہ شفاعت نہ کر سکے گا۔

۲۔ عذۃ من اصحابنا، عن سهل بن زیاد، عن محمد بن عبد اللہ، عن خالد العمی، عن خضر بن عمرو، عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال: سمعته یقول: المؤمن مؤمنان: مؤمن وذلک یشرطہ اللہ بشرطہا علیہ، فذلک مع الشہین والتدبیرین والشہداء والصالحین وحسن اذلک رفیعاً، فذلک یمسِّن ولا یشفع له وذلک یمسِّن لا تسبیه اَهْوَالُ الدُّنْیَا وَلَا اَهْوَالُ الْآخِرَةِ وَ مؤمن زلت به قدم

فَذَلِكَ كَخَمَةِ الرَّزِيعِ كَبَيْنَا كَقَمْنَتِهِ الرَّبْحِ انْكَمَأَ ذَلِكَ يَمَنْ تَصْبِيهِ اَهْوَالُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَيُشْفَعُ لَهُوَهُ عَلَى خَيْرٍ.

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن دو طرح کے ہیں ایک وہ جو اللہ سے عہد کی ساری شرطیں پوری کرے اور نیکیوں، صدقوں، شہیدوں اور صالحین کے ساتھ ہوگا اور یہ اس کے اچھے رفیق ہوں گے یہ شفاعت کرے گا اس کی شفاعت نہ کی جائے گی اس کے لئے نہ احوال دنیا ہے نہ آخرت، دوسرا مومن وہ ہے جس کے قدم کو بغرض ہے وہ اس لئے پڑے کی طرح ہے جس کو ہوا کا جھونکا بھگاتا ہے اور اٹھاتا ہے اس کے لئے دنیا کے خوف بھی ہیں اور آخرت کے بھی، اس کی شفاعت کی جائے گی اور وہ نیکی پر ہوگا۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا . عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ أَبِي مَرْثِمٍ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَامَ رَجُلٌ بِالْبَصْرَةِ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرْنَا عَنِ الْإِخْوَانِ . فَقَالَ : الْإِخْوَانُ سِنْتَانِ : إِخْوَانُ الْبَقِيَّةِ وَإِخْوَانُ الْمَكَاشَرَةِ . قَامَتَا إِخْوَانُ الْبَقِيَّةِ فَهُمُ الْكَفَّ وَالْجَنَاحُ وَالْأَهْلُ وَالْمَالُ ، فَإِذَا كُنْتَ مِنْ أَخْبِكَ عَلَى حَدِّ الْبَقِيَّةِ فَأَبْدِلْ لَهُ مَالَكَ وَبَدَلْكَ ، وَضَافٍ مِنْ صَافَاةٍ وَعَادٍ مِنْ عَادَاهُ ، وَانْكُمْ بِرَّهِ وَعَيْنُهُ وَأَطْهَرُ مِنْهُ الْحُسْنِ : وَاعْلَمْ أَيُّهَا السَّائِلُ أَنَّكُمْ أَقْلُ مِنَ الْكَبِيرِ مِنَ الْأَخْمِيرِ ، وَأَمَّا إِخْوَانُ الْمَكَاشَرَةِ فَإِنَّكَ تُصِيبُ لَدُنْكَ مِنْهُمْ ، فَلَا تَقْطَعَنَّ ذَلِكَ مِنْهُمْ وَلَا تَطْلُبَنَّ مَا وَزَاةَ ذَلِكَ مِنْ صَمِيرِهِمْ ، وَأَبْدِلْ لَهُمْ مَا بَدَلُوا لَكَ مِنْ مَلَاقَةِ الْوَجْهِ وَحَلَاوَةِ اللِّسَانِ .

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ بصرہ میں ایک شخص امیر المؤمنین سے کہنے مجھے اخوان بھائیوں کے متعلق بتائیے۔ فرمایا بھائی دو قسم کے ہیں ایک صاحب اعتماد اور دوسرے شگفتہ رو، طلیق اللسان، جو بھائی ثقہ ہیں یہ لوگ ہاتھ اور بازو، کنبہ اور مال ہیں اور جب تم کو کوئی ثقہ بھائی مل جائے تو اس کے لئے اپنا مال اور اپنے بدن کو اس کی خدمت میں لگاؤ اور جو اس کا دوست ہے تم بھی اس کے دوست ہو اور جو دشمن ہے اس کے دشمن رہو اور اس کے بھید کو چھپاؤ اس کے عیب کو مخفی رکھو اور اچھائی ظاہر کرو۔ اسے سوال کرنے والے ایسے لوگ سرخ گندھک (جس سے کیر بنتی ہے) زیادہ نایاب ہیں لیکن چرب زبان، ہنسوز لوگ، ان سے ملنے میں تم کو لذت محسوس ہوگی ان سے بھی قطع تعلق نہ کرو اور جو ان کے دل میں ہے اس کے علاوہ اور کچھ طلب نہ کرو اور جس طرح خندہ پیشانی اور شیریں گفتار کے ساتھ وہ تم سے ملے ہیں۔ تم بھی ان سے ملو۔

دوسوئینتیسواں باب

مومن سے خدا کا عہد مصائب پر صبر کرنے میں

۲۳۳ (باب)

« مَا أَخَذَهُ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الصَّبْرِ عَلَى مَا يَلْحَقُهُ فِيمَا أَتَى بِهِ »

۱۔ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ التَّعْمَانِ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قُرَيْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى أَنْ لَا تَصَدَّقَ مَقَالَتُهُ وَلَا يَنْتَصِفَ مِنْ عَدُوِّهِ وَمَا مِنْ مُؤْمِنٍ يَشْفِي نَفْسَهُ إِلَّا يَفْضَحَ حَتَّى لَا يَكُنَّ مُؤْمِنِينَ مُلْجَمٌ .

۱۔ فرمایا صادق آل محمد نے اللہ نے بندہ مومن سے صبر کا عہد لیا ہے اس پر کہ اہل باطل اس کے کلام کی تصدیق نہ کریں گے اور اس کے دشمن سے انتقام نہ لیں گے اور جو مومن ہے وہ اپنے چارہ دشمنوں کے پروپیگنڈے سے رسوا ہو کر مرے گا کیونکہ دنیوی معاملات کے شعلوں بندہ مومن کی زبان بند رہتا ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَعُمَرُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، جَمِيعاً ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ أَخَذَ مِيثَاقَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى بَلَايَا أَرْبَعٍ أَسْرَعَ عَلَيْهِمْ مُؤْمِنٌ يَقُولُ يَقُولُهُ يَحْسُدُهُ ، أَوْ مَنَافِقٌ يَقْفُو أثرَهُ ، أَوْ شَيْطَانٌ يُؤْوِيهِ ، أَوْ كَافِرٌ يَرَى جِهَادَهُ ، فَمَا بَقَاءُ الْمُؤْمِنِينَ بَعْدَ هَذَا .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے خدا نے عہد لیا ہے مومن سے چار بلاؤں پر صبر کرنے کا۔ ایک یہ کہ مومن اس سے حسد کرے۔ دوسرے منافق بظاہر اس کی پیروی کرے اور باطن اس کی عیب جوئی کرے۔ تیسرے شیطان اس کو بھگانے میں لگا رہے۔ چوتھے کافر اس سے جنگ کرے جب یہ چار دشمن پیچھے لگے ہوں تو پھر مومن اس کے بعد کہاں ملے گا۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَا أَقَاتَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ وَاحِدَةٍ مِنْ ثَلَاثٍ وَلَكِنْ تَجْمَعُ الثَّلَاثُ عَلَيْهِ ، إِذَا بُغِضَ مَنْ يَكُونُ مَعَهُ فِي الدَّارِ ، يُغْلَقُ عَلَيْهِ بَابُهُ يُؤْذِيهِ ، أَوْ جَارُ يُؤْذِيهِ ، أَوْ مَنْ فِي طَرِيقِهِ إِلَى حَوَائِجِهِ

يُؤَذِّبُهُ : وَلَوْ أَنَّ مُؤْمِنًا عَلَى قَلْعَةٍ جَبَلٍ لَبَعَثَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : إِبْلِيسَ شَيْطَانًا يُؤَذِّبُهُ وَيَجْعَلُ اللَّهُ لَهُ مِنْ إِبْرَائِيهِ
أَنْتَ لَا يَسْتَوْجِبُ مَعَهُ إِلَى أَحَدٍ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خلاصی نہیں ہے مومن کو تین باتوں میں سے ایک سے یا تینوں معصیتیں اس کے لئے
جمع ہو جائیں یا بعض جمع ہوں پہلے یہ کہ جو شخص اس کے ساتھ گھر میں رہتا ہو وہ اس پر دروازہ بند کرے اور اس کو ستائے
دوسرے پڑوسی ستائے، تیسرے جب وہ ضروریات پوری کرنے کو نکلے تو راہ میں لوگ ستائیں اگر مومن پہاڑ کی چوٹی پر کسی جاکر بیٹھے
گا تو اللہ تعالیٰ اس کے امتحان کے لئے وہاں بھی ایک شیطان کو بھیجے گا جو اسے ستائے گا اور اللہ مومن کے ایمان سے اس
رکھتا ہے اور اس کی وحشت دور کرنے کے لئے دوسرے کی ضرورت باقی نہیں رکھتا۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ سِرْحَانَ
قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : أَرْبَعٌ لَا يَخْلُو مِنْهُنَّ الْمُؤْمِنُونَ أَوْ أَجِدَةً مِنْهُنَّ ، مُؤْمِنٌ يَحْسُدُهُ
وَهُوَ أَشَدُّ حُرًّا عَلَيْهِ ، وَمُنَافِقٌ يَقْفُو أَثَرَهُ ، أَوْ عَدُوٌّ يُجَاهِدُهُ ، أَوْ شَيْطَانٌ يُغْوِيهِ .

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن چار باتوں سے خالی نہیں یا کم از کم ایک تو ہو ہی گا۔ مومن سے حد کہے یہ
سب سے بڑی معصیت ہے یا منافق بظاہر اس کی پیروی کرے یا دشمن اس سے لڑے یا شیطان اسے بہکائے۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ سَنَانٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْثَانَ ، عَنْ
سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ وَلِيَّةً فِي الدُّنْيَا عَرَضًا لِعَدُوِّهِ
۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ اپنے دلی کو دنیا میں (مرتبہ زیادہ کرنے کے لئے) اپنے دشمن کا ہدف بنایا ہے۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ
قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَشَكَا إِلَيْهِ رَجُلٌ الْحَاجَةَ فَقَالَ لَهُ : اصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ سَيَجْعَلُ لَكَ فَرَجًا
قَالَ : ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الرَّجُلِ فَقَالَ : أَخْبِرْنِي عَنْ سِجْنِ الْكُوفَةِ كَيْفَ هُوَ ؟ فَقَالَ :
أَمْلَحَكَ اللَّهُ ضَيْقُ مَنْتَنٍ وَأَهْلُهُ بِأَسْوَأَ حَالٍ ، قَالَ : فَأَسْمَأَنْتَ فِي السِّجْنِ فَنَرَيْدُ أَنْ تَكُونَ فِيهِ فِي
سَعَةٍ ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ .

۶۔ راوی کہتا ہے میں ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس تھا کہ ایک شخص نے اپنی ضرورت کو بیان کیا۔ فرمایا صبر کر
اللہ روزی میں وسعت دے گا۔ پھر کچھ خاموش رہنے کے بعد اس سے فرمایا کہ کوفہ کے قید خانہ کا کیا حال ہے اس نے کہا بہت

تنگ بلبلو دار ہے اور اس میں قیدی بہت پریشان حال ہیں۔ فرمایا پس تو بھی دنیا کے قید خانہ میں چاہتا ہے کہ اس میں آرام کی صورت ہو۔ کیا تجھے نہیں معلوم کہ دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے۔

۷۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْحَدَّادِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَغِيرٍ ، عَنْ جَدِّهِ شُعَيْبٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : الدُّنْيَا يَجُوزُ الْمُؤْمِنُ قَائِمًا سِجْنًا جَاءَ مِنْهُ خَيْرٌ .

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے پس قید خانہ میں آرام کہاں۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ الْحَجَّالِ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الْمُؤْمِنُ مُكْتَفَرٌ .

وَفِي رَوَايَةٍ أُخْرَى : وَذَلِكَ أَنَّ مَعْرُوفَهُ يَصْعَدُ إِلَى اللَّهِ فَلَا يَنْشُرُ فِي الشَّاسِ وَالْكَافِرُ مَشْكُورٌ .

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مومن کے لئے بہت سی نعمتیں ہیں جن کے لوگ منکر ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ مومن کی نیکیاں خدا کی طرف بلند ہوتی ہیں اور لوگوں میں نہیں پھیلیں البتہ کافر جو لوگوں کو دیتا ہے اس کا شکر یہ ادا کیا جاتا ہے۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَقَدْ وَكَّلَ اللَّهُ بِهِ أَرْبَعَةَ : شَيْطَانًا يُغْوِيهِ يُرِيدُ أَنْ يُضِلَّهُ ، وَكَافِرًا يُقَاتِلُهُ ، وَمُؤْمِنًا يُخْشَاهُ وَهُوَ أَشَدُّهُمْ عَلَيْهِ ، وَمُنافِقًا يُتَّبَعُ عَمْرَاهُ .

۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کوئی مومن ایسا نہیں ہے جسے چار چیزوں کا سامنا نہ ہو۔ شیطان بہرہ کار گمراہ کرنا چاہتا ہے کافر قریب دیتا ہے اور مومن حد کرتا ہے اور سب سے زیادہ یہ چیز اس کے لئے سخت ہے اور منافق اس کی لغزشوں کی پیروی کرتا ہے۔

۱۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُمَيْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِذَا مَاتَ الْمُؤْمِنُ خَلَّى عَلَى جَبْرِائِيلَ مِنَ الشَّيَاطِينِ مِائَةَ رُبْعَةٍ وَمِئَةٍ ، كَانُوا مُشْتَغِلِينَ بِهِ .

۱۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب کوئی مومن مرجأتا ہے تو ربیعہ اور مفرجیہ بڑے قبائل کی تعداد شیا میں وہاں جمع ہو جاتے ہیں اور ان کو باتوں میں لگا لیتے ہیں (تا کہ وہ شرکت جنازہ سے محروم رہیں)۔

۱۱۔ سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا كَانَ وَلَا يَكُونُ وَلَيْسَ بِكَائِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَلَهُ جَارٌ يُؤْذِيهِ ؛ وَلَوْ أَنَّ مُؤْمِنًا فِي جَزِيرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ لَا بَتَعَ اللَّهُ لَهُ مَنْ يُؤْذِيهِ .

۱۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے نہ ایسا عقائد ہے نہ ہوگا کہ مومن کا کوئی ستلنے والا نہ ہو۔ اگر سمندر کے جزائر میں سے کسی جزیرے میں بھی مومن ہوگا تو اللہ اس کے پاس کسی ایسے کو پہنچا دے گا جو اس کو ستائے۔

۱۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا كَانَ فِيمَا مَضَى وَلَا فِيمَا بَقِيَ وَلَا فِيمَا أَنْتُمْ فِيهِ مُؤْمِنٌ إِلَّا وَلَهُ جَارٌ يُؤْذِيهِ .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کوئی زمانہ بھی ہو ماضی، حال یا مستقبل ضرور مومن کے لئے کوئی ایسا شخص موجود ہوگا جو اسے ستائے۔

۱۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : مَا كَانَ وَلَا يَكُونُ إِلَّا أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ مُؤْمِنٌ إِلَّا وَلَهُ جَارٌ يُؤْذِيهِ .

۱۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے قیامت تک ہر زمانہ میں ایسا ہوگا کہ مومن کے لئے اس کا پڑوسی ستلنے والا ہوگا۔

دو سو چونتیسواں باب

شدت ابتلائے مومن

((باب))

﴿عِدَّةُ ابْتِلَاءِ الْمُؤْمِنِ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ

ﷺ قَالَ : إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ بَلَاءً الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَلَا مَثَلُ

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے لوگوں میں سب سے زیادہ سخت امتحان انبیاء کا ہے اس کے بعد جو ان سے قریب ہوں یعنی ارمیائے انبیاء کا ہے اس کے بعد وہ مومنین جو افضل ہوں یعنی جس کا مرتبہ ایمان میں زیادہ ہوگا اسی قدر اس کی ابتلا سخت ہوگی۔

۲۔ عُثْمَانُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ : ذَكَرَ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ الْبَلَاءَ وَمَا يَحْصُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ الْمُؤْمِنَ ، فَقَالَ : يُسْئَلُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَشَدَّ النَّاسِ بَلَاءً فِي الدُّنْيَا ، فَقَالَ : السَّيِّئُونَ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَلَا مَثَلُ ، وَيُسْئَلُ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ عَلَى قَدْرِ إِيمَانِهِ وَحُسْنِ أَعْمَالِهِ فَمَنْ صَحَّ إِيمَانُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ أَشَدَّ بَلَاءُ وَفَمَنْ سَخَفَ إِيمَانُهُ وَضَعَفَ عَمَلُهُ قَلَّ بَلَاءُهُ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے بلا کا اور جس چیز سے مومن کو مخصوص کیا گیا ہے اس کا ذکر کیا گیا۔ حضرت نے فرمایا۔ رسول اللہ سے یہ سوال کیا گیا تھا کہ دنیا میں سب سے زیادہ سخت امتحان کس کا ہوتا ہے حضرت نے فرمایا۔ انبیاء پھر ارمیاء پھر مومنین اور علی کے بعد مومنین بقدر اپنے ایمان اور حسن عمل موضع امتحان میں آئیں گے جس کا امتحان اور عمل صحیح ہوگا اتنی ہی اس کی مصیبت سخت ہوگی اور جس کا ایمان ہلکا اور کمزور ہوگا اتنی ہی اس کی مصیبت کم ہوگی۔

۳۔ عُثْمَانُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ زَيْدِ الشَّحَامِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : إِنَّ عَظِيمَ الْأَخْبَرِ أَمَعَ عَظِيمِ الْبَلَاءِ وَمَا أَحَبَّ اللَّهُ قَوْمًا إِلَّا ابْتَلَاهُمْ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جتنی مصیبت زیادہ ہوگی اتنی ہی اجر زیادہ ہوگا خدا جن لوگوں کو دوست رکھتا ہے ان کو مصیبت میں فروزا کرتا ہے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ وَعُثْمَانُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ؛ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ ، جَمِيعًا ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ رِيعِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ فَضْلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ : أَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَوْصِيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَلَا مَثَلُ .

۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے لوگوں میں سب سے زیادہ مصیبت انبیاء پر آتی ہے پھر ارمیاء پر پھر

درجہ بدرجہ مومنین پر۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ ابْنِ رِثَابٍ ، عَنْ أَبِي بصيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عِبَادًا فِي الْأَرْضِ مِنْ خَالِصِ عِبَادِهِ مَا يُنْزِلُ لِيْنِ السَّمَاءِ تَحْفَةً إِلَى الْأَرْضِ الْأَصْرَفَهَا عَنْهُمْ إِلَى غَيْرِهِمْ وَلَا بَلَيْتَةً إِلَّا أَصْرَفَهَا إِلَيْهِمْ .

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے۔ خدا کے کچھ خالص بندے روئے زمین پر ہیں جب آسمان سے کوئی تحفہ زمین پر نازل ہوتا ہے تو اس کو مومنین سے ہٹا کر دوسروں کی طرف لوٹا دیا جاتا ہے اور جب بلا نازل ہوتی ہے تو اس کا رخ مومنین کی طرف کر دیا جاتا ہے (یہ اس لئے ہوتا ہے کہ مومنین کے مراتب میں اضافہ ہو اور ان کے مراتب بڑھانے کا سبب پیدا ہو۔)

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُعْبِدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ - وَعِنْدَهُ سِدْرٌ - : إِنَّ اللَّهَ إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا غَشَّهَ بِالْبَلَاءِ غَشًّا وَإِنَّا كُنَّا سِدْرٌ لَنُصْبِحَ بِهِ وَنُفْسِي .

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جبکہ ان کے پاس سدر بیٹھے تھے جب اللہ کسی کو دوست رکھتا ہے تو اسے کسی مصیبت میں غمناک بنا دیتا ہے اسے سدر پر ہم اور تم اسی حالت میں صبح و شام کرتے ہیں۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَسَانٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَلَاءٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا غَشَّهَ بِالْبَلَاءِ غَشًّا وَتَجَّهَ بِالْبَلَاءِ تَجًّا ، فَإِذَا دَعَاهُ قَالَ : لَبَّيْكَ عَبْدِي لَيْتَنِي عَجَّلْتُ لَكَ مَا سَأَلْتَ إِنِّي عَلَى ذَلِكَ لَقَادِرٌ وَلَيْتَنِي أَدَّخَرْتُ لَكَ فَمَا أَدَّخَرْتُ لَكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ .

۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو اسے بلا میں مبتلا کر کے غمزدہ بنا دیتا ہے اور مصیبت کی وجہ سے اپنی طرف بلا تہے جب وہ مومن دعا کرتا ہے تو خدا فرماتا ہے۔ میرے بندے میں جو قوموں پر تو تیرا مانگ ہے۔ میں جلد اس کے دینے پر تیار رہوں۔ لیکن میں نے تیرے لئے ذخیرہ کیا ہے اور جو ذخیرہ کیا ہے وہ تیرے لئے بہتر ہے۔

۸۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ زَيْدِ الرَّزَّازِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِنَّ عَظِيمَ الْبَلَاءِ يُكَافَأُ بِهِ عَظِيمُ الْجَزَاءِ ، فَإِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا ابْتَلَاهُ بِعَظِيمِ الْبَلَاءِ .

فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ عِنْدَ اللَّهِ الرِّضَا وَمَنْ سَخِطَ الْبَلَاءُ فَلَهُ عِنْدَ اللَّهِ السَّخَطُ .

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ فرمایا رسول اللہ نے سب سے بڑی مصیبت کا بدلہ بھی بڑا ہی ہوتا ہے جب اللہ کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو سخت بلا میں مبتلا کرتا ہے پس جو اس پر راضی ہو گیا تو خدا بھی اس سے راضی ہوتا ہے اور جو ناخوش ہوا خدا بھی اس سے ناراض رہتا ہے۔

۹۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ زَكْرِيَّا بْنِ الْحَرْثِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ : إِنَّمَا يُنْتَلَى الْمُؤْمِنُ فِي الدُّنْيَا عَلَى قَدَرِ دِينِهِ أَوْ قَالَ : عَلَى حَسَبِ دِينِهِ .

۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے دنیا میں مومن بقدر اپنے دین کے مبتلا کیا جاتا ہے اور ایک روایت میں ہے حسب دین۔

۱۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى الْحَضَرَمِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَهْلُولِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ الْمُتَدِي ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؑ قَالَ : إِنَّمَا الْمُؤْمِنُ بِمَنْزِلَةِ كِفَّةِ الْمِيزَانِ ، كُلَّمَا زِيدَ فِي إِيْمَانِهِ زِيدَ فِي بَلَاءِهِ .

۱۰۔ فرمایا حضرت امام ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن مثل ترازو کے پلہ کے ہے جتنا ایمان زیادہ ہوتا ہے اتنی ہی مصیبت زیادہ ہوتی ہے۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ؑ يَقُولُ : الْمُؤْمِنُ لَا يَمْنَعُ عَلَيْهِ أَنْ يَبْعُونَ لَيْلَةً لِأَعْرَاضَ لَهُ أَمْرٌ يَحْزَنُهُ ، يُدَكِّرُهُ .

۱۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ مومن پر چالیس دن نہیں گزرتے کہ اس کو کوئی ایسا امر عارض ہوتا ہے جو اس کو محزون بنا دیتا ہے۔ اور اس کی یاد میں رہتا ہے۔

۱۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ نَاجِيَةَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ ؑ : إِنَّ الْمُغْبِرَةَ يَقُولُ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يُنْتَلَى بِالْجَذَامِ وَلَا بِالْبَرَصِ وَلَا يَكْذِبُ وَلَا يَكْذِبُ ؟ فَقَالَ : إِنْ كَانَ لَهَا فِلاَعَنْ صَاحِبِ يَاسٍ إِنَّهُ كَانَ مُكْتَسَبًا ثُمَّ زِدْ أَصَابِعَهُ . فَقَالَ : كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى تَكْسِيبِهِ أَنَا هُمْ فَأَنْدَرُهُمْ ثُمَّ عَادَ إِلَيْهِمْ مِنَ الْقَدِ فَقَتَلُوهُ ثُمَّ قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ يُنْتَلَى بِكُلِّ بَلِيَّةٍ وَيَمُوتُ بِكُلِّ مَبْتَلَةٍ إِلَّا أَنَّهُ لَا يَقْتُلُ نَفْسَهُ .

۱۲۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ مغیرہ کہتا ہے کہ مومن ہذا م اور برص وغیرہ میں مبتلا نہیں ہوتا۔ فرمایا وہ غافل ہے صاحب یاسین (حبیب النجار) کے حال سے جو مومن تھا (سورہ یس میں اس کا ذکر ہے) پھر امام نے اپنی انگلیوں کو موڑ کر بتلایا کہ اس طرح اس کی آدھی انگلیاں رہ گئی تھیں پھر فرمایا گویا میں دیکھ رہا ہوں اس کی آدھی انگلیوں کو جو ہذا م سے گر گئی تھیں۔ وہ اہل انطاکیہ کے پاس آئے ان کو مذابِ الہی سے ڈرایا۔ دوسرے روز پھر صبح کو انہیں سمجھانے گئے تو انہوں نے قتل کر دیا۔ پھر فرمایا۔ مومن ہر بلا میں مبتلا ہوتا ہے اور ہر طرح کی موت مرتبہ ہے مگر یہ کہ ترکِ تقیہ سے وہ اپنے آپ کو ہلاک نہیں کرتا۔

۱۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُثْمَانَ الشَّعْرِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ زُرَّادَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لِبِأَفْضَلِ مَكَانٍ ثَلَاثًا . إِنَّهُ لَيَنْتَلِيهِ بِالْبَلَاءِ ثُمَّ يَنْزِعُ نَفْسَهُ عَضْوًا عَضْوًا مِنْ جَسَدِهِ وَهُوَ يَحْتَمِلُ اللَّهَ عَلَى ذَلِكَ .

۱۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن اللہ کی طرف سے مراتب میں فضیلت رکھتا ہے۔ تین مرتبہ فرمایا۔ خدا اس کو بلا میں مبتلا کرتا ہے اس کی جان جب ایک ایک عضو سے نکلتی ہے تو وہ اس پر اللہ کی حمد کرتا ہے۔

۱۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُبَيْسٍ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مَنَازِلَ لَا يَتَلَفُهَا عَبْدٌ إِلَّا بِإِيتِلَاءٍ فِي جَسَدِهِ .

۱۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جنت میں ایک منزلت ہے جسے انسان نہیں پاتا جب تک اس کا جسم مبتلا سے مصیبت نہ ہو۔

۱۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُثْمَانَ الشَّعْرِيِّ عَنْ أَبِي يَحْيَى الْخَطَّاطِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ قَالَ : شَكَّوْتُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام مَا أَتَى مِنَ الْأَوْجَاعِ . وَكَانَ مُسْغَمًا . فَقَالَ لِي : يَا عَبْدَ اللَّهِ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَالَهُ مِنَ الْآخِرِ فِي الْمَصَائِبِ لَتَمَنَّى أَنَّهُ قَرِ مَرَّ بِالْمَقَارِيطِ .

۱۵۔ ابی یعقوب نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اپنے اس درد و غم کی شکایت کی جو مستقل طور پر رہتے ہیں۔ فرمایا اے عبد اللہ! اگر مومن یہ جان لے کہ مصائب میں اس کے لئے کیا کیا اجر ہیں تو ضرور وہ اس کی تمنا کرے کہ تین چوبیسوں سے اس کا بدن کاٹ ڈالا جائے۔

۱۶۔ عُمَدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ رِبَاعٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ أَهْلَ الْحَقِّ لَمْ يَزَالُوا مُتَدُّ كَانُوا فِي شِدَّةٍ، أَمَا إِنَّ ذَلِكَ إِلَى مَدَّةٍ قَلِيلَةٍ وَغَافِيَةٍ طَوِيلَةٍ.

۱۶۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ اہل حق ہمیشہ سختی میں رہتے ہیں یہ سختی کم مدت رہتی ہے لیکن غافیت ان کی طویل ہوتی ہے۔

۱۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ حُمْرَانَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَتَمَاهَذَا الْمُؤْمِنَ بِالْبَلَاءِ كَمَا يَتَمَاهَذَا الرَّجُلُ أَهْلَهُ بِالْهَدِيَّةِ مِنَ الْغَنِيِّ وَيَخْمِهُ الدُّنْيَا كَمَا يَخْمِي الطَّبِيبُ الْمَرِيضَ.

۱۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ مومن سے بلا کا معاہدہ اسی طرح کرتا ہے جیسے کوئی شخص اپنے اہل سے بمات غیبت ہدیہ بھیجے گا معاہدہ کرتا ہے اور اللہ مومن کو دنیا سے اسی طرح بچانا چاہتا ہے جیسے طبیب اپنے مریض کو پرہیز کی ہدایت کرتا ہے۔

۱۸۔ عَلِيُّ بْنُ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ يَحْيَى الْخَنَمِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ بُلُولٍ الْعَبْدِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: لَمْ يُؤْمِنْهُ اللَّهُ الْمُؤْمِنُ مِنْ هَذَا الدُّنْيَا وَلَكِنَّهُ آمَنَهُ مِنَ الْعَمَى فِيهَا وَالشَّقَاءَ فِي الْآخِرَةِ.

۱۸۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ اللہ تعالیٰ بندہ مومن کو دنیوی تکلیف سے امان دیتا نہیں بلکہ اس کو بچاتا ہے دنیا میں کور باطنی اور آخرت کی بدترستی سے۔

۱۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ نَعِيمٍ الصَّخَّافِ، عَنْ دَرْبِجِ الْمُخَارِبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليہ السلام يَقُولُ: إِنِّي لَا أَكْرَهُ لِلرَّجُلِ أَنْ يُعَافَى فِي الدُّنْيَا فَلَا يَصِيبُهُ شَيْءٌ مِنَ الْمَصَائِبِ.

۱۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ علی بن حسین علیہما السلام فرماتے تھے کہ میں کسی کے لئے پسند نہیں کرتا کہ وہ دنیا میں عافیت سے رہے اور مصائب سے کوئی شے اس تک نہ پہنچے۔

۲۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ نَوْحِ بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ الْمُسْتَرِيقِ

رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : دُعِيَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله إِلَى طَعَامٍ فَلَمَّا دَخَلَ مَنْزِلَ الرَّجُلِ نَظَرَ إِلَى دُجَاجَةٍ فَوْقَ حَائِطٍ قَدْ بَاسَتْ فَتَقَعَ الْبَيْضَةَ عَلَى وَتَدْفِي حَائِطٍ فَبَسَتْ عَلَيْهِ وَلَمْ تَسْقُطْ وَلَمْ تَكْثُرْ فَتَعَجَّبَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله مِنْهَا فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ : أَعَجِبْتَ مِنْ هَذِهِ الْبَيْضَةِ ؟ قَوَّالٌ الَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا دُرِئَتْ شَيْئًا قَطُّ ، [قَالَ :] فَتَهَمَّ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْ طَعَامِهِ شَيْئًا وَقَالَ : مَنْ لَمْ يُزْرَأْ فَمَالَهُ فِيهِ مِنْ حَاجَةٍ .

۲۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے حضرت رسول خدا کی ایک شخص نے دعوت کی۔ جب حضرت اس کے گھر پہنچے تو دیکھا کہ ایک مرغی نے دیوار پر اُتار دیا ہے وہ اُتار دیوار کی ایک میز پر تھا تو وہاں سے گرانہ لٹا۔ حضرت کو یہ دیکھ کر تعجب ہوا۔ اس نے کہا کیا آپ کو اس اندھے پر تعجب ہو رہا ہے اس قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو نبی برحق بنایا ہے مجھے آج تک کوئی تکلیف نہیں پہنچی یہ سن کر آپ وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے اور اس کے کھانے میں سے کچھ نہ کھایا۔ اور فرمایا میں پر کوئی مصیبت نہیں آئی اللہ کو اس سے کوئی سروکار نہیں۔ یعنی وہ کوئی مومن نہیں۔

۲۱۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِيانَ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : وَأَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : لِحَاجَةٍ لِلَّهِ فِيمَنْ لَيْسَ لَهُ فِي مَالِهِ وَبَدَنِهِ نَصِيبٌ .

۲۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو کے مال اور بدن میں کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ اللہ کا اس سے کوئی سروکار نہیں۔

۲۲۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عُثْمَانَ النَّوَّاسِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْتَلِي الْمُؤْمِنَ بِكُلِّ بَلِيَّةٍ وَيُمِيتُهُ بِكُلِّ مِيتَةٍ وَلَا يَسْلُبُهُ يَدَهَا أَبَاقِلَهُ ، أَمَا تَرَى أَيُّتُوبَ كَيْفَ سَلَطَ إِبْلِيسَ عَلَى مَالِهِ وَعَلَى وَلَدِهِ وَعَلَى أَهْلِهِ وَعَلَى كُلِّ شَيْءٍ مِنْهُ وَلَمْ يَسْلُطْ عَلَى عَقْلِهِ ، تَرَاهُ لَهُ لِيُوَجِدَ اللَّهَ بَدَنَهُ .

۲۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ مبتلا کرتا ہے ہر مومن کو ہر بلا میں مبتلا کرتا ہے ہر طرح کی مصیبت میں لیکن سلب عقل میں مبتلا نہیں کرتا کیا تم نہیں جانتے کہ ایوب کے مال اور اولاد و اہل اور ہر شے پر ابلیس کو مسلط کیا لیکن عقل پر مسلط نہ کیا اور یہ اس لئے کہ توحید الہی پر قائم رہیں اور لوگوں کو اس کا درس دیتے رہیں۔

۲۳۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَبْسَى ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَقْبَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّهُ لَيَكُونُ لِلْعَبْدِ مَرَّةٌ عِنْدَ اللَّهِ وَمَا يَأْتِيهَا إِلَّا بِأَخْذِي

حَصَلَتَيْنِ إِمَّا يَنْهَابُ مَالَهُ ، أَوْ يَبْلُغُهُ فِي جَسَدِهِ .

۲۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے عند اللہ بندہ کی ایک منزلت ہے جس کو وہ نہیں پاتا مگر دو فعلتوں میں سے ایک سے یا تو مانی نقصان سے یا جسمانی تکلیف سے۔

۲۴۔ عَنْ ابْنِ قُصَّالٍ ، عَنْ مُنَسَّى الْحَسَّاطِ ، عَنْ أَبِي اسَامَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ اللَّهُ : عَزَّ وَجَلَّ : أَوْلَا أَنْ يَجِدَ عَبْدِي الْمُؤْمِنُ فِي قَلْبِهِ لَعْنَتِي رَأْسَ الْكَافِرِ يَحْسِبُ حَدِيدًا ، لَا يَصْدَعُ رَأْسَهُ أَبَدًا .

۲۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے حدیثِ قدس میں فرمایا اگر میرے بندہ مومن کا دل اس سے اندھکیں نہ ہوں تو میں کافر کے سر پر لوہے کا ایسا عذاب باندھتا ہوں کہ اس کے سر میں بھی درد نہ ہوتا (یعنی کافر کی یہ راحت آخرت میں اس کے لئے باعث عذاب ہوتی مگر چونکہ بندہ مومن اس کے اس حال کو دیکھ کر مطمئن ہوتا لہذا میں ایسا نہیں کرتا)۔

۲۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ ؛ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلَمَانَ ، عَنْ أَبِي بصيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ خَامَةِ الزَّرْدِجِ تَكْتَلِبُ الزَّيَّاحُ كَذَا وَكَذَا وَكَذَلِكَ الْمُؤْمِنُ تَكْتَلِفُهُ الْأَوْجَاعُ وَالْأَمْرَاضُ ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الْأَرْدَبَةِ الْمُسْتَهْبِجَةِ الَّتِي لَا تُصْبِحُ أَشْيًى ، حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمَوْتُ فَيَقْبِضُهُ قَبْضًا

۲۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ فرمایا کہ مومن کی مثال ہے پورے کی چمچ جسے ہوا میں کسی اور بھی اڑھکائی ہیں اور اسی طرح مومن کو مضطرب نہ آتا ہے۔ درد اور امراض اور منافق کی مثال لوہے کی چھڑی کی سی ہے کہ کوئی شے اس پر حرکت نہیں دیتی۔ یعنی بدایت اس کو منافقت سے باز نہیں رکھتی تا ایک موت اس کو پوری طرح توڑ کر رکھ دے۔

۲۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ سَدْقَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَوْمَ لَا مَخْلُوقَ كُنَّ لَأَيُّرُ كُنَّ ، مَلْعُونٌ كُلُّ نَاسٍ لَأَيُّرُ كُنَّ ، مَلْعُونٌ كُلُّ نَاسٍ لَأَيُّرُ كُنَّ ، وَأَوْفَى كُلِّ أَوْفَى يَوْمَئِذٍ ، فَقِيلَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا رَكَاتُ الْمَالِ فَقَدْ عَزَّ فَتَاهَا فَمَا رَكَاتُ الْأَجْنَادِ ؟ فَقَالَ لَهُمْ : أَنْ تَصَابَ بِتَأْوِيلِهِ ، فَقَالَ : فَتَمَيَّزَتْ رُجُوهُ الدِّينِ سَعْيُوا ذَلِكَ مِنْهُ ، فَأَمَّا رَأْسُهُمْ قَدْ تَمَيَّزَتْ أَلَمَ أَرْسُهُمْ قَالَ لَهُمْ : أَلَمْ تَدْرُونَ مَا مَعْنِي بِقَوْلِي ؟ قَالُوا : لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ : بَلَى الرَّجُلُ يُحْدِثُ الْحَدِيثَ وَيَتَكَلَّبُ التَّكَلُّبَ وَيَمْرُسُ الْمَرْصَةَ وَيَسْأَلُ الشُّوْكَهَ وَمَا أَشَبَهُ هَذَا حَتَّى ذَكَرَ فِي حَدِيثِهِ

الْجِبَالِجِ النَّبِيِّ

۲۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے ایک روز اپنے اصحاب سے فرمایا۔ ہر وہ مال ملعون ہے جس کی زکوٰۃ نہ دی جائے۔ اگرچہ ہر چالیس دن بعد ایک بار لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ زکوٰۃ مال کو تو ہم سمجھ گئے۔ لیکن زکوٰۃ جسم کیا چیز ہے مگر یا کسی آفت میں مبتلا ہونا۔ یہ سن کر لوگوں کے چہرے متغیر ہو گئے۔ جب آنحضرت نے ان کے رنگ اٹھم ہوئے دیکھے تو فرمایا تم سمجھ کر اس کے کہنے سے میری کیا مراد ہے۔ انھوں نے کہا، نہیں۔ فرمایا اس سے مراد وہ مصیبت ہے جو اسے اچھی طرح چھوڑ دے یا ایسی بلا جو اسے اندھا کر دے یا کوئی نغمہ پریشان کر دے یا کوئی بیماری لاحق ہو جائے یا حوارث روزگار کا کوئی جھمکا جائے یا اسی طرح کوئی اور تکلیف ہو یہاں تک کہ آپ نے آنکھ پھر کھنکھ کا ذکر کیا۔

مقصود یہ ہے کہ ابتلا سے انسان کی ذہنی صلاحیتوں کا امتحان ہوتا ہے۔ صبر کی آزمائش ہوتی
توضیح :- ہے اس کے قلوب میں رقت اور نرمی پیدا ہوتی ہے اس کے مراتب میں اضافہ ہوتا ہے اسی
 لئے اللہ تعالیٰ تھوڑے تھوڑے وقفہ سے اس کا امتحان دیتا رہتا ہے یعنی کم سے کم چالیس دن میں ایک بار۔

۲۷۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ . عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ : عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ بَكِيْرٍ قَالَ :
 سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ أَيْتَنَلِي الْمُؤْمِنُ وَالْجُدَّامُ وَالْبَرَّيْسُ وَ أَشْبَاهُ هَذَا ؟ قَالَ : فَقَالَ : وَ هَلْ تُكِنِّتُ
 الْبَلَاءَ إِلَّا عَلَى الْمُؤْمِنِ .

۲۸۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا گیا کیا مومن جذام و برص میں مبتلا ہوتا ہے؟ فرمایا ابتلا تو ہے ہی
 مومن کے لئے۔

۲۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ رَوَاهُ ، عَنِ الْحَلْبِيِّ ، عَنْ أَبِي
 عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَكْرُمُ عَلَى اللَّهِ حَتَّىٰ لَوْ سَأَلَهُ الْجَنَّةَ بِمَا فِيهَا أُعْطَاهُ ذَلِكَ مِنْ غَيْرِ
 أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ مُلْكِهِ شَيْئًا وَإِنَّ الْكَافِرَ لَيَهُونُ عَلَى اللَّهِ حَتَّىٰ لَوْ سَأَلَهُ الدُّنْيَا بِمَا فِيهَا أُعْطَاهُ ذَلِكَ مِنْ
 غَيْرِ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ مُلْكِهِ شَيْئًا وَإِنَّ اللَّهَ لَيَتَعَاهدُ عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ بِالْبَلَاءِ كَمَا يَتَعَاهدُ الْغَائِبَ أَهْلَهُ بِالْغَرْفِ
 وَإِنَّهُ لَيَحْصِيهِ الدُّنْيَا كَمَا يَحْصِي الطَّيْبُ الْمَرْبِصَ .

۲۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مومن صاحب عورت ہے عند اللہ یہاں تک کہ اگر مومن اس سے جنت و
 دنیا کا سوال کرے تو وہ اس کو دے دے گا بغیر اس کے کہ کوئی چیز اس کے ملک سے کم ہو اور اللہ تعالیٰ نے اپنے بندہ مومن سے
 ابتلا کا عہد اسی طرح لیا ہے۔ جیسے باہر جانے والا اپنے اہل سے مل کے متعلق وعدہ لیتا ہے اور خدا مومن کو دنیا کے جھگڑوں
 سے اسی طرح بچاتا ہے جیسے طبیب مریض کو بد پرہیزی سے۔

۲۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَجْهُوبٍ ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ :
إِنَّ فِي كِتَابِ عَلِيِّ عليه السلام أَنْ أَشَدَّ النَّاسِ بَلَاءَ النَّبِيِّينَ ، ثُمَّ الْوَصِيِّينَ ، ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَلَا مَثَلَ وَاسِعًا
يُتَّبَلَى الْمُؤْمِنُ عَلَى قَدَرِ أَعْمَالِهِ الْحَسَنَةِ ، فَمَنْ صَحَّ دِينُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ أَشَدَّ بِلَاؤُهُ ، وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ
وَجَلَّ لَمْ يَجْعَلِ الدُّنْيَا ثَوَابًا لِلْمُؤْمِنِ وَلَا عِقَابًا لِلْكَافِرِ ، وَمَنْ سَخُفَ دِينُهُ وَضَعُفَ عَمَلُهُ قَلَّ بِلَاؤُهُ ، وَإِنْ
الْبَلَاءُ أَسْرَعَ إِلَى الْمُؤْمِنِ الثَّقِيِّ مِنَ الْمُنَافِقِ إِلَى قَرَارِ الْأَرْضِ .

۲۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کتاب امیر المؤمنین میں لکھا ہے سب سے زیادہ بلائیں انبیاء پر نازل
ہوتی ہیں پھر اوصیاء پر اور پھر مومنین افضل پر، ان کے بعد ان سے کم درجہ والوں پر مومن کا ابتلا بلحاظ اس کے اعمال حسد کے
ہوتا ہے پس جس کا دین صحیح ہے اور عمل اچھا ہے تو اس کی ابتلا سخت ہوتی ہے اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں مومن کے لئے
ثواب نہیں رکھا اور نہ کافروں کے لئے یہاں عذاب ہے جس کا دین صحیح نہیں اور عمل کمزور ہے اس کی ابتلا بھی کم ہے اور ابتلا مومن ہی
کی طرف اس طرح لپکتی ہے جیسے بارش کا پانی تیزی سے زمین کی طرف بہتا ہوا جاتا ہے (چونکہ یہ ابتلا مقام محبت میں ہوتا ہے لہذا مومن
اس سے خوش ہوتا ہے)۔

۳۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَعْتَمِرِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ
يُونُسَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّ هَذَا الَّذِي كُتِبَ بِوَجْهِكَ يَزْعُمُ النَّاسُ أَنَّ اللَّهَ لَمْ
يَنْتَلِ بِهِ عِندَهُ لَهُ فِيهِ حَاجَةٌ ، قَالَ : فَقَالَ لِي : لَقَدْ كَانَ مُؤْمِنٌ آلَ فِرْعَوْنَ مَكْتَبِعَ الْأَصَابِعِ فَكَانَ
يَقُولُ هَكَذَا . وَيَمْدُدُ يَدَيْهِ . وَيَقُولُ : يَا قَوْمِ اسْمِعُوا الْمُؤْمِنِينَ ، ثُمَّ قَالَ لِي : إِذَا كَانَ الثَّلَاثُ الْأَخِيرُ
مِنَ اللَّيْلِ فِي أَوَّلِ فَرَسٍ وَقَمَّ إِلَى صَلَاتِكَ الَّتِي تَصَلِّيُهَا فَإِذَا كُنْتَ فِي السَّجْدَةِ الْأَخِيرَةِ وَنَ الرَّكَعَتَيْنِ
الْأُولَيَيْنِ فَقُلْ وَأَنْتَ سَاجِدٌ : يَا عَلِيُّ يَا عَظِيمُ يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ يَا سَامِعُ الدَّعَوَاتِ يَا مُعْطِي الْخَيْرَاتِ
صَلِّ عَلَى نَبِيِّهِ وَآلِ نَبِيِّهِ وَأَعْطِنِي مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَأَصْرِفْ عَنِّي مِنْ شَرِّ الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَأَذْهَبْ عَنِّي بِهَذَا الْوَجَعِ . وَتَسْمِعُ . فَإِنَّهُ قَدْ غَاظَنِي وَ أَخْرَجَنِي ، وَأَلَحَّ فِي
الدَّعَاءِ . قَالَ : فَمَا وَصَلْتُ إِلَى الْكُوفَةِ حَتَّى أَذْهَبَ اللَّهُ بِوَجْعِي كُلَّهُ .

۳۰۔ یونس بن عمار راوی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میرے چہرے پر جھریر کے داغ ہیں لوگ گمان
کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے اس عید مومن کو جس سے دینی غمیں وابستہ ہو، ایسے امراض میں مبتلا نہیں کرتا۔ فرمایا مومن آل فرعون
حبیب بن ماری کی انگلیاں ہندام میں گر گئی تھیں وہ ایسی ہی باتیں کرتا تھا کہ دونوں ہاتھ اٹھا کر کہتا تھا۔ لوگو! عیسیٰ کے جیسے ہوئے رسولوں

کی پیروی کرو پھر ستر یا یا جب دو تہائی رات گزر جائے تو اس کے ابتدائی حصہ میں وضو کرو اور اس نماز کے لئے کھڑے ہو جاؤ جو پڑھا کرتے ہو جب پہلی دو رکعتوں کے سجدہ آخر میں جاؤ تو سجدہ میں کہو۔ اے علی وعلیم اور من ورحیم ذات ، اے دعاؤں کے بستے والے اور اسے نیکیوں کے عطا کرنے والے رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر، اور مجھے دنیا و آخرت کی بہتری عطا کر تو ہی اس کا اہل ہے اور میری اس تکلیف کو دور کر اور اس تکلیف کا نام لے۔ اور کہو۔ اس نے مجھے پریشان و رنجیدہ کر دیا ہے اور وقت دعا الحاح و زاری کو۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے یہ عمل کیا۔ جب کوئی پہنچا تو میری سب تکلیف دور ہو چکی تھی۔

دوسویں تیسواں باب

فقرار المسلمین

(باب) ۲۳۵

۵ (فَضِلْ قُرَاءَ الْمُسْلِمِينَ) ۵

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي يَنْفُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ قُرَاءَةَ الْمُسْلِمِينَ يَتَغَلَّبُونَ فِي رِيَاضِ الْجَنَّةِ قَبْلَ أَغْنِيَانِهِمْ بِأَرْبَعِينَ خَرِيفًا ثُمَّ قَالَ : مَا ضَرَبَ لَكَ مَثَلٌ ذَلِكَ إِلَّا مَا مَثَلُ ذَلِكَ مَثَلُ سَعْدِ بْنِ مَرْزُوقٍ مَّا عَلَى غَايِرٍ فَمَنْ فِي إِخْدَاعِهِمَا فَلَمْ يَرَفِهَا شَيْئًا ، فَقَالَ : أَشْرَبُوهَا وَتَنْظُرُ فِي [الْأَخْرَى فَإِذَا هِيَ مَوْفُورَةٌ] فَقَالَ : اخْسُوهَا .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جنت کے باغوں میں نقرائے مسلمان امرائے چالیس سال پہلے جنت کے باغوں میں عیش کرتے ہوں گے میں اس کو ایک مثال کے ذریعے سمجھاتا ہوں دو کشتیاں دسواں حصہ ٹیکس وصول کرنے والے کی طرف سے گزریں اس نے دیکھا ایک تو بالکل خالی ہے حکم دیا اسے چھوڑ دو اور دوسری جو بھری ہوئی تھی اسے روک لیا۔ دینی افسانہ کو چونکہ زیادہ حساب دینا ہوگا لہذا جنت میں ان کا داخلہ دیر سے ہوگا۔

۲۔ عَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَعْدَانَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : الْمَصَائِبُ مَتَّحٌ مِنَ اللَّهِ وَالْفَقْرُ مَخْرُودٌ عِنْدَ اللَّهِ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مصائب عظیمہ خدا ہیں اور فقری عذاب اللہ عز و جل کی طرف سے ہے جن کا ایک دن

اجر عظیم ملے گا۔

۳۔ وَعَنْهُ رَقْمَةُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَا عَلِيُّ إِنْ اللَّهُ جَعَلَ الْفَقْرَ أَمَانَةً عِنْدَ خَلْقِهِ ، فَمَنْ سَتَرَهُ أَعْطَاهُ اللَّهُ مِنْ مِثْلِ أَجْرِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ وَمَنْ أَفْتَنَاهُ إِلَى مَنْ يَقْدِرُ عَلَى قَضَائِهِ حَاجَتِهِ فَلَمْ يَفْعَلْ فَقَدْ قَتَلَهُ : أَمَّا إِنَّهُ مَا قَتَلَهُ يَسْتَيْفٍ وَلَا رُمُجٍ وَلَكِنَّهُ قَتَلَهُ بِمَا تَكْنَى مِنْ قَلْبِهِ .

۳۔ فرمایا رسول اللہ نے اے علی! خدا نے فقر کو اپنے بندوں کے پاس امانت رکھا ہے جو اسے چھپاتا رہا اللہ اس کو قائم اللیل و صائم کا اجر عطا فرمائے گا اور جس نے اس پر جو حاجت بر لائے والا ہے اپنی ضرورت ظاہر کر دی اور اس نے پوری نہ کی تو اس نے اس محتاج کو قتل کر دیا مگر تلوار یا نیزہ سے نہیں بلکہ اس چیز سے جس نے اس کے قلب کو توڑ دیا۔

۴۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ دَاوُدَ الْحَدَّادِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَغِيرٍ ، عَنْ جَدِّهِ شُعَيْبٍ ، عَنْ مُصَلِّ بْنِ قَالٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : كَلَّمَا ارْتَدَّ الْعَبْدُ إِيمَانًا ارْتَدَّ ضَبْعًا فِي مَدْبَحَتِهِ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس قدر کسی جسدہ کا ایمان زیادہ ہوتا ہے اسی قدر اس کی روزی و نیکب ہوتی ہے۔

۵۔ وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : تَوَلَّاهُ الْإِطْحَاحُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الشُّوْفِ طَلَبَ الرِّزْقِ لِقَلَمِهِمْ مِنَ الْخَالِ السَّيِّئِ هُمْ فِيهَا إِلَى خَالٍ أَصْبَقَ مِنْهَا .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر طلب رزق میں مومنین خدا سے الحاج و زاری نہ کریں تو وہ ان کو اور زیادہ تنگدستی کی طرف لے جائے گا کہ ان کے مراتب آخرت میں زیادتی ہو۔

۶۔ عَنْهُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، رَقْمَةُ ، قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَا أُعْطِيَ عَبْدٌ مِنْ الدُّنْيَا إِلَّا اِغْتِنَادًا وَمَارُؤِي عَنْهُ إِلَّا اِخْتِبَارًا .

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے نہیں دیا گیا بندے کو مال دنیا سے مگر اسے عیب تک کرنے کے لئے اور نہیں کم کیا گیا مگر اسے عیب سے بچانے کے لئے۔

۷۔ عَنْهُ ، عَنْ نُوحِ بْنِ شُعَيْبٍ وَآبِي إِسْحَاقَ الْخَشَافِ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَيْسَ لِمُضَامٍ شَيْعَتًا فِي دَوْلَةِ الْبَاطِلِ إِلَّا الْفَوْتُ ، شَرُّ فَوْا إِنْ شِئْتُمْ أَوْ غَيْرُ بُولِ النَّارِ قَرُّوا إِلَّا الْفَوْتُ .

۷۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے دولت و حکومت باطل میں ہمارے خالص شیعوں کے لئے صرف توت لایوت ہے چاہے مشرق میں ہوں یا مغرب میں ان کا رزق وہی توت لایوت ہوگا۔

۸۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ بَعْضِ مَشَائِجِهِ، عَنْ إِدْرِيسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَا عَلِيُّ الْحَاجَةُ أَمَانَةٌ لِلَّهِ عِنْدَ خَلْقِهِ مَنْ كَتَمَهَا عَلَى نَفْسِهِ أَعْطَاهُ اللَّهُ ثَوَابَ مَنْ صَلَّى وَمَنْ كَشَفَهَا إِلَى مَنْ يَغْدِرُ أَنْ يَفْرَجَ عَنْهُ وَلَمْ يَفْعَلْ فَقَدْ قَتَلَهُ، أَمَّا إِنَّهُ لَمْ يَقْتُلْهُ بِسَيْفٍ وَلَا سِيفٍ وَلَا سِيفَانٍ وَلَا سَهْمٍ وَلَكِنْ قَتَلَهُ بِمَا نَكَى مِنْ قَلْبِهِ.

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اے علی! حاجت خدا کی امانت ہے اس کی مخلوق کے پاس جس نے اسے چھپایا، خدا اسے نرا دگزاروں کا ثواب عطا کرے گا اور جس نے ایسے شخص پر اپنی حاجت کو ظاہر کر دیا جس سے برائے کی امید ہو اور اس نے وہ حاجت پوری نہ کی ہو تو اس نے گویا اس کو قتل کیا۔ لہذا در سنن و تیسرے نہیں بلکہ اس حرم سے جہنم نے اس کا دل ٹکڑے کر دیا۔

۹۔ وَعَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ، عَنْ سُعْدَانَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَلَّتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى فَقَرَاءِ الْمُؤْمِنِينَ، شِبْهًا بِالْمُعْتَبِرِ إِلَيْهِمْ فَيَقُولُ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي مَا أَفْقَرْتُكُمْ فِي الدُّنْيَا مِنْ هَوَانٍ بِكُمْ عَلَيَّ وَلَتَرَوُنَّ مَا أَصْنَعُ بِكُمْ الْيَوْمَ فَمَنْ رَوَّدَ أَحَدًا مِنْكُمْ فِي دَارِ الدُّنْيَا مَعْرُوفًا فَخَنَدُوا بِئِدْيُو فَادْخُلُوهُ الْجَنَّةَ، قَالَ: فَيَقُولُ رَجُلٌ مِنْهُمْ: يَا رَبِّ إِنْ أَهْلَ الدُّنْيَا تَنَافَسُوا فِي دُنْيَاهُمْ فَتَنَكَّحُوا النِّسَاءَ وَلَبَسُوا الثِّيَابَ اللَّيْسَةَ وَآكَلُوا الطَّعَامَ وَسَكَنُوا الدُّورَ وَرَكِبُوا الْمَشْهُورَ مِنَ الدَّوَابِّ فَأَعْطَيْتَنِي مِثْلَ مَا أُعْطِيتُهُمْ، فَيَقُولُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: لَكَ وَلِكُلِّ عَبْدٍ مِنْكُمْ مِثْلُ مَا أُعْطِيتَ أَهْلَ الدُّنْيَا مِنْذُ كَانَتْ الدُّنْيَا إِلَى أَنْ انْقَضَتْ الدُّنْيَا سَبْعُونَ ضِعْفًا.

۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے تعالیٰ فقر امومنین سے روز قیامت بطور عذر خواہی کے فرمائے گا تم بھاپے عورت و جلال کی میں نے تمہیں دنیا میں اس لئے محتاج نہیں کیا تھا کہ تم میرے نزدیک دلیلِ شہادت تم دیکھو کہ حج میں تمہارے ساتھ کیا کرتا ہوں جس نے تمہیں دار دنیا میں کھانا دیا تھا اس کا ہاتھ پڑا وہ جنت میں داخل کرو ایک شخص ان میں سے کہے گا پالنے والے دنیا والوں نے رغبت کی دنیا کی طرف، لہذا انہوں نے نکاح کیا عورتوں سے اور زم لباس پہنا۔ اچھے کھانے کھائے اچھے گھروں میں رہے ہیں جو تو نے انہیں دیا تھا ہمیں بھی دے۔ خدا فرمائے گا۔ تم میں سے ہر ایک کو میں وہ دنیا ہوں جو اہل دنیا کو دیا تھا جب سے دنیا قائم ہوئی اور ختم ہوئی ستر گنا زیادہ۔

۱۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَقْبَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَهْلِ وَ
إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَادٍ ، جَمِيعًا يَرْفَعَانِهِ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا كَانَ مِنْ وَلَدِ آدَمَ مُؤْمِنٌ إِلَّا قَصِيرًا
وَلَا كَافِرٌ إِلَّا غَنِيًّا حَتَّى جَاءَ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام فَقَالَ : رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا هَ ، فَصَيَّرَ اللَّهُ فِي
هَؤُلَاءِ أَمْوَالًا وَخَاجَةً وَفِي هَؤُلَاءِ أَمْوَالًا وَخَاجَةً .

۱۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اولادِ آدم میں مومن فقیر ہے اور کافر غنی یہاں تک کہ ابراہیم کا زمانہ آگیا۔ انھوں
نے کہا پروردگار ابراہیم کو کافروں کے مقابل آرائش میں نہ ڈال، پس اللہ نے ان کو بھی مالدار بنایا اور حاجت مند اور ان کو بھی
مالدار اور حاجت مند۔

۱۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ذَكْرَى
عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ مُوسِرٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَبِلَ الثَّوبَ ، وَقَبِلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
ثَوْبًا وَجَاءَ رَجُلٌ مُعِيرٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَبِلَ الثَّوبَ ، فَقَبِلَ الْمُوسِرُ ثِيَابَهُ مِنْ تَحْتِ فَجَدِيهِ
فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَحَبُّتَ أَنْ يَمْسَكَ مِنْ فَقْرِهِ شَيْءٌ ؟ قَالَ : لَا ، قَالَ : فَحَبِطَ أَنْ يُصِيبَهُ
مِنْ غِنَاكَ شَيْءٌ ؟ قَالَ : لَا ، قَالَ : فَحَبِطَ أَنْ يُوسِعَ ثِيَابَكَ ؟ قَالَ : لَا ، قَالَ : فَمَا حَمَلَكَ إِلَى مَا سَأَلْتَهُ ؟
فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي قَرِينًا يُزِيئُ لِي كُلَّ قَبِيحٍ وَ يُفْتِخُ لِي كُلَّ حَسَنٍ كَذَّ جَعَلْتُ لَهُ نَصْفَ
مَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لِلْمُعِيرِ أَتَمُّهُ ، قَالَ : لَا ، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ : وَلِمَ ؟ قَالَ : أَخَافُ أَنْ
يَذْخُلَنِي مَا دَخَلَكَ .

۱۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک مالدار تروا اشتام کا لباس پہنے ہوئے رسول اللہ کے پاس آیا اور آپ
کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ پھر ایک غریب میلے کپڑے پہنے آیا اور امیر کی برابری میں بیٹھ گیا۔ امیر نے اپنے دامن سمیٹ لئے رسول اللہ نے فرمایا
کیا تجھے یہ ڈر ہو کہ اس کی فقیری تجھے آئے گی۔ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا کیا تجھے یہ ڈر ہو کہ تیری امیری اسے مل جائے گی۔ کہا نہیں
فرمایا پھر کیا اندیشہ ہو کہ تیرے کپڑے میلے ہو جائیں گے اس نے کہا نہیں۔ فرمایا پھر تو نے ایسا کیوں کیا۔ اس نے کہا شیطان میرا ساتھی
ہے جو مجھ پر اچھی چیز کو برا ظاہر کرتا ہے اور بری کو اچھا۔ اب میں نے اپنے نصف دولت اس کو دی۔ حضرت نے اس فقیر سے فرمایا تجھے
قبول ہے اس نے کہا نہیں۔ اس امیر نے پوچھا کیوں اس نے کہا تاکہ یہ مال مجھے بھی ایسا ہی مفرد و نادر ہے جیسا تجھے بنا دیا ہے۔

۱۲۔ عِلِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عَمْرِو ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ
دَاوُدَ الْيَمَنِيِّ ، عَنْ حَفِصِ بْنِ غِيَاثٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : فِي مُنَاجَاةِ مُوسَى عليه السلام يَا مُوسَى
إِذَا رَأَيْتَ الْفَقْرَ مُقْبِلًا فَقُلْ : مَرَحَبًا بِشِعَارِ الصَّالِحِينَ ، وَإِذَا رَأَيْتَ الْغِنَى مُقْبِلًا فَقُلْ : ذَنْبٌ عَجِلَتْ عَقُوبَتُهُ

۱۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام کہ قدر لے کر دے دے وقت مناجات کہا اسے موسیٰ فیرن تمہاری طرف آئے تو کہو مرحبا یا موسیٰ
سالمین کا درجہ مالدار آئے تو کہو یہ گناہ ہے جو جلد عذاب لانے والا ہے۔

۱۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الثَّوَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ :
قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : طُوبَى لِلْمَسَاكِينِ بِالْمَشِيرِ وَهُمْ الَّذِينَ يَرَوْنَ مَلَكَوَاتِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ .

۱۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا بات ہو ان مساکین کے لئے جو عرصے کا مہینہ اور بھی وہ
وہ ہیں جو ملکوت سموات و ارض کو دیکھتے ہیں۔

۱۵۔ وَبَشَائِرُهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : يَأْمُرُ الْمَسَاكِينُ طَهْرُوا نَفْسًا وَأَسْلُوا اللَّهَ إِلَيْنِ مَا مِنْ
فَلَوْ بِكُمْ بَيْنَكُمْ اللَّهُ عَنْ وَحَلَّ عَلَى فَمَنْ كُمْ ، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَلَا تُجَابُ لَكُمْ .

۱۶۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ اگر مساکین اپنے نفسوں کو پاکی نہ دے اور دل سے مرضی الہی کے خواہ نہ گار نہ لیں تو اللہ تمہارا
کتاب عطا کرنے کا اگر تم نے ایسا کیا تو تم کو جواب نہ ملے گا۔

۱۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَمْرٍاءَ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ جَعْفَرٍ ،
عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنْ كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى سُلَاطِمًا يُسَادِرُ بَيْنَ يَدَيْهِ أَنْ
الْعُلَّاءُ ؟ فَرَفَعُوا عَنْ النَّاسِ كَثِيرٌ ، فَيَقُولُ : عِبَادِي ، فَيَقُولُونَ : لَيْسَكَ ، فَيَقُولُ : إِنْ لَمْ
أَبَا فَيَقُولُ كَمْ لِهَوَانِ بَيْنَكُمْ بَيْنِي وَكَذَلِكَ . إِنَّمَا اخْتَرْتُكُمْ لِمَنْ لَمْ يَنْصَرِفْ عَنْ حُجُومِ النَّاسِ فَمَنْ مَنَعَ
إِلَيْكُمْ مَعْرَةً فَأَلَمَ بِصَفْعَةٍ إِلَّا فِي ذِكْرِهِمْ عَنِّي بِالْجَنَّةِ .

۱۸۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا اور خدا ایک نادان کو حکم دے آواز دے کہ میں
میں تمہارا پس کر بہت سے لوگوں کی گردنیں انھیں کی خدا کے گناہ میرے بند و دو جواب دیں گے۔ اے ہمارے پروردگار! ہم
حاضر ہیں۔ خدا فرمائے گا میں نے تم کو فیر نہیں بنایا تھا کہ میں نہیں دیکھتا تھا بلکہ میں نے تمہارا انتخاب ان کے دن کے لئے
کیا تھا۔ اب بیچاؤ لوگوں کے چہروں کو پس جس نے تم سے نکل کی۔ اس سے بچے کی۔ اب اس کا بدلہ دو اس طرح کہ انھیں جہنم میں جاؤ

۱۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَدَّادِ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ
جَدِّهِ شُعَيْبٍ ، عَنْ مُصْطَلِقٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَوَّلُ الْخَاسِ هَذِهِ الشَّيْخَةُ عَلَى اللَّهِ فِي مَالِ الْبَرِّ رِي
لَعَلَّكُمْ مِنَ الْخَالِ النَّبِيِّ فَمَنْ فَمَنْ إِلَى مَا عَوَّضُوا عَنْهَا .

۱۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر یہ شیعوہ خدا سے رزق طلب کرنے کے بارے میں انواح و زاری نہ کرتے تو البتہ ہم ان کو موجودہ حالت سے ایسی حالت کی طرف بدل دیتے جو اس سے زیادہ تنگ ہوتی۔

۱۷۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ كَثِيرٍ الْخَزَّازِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ لِي : أَمَا تَدْخُلُ السُّوقَ ؟ أَمَا تَرَى الْفَاكِيَةَ تُبَاعُ ، وَالشَّيْءَ وَمِثْلَهُ يَشْتَرَى ؟ فَقُلْتُ : بَلَى ، فَقَالَ : أَمَا إِنَّ لَكَ بِكَفْلِ مَا تَرَاهُ فَلَا تَقْدِرُ عَلَى شِرَائِهِ حَسَنَةً .

۱۸۔ راوی کہتا ہے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا کیا تم بازار نہیں جاتے کیا تم وہاں نہ دیکھو گے کہ طرح طرح کے پھل اور تہائی فروش کے مطابق چیزیں یک دہی ہیں میں نے کہا ایسا ہی ہے فرمایا جو چیزیں تم دیکھو اور خرید نہ سکو تو اس سے محرومی کیسے تکلیف ہوگی۔

۱۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَمَّانٍ ، عَنْ مَعْصُومِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ لَيُعَذِّبُ إِلَى عَبْدِهِ الْمُؤْمِنَ الْمُخْوَجَ فِي الدُّنْيَا كَمَا يَمْتَنِّدُ الْأَخَ إِلَى أَخِيهِ ، فَيَقُولُ : وَعَرَّيْ وَجَلَالِي مَا أَخَوَجُكَ فِي الدُّنْيَا مِنْ هَوَانٍ كَانَ بِكَ عَلَيَّ ، فَارْتَقِ هَذَا السَّجْفَ فَانْظُرْ إِلَى مَا عَوَّضَكَ مِنَ الدُّنْيَا ، قَالَ : فَيَرْتَقِعُ فَيَقُولُ مَا صَرَّ بِي مَا مَنَعَنِي مَعَ مَا عَوَّضْتَنِي .

۱۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندہ سے جو دنیا میں محتاج رہا ہو اس طرح معذرت خواہی کر لے گی جیسے ایک بھائی اپنے بھائی سے معذرت کرتا ہے۔ فرماتا ہے قسم ہے اپنے عورت و جلال کی۔ میں نے تیری عدم قدرت کی وجہ سے تجھے دنیا میں محتاج نہیں بنایا تھا پس اب تو پردہ اٹھا اور دیکھ میں نے دنیا کی محتاجی کے بدلے تجھے کیا عوض دیا ہے پس وہ پردہ اٹھا کر کہے گا جو تجھے وہاں نقصان پہنچا تھا اس سے یہ بدلہ زیادہ ہے۔

۱۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ قَامَ عُنُقُ مِنَ النَّاسِ حَتَّى يَأْتُوا أَبَابَ الْجَنَّةِ فَيَصْرُبُوا بِأَبَابِ الْجَنَّةِ ، فَيَقَالُ لَهُمْ : مَنْ أَنْتُمْ ؟ فَيَقُولُونَ نَحْنُ الْفُقَرَاءُ ، فَيَقَالُ لَهُمْ : أَقْبِلُوا الْجَسَابَ ؟ فَيَقُولُونَ : مَا أَعْطَيْتُمُونَا شَيْئًا تُحَاسِبُونَا عَلَيْهِ ، فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : صَدَقُوا ادْخُلُوا الْجَنَّةَ .

۱۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگوں کی گردنیں اٹھیں گی وہ دروازہ

جنت پر آئیں گے اور اس پر دستک دیں گے ان سے پوچھا جائے گا تم کون ہو۔ وہ کہیں گے ہم فقرا ہیں، ان سے کہا جائے گا حساب لے چلو۔ وہ کہیں ہمیں کچھ دیا ہی نہ گیا تھا کہ حساب دیں خدا کبہ گایہ کچے ہیں انھیں جنت میں داخل کرو۔

۲۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُبَارَكِ بْنِ غَلَامٍ شُعَيْبٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : إِنِّي لَمْ أَغْنِ الْغَنِيَّ لِكِرَامَةِ بِهِ عَلَيَّ وَلَمْ أَفْقِرِ الْفَقِيرَ لِهَوَانِ بِهِ عَلَيَّ وَهُوَ مِمَّا ابْتَلَيْتُ بِهِ الْأَغْنِيَاءَ بِالْفَقَرِ وَلَوْلَا الْفَقْرَاءُ لَمْ يَسْتَوْجِبِ الْأَغْنِيَاءُ الْجَنَّةَ .

۲۰۔ میں نے موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا کہ خدا عزوجل فرماتا ہے میں نے کسی کو غنی اس لئے نہیں بنایا کہ اس کا کوئی اصل مجھ پر تھا اور نہ کسی کو اس لئے فقیر بنایا کہ اسے ذلیل کرنا چاہتا تھا میں نے فقرا کی وجہ سے اغنیاء کی آزمائش کی اگر فقرا نہ ہوتے تو اغنیاء جنت کے مستحق نہ ہوتے۔

۲۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِسْحَاقَ ابْنِ عَمَّارٍ وَالْمُقَصِّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَا : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام مَيَّاسُ شُعَيْبُ أُمْنَاؤُنَا عَلَى مَخَاوِجِهِمْ ، فَاحْفَظُونَا فِيهِمْ يَحْفَظَكُمُ اللَّهُ .

۲۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہمارے والد ارشید ہمارے مال کے امین ہیں اپنے صاحب احتیاج لوگوں کے لئے پس ایسے لوگوں کی اسے والد اور تم حفاظت کرو اللہ تمہاری حفاظت کرے گا۔

۲۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : الْفَقْرُ أَزِينُ لِلْمُؤْمِنِ مِنَ الْعِذَارِ عَلَى خِدِّ الْفَرَسِ

۲۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے فقیر مومن کے لئے اس سے زیادہ زینت دینے والا ہے جتنی ہمارے گھوڑے کے جڑے کی جوتی ہے یعنی جس طرح ہجام گھوڑے کو ادھر ادھر غلط حرکت سے روکتا ہے اسی طرح فقیر مومن کو بری خواہشات سے روکتی ہے۔

۲۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَالِبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسْتَبِ قَالَ : سَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليہ السلام ، عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَلَوْلَا أَنْ

يَكُونُ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً. قَالَ: عَلَىٰ يَدِكَ أُمَّةٌ تُخَيَّرُونَ أَنْ يَكُونُوا عَلَىٰ دِينٍ وَاحِدٍ كَمَا رَأَىٰ كُلُّهُمْ
وَلَجَعَلْنَا لِمَنْ يَكْفُرُ بِالرَّحْمَنِ لِيُؤْتِيَهُمْ سُقْمًا إِنَّ فَسْقَهُ وَلَوْ قَعَلَ اللَّهُ بِكَ بِأُمَّةٍ تُخَيَّرُونَ لَعَزَّزْنَا الْمُؤْمِنِينَ
وَعَزَّزْنَا ذَلِكَ وَلَمْ يَنْصُرُوا كُفْرَهُمْ وَلَمْ يُؤَارِثُوهُمْ .

۲۳۔ راری کہتا ہے میں نے علی بن الحسین علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا۔ اگر ایسا نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک ہی سے
ہو جائیں گے (زخرف)، فرمایا اس سے مراد ہے امت محمدی۔ جو رسول کے بعد ایک دین پر ہوتے ہوئے اہم حق کا انکار کرنے سے
سب کافر ہو گئے، اگر خدا چاہتا تو اپنے منکروں اور کافروں کے گھروں کو تمام جنت کے لئے، چاندی کا بنا دیتا۔ لیکن امت محمدی کے
لئے اگر ایسا کرتا تو ایمان والے رنجیدہ ہوتے اور ان کو یہ گمان ہوتا کہ یہ کافروں سے رضامندی کی علامت ہے اور یہ کہ کافر
دولت مندی کے غرو میں نہ مومنوں کو لاک دیتے نہ اپنے اور نہ میراث ان میں قائم رہتی۔

دوسو چھتیسواں باب تم

۲۳۶ (باب)

۱۔ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَلْمَانَ، عَنْ أَبِي بَانٍ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: حَدَّثَنِي
بَكْرُ الْأَرْقَطُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنِ أَبِي شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَيْهِ وَاجِدٌ فَقَالَ:
أَصْلَحَكَ اللَّهُ إِنِّي رَجُلٌ مُنْقَطِعٌ إِلَيْكُمْ بِمَوَدَّتِي وَقَدْ أَصَابَنِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ وَقَدْ تَقَرَّبْتُ بِذَلِكَ إِلَى
أَهْلِ بَيْتِي وَقَوْمِي فَلَمْ يَزِدْنِي بِذَلِكَ مِنْهُمْ إِلَّا بُعْدًا. قَالَ: فَمَا آتَاكَ اللَّهُ خَيْرٌ مِمَّا أُخْبِرْتُكَ قَالَ: جُعِلْتُ
فِدَاكَ ادْعُ اللَّهَ لِي أَنْ يُغْنِيَنِي عَنْ خَلْقِهِ، قَالَ: إِنَّ اللَّهَ قَسَمَ رِزْقَ مَنْ شَاءَ عَلَى يَدَيَّ مَنْ شَاءَ وَلَكِنْ
سَلَّ اللَّهُ أَنْ يُغْنِيَكَ عَنِ الْحَاجَةِ الَّتِي تَنْظُرُ لَكَ إِلَى لَيْثَامِ خَلْقِهِ.

۱۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا اللہ آپ کی حفاظت کرے۔ میں وہ شخص ہوں جس نے اپنی
محبت کو ہر طرف سے قطع کر کے آپ کی طرف توجہ کی ہے مجھے ایک بار سخت ضرورت پیش آئی۔ میں نے اپنے خاندان اور قوم کے سامنے
پیش کر کے ہر درجہ ہی گروہ لوگ مجھ سے دور ہی رہے۔ فرمایا جو کچھ خدا نے تجھے دیا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو تجھ سے باگیا
میں نے کہا میں آپ پر نرا ہوں میرے لئے خدا سے دعا فرمائیے کہ مجھے اپنی مخلوق سے بے نیاز کر دے فرمایا خدا نے رزق کو تقسیم
کیا ہے اس طرح کہ جس کے ہاتھ سے جس کو چاہا ہے دیا ہے بلکہ یہ دعا کر کہ خدا وقت ضرورت کمینوں سے بالائے ڈالے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْلَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ ذَكْرَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الْفَقْرُ الْمَوْتُ الْأَحْمَرُ ، فَقُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : الْفَقْرُ مِنَ الذَّنْبِ وَالْإِسْلَامُ مِنَ الْفَقْرِ ؟ فَقَالَ : لَا وَلَكِنْ مِنَ النَّاسِ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فقیر سخت موت ہے۔ میں نے کہا کیا اس سے آپ کی مراد دنیا و دہم کا نہ ہوتا ہے۔ فرمایا نہیں بلکہ وہ محتاجی ہے دین حق سے۔

دوسو سینتیسواں باب

قلبِ انسانی کے دوکان ہیں جن میں پھونکتا ہے فرشتہ اور شیطان

(ذاتی) ۲۳۷

«(أَنَّ لِلْقَلْبِ أُذُنَيْنِ يَنْفُثُ فِيهِمَا الْمَلَكُ وَالشَّيْطَانُ)»

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا مِنْ قَلْبٍ إِلَّا لَهُ أُذُنَانِ ، عَلَى إِحْدَاهُمَا مَلَكٌ مُرْسِدٌ وَعَلَى الْأُخْرَى شَيْطَانٌ مُقْتَنٍ ، هَذَا يَأْمُرُهُ وَهَذَا يَرْجُرُهُ ، الشَّيْطَانُ يَأْمُرُهُ بِالْمَعَاصِي وَالْمَلَكُ يَرْجُرُهُ عَنْهَا ، وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَعَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ مَا يَلْفُظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہر دل کے دوکان ہوتے ہیں ایک میں ہدایت کرنے والے فرشتہ بات کہتا ہے اور دوسرے میں تمہ پر دوز شیطان یہ حکم دیتا ہے اور وہ منح کرتا ہے۔ شیطان گناہوں کا حکم دیتا ہے اور فرشتہ اس کو روکتا ہے اور فرمایا ہے سورۃ قے میں داہنی طرف اور بائیں طرف ایک شیطان بیٹھا ہے جو کچھ وہ کہتا ہے ایک سخت نگہبان (خدا) اس کے پاس ہوتا ہے۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعْدَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ لِلْقَلْبِ أُذُنَيْنِ فَإِذَا هَمَّ الْعَبْدُ بِذَنْبٍ قَالَ لَهُ رُوحُ الْإِيمَانِ : لَا تَعْمَلْ ، وَقَالَ لَهُ الشَّيْطَانُ : أَفْعَلْ ، وَإِذَا كَانَ عَلَى بَطْنِهَا نَزَعَ مِنْهُ رُوحُ الْإِيمَانِ .

۲۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ دل کے دوکان ہوتے ہیں جب بندہ گناہ کا ارادہ کرتا ہے تو روحِ ایمان

ہستی ہے مت کہ اور شیطان کہتا ہے اور جب معاملہ زنا ہوتا ہے تو روح ایمان اس سے الگ ہو جاتی ہے۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِيانِ بْنِ تَغْلِبَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَأْمَنُ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَلِقَلْبِهِ أَدْنَانٌ فِي جَوْفِهِ : أَدْنٌ يَنْقُتُ فِيهَا الْوَسْوَاسُ الْخَسَّاسُ ، وَآدْنٌ يَنْقُتُ فِيهَا الْمَلِكُ ، فَيُؤَيِّدُ اللَّهُ الْمُؤْمِنَ بِالْمَلِكِ ، فَذَلِكَ قَوْلُهُ : «وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِنْهُ»

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ہر مومن کے دل کے اندر دو کان ہوتے ہیں ایک میں شیطان اپنے وسوسے کی پھونک مارتا ہے اور دوسرے میں فرشتہ، خدا بندہ مومن کی مدد فرشتہ سے کرتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے اور مدد کی ان کی اپنی روح سے۔

دوسواڑیسواں باب وہ روح جس سے مومن کی تائید کی جاتی ہے

(بَابُ) ۲۳۸

﴿الرُّوحُ الَّذِي أُيِّدَ بِهِ الْمُؤْمِنُ﴾

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَحُمَدُ بْنُ يَحْيَى ، جَمِيعاً ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَزْوَانَ ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لِي : إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَيْدَى الْمُؤْمِنِ بِرُوحٍ مِنْهُ تَخْضَرُ فِي كُلِّ وَقْتٍ يُحْسِنُ فِيهِ وَيَنْتَقِي ، وَتَقْبُحُ عَنْهُ فِي كُلِّ وَقْتٍ يُذْنِبُ فِيهِ وَيَعْتَدِي ، فَهِيَ مَعَهُ تَهْتَرُ سُرُورًا عِنْدَ إِحْسَانِهِ وَتَسْبُخُ فِي النَّارِ عِنْدَ إِسَاءَتِهِ ، فَتَعَاهَدُوا عِبَادَ اللَّهِ نِعْمَهُ بِإِصْلَاحِكُمْ أَنْفُسَكُمْ تَزِدُّوهُ يَقِينًا وَتَزِيدُونَهُ نَفْسًا نَفْسًا ، رَحِمَ اللَّهُ أَمْرَهُمْ بِخَيْرٍ فَعَمِلَهُ أَوْهَمَ بِشَرٍّ فَارْتَدَّ عَنْهُ ، ثُمَّ قَالَ : نَحْنُ نُؤَيِّدُ الرُّوحَ بِالطَّاعَةِ لِلَّهِ وَالْعَمَلِ لَهُ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں آیا۔ حضرت نے فرمایا اللہ تعالیٰ مدد کرتا ہے اپنی ایک روح

سے جو مومن کے پاس اس وقت آتی ہے جبکہ وہ نیکی کرتا اور پرہیزگاری اختیار کرتا ہے اور اگر گناہ کرتا ہے یا حد سے تنہا و ترکتا ہے تو غائب ہو جاتی ہے احسان کرنے وقت وہ اس کے پاس خوشی سے جھومتی ہے اور گناہ کے وقت زمین کی تہ میں چلی جاتی ہے پس مائے اللہ کے بندہ اپنے نفسوں کی اصلاح کے لئے آمادہ رہو تاکہ تمہارا یقین زیادہ ہو اور تم نفع حاصل کرو اس جنت کا جو نفیس اور قیمتی ہے خدا رحم کرے اس بندہ پر جو نیکی کا ارادہ کرے اور اس سے باز رہے پھر فرمایا ہم اہلیت تائید حاصل کرتے ہیں روح سے اللہ کی اطاعت کا قصد کر کے اور اس پر عمل کر کے ۔

دوسواں تالیسواں باب

ذنوب

(بَابُ الذُّنُوبِ) ۲۳۹

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِبْسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَبِي عليه السلام يَقُولُ : مَا مِنْ شَيْءٍ أَفْسَدَ لِلْقَلْبِ مِنْ خُطْبَةٍ ، إِلَّا الْقَلْبَ لَيُؤَافِقُ الْخُطْبَةَ فَمَا تَزَالُ يَدْخُلُ حَتَّى تَغْلِبَ عَلَيْهِ فَيَصِيرَ أَغْلَاهُ أَشْفَلَهُ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے میرے پدر بزرگوار نے فرمایا: گناہ سے زیادہ کوئی چیز قلبِ انسانی کو فاسد نہیں کرتی جب کوئی دل گناہ کرتا ہے اور باز نہیں آتا تو وہ گناہ اس پر غالب آجاتا ہے اور اسے پلٹ کر رکھ دیتا ہے دھروہ گناہ کبیرہ کرنے لگتا ہے)

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِبْسَى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ زَكْرَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فَمَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ» فَقَالَ : مَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى فِعْلِ مَا يَعْلَمُونَ أَنَّهُ يُصِيرُهُمْ إِلَى النَّارِ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق (سورۃ بقرہ) (انہوں نے حق کو چھڑ کر، کتنا صبر دکھایا دوزخ میں جانے کے لئے) لوگوں نے اس کا مطلب پوچھا تو فرمایا کس قدر صبر کیا اس فعل پر جس کے متعلق وہ نہیں جانتے کہ یہ ان کو دوزخ کی طرف لے جائیگا۔

۳۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : أَمَّا

إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ عِزِّي يُضْرَبُ وَلَا تَكْبَةُ وَلَا صُدَاجٌ وَلَا مَرَضٌ إِلَّا يَذْنِبُ : وَ ذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي كِتَابِهِ : وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ : وَمَا يَعْفُو اللَّهُ أَكْثَرُ مِنْهَا يُؤَاخِذُكُمْ .

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب کوئی رگ بدن پھرتی ہے یا سختی پیش آتی ہے یا درد سر ہوتا ہے یا بیماری لاحق ہوتی ہے تو وہ کسی گناہ کا کفارہ ہوتا ہے خدا فرماتا ہے جو مصیبت تم پر نازل ہوتی ہے وہ تمہارے ہی کرتوتوں سے آتی ہے اور اللہ تمہارے زیادہ گناہ معاف کر دیتا ہے پھر حضرت نے فرمایا جتنے گناہ خدا معاف کرتا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہوتے ہیں جن کے متعلق وہ مواخذہ کرتا ہے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ حَرْبٍ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ يَسَّارٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَا مِنْ نَكْبَةٍ تُصِيبُ الْعَبْدَ إِلَّا يَذْنِبُ وَمَا يَعْفُو اللَّهُ عَنْهُ أَكْثَرُ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے بندہ پر جو مصیبت بھی آتی ہے اس کے گناہ کے باعث آتی ہے اور اللہ تعالیٰ بہت سے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

۵۔ عَلِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ : لَا تُبْدِيَنَّ عَنْ وَاضِحَةٍ ، وَقَدْ عَمِلْتَ الْأَعْمَالَ الْفَاضِحَةَ ، وَلَا يَأْمَنُ الْبَيَّاتُ مَنْ عَمِلَ الشَّيْثَاتِ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے اگلے دانت ظاہر نہ کرنے چاہئیں اس شخص کو جو برے اعمال کرتا ہے اور برے اعمال کے مواخذہ سے کوئی بے خوف نہیں رہ سکتا۔

۶۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدٍ ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ سَطَوَاتِ اللَّهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : وَمَا سَطَوَاتُ اللَّهِ ؟ قَالَ : الْأَخْذُ عَلَى الْمَعَاصِي .

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ سے پناہ مانگو اس کی سخت گیری سے رات اور دن۔ راوی نے پوچھا سخت گیری سے کیا مراد ہے فرمایا اللہ کی معاصی پر گرفت۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْجَعْفَرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

رکھ اس نے مجھ سے ناراض کیا اور محمدی کا مستحق ہوا۔

۱۵۔ ابْنُ مَجْنُوبٍ : عَنْ مَالِكِ بْنِ عَدِيَّةٍ ، عَنْ أَبِي حَفْصَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّهُ مَا مِنْ سَنَةٍ أَقَلَّ مَطَرًا مِنْ سَنَةٍ ، وَلَكِنَّ اللَّهَ يَمْنَعُهُ حَيْثُ يَشَاءُ ، إِنَّ اللَّهَ تَرَى وَجْهًا إِذَا عَمِلَ قَوْمٌ بِالْمَعَاصِي صَرَفَ عَنْهُمْ مَا كَانَ قَدْ رَزَلَهُمْ مِنَ الْمَطَرِ فِي تِلْكَ السَّنَةِ إِلَى غَيْرِهِمْ وَإِلَى الْفَاقِي وَالْمَحَارِ وَالْخِيَالِ وَإِنَّ اللَّهَ أَيْدِي الْجُعَلِ فِي جُحْرِهَا يَعْتَبِرُ الْمَطَرُ مِنَ الْأَرْضِ الَّتِي هِيَ بِمَحَلِّهَا بِحُطَايَا لَعْنٍ وَخَضَرِيهَا وَقَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهَا السَّبِيلَ فِي مَسَلِّكَ يَسُوئِ مَحَلَّةِ أَهْلِ الْمَعَاصِي .
قَالَ : ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام فَأَعْتَبُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ .

۱۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ کوئی سال بلحاظ بارش دوسرے سال سے کم نہیں ہوتا۔ لیکن خدا جہاں چاہتا ہے برساتا ہے جب کوئی قوم گناہوں میں مبتلا ہوتی ہے تو خدا اس سے اس بارش کو پٹا بٹکتا ہے جو اس سال اس کے لئے مقدر ہوتی ہے اور اس بارش کو دوسری طرف بھیج دیتا ہے بشرطیکہ وہ اہل معاصی نہ ہوں ورنہ وہ اسے جنگلوں دریاؤں اور پہاڑوں کی طرف منتقل کر دیتا ہے اور خدا جہاں کیلئے کہ عذاب دیتا ہے بارش روک کر اس سرزمین سے جہاں اس کا سوراخ ہوتا ہے اس تصور پر کہ وہ اپنا سایہ رخ وہاں سے کیوں نہیں پٹاتا، جہاں اہل معاصی رہتے ہیں خدا نے اس کے لئے وہ راہ کشاں کر دی ہے جو اہل معاصی کی راہ سے جدا ہے۔ حضرت نے فرمایا اسے بایعیرت لوگو اس واقعہ سے عبرت حاصل کرو۔
مطلب یہ ہے کہ خدا جب اہل معاصی کے قریب کیڑوں تک کارہنہا پند نہیں کرتا تو نیک انسانوں کا توضیح یہ کہ ان تک پسند کرے گا ان کو چلیے کہ نور ان کی ہمانیکی سے علیمہ ہو جائیں تاکہ خشک سالی کے عذاب میں مبتلا نہ ہوں۔

۱۶۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الرُّجُلَ يُذْنِبُ الذَّنْبَ فَيَحْرُمُ صَلَاةَ اللَّيْلِ وَإِنَّ الْعَمَلَ الشَّيْئِيَّ أَسْرَعُ فِي صَاحِبِهِ مِنَ التَّيَكُّنِ فِي اللَّحْمِ .

۱۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو شخص گناہ کرتا ہے تو وہ توفیق الہی سلب ہونے کی بنا پر نماز شب سے محروم ہو جاتا ہے اور عمل بد انسان کے دل میں اس سے زیادہ تیز اثر کرتا ہے جتنا ایک چاقو آسانی سے گوشت کے اندر داخل ہو جاتا ہے۔

۱۷۔ عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ هَمَّ بِشَيْءٍ فَلَا يَقَعُّهَا

قَالَ رَبُّمَا عَمِلَ الْعَبْدُ سَيِّئَةً فَيَرَاهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَيَقُولُ : وَبِعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أَغْفِرُكَ بَعْدَ ذَلِكَ أَبَدًا .

۱۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو شخص گناہ کرنے کا ارادہ کرے اسے چاہیے کہ عمل میں نہ لائے بسا اوقات بندہ کسی عمل بد کو خفیف سمجھ کر بحال آتا ہے۔ خدا اسے دیکھ کر فرماتا ہے اپنے عزت و جلال کی قسم کھا کر کہتا اس کے بعد تجھ پرگز نہ بخشوں گا۔

۱۸۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ النَّهْدِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : حَقَّقْ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يَمُضِيَ فِي ذَاكِ إِلَّا أَصْحَابُهَا لِلشَّمْسِ حَتَّى تُطَهَّرَ هَا .

۱۸۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا جس گھر میں گناہ ہو تو خدا اس کو پیش کرتا ہے سورج پر تاکہ وہ پاک کرے اس کو باطنی پلہات سے یعنی اسے دیر تک کرے اور اس کو گزینہ جانوروں سے بھر دے۔

۱۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ مَهْدِي بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ شَمُّونَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَبْدٍ الرَّحْمَنِ الْأَصَمِّ ، عَنْ يَسْمَعَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ أَلْبَسْتُ لِيَجُتَسَّ عَلَى ذَنْبٍ مِنْ دُثُوبٍ مِائَةً عَامٍ وَإِنَّهُ لَيَنْظُرُنِي إِلَى أَرْوَاحِهِ فِي الْجَنَّةِ يَتَمَتَّعُونَ

۱۹۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ ایک بندہ نملہ دیگر گناہوں کے صرف ایک گناہ کی بدولت دخول جنت سے سو برس تک روک دیا جائے گا وہ اپنی ارواح کی طرف جو نعمات جنت سے بہرہ یاب ہوں گی بہرمت کتنا ہے گا۔

۲۰۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ عَمْسَى بْنِ أَبِي نُوبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَّارٍ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : [قَالَ] مَا مِنْ عَبْدٍ إِلَّا فِي قَلْبِهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ ، فَإِذَا أَذْنَبَ ذَنْبًا حَرَّجَ فِي النُّكْتَةِ نَكْتَةٌ سَوْدَاءُ ، فَإِنْ ثَابَ ذَهَبَ ذَلِكَ السَّوَادُ وَإِنْ تَمَادَى فِي الذَّنْبِ زَادَ ذَلِكَ السَّوَادُ حَتَّى يُغْطِيَ الْبَيَاضَ فَإِذَا غَطِيَ الْبَيَاضَ لَمْ يَرْجِعْ صَاحِبُهُ إِلَى خَيْرٍ أَبَدًا وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : كَلَّا بَلْ زَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ،

۲۰۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ ہر مومن کے دل میں ایک سفید نقطہ ہوتا ہے جب وہ گناہ کرتا ہے تو اس میں ایک سیاہ نقطہ پیدا ہوتا ہے اگر توبہ کر لیتا ہے تو یہ سیاہی بظن ہر جاتی ہے اور اگر گناہ پر باقی رہتا ہے تو یہ سیاہی

بڑھتی رہتی ہے یہاں کہ اس نقطہ سفید کو دھاپ لیتی ہے اور جب یہ صورت ہوتی ہے تو وہ شخص نیکی کی طرف رجوع ہی نہیں کرتا جیسا کہ خدا فرماتا ہے بلکہ جو کچھ انھوں نے کیا ہے اس کی وجہ سے ان کے دل چرک آلود ہو گئے ہیں۔

۲۱۔ عَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَتْبَاطٍ، عَنْ أَبِي الْحُسَيْنِ الرِّضَا علیہ السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ علیہ السلام: لَا تَبْدِيَنَّ عَنْ وَاسِعَةٍ وَقَدْ عَمِلْتَ الْأَعْمَالَ الْفَاضِلَةَ، وَلَا تَأْمُرَنَّ النَّبَاتَ وَقَدْ عَمِلْتَ الشَّيْثَانِ.

۲۱۔ حضرت امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا۔ سنیسے میں اپنے رشتہ ظاہر کر دو جبکہ تم بڑے عمل کر چکے ہو اور آرام سے مت رہو اگر تم گناہ کر چکے ہو۔

۲۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ وَأَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَّارٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام قَالَ: سَمِعْتُ يَقُولُ: كَانَ أَبِي علیہ السلام يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ قَضَىٰ قَضَاءً حَسَنًا الْأَيُّمُ عَلَى الْعَبْدِ بِمَعْمَةٍ فَيَسْتَلْبِثُ إِثْمًا حَسَنًا يُغْنِيكَ الْعَبْدُ دَنِيًّا يَسْتَحِقُّ بِذَلِكَ الثَّمَنَةَ.

۲۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کہ میرے والد بزرگوار فرمایا کرتے تھے کہ غلام نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ خدا اپنے عبد کو جو نعمت دیتا ہے وہ سلب کر لے کے لئے نہیں ہاں جب بندہ سے کوئی گناہ سرزد ہوتا ہے تو اس کے عذاب کا وہ مستحق ہوتا ہے۔

۲۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ سَدِيرٍ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَقَالُوا رَبَّنَا بَاعِدْ بَيْنَ أَسْفَارِنَا وَظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ» الْآيَةَ، فَقَالَ: هَؤُلَاءِ قَوْمٌ كَانَتْ لَهُمْ قُرْبَى مُتَّصِلَةٌ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ وَأَنْهَارٌ جَارِيَةٌ وَأَمْوَالٌ ظَاهِرَةٌ فَكَفَرُوا بِنِعْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَغَيَّرُوا مَا بَاءَ أَنْفُسِهِمْ مِنْ غَافِقَةِ اللَّهِ فَغَيَّرَ اللَّهُ مَا بِهِمْ مِنْ نِعْمَةٍ وَإِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُوا مَا بَاءَ أَنْفُسِهِمْ، فَأَرْسَلَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ فَقَرَّقَ قُرَاهُمْ وَخَرَّبَ دِيَارَهُمْ وَأَذْهَبَ أَمْوَالَهُمْ، وَأَبْدَلَهُمْ مَكَانَ جَنَانِهِمْ حَتَّى نَدَّاتِي أَوْ كَلَّ خَمِطٌ وَأُتِلَ دَشِيٌّ مِنْ يَدِ قَلِيلٍ، ثُمَّ قَالَ: ذَلِكَ جَزَاءُهُمْ بِمَا كَفَرُوا وَهَلْ نَجَازِي إِلَّا الْكَافِرَ.

۲۳۔ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا (سورہ سبا والوں نے

گھسا ہمارے رب ہمارے قریب کے درمیان دوری ڈال دینے اور انھوں نے ایک دوسرے پر ظلم کیا۔ خدا نے فرمایا: یہ قوم ہے جن کے گاؤں ملے جلتے تھے وہ ایک دوسرے کو دیکھتے تھے اور ان کی بستیوں میں نہریں جاری تھیں اور مال و شغل و چوپائے و دیوگی خوب تھا انھوں نے خدا کی نعمتوں کا انکار کیا۔ اور خدا نے ان کی نعمتوں میں تغیر پیدا کر دیا اور خدا کسی قوم کی حالت میں وقت تک نہیں بدلتا۔ جب تک وہ خود اپنی حالت کو نہ بدلسے۔ خدا نے ان پر عذاب کے لئے سبیل عریض کو کھلیا جس نے ان کے گاؤں متفرق کر دیئے۔ اور ان کے گھروں کو تباہ و برباد کر دیا۔ اور ان کے باغوں کو کھم کر دیئے اور ان کے باغوں کو تنقیر اور بھاؤ کے درختوں میں بدل دیا۔ اور کچھ بھری کے درخت بھی اگا دیئے۔ جب بالک باغ میں آ گیا اور اپنے باغ کا یہ حال دیکھا تو کہنے لگا: یہ ہمارے کفر کی سزا ہے اور یہ سزا تو کفرانِ نعمت ہی کی ہو سکتی ہے۔

٢٤ - عَنْهُ، بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ مَعَاذَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ أَوْ قَالَ
يَسْرُولُ: مَا نَعَمَ اللَّهُ عَلَى عَبْدِ نِعْمَةٍ فَسَلِّهَا إِلَيْهِ حَتَّى يَذُوبَ زَيْبًا يَسْتَعِينُ بِذَلِكَ الْكَلْبَ.

۲۴۔ راوی کہتے ہیں میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ تمنا نہ کریں کسی کو نعمت دے دے یہ بات اس وقت تک کہ
مطلب نہیں کرتا جب تک اس نے کوئی ایسا کام نہ کیا جو اس پر سلب کا مستحق ہو۔

٢٥ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَعِبَةً عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ
عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ وَاقِيَةَ الْجَزَرِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَمُتُ بَيْنَهُمَا مِنْ أَتَى إِلَى
إِلَى قَوْمِهِ وَأَوْحَى إِلَيْهِ أَنْ قُلْ لِقَوْمِكَ : إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ قَرْيَةٍ وَلَا إِنْ هِيَ إِلَّا نَاسٌ كَانُوا أَعْيُنَ طَائِفَةٍ فَأَصَابَهُمْ
فِيهَا سَرَأٌ فَفَتَحُوا لَوَاعِشًا رَجَبٍ ، إِلَى مَا أَكْرَهُ الْأَحْوَالُ لَهُمْ عَمَّا يُحِبُّونَ إِلَى مَا يَكْرَهُونَ ، وَلَيْسَ
مِنْ أَهْلِ قَرْيَةٍ وَلَا أَهْلِ بَيْتٍ كَانُوا عَلَى مَعْصِيَتِي فَأَصَابَهُمْ مِنْهَا صَرَأٌ فَفَتَحُوا لَوَاعِشًا أَكْرَهُ إِلَى مَا يُحِبُّ
الْأَحْوَالُ لَهُمْ عَمَّا يَكْرَهُونَ إِلَى مَا يُحِبُّونَ ، وَقُلْ لَهُمْ : إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي وَلَا تَقْتُلُوا مِنْ
رَحْمَتِي فَإِنَّهُ لَا يُعَاظَمُ عِنْدِي ذَنْبٌ أَكْبَرُ وَقُلْ لَهُمْ : لَا تَنْفَرُوا مِنْهُمَا وَابْتَغُوا لِي سَطَوَاتٍ عِنْدَ غَضَبِي ، لَا يَفُوتُ لَهَا شَيْءٌ مِنْ حُلْمِي .

۵۲ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء میں سے ایک نبی کو بھیجا اس قوم کی طرف اور وہی نبی کہ اپنی قوم سے کہہ دو کوئی بستی اور کوئی مجمع آدمیوں کا ایسا نہیں کہ جو کو میری اطاعت کی بنا پر خوشحال نصیب ہوئی ہو اور اس کے بعد وہ اس چیز سے جو مجھے محبوب ہے پلٹ کر اس چیز کی طرف آگئے یہوں جو مجھے پسند نہیں تو میرے لئے کہی

ان کی وہ حالت جو انھیں پسند تھی اس حالت سے بدل دی جسے وہ پسند نہیں کرتے تھے اور کوئی ہستی اور خاندان ایسا نہیں ہے جسے میری معصیت میں نقصان نہ پہنچا ہو۔ لیکن جب وہ اس عمل سے ہٹ کر اس عمل کی طرف آگئے جو مجھے محبوب ہے تو میں نے بھی ان کی بری حالت، اچھی حالت سے بدل دی اور اس نئی سے کہا۔ تم ان سے کہہ دو کہ میرا رحم میرے غصہ پر سبقت کرتا ہے۔ میری رحمت سے مایوس نہ ہو کی گناہ کا بخش دینا میرے لئے کوئی بڑی بات نہیں اور میرے غصے کے سزاوار بن کر مجھے اذیتیں نہ بناؤ اور میرے اولیاء کی توہین نہ کرو میرا غصہ ایسا ہے کہ میری مخلوق اس کے مقابلہ کی تاب نہیں لاسکتی۔

۲۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْهَاشِمِيُّ . عَنْ جَدِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْجَعْفَرِيِّ ، عَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى نَبِيِّهِ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ : إِذَا اطْمَئِنَّتْ رَحْمَتِي وَإِذَا رَضِيتُ بَارَكْتُ وَلَيْسَ لِي كُنْهٌ بِنَايَةِ وَإِذَا غَضِبْتُ غَضِبْتُ وَإِذَا غَضِبْتُ لَعَنْتُ وَلَعْنَتِي تَبْلُغُ السَّابِعَ مِنَ الْوَدَى .

۲۶۔ فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے کہ خدا نے اپنے پیغمبروں میں سے کسی ایک نبی کو وحی کی کہ جب میری اطاعت کی جاتی ہے تو میں راضی ہوتا ہوں اور جب میں راضی ہوتا ہوں برکت نازل کرتا ہوں اور میرے برکت نازل کرنے کی کوئی انتہا نہیں اور جب مجھے غصہ آتا ہے تو میں اپنے بندہ پر لعنت کرتا ہوں اور میرا لعن کرنا اس کو چھ گناؤں کے سوا کسی طبقہ میں پہنچاتا ہے۔

۲۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى : عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ [أَنَّهُ] قَالَ : إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَكْتُمُ رِيَّةَ الْخَوَفِ مِنَ السُّلْطَانِ وَمَا ذَلِكَ إِلَّا بِالذَّنْبِ فَتَوَقَّوْهَا مَا اسْتَطَعْتُمْ وَلَا تَمَادَوْا فِيهَا .

۲۷۔ فرمایا صادق آل محمد نے تم میں سے کسی کو بادشاہ کا خوف زیادہ چڑھنے پر سبب گناہ کے پس جہاں تک ممکن ہو اپنے لوگناہوں سے بچاؤ اور اگر صاد ہو تو اس کو بار بار ذکر کرو۔

۲۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، رَقَعَهُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا وَجَعَ أَوْجَعُ لِلْقُلُوبِ مِنَ الذَّنْبِ ، وَلَا خَوْفٌ أَشَدَّ مِنَ الْمَوْتِ ، وَكَفَى بِمَسْأَلَتِكَ تَقَكُّرًا ؛ وَكَفَى بِالْمَوْتِ وَاعْظَا

۲۸۔ امیرالمؤمنین علیہ السلام نے فرمایا۔ دلوں کے لئے کوئی دردگناہ سے زیادہ نہیں اور کوئی خوف موت سے بڑھ کر نہیں جو گناہ ہو چکا اس کے مترادف ہی شکر کافی ہے اور موت سے زیادہ نصیحت کرنے والی کوئی چیز نہیں۔

۲۹۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ الْهَاشِمِيِّ ، عَنِ الْقَبَّاسِ بْنِ هِلَالٍ الشَّامِيِّ

مَوْلَى لِأَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُ الرِّضَا يَقُولُ : كُلَّمَا أَخَذْتُ الْعِبَادَ مِنَ اللَّهِ نُوبًا مَا لَمْ يَكُونُوا يَمْلِكُونَ ، أَخَذْتُ اللَّهُ لَهُمْ مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَعْرِفُونَ .

۲۹۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے جس سے ایسا گناہ کرتے ہیں جسے پہلے نہیں کیا اور پہلے بدعت و ردین (تو اللہ ان پر ایسی بلا نازل کرتا ہے جسے وہ پہلے سے نہیں جانتے۔) یعنی کسی ظالم کو ان پر مسلط کرتا ہے۔

۳۰۔ عَنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ صُهَيْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : إِذَا عَصَانِي مَنْ عَرَفَنِي سَلَطْتُ عَلَيْهِ مَنْ لَا يَعْرِفَنِي .

۳۰۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو کوئی میری معرفت رکھتے ہوئے بھی تمنا کرتا ہے کہ میں اس پر ایک ایسے شخص کو مسلط کرتا ہوں جو میری معرفت نہیں رکھتا۔

۳۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ ابْنِ عَرَفَةَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ مُنَادِيًا يُنَادِي : مَهْلًا مَهْلًا عِبَادَ اللَّهِ عَنْ مَعَاصِيهِ ، اللَّهُ ، وَلَوْلَا بَهَائِمُ رُشَعٍ ، وَصَيْبَةُ رُشَعٍ ، وَشَيْوُحُ رُشَعٍ ، لَكُنْتُمْ عَلَيْكُمْ الْعَذَابُ مَبْنًاءً ، ثُمَّ دُشِقَ بَعْضُهَا .

۳۱۔ فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے اگر خدا (فرماتا ہے) وحیث قدسی میں کہ ہر دن اور رات کو ایک منادی ندا کرتا ہے۔ اے اللہ کے بندو گناہ سے باز رہو اگر تم ہوتے چرنے دے اور وہ دھپتے پکے اور تم ہی پڑے تو اب تم پر ایسا عذاب نازل کرتا جو تمہیں پیس کر رکھ دیتا۔

دوسویا سوال باب

گناہان کبیرہ

۲۲۰ (باب الکبائر)

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ أَبِي جَبَلَةَ ، عَنْ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَإِنْ تَجَنَّبُوا كِتَابَ إِيْمَانِهِمْ عَنْهُ لَكُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ، وَنُذِخْكُمْ مِنْ دَحْلًا كَرِيمًا ، قَالَ : الْكِبَائِرُ : الَّتِي أَوْجَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهَا النَّارَ .

۱۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق اگر تم ان بڑے گناہوں سے بچو گے جس سے تمہیں منع کیا گیا ہے تو اللہ تمہارے کچلے گناہوں کا کفارہ بنا دے گا اور تم کو جنت کے بہترین مقام میں جگہ دے گا امام نے فرمایا یہ گناہان کبیرہ سے مراد وہ گناہ ہیں جن کے بھانپنے پر نارجمہم کو واجب کیا ہے۔

۲۔ عَنَّا ، عَنِ ابْنِ مَجْزُوبٍ قَالَ : كَتَبَ إِلَيَّ بَعْضُ أَصْحَابِنَا إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسَالَةِ عَنِ الْكِبَائِرِ ، كَمْ هِيَ وَمَا هِيَ ؟ فَكَتَبَ : الْكِبَائِرُ مَنْ اجْتَنَبَ مَا وَعَدَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ كَثَرَتْ عَنْهُ سَيِّئَاتُهُ إِذَا كَانَ مُؤْمِنًا وَالسَّبْعُ الْمُوجِبَاتُ : قَتْلُ النَّفْسِ الْحَرَامِ ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ ، وَأَكْلُ الزَّيْبِ ، وَالنَّعْوُوبُ بَعْدَ الْيَوْمِ بَعْدَ وَقَدْغُ الْمُحْصَنَاتِ ، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ ، وَالْفِرَاقُ مِنَ الرَّحْمَةِ خِفَ .

۲۔ امام رضا علیہ السلام سے کچھ لوگوں نے لکھ کر پوچھا کہ گناہان کبیرہ کتنے ہیں اور کیا کیا ہیں آپ نے جواب میں لکھا کہ جن گناہوں پر اللہ نے جہنم میں ڈالنے کا وعدہ کیا ہے اور ان سے بچنے پر کچلے گناہوں کو معاف کرنے کا وعدہ کیا ہے بشرطیکہ وہ مومن ہو اور جہنم میں جانے کا سبب نہ بنے اس وقت اس کو قتل کرنا ، والدین کی نافرمانی ، سود کھانا اور ہجرت کے بعد بھرا دینے میں بن جانا (کہ جس پر راز قلم ہے) اور ان عقوق پر تہمت نہ لگانا اور مال یتیم کھانا اور شکر سے بھرا کر جانا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلِيمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَبْعَةٌ يَقُولُونَ : الْكِبَائِرُ سَبْعٌ : قَتْلُ الْمُؤْمِنِ مُتَمَتِّدًا ، وَقَدْغُ الْمُحْصَنَةِ ، وَالْفِرَاقُ مِنَ الرَّحْمَةِ ، وَالنَّعْوُوبُ بَعْدَ الْيَوْمِ بَعْدَ الْيَوْمِ ، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ ظُلْمًا ، وَأَكْلُ الزَّيْبِ بَابَعْدَ الْيَتِيمِ وَكُلُّ مَا أَوْجَبَ اللَّهُ تَعَالَى النَّارَ .

سور فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے گناہان کبیرہ سات ہیں مگر کسی مومن کو قتل کرنا ، زن عفت و زکوٰۃ تہمت نہ لگانا ، شکر سے بھرا کر جانا ، ہجرت کے بعد اپنے مقام پر واپس جانا ، ظلم سے مال یتیم کھانا ، حرمت ثابت ہو جانے کے بعد سود کھانا اور ہر وہ گناہ جس پر راز قلم ہے۔

۴۔ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّ مِنَ الْكِبَائِرِ عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ ، وَالْيَأْسُ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ ، وَالْأَمْنُ لِمَكْرِ اللَّهِ . وَقَدْ دُوِيَ (أَنَّ) أَكْبَرَ الْكِبَائِرِ الشِّرْكُ بِاللَّهِ .

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے گناہان کبیرہ میں والدین کی نافرمانی ، رحمت خدا سے مایوسی ، خدا کے عذاب سے بے خوف ہونا اور ایک روایت میں ہے کہ شکر کا اللہ سے بڑا گناہ ہے۔

۵۔ یونس، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ نَعْمَانَ الزَّازِي قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ زَنَى خَرَجَ مِنَ الْإِيمَانِ ، وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ خَرَجَ مِنَ الْإِيمَانِ ، وَمَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ مُتَعَمِدًا خَرَجَ مِنَ الْإِيمَانِ .

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے زنا کیا وہ ایمان سے خارج ہوا اور جس نے شراب پی وہ ایمان سے خارج ہوا۔ اور جس نے قصد کسی دن ماہ صیام میں روزہ نہ رکھا وہ بھی ایمان سے خارج ہوا۔

۶۔ عَنْهُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : لَا يَزْنِي الزَّانِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ؟ قَالَ : لَا، إِذَا كَانَ عَلَى بَطْنِهَا سِلْبَ الْإِيمَانِ مِنْهُ فَإِذَا قَامَ رُذَّ إِلَيْهِ فَإِذَا غَادَ سَلِبَ قُلْتُ : فَإِنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَعُودَ؟ فَقَالَ : مَا أَكْثَرَ مَنْ يُرِيدُ أَنْ يَعُودَ فَلَا يَعُودُ إِلَيْهِ أَبَدًا .

۶۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا زنا نہیں کرتا کوئی زانی دراصل نیکو کہ وہ مومن ہو فرمایا۔ نہیں اگر وہ عورت کے بطن پر سوار ہو گا تو ایمان سلب ہو جائے گا اگر سبب جیسے گا تو ایمان لوٹ آئے گا اگر پھر ایسا کرے گا تو سلب ہو جائے گا۔ میں نے کہا اگر وہ لوٹنے کا ارادہ کرے تو فرمایا اگر ایسا ہوتا ہے کہ وہ اعادہ نہیں کرتا۔

۷۔ یونس، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «الَّذِينَ يَخْتَنُونَ كِبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّكَمَ» قَالَ : الْقَوَاحِشُ الزَّانِي وَالسَّرَقَةُ وَاللَّكَمُ : الرَّجُلُ يُلِمُّ بِاللَّذَنِّ فَيَسْتَغْفِرُ اللَّهَ مِنْهُ . قُلْتُ : بَيْنَ الضَّلَالِ وَالْكُفْرِ مِزْلَةٌ؟ فَقَالَ : مَا أَكْثَرَ عُرَى الْإِيمَانِ .

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق جو لوگ بڑے گناہوں، بڑکاریوں اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں مگر اس میں فواحش سے مراد زنا اور سرقت ہے اور لکم سے مراد وہ شخص جس کو گناہ پر ملامت کی جگہ اور پھر وہ توبہ کرنے میں نے کہا کیا گمراہی اور کفر کے درمیان بھی کوئی درجہ ہے فرمایا ایمان کی بہت سی رسیاں ہیں جن سے تمسک کر کے وہ مومن رہتا ہے۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ ذَرَادَةَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ الْكِبَائِرِ ، فَقَالَ : هُنَّ فِي كِتَابِ عَلِيِّ عليه السلام سَبْعٌ : الْكُفْرُ بِاللَّهِ ، وَقَتْلُ النَّفْسِ ، وَعَقْوُ الْوَالِدَيْنِ ، وَآكُلُ الرِّزِّ بَابِعْدَ الْبَيْتَةِ ، وَآكُلُ مَالِ الْيَتِيمِ ظُلْمًا ، وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ ، وَالتَّعَرُّبُ بَعْدَ الْهَجْرَةِ ، قَالَ : فَقُلْتُ : قَهْدًا أَكْبَرُ الْمَعَاصِي؟ قَالَ : نَعَمْ قُلْتُ : فَأَكُلُ دِزْهِمٍ مِنْ مَالِ الْيَتِيمِ ظُلْمًا أَكْبَرُ أَمْ تَرَكُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ : تَرَكُ الصَّلَاةَ ، قُلْتُ : فَمَا عَنَّتْ تَرَكُ الصَّلَاةَ فِي

الکبائر؛ فقال: أَيُّ شَيْءٍ أَوْ لِمَا قُلْتُ لَكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: الْكُفْرُ، قَالَ: فَإِنَّ تَارِكَ الصَّلَاةِ كَافِرٌ. يَعْنِي مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ.

۸۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے پوچھا۔ کیا ترکے متعلق فرمایا کتاب علی علیہ السلام میں دو سات ہیں۔ کفر باللہ کسی کو قتل کرنا، والدین کی نافرمانی، بعد ثبوت شہادت سو دیکھنا، ظلم سے مال بیٹیم کھانا، شکر سے فرار، بعد ہجرت باور نشینی، میں نے کہا کیا اکبر معاصی ہی ہیں فرمایا ہاں۔ میں نے پوچھا بغیر جن مال بیٹیم سے ایک درہم کما زیادہ بڑا گناہ ہے یا نماز کا ترک، فرمایا ترک نماز، میں نے کہا پھر آپ نے اسے گناہان کبیرہ میں کیوں نہیں ذکر فرمایا۔ فرمایا میں نے سب سے پہلے کس گناہ کا ذکر کیا تھا میں نے کہا کفر کا۔ فرمایا پس بے سبب نماز کا ترک کرنا کفر ہے۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَصَمِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ: مَا مِنْ عَبْدٍ إِلَّا وَفِيهِ أَرْبَعُونَ جُنَّةً حَتَّى يَقَعَلَ أَرْبَعِينَ كَبِيرَةً فَأَذْأَعِمِلْ أَرْبَعِينَ كَبِيرَةً أَنْكَشَفَتْ عَنْهُ الْجَنَّةُ فَبُوحِيَ اللَّهُ إِلَيْهِمْ أَنْ اسْتُرُوا عَبْدِي بِأَخْنَحَتِكُمْ فَتَسْتُرُوا الْمَلَائِكَةَ بِأَخْنَحَتِهَا، قَالَ: فَمَا يَدْعُ شَيْئًا مِنَ الْقَبِيحِ إِلَّا فَارَقَهُ حَتَّى يَمْتَدِّحَ إِلَى الثَّالِثِ بِفَسْلِهِ الْقَبِيحِ، فَيَقُولُ الْمَلَائِكَةُ: يَا رَبِّ هَذَا عَبْدُكَ مَا يَدْعُ شَيْئًا إِلَّا رَكِبَهُ وَإِنَّا لَنَسْتَحْيِي وَمَا يَصْنَعُ، فَبُوحِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِمْ أَنْ ارْقَعُوا أَخْنَحَتَكُمْ عَنْهُ فَأَذْأَلْ ذَلِكَ أَحَدٌ فِي بَيْتِنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَمَنْ ذَلِكَ يَنْتَهِكُ بَيْتَهُ فِي السَّمَاءِ وَيَسْتُرُهُ فِي الْأَرْضِ، يَقُولُ الْمَلَائِكَةُ: يَا رَبِّ هَذَا عَبْدُكَ قَدْ بَقِيَ مِنْهُ لُكُ الشَّرِّ فَبُوحِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِمْ: لَوْ كَانَتْ لَكَ فِيهِ حَاجَةٌ مَا أَمَرْنَاكُمْ أَنْ تَرْفَعُوا أَخْنَحَتَكُمْ عَنْهُ.

وَرَوَاهُ ابْنُ فَضَّالٍ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ.

۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ کے اوپر چالیس بڑے گناہ ہیں جسے جب تک کہ وہ چالیس گناہ کبیرہ نہ کرے۔ جب وہ چالیس گناہ کبیرہ نہ کرے تو یہ سپر اس سے ہٹ جاتی ہیں اس وقت خدا ان بڑے گناہوں کو وحی کرتا ہے کہ میرے بندے کو اپنے ہر گناہ سے چھپائے رہو پس ملائکہ اس کو ڈھانپ لیتے ہیں پھر فرمایا جب وہ کسی بڑائی کو ترک ہی نہیں کرتا اور اپنے بڑے فعل کی مدح کرنے لگتا ہے تو ملائکہ کہتے ہیں اے پروردگار اس تیرے بندے نے کوئی گناہ کرنے سے نہیں چھوڑا اور ہم کو اس کی مدح اعمال سے جیسا آتی ہے خدا تب ان کو وحی کرتا ہے کہ اپنے بازو اس پر سے ہٹاؤ جب وہ ایسا کرتے ہیں تو اس بندے میں ہم اہلیت کا بغض پیدا ہو جاتا ہے اور جب ایسا ہوتا ہے تو زمین و آسمان میں اس کے گناہوں کا پروردگار چاک ہو جاتا ہے اور ملائکہ کہتے ہیں پروردگار اے تیرا بندہ اس حالت میں ہے کہ

اس کا کوئی گناہ پوشیدہ نہ رہا۔ خدا وحی کرتا ہے کہ اگر اس بندہ سے میری کوئی حاجت ہوتی تو میں تمہیں یہ حکم نہ دیتا کہ اپنے بازوؤں کو اس سے ہٹا لو۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : الْكَبَائِرُ : الْقَنُوطُ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ ، وَالْيَأْسُ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ ، وَالْأَمْنُ مِنْ مَكْرِ اللَّهِ ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ ، وَآكُلُ مَالِ السَّيِّئِ ظُلْمًا ، وَآكُلُ الرِّبَا بَعْدَ نَبِيِّهِ ، وَالتَّعَرُّبُ بَعْدَ الْيَجْرَةِ ، وَقَتْفُ الْمُحَصَّنَةِ ، وَالْعِزَارُ مِنَ الرَّحْفِ ، فَقِيلَ لَهُ : أَرَأَيْتَ ، الْمُزْتَكِبَ لِلْكَبِيرَةِ يَمُوتُ عَلَيْهَا ، أَتُخْرِجُهُ مِنَ الْإِيمَانِ ؟ وَإِنْ عُذِبَ بِهَا فَيَكُونُ عَذَابُهُ كَعَذَابِ الْمُشْرِكِينَ ، أَوَلَهُ انْقِطَاعُ ؟ قَالَ : يُخْرِجُ مِنَ الْإِسْلَامِ إِذَا زَعَمَ أَنَّهَا حَلَالٌ وَلِذَلِكَ يُعَذَّبُ أَشَدَّ الْعَذَابِ وَإِنْ كَانَ مُعْتَرِفًا بِأَنَّهَا كَبِيرَةٌ وَهِيَ عَلَيْهِ حَرَامٌ وَأَنَّهُ يُعَذَّبُ عَلَيْهَا وَأَنَّهَا غَيْرُ حَلَالٍ ، فَإِنَّهُ مُعَذَّبٌ عَلَيْهَا وَهُوَ أَهْوَنُ عَذَابًا مِنَ الْأَوَّلِ وَيُخْرِجُهُ مِنَ الْإِيمَانِ وَلَا يُخْرِجُهُ مِنَ الْإِسْلَامِ .

۱۰۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے گناہان کبیرہ میں یہ ، رحمت خدا سے ناامید ہونا ، راحت الہیہ سے مایوس ہونا ، عذاب خدا سے بے خوف ہونا ، بے گناہ کا قتل والدین کی نافرمانی ، ظلم سے مالِ یتیم کھانا ، سود کھانا اس کے حرمت ظاہر ہونے کے بعد بھی ہجرت کے بعد پھر بادیہ نشین بن جانا ، زینِ عفت مآب پر تہمت زنا لگانا ، لشکر سے بھاگ جانا ، حضرت سے کسی نے سوال کیا۔ کیا شرکار کتاب کرنے والا اگر اسی حالت میں مر جائے تو کیا وہ ایمان سے خسارچ ہو جائے گا اور اس پر وہی عذاب ہے جو مشرکین کے لئے ہے یا انقطاع عذاب ہوگا فرمایا اگر اس کا خیال ہوگا کہ اس نے یہ فعل حلال کیلئے تو وہ اسلام سے خارج ہو جائے گا اور اس کے لئے سخت سے سخت عذاب ہوگا اور اگر اس کا معترف ہوگا کہ اس نے گناہ کبیرہ کیا ہے اور فعل حرام کا مرتکب ہوا ہے اور وہ اس کے لئے حلال نہ تھا تو اس کا عذاب پہلے واسطے سے کم ہوگا مگر وہ ایمان سے خارج ہو جائے گا۔ اسلام سے خارج نہ ہوگا۔

۱۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَمِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ : إِذَا دَنَى الرَّجُلُ فَارَقَهُ رَوْحُ الْإِيمَانِ ؛ قَالَ : هُوَ قَوْلُهُ : هُوَ أَتَمُّهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ ، ذَاكَ الَّذِي يُفَارِقُهُ .

۱۱۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا۔ رسول اللہ کے اس قول کے خلاق ، جب کوئی زنا کرتا ہے تو روح ایمان اس سے جدا ہو جاتی ہے فرمایا قولِ باری کے متعلق ہے اور اس نے ان کی مدد کی اپنی روح سے یہی روح اس سے جدا ہو جاتی ہے

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ رَبِيعٍ ، عَنِ الْفَضْلِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : رَسَلْتُ مِنْهُ رُوحَ الْإِيمَانِ مَا دَامَ عَلَى بَطْنِهَا فَإِذَا نَزَلَ غَادَا الْإِيمَانُ قَالَ : قُلْتُ [لَهُ] : أَرَأَيْتَ إِنْ هَمَّ ؟ قَالَ : لَا أَرَأَيْتَ إِنْ هَمَّ أَنْ يَسْرِقَ انْقَطَعَ يَدُهُ ؟

۱۲ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تک مرد و عورت کے شکم پر رہے گا روح ایمان اس سے دور رہے گی۔ ہاں جب وہ بغیر زنا الکبیر جائے گا تو روح ایمان عود کر آئے گی میں نے کہا اگر وہ قصد زنا رکھتا ہو تب بھی روح ایمان جدا ہو جائے گی۔ فرمایا نہیں، کیا تو نہیں جانتا کہ سرق کا ارادہ رکھنے والے کا ہاتھ قطع نہیں کیا جاتا۔

۱۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُنَادٍ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ صَبَاحِ بْنِ سَيَابَةَ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ : يَزْنِي الزَّانِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ ؟ قَالَ : لَا إِذَا كَانَ عَلَى بَطْنِهَا سَلَبَ الْإِيمَانِ مِنْهُ فَإِذَا قَامَ رَدَّ عَلَيْهِ ، قُلْتُ : فَإِنَّهُ إِذَا دَانَ يَعُودُ ؟ قَالَ : مَا أَكْثَرَ مَا يَهُمُّ أَنْ يَعُودَ ثُمَّ لَا يَعُودُ .

۱۳ راوی کہتے ہیں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ محمد بن عبدہ نے سوال کیا۔ زنا کرنے والا کیا اومن بہت ہے۔ فرمایا نہیں۔ جب وہ عورت کے شکم پر رہے گا ایمان سے دور رہے گا ہاں اگر باز رہے گا (توبہ کے بعد) اس کا ایمان لوٹ آئے گا اس نے پوچھا۔ اگر وہ زنا کی طرف پھر لوٹنے کا ارادہ کرے۔ فرمایا اگر ایسا ہوتا ہے کہ لوٹنے کا ارادہ کرتا ہے اگر نہیں تو سارا سلب یہ ہے کہ صرف ارادہ پر سلب ایمان نہ ہو گا۔

۱۴۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُجْدَةَ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : الْكَبَائِرُ سَبْعَةٌ : مِنْهَا قَتْلُ النَّفْسِ الْمُتَعَمِّدُ ، وَالشِّرْكُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ ، وَقَتْلُ الْمُحْتَسِنَةِ ، وَأَكْلُ آتِ بْنِ بَابِغَةَ الْبَيْتَةِ ، وَالْفِرَارُ مِنَ الرَّخْفِ ، وَالشَّعْرُ بِبَعْدِ الْخَجَرَةِ ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ فَلَمَّا ، قَالَ : وَالشَّعْرُ بِ وَالشِّرْكُ وَاجِدٌ .

۱۴ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہا بڑی بات ہیں۔ عدا کسی بیگناہ مومن کا قتل کرنا، شرک باللہ، زنا عظیم، قتل النفس المتعمد، (۷۱) الشِّرْكُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ، وَقَتْلُ الْمُحْتَسِنَةِ، وَأَكْلُ آتِ بْنِ بَابِغَةَ الْبَيْتَةِ، وَالْفِرَارُ مِنَ الرَّخْفِ، وَالشَّعْرُ بِبَعْدِ الْخَجَرَةِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ فَلَمَّا، قَالَ : وَالشَّعْرُ بِ وَالشِّرْكُ وَاجِدٌ .

۱۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُنَادٍ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ صَبَاحِ بْنِ سَيَابَةَ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ : يَزْنِي الزَّانِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ ؟ قَالَ : لَا إِذَا كَانَ عَلَى بَطْنِهَا سَلَبَ الْإِيمَانِ مِنْهُ فَإِذَا قَامَ رَدَّ عَلَيْهِ ، قُلْتُ : فَإِنَّهُ إِذَا دَانَ يَعُودُ ؟ قَالَ : مَا أَكْثَرَ مَا يَهُمُّ أَنْ يَعُودَ ثُمَّ لَا يَعُودُ .

۱۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے یہ بھی گناہان کبیرہ سے کہ باپ بیٹے سے کچھ طلب کرے اور وہ اسے نہ دے اور
بچہ باپ کو بڑ لکھے اور یہ بھی کہ جب بیٹا باپ کی خواہش پوری کرے تو باپ اسے مارے اور اس کی طاقت سے زیادہ مانگے

۱۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، رَفَعَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ذَاوُدَ الْقَنْوِيِّ
عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ بُنَاتَةَ قَالَ : جَاءَهُ رَجُلٌ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي
نَاسَأَزْعَمُو أَنَّ الْعَبْدَ لَا يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَأْكُلُ
الزُّبَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْتَفِيكُ الدَّمَ الْحَرَامَ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ؛ فَقَدْ ثَقُلَ عَلَيَّ هَذَا وَحَرَجَ مِنْهُ صَدْرِي حِينَ
أَزْعَمُ أَنَّ هَذَا الْعَبْدَ يُصَلِّي صَلَاتِي وَيَدْعُو دُعَائِي وَيُنَاكِحُنِي وَأَنَا كَيْحُهُ وَيُوَارِثُنِي وَأُورِثُهُ وَقَدْ خَرَجَ
مِنَ الْإِيمَانِ مِنْ أَجْلِ ذَنْبٍ يَسِيرٍ أَصَابَهُ ، فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ : صَدَقْتَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ يَقُولُ وَالَّذِي لَيْلٌ عَلَيْهِ كِتَابُ اللَّهِ :

خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ النَّاسَ عَلَى ثَلَاثِ طَبَقَاتٍ وَأَنْزَلَهُمْ ثَلَاثَ مَنَازِلَ وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
فِي الْكِتَابِ : وَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ وَأَصْحَابُ الْمَشَاقَّةِ وَالسَّابِقُونَ ، فَأَمَّا مَا ذَكَرَ مِنْ أَمْرِ السَّابِقِينَ فَأَنَّهُمْ
أَنْبِيَاءُ مُرْسَلُونَ وَغَيْرُ مُرْسَلِينَ ، جَعَلَ اللَّهُ فِيهِمْ خَمْسَةَ أَزْوَاجٍ : رُوحَ الْقُدُسِ وَرُوحَ الْإِيمَانِ وَرُوحَ الْقُوَّةِ
وَرُوحَ الشَّهَوَةِ وَرُوحَ الْبَدَنِ ، فِرُوحُ الْقُدُسِ بُعُودُ أَنْبِيَاءٍ مُرْسَلِينَ وَغَيْرِ مُرْسَلِينَ وَبِهَا عَلِمُوا الْأَشْيَاءَ وَ
يُرُوحُ الْإِيمَانِ عَبْدُ اللَّهِ وَلَمْ يُشِرْ كَوَايِدَ شَيْئًا وَ يُرُوحُ الْقُوَّةِ جَاهِدُوا عَدُوَّهُمْ وَغَالِبُوا مَعَاشَهُمْ وَ
يُرُوحُ الشَّهَوَةِ أَصَابُوا الذَّهْدَ الطَّعَامَ وَنَكَحُوا الْحَلَالَ مِنْ شَبَابِ النِّسَاءِ ، وَيُرُوحُ الْبَدَنِ دَبَّتُوا وَدَرَجُوا
فَقُولَاءَ مَغْفُورٌ لَهُمْ مَغْفُوحٌ عَنْ ذُنُوبِهِمْ ثُمَّ قَالَ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : « ذَلِكَ الرُّسُلُ فَصَلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى
بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللَّهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ ،
ثُمَّ قَالَ : فِي جَمَاعَتِهِمْ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ يَقُولُ : أَكْرَمَهُمْ بِهَا فَصَلَّاهُمْ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ ، قَهْلَاءَ
مَغْفُورٌ لَهُمْ مَغْفُوحٌ عَنْ ذُنُوبِهِمْ .

ثُمَّ ذَكَرَ أَصْحَابَ الْمَيْمَنَةِ وَهُمْ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا بِأَعْيَانِهِمْ ، جَعَلَ اللَّهُ فِيهِمْ أَرْبَعَةَ أَزْوَاجٍ : رُوحَ
الْإِيمَانِ وَرُوحَ الْقُوَّةِ وَرُوحَ الشَّهَوَةِ وَرُوحَ الْبَدَنِ ، فَلَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَسْتَكْمِلُ هَذِهِ الْأَزْوَاجَ الْأَرْبَعَةَ حَتَّى
تَأْتِي عَلَيْهِ خَالَاتٌ ، فَقَالَ الرَّجُلُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا هَذِهِ الْخَالَاتُ ؟ فَقَالَ : أَمَّاوُا وَلَا مَعْنَى فَهُوَ كَمَا
قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : « وَمِنْكُمْ مَنْ يَرْدُ إِلَى أَذَلِّ الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَمْلَأَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا فَهَذَا يَنْتَقِصُ مِنْهُ
جَمِيعُ الْأَزْوَاجِ وَلَيْسَ بِالَّذِي يَخْرُجُ مِنْ دِينِ اللَّهِ لِأَنَّ الْغَايِلَ بَعْدَهُ إِلَى أَذَلِّ عُمُرِهِ فَهُوَ لَا يَعْرِفُ

لِلصَّلَاةِ وَقَنَاءِ وَلَا يَسْتَطِيعُ التَّهَجُّدُ بِاللَّيْلِ وَلَا بِالنَّهَارِ وَلَا الْبِقِيَامِ فِي الصَّغَرِ مَعَ النَّاسِ قَهْدًا تُقْضَانِ مِنْ رُوحِ الْإِيمَانِ وَلَيْسَ يَصْرُهُ شَيْئًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْقُصُ مِنْهُ رُوحُ الْقُوَّةِ فَلَا يَسْتَطِيعُ جِهَادَ عَدُوِّهِ وَلَا يَسْتَطِيعُ مَلَبَّ الْمَعْشَقَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْقُصُ مِنْهُ رُوحُ الشَّهْوَةِ فَلَوْ مَرَّ بِهِ أَصْبَحُ بَنَاتِ آدَمَ لَمْ يَحِجَّ إِلَيْهَا وَلَمْ يَقُمْ وَتَبَقَى رُوحُ الْبَدَنِ فِيهِ فَهُوَ يَدْبُ وَيَنْدُجُ حَتَّى يَأْتِيَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ قَهْدًا الْخَالُ خَيْرٌ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَوَّ النَّفَاعِلُ بِهِ وَقَدْ تَأْتِي عَلَيْهِ خَالَاتٌ فِي قُوَّتِهِ وَشَبَابِهِ فِيهِمْ وَالْخَطْبَةُ فَيُشَجِّعُهُ رُوحُ الْقُوَّةِ وَيَزِيِّنُ لَهُ رُوحُ الشَّهْوَةِ وَيَقُوِّدُهُ رُوحُ الْبَدَنِ حَتَّى تَوْقِعَهُ فِي الْخَطْبَةِ فَإِذَا لَامَسَهَا تَقْصُرُ مِنَ الْإِيمَانِ وَتَقْصُرُ مِنْهُ فَلَيْسَ يَعُودُ فِيهِ حَتَّى يَتُوبَ ، فَإِذَا تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَإِنْ غَادَ أَدْخَلَهُ اللَّهُ نَارَ جَهَنَّمَ .

فَأَمَّا أَصْحَابُ الْمَشَاغِبِ فَهُمْ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ آبَاءَهُمْ» يَعْرِفُونَ عَقْدًا وَالْوَلَايَةَ فِي الثَّوَابَةِ وَالْإِنْجِيلَ كَمَا يَعْرِفُونَ آبَاءَهُمْ فِي مَنَازِلِهِمْ «وَإِنْ فَرِّقَا مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ» «الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ» (أَنَّكَ الرَّسُولُ إِلَيْهِمْ) فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُفْتَرِينَ، فَلَمَّا جَحَدُوا مَا عَرَفُوا ابْتَلَاهُمُ [اللَّهُ] بِذَلِكَ فَسَلِبَهُمُ رُوحَ الْإِيمَانِ وَ أَسْكَنَ آبَاءَهُمْ ثَلَاثَةَ أَزْوَاجٍ رُوحُ الْقُوَّةِ وَرُوحُ الشَّهْوَةِ وَرُوحُ الْبَدَنِ ، ثُمَّ أَصَافَهُمْ إِلَى الْإِنْفَاعِ، فَقَالَ: «إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ» لِأَنَّ الذَّابَّةَ إِنَّمَا تَحْمِلُ بِرُوحِ الْقُوَّةِ وَتَعْتَلِفُ بِرُوحِ الشَّهْوَةِ وَتَسِيرُ بِرُوحِ الْبَدَنِ، فَقَالَ [لَهُ] السَّائِلُ : أَحْيَيْتَ قَلْبِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ .

۱۶۔ اصبح بن نباتہ سے مروی ہے کہ ایک شخص امیرالمومنین علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا بعض لوگوں کا یہ گمان ہے کہ ایک بندہ زنا نہیں کرتا اور وہ مومن ہے چوری نہیں کرتا اور وہ مومن ہے شراب نہیں پیتا اور وہ مومن ہے سود نہیں کھاتا اور وہ مومن ہے ناخن کسی کو قتل نہیں کرتا اور وہ مومن ہے، مجھ سے یہ بیان کیا گیا اور میرے سینے پر تنگی واقع ہوئی جب میں نے یہ گمان کیا کہ یہ شخص میری طرح نماز بھی پڑھتا ہے اور میری طرح دین حق کی دعوت بھی دیتا ہے اور میرے اور اس کے درمیان مناکحت اور میراث بھی درست ہے لیکن یہی شخص تمھوڑا سا گناہ کرنے پر ایمان سے خارج ہو جاتا ہے۔ حضرت نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے اور اس پر دلیل یہ آیت ہے دَاہِنِیْ طَرَفَ الدَّائِیْے اور بَايِنِ طَرَفَ الدَّائِیْے سبقت کرنے والے (روز قیامت ہوں گے) وہ سابقین جن کا ذکر ہے انبیاء و مرسلین اور غیر مرسلین ہیں اللہ نے ان میں پانچ درجے پیدا کی ہیں :- روحِ قدس ، روحِ ایمان ، روحِ قوت ، روحِ شہوت اور روحِ بدن ، روحِ قدس کے لئے انبیاء مرسلین و غیر مرسلین مبعوث ہوئے اور اس کی وجہ سے ان کو علمِ اشیاء حاصل ہوئی اور روحِ ایمان سے انھوں نے اللہ کی عبادت کی اور کسی کو اس کا شریک قرار نہ دیا اور روحِ قوت سے انھوں نے جہاد کیا اپنے دشمنوں سے اور روحِ بدن سے انھوں نے معاش حاصل کی اور

روح شہوت سے لذت طعام حاصل کی اور بطریق حلال غور توں سے نکل کر کیا اور روح بدن سے چلے پھرتے۔ پس یہ عند اللہ مغفور ہیں اور ان کی فرو گذاشتوں سے درگزر کی گئی ہے۔ خدا نے فرمایا ہم نے ان میں بعض کو بعض پر فضیلت دی اور جب یہ اللہ نے کلام کیا اور بعض کے درجات بلند کئے اور عیسیٰ بن مریم کو معجزات دیئے اور روح القدس سے ان کی تائید کی اور ایک گروہ کے لئے کہا۔ ہم نے اس کی تائید اپنی روح سے کی، خدا فرماتا ہے کہ اس نے ان کو مکرم کیا اور دوسروں پر ان کو فضیلت دی، یہ وہ گروہ ہے جو عند اللہ مغفور ہے اور جس کی فرو گذاشتوں سے درگزر کی جاتی ہے اس کے بعد خدا نے دہنی طرف والوں کا ذکر کیا ہے یہ حلالی اپنی ذاتوں کے سچے مومنین ہوں گے ان میں خدا نے چار دوسریں قرار دی ہیں روح ایمان، روح قوت، روح شہوت اور روح بدن، عہدہ خدا ان چاروں کی تکمیل میں رہتا ہے جب تک حالات نہ بدلیں۔ اس شخص نے کہا حالات بدلنے کی کیا صورت ہوتی ہے فرمایا پہلی صورت کے متعلق خدا فرماتا ہے بعض اپنی عمر کے پست تر حصہ تک پہنچتے ہیں تاکہ وہ جلنے کے بعد سب کچھ بھول جائیں اس عمر میں تمام روجوں کو نقصان پہنچ جاتا ہے لیکن باوجود اس کی کہ وہ دین خدا سے خارج نہیں ہوتا کیونکہ یہ کمزوری خدا کی طرف سے دی ہوئی ہوتی ہے جو زوال عمر کی طرف اس کو لے جاتا ہے زیادہ بڑھا ہوا کر نہ تو وہ نماز کا وقت جانتا ہے اور نہ رات اور دن میں سنت نمازوں کا، نہ جماعت میں لوگوں کے ساتھ کھڑا ہو سکتا ہے نہ نقصان روح ایمان ہے لیکن اس سے اس کو نقصان نہیں پہنچتا اور بعض کی ان میں روح قوت کمزور پڑ جاتی ہے جس سے وہ دشمن سے جہاد نہیں کر سکتا اور کسب معاش سے قاصر رہتا ہے۔ بعض کی روح شہوت کمزور پڑ جاتی ہے جس سے وہ حنین سے حنین عورت کی طرف توجہ نہیں کرتا نہ کھڑے ہونے پر قدرت رکھتا ہے صرف روح بدن اس میں کام کرتی ہے جس سے وہ چلتا پھرتا ہے یہاں تک کہ موت کا فرشتہ اس تک پہنچ جاتا ہے یہ حالات انسان کے لئے بہتر ہوتے ہیں۔ کیونکہ کمزور دیر ان اللہ کی طرف سے دی ہوئی ہوتی ہیں۔ لیکن ایسے حالات بھی پیش آتے ہیں کہ انسان کے بدن میں قوت بھی ہوتی ہے اور عالم شباب بھی لیکن ایسی حالت میں بھی وہ گناہ کا ارادہ کرتا ہے جب کہ گزرتا ہے تو اس کے ایمان میں نقصان پیدا ہو جاتا ہے اور وہ اس سے خارج ہو جاتا ہے اور جب تک توبہ نہیں کرتا۔ ایمان اس کی طرف نہیں لوٹتا۔ جب توبہ کر لے تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لے اگر وہ عورت کر لے تو اللہ تعالیٰ اسے نارجمہ میں داخل کر لے رہے بائیں طرف والے لوگ تو وہ یہود و نصاریٰ ہیں جیسا کہ خدا فرماتا ہے وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب عہد دی وہ رسول کو اسی طرح پہچانتے ہیں جیسے اپنی اولاد کو یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ان کی ولایت کا ذکر توریت و انجیل میں ہے وہ اسے پڑھ کر حضرت کی معرفت اسی طرح حاصل کئے ہوئے ہیں جیسے اپنے گھروں میں اپنی اولاد کی پھر ان میں سے ایک گروہ نے حق بات کو چھپایا۔ حالانکہ وہ جانتے تھے کہ رب کی طرف سے آنحضرتؐ کمان کی طرف رسولؐ بنا کر بھیجا گیا ہے۔ پس تم انکار کرنے والے نہ بنو، جب انھوں نے معرفت کے بعد بھی انکار کر دیا تو خدا نے ان کو اپنے عذاب میں مبتلا کر دیا اور روح ایمان کو ان سے سلب کر لیا اور ان کے ابدان میں تین رومیں رکھیں روح قوت، روح شہوت اور روح بدن اور ان کو نسبت دی جو پاؤں سے اور نہ پایا۔ وہ جو پاؤں کی طرح ہیں۔ کیوں کہ جو پائے روح قوت سے بوجھ اٹھاتے ہیں اور روح شہوت سے چراتے ہیں اور روح بدن سے چلتے پھرتے ہیں۔ جب

سائل نے امیر المؤمنین علیہ السلام سے یہ جواب سنا تو کچھ لگا اے امیر المؤمنین آپ نے باذن خدا میرے مردہ قلب کو زندہ کر دیا

۱۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ دَاوُدَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ : إِذَا رَزَأَ الرَّجُلُ جُلْمَهُ فَارَقَهُ رُوحُ الْإِيمَانِ ؟ قَالَ : فَقَالَ : هُوَ مِثْلُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ [: «وَلَا تَبْتَغُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ» ثُمَّ قَالَ : غَيْرَ هَذَا أَبَيْنُ مِنْهُ ، ذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ [: «وَأَيَّدْتُمُ بِرُوحٍ مِنْهُ هُوَ الَّذِي فَارَقَهُ» .

۱۷۔ داؤد نے کہا میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا، تو رسول اللہ کے متعلق کہ جب کوئی مرد زنا کرتا ہے تو اس سے روح ایمان سلب ہو جاتی ہے حضرت نے فرمایا یہ قول آنحضرت کا اس آیت کی خصل ہے۔ خوب سے کھینے کے وقت خراب تر ہے جو تمہیں مستحقوں کو دینے ہیں اپنے خرموں میں شامل کرنے کا قصد نہ کرو۔ اور اس سے زیادہ واضح آیت یہ ہے کہ خدا نے اپنی روح سے ان کی مدد کی۔ پس یہی روح ہے جو اس سے جدا ہو جاتی ہے۔

۱۸۔ يُونُسُ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : «إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ» الْكَبَائِرُ فَمَا يَوَالِهَا ، قَالَ : قُلْتُ : دَخَلَتِ الْكَبَائِرُ فِي الْإِسْتِثْنَاءِ قَالَ : نَعَمْ .

۱۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے خدا شرک کا گناہ نہیں بخشتا اور اس کے سوا جو گناہ ہو گا اے جسے چاہے گا بخش دے گا راوی کہتے ہیں نے پوچھا کیا اس استثناء میں کبائر داخل ہیں یعنی کبائر کو بخش دے گا۔ فرمایا۔ ہاں۔

۱۹۔ يُونُسُ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : الْكَبَائِرُ فِيهَا اسْتِثْنَاءٌ أَنْ يَغْفِرَ لِمَنْ يَشَاءُ ؟ قَالَ : نَعَمْ .

۱۹۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کیا گناہان کبیرہ میں سے کوئی گناہ بھی خدا جسے چاہے گا بخش دے گا۔ فرمایا ہاں۔

۲۰۔ يُونُسُ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : «وَمَنْ يُوْتِ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا» قَالَ : مَعْرِفَةُ الْإِمَامِ وَاجْتِنَابُ الْكَبَائِرِ الَّتِي أَوْجَبَ اللَّهُ عَلَيْهَا النَّارَ .

۲۰۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق جسے حکمت دی گئی اسے خیر کثیر دی گئی اس سے مراد ہے امام کی

معرفت اور ان گناہانِ کبیرہ سے اجتناب، جس کے کرنے پر اللہ نے دوزخ کو واجب کیا ہے۔

۲۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام: الْكَبَائِرُ تُخْرِجُ مِنَ الْإِيمَانِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ وَمَادُونُ الْكَبَائِرِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَزِيهِ الزَّانِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ.

۲۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا کیا گناہانِ کبیرہ ایمان سے خارج کر دیتے ہیں فرمایا ہاں۔ اور کبار کے علاوہ رسول اللہ نے فرمایا۔ زنا۔ نہیں کرتا کوئی زنا کرنے والا۔ درآئیں ایک وہ مومن ہو اور چوری نہیں کرتا چور درآئیں ایک وہ مومن ہو۔

۲۲۔ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الرِّثَاءِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَّادَةَ قَالَ: دَخَلَ ابْنُ قَيْسٍ الْمَاصِرَ وَعَمْرُو بْنُ ذَرٍّ - وَأَخْلَى مَعَهُمَا أَبُو حَنِيفَةَ - عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَتَكَلَّمَ ابْنُ قَيْسٍ الْمَاصِرَ فَقَالَ: إِنَّا لَا نُخْرِجُ أَهْلَ دَعْوَتِنَا وَأَهْلَ مِلَّتِنَا مِنَ الْإِيمَانِ فِي الْمَعَاصِي وَالذُّنُوبِ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: يَا ابْنَ قَيْسٍ أَمَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَدْ قَالَ: لَا يَزِيهِ الزَّانِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَارْهَبْ أَنْتَ وَأَصْحَابُكَ حَيْثُ يَشْتَلِ.

۲۲۔ قیس بن ہاشم اور عمرو بن ذر اور میرا خیال ہے کہ ابو حنیفہ بھی امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس آئے، ابن قیس نے کہا ہم نہیں خارج ہوتے دین سے والی جماعت سے اور اہل ایمان کے گروہ سے در صورت گناہ کرنے کے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا۔ اے ابن قیس رسول اللہ تو یہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی مومن ہے وہ نہ زنا کرتا ہے اور نہ چوری کرتا ہے پس تو اور تیرے ساتھی جو راہ پا ہوا اختیار کرو۔

۲۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَّانٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ الرَّجُلِ يَرْتَكِبُ الْكَبِيرَةَ مِنَ الْكَبَائِرِ فَيَمُوتُ، هَلْ يُخْرِجُهُ ذَلِكَ مِنَ الْإِسْلَامِ؟ وَإِنْ عَذِبَ كَانَ عَذَابُهُ كَعَذَابِ الْمُشِيرِ كَيْفَ أَمَّ لَهُ مَدَّةٌ وَاقْتِطَاعٌ؟ فَقَالَ: مَنْ ارْتَكَبَ كَبِيرَةً مِنَ الْكَبَائِرِ فَزَعَمَ أَنَّهَا حَلَالٌ آخَرُجَهُ ذَلِكَ مِنَ الْإِسْلَامِ وَعَذِبَ أَشَدَّ الْعَذَابِ وَإِنْ كَانَ مُعْتَرِفًا أَنَّهُ أَذْنَبَ وَمَاتَ عَلَيْهِ آخَرُجَهُ مِنَ الْإِيمَانِ وَلَمْ يُخْرِجْهُ مِنَ الْإِسْلَامِ وَكَانَ عَذَابُهُ أَهْوَنَ مِنْ عَذَابِ الْآوِلِ.

۲۳۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا جو کسی گناہِ کبیرہ کا

مرکب ہوا اور اسی حالت میں وہ مر گیا ہو۔ آیا وہ اسلام سے خارج ہو گیا یا نہیں اور اس پر دہی غراب ہوگا جو مشرک کے لئے ہے یا کچھ مدت کے بعد منقطع ہو جائیگا اور کیا اگر وہ مرکب گناہ اس خیال کے ساتھ مباح ہے کہ وہ فعل طلال کر رہے ہے تو اسلام سے خارج ہو جائے گا اور اس کے لئے سخت عذاب ہوگا اور اگر اس کا اقرار کرے گا کہ اس نے گناہ کیا ہے اور اس حالت میں مر جائے گا تو ایمان سے خارج ہو جائے گا مگر اسلام سے خارج نہ ہوگا اور اس پر عذاب پہلے شخص سے کم ہوگا

۲۴ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ : سَمِعْتُ أَبِي مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : دَخَلَ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَلَمَّا سَلَّمَ وَجَلَسَ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ : «الَّذِينَ يَخْتَفُونَ كِبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشِ» ثُمَّ آمَسَكَ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : «مَا اسْتَكْتَمْتَ» قَالَ : «أُحِبُّ أَنْ أَعْرِفَ الْكِبَائِرَ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ» فَقَالَ : «تَعْمُرُ عَمْرُو أَكْثَرَ الْكِبَائِرِ إِلَّا شَرَّكَ بِاللَّهِ» يَقُولُ اللَّهُ : «وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ» وَبَعَثَهُ الْإِيمَانُ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ ، لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «إِنَّهُ لَا يُنَاسُ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمَ الْكَافِرُونَ» ثُمَّ الْأَمْنُ لِيَتَكْرَأَ اللَّهُ ، لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ» وَمِنْهَا عَقُوبُ الْوَالِدِينَ لِأَنَّ اللَّهَ سُخَّاهُ جَعَلَ الْمَائِي حَبَارَاشِيئًا وَقَتْلُ النَّعِيسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا» إِلَى آخِرِ الْآيَةِ ، وَقَدْفُ الْمُحْصَو ، لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «لِيُنَافِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ» وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا» أَوْ الْفِرَارُ مِنَ الرَّحْبِ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «وَمَنْ يُؤْلِمْ يَوْمَئِذٍ دُبْرَهُ الْأَمْتَحِرَ فَالْقِتَالِ أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَى فِتْنَةٍ فَقَدْ بَاءَ بِقَسَبٍ مِنَ اللَّهِ وَمَآوَاهُ جَهَنَّمُ وَبَنَسَ الْمَصِيرَ» وَأَكْلُ الرِّبَا لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ» وَالْيَخْرُ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَقٍ» وَالزَّهَاءُ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا» وَالْيَمِينُ الْقَمُوسُ الْفَاجِرَةُ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ» وَالْعُلُوقُ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «وَمَنْ يَقْلُوبَاتٍ يَمَاعِلَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَنَمَّعَ الزَّكَاةَ الْمَقْرُوسَةَ» لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «فَتَكُونُ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ» وَشَهَادَةُ الزُّورِ وَكِفَانُ الشَّهَادَةِ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ» وَشَرْبُ الْخَمْرِ لِأَنَّ اللَّهَ

عَزَّ وَجَلَّ نَهَى عَنْهَا كَمَا نَهَى عَنْ عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ، وَتَرَكَ الصَّلَاةَ مُتَعِدِّاً أَوْثَاناً مِمَّا فَرَضَ اللَّهُ، لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ مُتَعِدِّاً فَقَدْ بَرَىءَ مِنْ ذِمَّةِ اللَّهِ وَذِمَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَنَقَضَ الْعَهْدَ وَقَطَّعَ الرَّحِمَ، لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «وَأُولَئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ»، قَالَ: فَخَرَجَ عَمْرُوهُ لَمْ يَرَ أَحَدًا مِنْ بَنِيهِ وَهُوَ يَقُولُ: هَلْكَ مَنْ قَالَ بِرَأْيِهِ وَنَارَعَكُمْ فِي الْقَصْلِ وَالْعِلْمِ.

۲۲۷ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے اپنے پدر بزرگوار حضرت امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ میں نے اپنے باپ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا کہ عمرو بن عبدیہ ایک روز امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آیا، سلام کیا اور بیٹھا اور یہ آیت پڑھی الذین والفواحش اور چُپ ہو گیا۔ اس نے کہا میں چاہتا ہوں کہ آپ کتابِ خدا سے کبائر بیان فرمائیں۔ فرمایا سن لے عمرو سب سے بڑا گناہ شرک بالشر ہے خدا نے فرمایا ہے جس نے خدا کا شرک کیا تو خدا کا شرک کیا۔ جنت اس پر حرام ہے اس کے بعد رحمتِ خدا سے مایوسی ہے جیسا کہ فرماتا ہے کافروں کے سوا کوئی رحمتِ خدا سے مایوس نہیں ہوتا۔ مگر کافر لوگ۔ اس کے بعد عذابِ خدا سے مایوسی ہے فرماتا ہے خدا کے عذاب سے بے خوف نہیں ہوتا مگر خسارہ پانے والے لوگ، اور ان کبار میں والدین کی نافرمانی ہے کیوں کہ خدا نے نافرمان کو جبار و شقی فرمایا ہے اور ناحق کسی کو قتل کرنا کیوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس کی جزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور زنِ مفیض پر تہمت زنا لگانا۔ خدا فرماتا ہے ایسے لوگوں پر دنیا و آخرت میں لعنت ہے اور ان کے لئے سخت عذاب ہے اور مالِ یتیم کا کھانا۔ خدا فرماتا ہے ایسے لوگ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں اور وہ عنقریب جہنم کی آگ بنائیں گے اور جہاد سے فرار خدا فرماتا ہے جو کوئی اس وقت پشت پھیرے گا سوئے گا اور جہنم کے لئے جیے زندہ وغیرہ کی درستی یا کسی گروہ میں شامل ہونے کے لئے، تو وہ غضبِ خدا میں آگیا اس کا ٹھکانہ جہنم میں ہے اور بُری جگہ ہے اور سود کھانا۔ خدا فرماتا ہے جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ اس طرح کھڑے ہوں گے جیسے کسی شیطان نے چھو کر لڑکھڑایا ہو اور جادو ہے خدا فرماتا ہے کہ انھوں نے جان لیا کہ انھوں نے ایسا سنا کیا جس سے کہ آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں اور زلت ہے۔ خدا فرماتا ہے اس گناہ کے کرنے والے کے لئے روز قیامت دو گنا عذاب ہے اور وہ اس میں ہمیشہ ذلت کے ساتھ رہے گا اور نقصان رساں جھوٹی قسم کھانا خدا فرماتا ہے وہ اللہ سے وعدہ خلافی کر کے اور جھوٹی قسمیں کھا کر تھوڑا سا فائدہ حاصل کرتے ہیں ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور عیانتِ سرِ قرآنِ فہیمت میں قبل تقسیم خدا فرماتا ہے وہی مال اس کے ساتھ قیامت میں لایا جائے گا اور مغرور نہ زکوٰۃ نہ دینا۔ خدا فرماتا ہے کہ ان کی پیشانیاں اور پہلو اور پشتیں اس مال سے داغی جائیں گی اور جھوٹی گواہی دینا اور سچی گواہی چھپانا۔

خدا فرماتا ہے جو اسے چھپائے گا تو اس کا دل گنہگار قرار پائے گا اور شراب کا پینا خدا نے اس سے اسی طرح منع کیا ہے جس طرح بت پرستی سے باہر نک نماز سے قصداً یا ہر اس شے کے ترک سے جسے اللہ نے فرض کیا ہے اور رسول اللہ نے فرمایا ہے جس نے عمدتاً نماز کو ترک کیا اللہ اور رسول کی ذمہ داری سے الگ ہو گیا اور وعدہ کا توڑنا قطع رحم کرنا۔ خدا فرماتا ہے ایسے لوگوں کے لئے لعنت ہے اور بُرا ٹھکانہ ہے۔

یہ سن کر عرب بن عبید وہاں منیوں کے ساتھ دو تار ہوا نکلا اور کہتا جاتا تھا۔ ہلاک ہوا وہ جس نے اپنی رات سے حکم لگایا اور آپ سے فضل و علم میں جھگڑا ہو گیا۔

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ مرآۃ العقول میں تحریر فرماتے ہیں کہ کبار کا لفظ صرف ایک دوسرے کا نسبت تو ضیح ہے۔ کے لحاظ سے ہے ورنہ ہر وہ فعل جس سے خدا و رسول نے روک لیا اس کا بجا لانا گناہ کبیرہ ہے بلکہ سزا کسی گناہ کو مغیرہ یا کبیرہ کہہ دیا جاتا ہے ورنہ حقیقت میں سب کبیرہ ہیں۔

دوسواکتا لیسواں باب

گناہوں کو حقیر سمجھنا

(باب) ۲۲۱

(استغفار الذنب)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ شاذَانَ ، جَمِيعًا ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ أَبِي اسْمَاءَ زَيْدٍ الشَّحَامِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : اتَّقُوا الْمُحَقَّرَاتِ مِنَ الذُّنُوبِ فَإِنَّهَا لَا تُغْفَرُ ، قُلْتُ : وَمَا الْمُحَقَّرَاتُ ؟ قَالَ : الرَّجُلُ يُذْنِبُ الذَّنْبَ فَيَقُولُ : طَوْبِي لِي لَوْلَمْ يَكُنْ لِي غَيْرُ ذَلِكَ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے گناہوں کے حقیر سمجھنے سے بچو کیونکہ وہ بخشنا نہ جائے گا۔ میں نے کہا حقیر سمجھنے سے کیا مراد ہے فرمایا ایک شخص گناہ کرے اور کہے بہتر ہوا۔ میرے لئے کہ اس کے علاوہ دوسرا نہ ہوا۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ : لَا تَسْتَكْبِرُوا كَثِيرَ الْخَيْرِ وَلَا تَسْتَقِلُّوا قَلِيلَ الذُّنُوبِ ، فَإِنَّ قَلِيلَ الذُّنُوبِ يَجْتَنِعُ حَتَّى يَكُونَ كَثِيرًا وَخَافُوا اللَّهَ فِي السِّرِّ حَتَّى يُعْطُوا مِنْ أَنْفُسِكُمْ النَّصَفَ .

۲۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ اپنی نیکیوں کو زیادہ نہ سمجھو اور اپنے گناہوں کو کم نہ جانو تھوڑے تھوڑے گناہ مل کر بہت ہو جاتے ہیں اور اللہ سے ڈرو پور شیدہ گناہ کرنے میں یعنی لوگوں کے خوف سے تو چھپ کر گناہ کرتے ہو اللہ سے نہیں ڈرتے

اس صورت میں انصاف کھو بیٹھو گے۔

۳ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْجَبَلِ ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ وَالْحَجَّالِ جَمِيعًا ، عَنْ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ زِيَادٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَزَلَ بِأَرْضٍ قَرَّعًا ، فَقَالَ لَا تَسْلُكُوا أَشْوَاحَ حَطَبٍ ، فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ نَحْنُ بِأَرْضٍ قَرَّعًا مَا بَيْنَهُمْ حَطَبٌ قَالَ : فَلْيَأْتِ كُلُّ إِنْسَانٍ بِمَا قَدَّرَ عَلَيْهِ ، فَبَاؤُوا بِهِ حَتَّى رَمَوْا بَيْنَ يَدَيْهِ ، بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : هَكَذَا تَبْتِغِ الدُّنُوبَ ، ثُمَّ قَالَ : إِيَّاكُمْ وَالْمُحَقَّرَاتِ مِنَ الدُّنُوبِ ، فَإِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ ظَالِيًا ، أَلَا وَإِنَّ ظَالِيَهَا يَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَرَهُمْ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُبِينٍ .

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ کا گذر ایک ایسی سرزمین پر سے ہوا جو درختوں سے خالی تھی آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا لکڑیاں جمع کرو۔ انھوں نے کہا حضور یہاں درخت نہیں ہیں فرمایا جس کو چاہی لکڑیاں ملیں لے آئے وہ لائے اور ایک جگہ ڈھیر لگا دیا اور فرمایا اسی طرح گناہ رفتہ رفتہ جمع ہوتے ہیں پھر فرمایا چھوٹے سے چھوٹے گناہ کو بھی حقیقتہً سمجھو کیوں کہ ہر گناہ کا بانہ برس کرنے والا ہے اور وہ لکھتا ہے ہر وہ عمل جو جس نے کیا ہے اور ہر وہ نشان جو جس نے چھوڑا ہے اور ہم نے ہر شے کا احصاء امام مبین میں کر دیا ہے۔

دوسویاں سوال باب

گناہوں پر اصرار

((باب)) ۲۴۲

«(الْإِصْرُ عَلَى الدُّنْيَا)»

إِمْدَادٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّهْشَبِيِّ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ الْقَنْدِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لِأَصْفِيرَةٍ مَعَ الْإِصْرَارِ ، وَلَا كَبِيرَةٍ مَعَ الْإِسْتِغْفَارِ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر چھوٹے سے چھوٹے گناہ کو ان بار بار کئے جلتے تو چھوٹا نہیں رہتا اور

اگر خدا سے قوی نہ ہو تو یہ کس قدر بڑا عذاب ہو جاتا ہے۔

۱۔ اَبُو عَلِيٍّ الْأَشْجَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَمِيرٍ ، عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَلَمْ يُشِرُُّوا عَلَيَّ مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ» قَالَ : الْإِصْرَارُ ثُمَّ إِنَّ يَدَيْكَ الذَّيْبَ فَارِ يَسْتَعِيرُ اللَّهُ وَلَا يَحْدِثُ نَفْسُهُ يَتَوَبُّ فَذَلِكَ الْإِصْرَارُ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے اس قول خدا کے متعلق۔ انھوں نے جو کیا تھا اس پر اصرار نہ کیا دراصل ایسا کہ وہ جانتے ہیں فرمایا اصرار کے معنی یہ ہیں کہ انسان گناہ کرے اور خدا سے استغفار نہ کرے اور توبہ کا ذکر بھی زبان پر نہ لائے اسی کا نام اصرار ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مَنصُورِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي بصيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ شَيْئًا مِنْ طَاعَتِهِ عَلَى الْإِصْرَارِ عَلَى شَيْءٍ مِنْ مَعَاصِيهِ .

۲۔ ابو بصیر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا۔ خدا اپنے اطاعت میں کوئی شے اس شخص سے قبول نہیں کرتا جو گناہوں میں کسی گناہ پر توبہ نہ کرے۔ اور اس کا انکار کرتا رہے۔

دوسو بیست و تالیسواں باب

کفر کے اصول اور ارکان

(باب ۲۴۳)

۵ (فِي أُصُولِ الْكُفْرِ وَآرْكَانِهِ) ۵

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَكْرِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي بصيرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : أُصُولُ الْكُفْرِ ثَلَاثَةٌ : الْبِرْزُ ، وَالْإِسْتِكْبَارُ ، وَالْحَسَدُ ، فَأَمَّا الْبِرْزُ فَإِنَّ آدَمَ عليه السلام حِينَ لَبِثَ مِنَ الشَّجَرَةِ ، سَمِعَهُ الْبِرْزُ عَلَى أَنْ أَكَلَ مِنْهَا وَأَمَّا الْإِسْتِكْبَارُ فَأَبْلِسُ حِينَ مَرَّ بِالسُّجُودِ لِآدَمَ عليه السلام قَائِلِي : وَأَمَّا الْحَسَدُ فَأَبْنَاءُ آدَمَ حِينَ قَتَلَ أَحَدَهُمَا سَاحِبُهُ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اصول کفر تین ہیں۔ برز، تکبر کرنا اور حسد کرنا، حرم ہی تو تھی جس نے شجرہ منورہ سے

آدم کو کھانے پر آمادہ کر دیا۔ حالانکہ خدا نے اس سے روکا تھا اور تکبر ہی تو تھا جس نے ابلیس کو سجدہ آدم سے روکا تھا اور حسد ہی تو تھا جس نے قابیل فرزند آدم کو اپنے بھائی ہابیل قتل پر آمادہ کیا۔

توضیح :- اصولی کفر سے مراد یہ ہے کہ بعض اوقات وہ سبب کفر بن جاتا ہے کفر کے بہت سے معنی ہیں ایک یہ کہ خدا کی ربوبیت سے انکار کیا جائے یا اس کی صفات میں دوسروں کو شریک کیا جائے اور بعض اوقات نافرمانی خدا اور رسول کو بھی کفر کہا جاتا ہے کبھی اس کا اطلاق کفرانِ نعمت الہی پر بھی ہوتا ہے اسی کی ایک کمتر صورت ترکِ اولیٰ ہے پس یہی حرص بعض اوقات ترکِ اولیٰ کی داعی بن جاتی ہے اور جب بڑھ جاتی ہے تو انسان گناہانِ صغیرہ و کبیرہ کا مرتکب ہونے لگتا ہے یہاں تک کہ وجود خدا سے انکار کر جاتا ہے یا کسی کو اس کا شریک بنا دیتا ہے پس آدم میں حرص کی وہ ہلکی سی صورت تھی جو ترکِ اولیٰ کا باعث ہوئی پھر ان کی اولاد میں اس کا زور بڑھتا ہی گیا یہاں تک کہ وہ مشرک اور لحد تک ہو گئے اسی لئے یہ کہنا صحیح ہے کہ وہ اصل کفر ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ، عَنِ التَّسْكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَرْكَانُ الْكُفْرِ أَرْبَعَةٌ: الرِّغْبَةُ وَالرَّهْبَةُ وَالسَّخَطُ وَالْفَضَبُ.

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ ارکان کفر چار ہیں۔ متاع دنیا کی طرف رغبت اور زوال متاع دنیا کا خوف اور امام برحق سے ناراض ہونا اور آخر ضلالت کی محبت میں ان پر غصہ کرنا۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ نَوْجِ بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ إِلَهْقَانٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: إِنْ أَوْلَى لِمَا عَصَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِوَيْتٍ: حُبُّ الدُّنْيَا، وَحُبُّ الرِّيَاسَةِ، وَحُبُّ الطَّعَامِ، وَحُبُّ النَّوْمِ، وَحُبُّ الرِّاحَةِ وَحُبُّ الشَّوْءِ.

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ خدا کی سب سے پہلے نافرمانی کرنے والی چھ چیزیں ہیں دنیا کی محبت، ریاست کی محبت، کھانے کی محبت، سونے کی محبت، راحت کی محبت، اور عورت کی محبت۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ خَنَمٍ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَبْغَضُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ فَقَالَ:

الْبِرِّ وَالْإِيمَانِ وَالْكَفَرِ
 قَالَ : ثُمَّ مَاذَا ؟ قَالَ : قَلْبَةُ الشَّرِّ حِمٌّ قَالَ : ثُمَّ مَاذَا ؟ قَالَ : الْأَمْرُ بِالْمَنْكَرِ
 وَالنَّهْيُ عَنِ الْمَعْرُوفِ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ بنی ختم میں سے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ خدا کے
 نزدیک کرنا سائل سب سے زیادہ بڑا ہے فرمایا شرک باللہ اس نے کہا اس کے بعد فرمایا قطع رحم اس نے پوچھا پھر فرمایا امر منکر
 لا حکم دینا اور نیک سے شیعہ کرنا۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ يَزِيدَ الشَّافِعِ
 قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : رَجُلٌ عَلَى هَذَا الْأَمْرِ إِنْ حَدَّثَ كَذَبَ ، وَإِنْ وَعَدَ أَخْلَفَ ، وَإِنْ
 أَتَيْنَا حَتَّى نَلْقَاهُ ، قَالَ : هِيَ أَدْنَى الْمَنَازِلِ مِنَ الْكُفْرِ وَلَيْسَ بِكَافِرٍ .

۵۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے پوچھا کہ ایک شخص شیعوں پر ہے لیکن جب کہتا ہے جھوٹ اور
 وعدہ کرتا ہے تو پورا نہیں کرتا اور دین بنایا جاتا ہے تو خیانت کرتا ہے اس کا درجہ کیلئے فرمایا یہ کفر کی ادنیٰ منزلت ہے ایسا
 شخص کافر نہیں ہے۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مِنْ عَلَامَاتِ الشَّقَاءِ جُمُودُ الْعَيْنِ وَقَسْوَةُ الْقَلْبِ وَشِدَّةُ الْحَرَمِ فِي مَلَبِ
 الدُّنْيَا وَالْأَصْرَارُ عَلَى الذَّنْبِ .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا شقاوت کی نشانیاں ہیں آنکھ کا خشک ہونا ایسے نہ رونا ،
 دل کا سخت ہونا ، طلب دنیا کی انتہائی حرص اور گناہ پر اصرار۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الثُّعْمَانِ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ
 عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : حَتَلَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّاسَ فَقَالَ : أَلَا خَيْرٌ كُمْ بِبِشْرَارِكُمْ ؟ قَالُوا :
 بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ ، قَالَ : الَّذِي يَمْنَعُ رِفْدَهُ وَيَضْرِبُ عَبْدَهُ وَيَتَزَوَّدُ وَحَدَهُ ، فَلْتَنُوا أَنَّ اللَّهَ لَمْ يَخْلُقْ
 خَلْقًا هَوَسَرَّ مِنْ هَذَا .

تَمَّ قَالَ : أَلَا خَيْرٌ كُمْ بِسَنِّ هَوَسَرٍّ مِنْ ذَلِكَ ؟ قَالُوا : بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ ، قَالَ : الَّذِي لَا يُرْجَى
 خَيْرُهُ وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهُ فَلْتَنُوا أَنَّ اللَّهَ لَمْ يَخْلُقْ خَلْقًا هَوَسَرَّ مِنْ هَذَا .

ثُمَّ قَالَ: أَلَا خَيْرٌ كُمْ بِمَنْ هُوَ شَرٌّ مِنْ ذَلِكَ؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَإِنَّ الْمُتَقَبِّحَ فِي اللِّغَامِ
الَّذِي إِذَا ذُكِرَ عِنْدَهُ الْمُؤْمِنُونَ لَعَنَهُمْ وَإِذَا ذُكِرُوا لَعَنُوهُ.

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تم میں بدترین
انسان کو کہنے کے لئے لوگوں نے کہا ضرور یا رسول اللہ ﷺ فرمایا جس شخص پر ایسی بات کہی جائے کہ اس کے اپنے غلام کو مارے اور تنہا کھائے لوگوں
نے سمجھا کہ خدا نے اس سے بدترین انسان پیدا ہی نہیں کیا۔ پھر فرمایا کیا میں اس سے بھی بدتر آدمی کو بتاؤں لوگوں نے کہا ضرور
فرمایا وہ شخص کفار اور لعن کرنے والا کہ جب مومن کا اس کے سامنے ذکر کیا جائے تو ان پر لعن کیسے اور جب اس کا ذکر لوگوں کے سامنے
ہو تو وہ اس پر لعن کریں۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ ، عَنْ
أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا : قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا وَإِنْ مَاتَ وَصَلَّى وَرَمَ أَنْهُ
مُسْلِمٌ : مَنْ إِذَا اتَّخَذَ خَانَ وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ ، إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فِي كِتَابِهِ :
«إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ» وَقَالَ : «أَنْ لَسْتُ أَفْعَلُ بِإِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ» وَفِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَأَذْكُرُ
فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولًا نَبِيًّا»

۸۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تین باتیں جس میں ہوں گی وہ منافق ہے چاہے روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور اپنے کو مسلمان
سمجھے۔ اول جرات میں خیانت کرے ، دوسرے وعدہ خلافی کرے ، تیسرے جب بولے کھوٹ ، اللہ نے اپنی کتاب میں فرمایا
ہے اللہ خائفوں کو دوست نہیں رکھتا اور فرمایا ہے اگر کافرین سے ہے تو اللہ کی اس پراخت اور فرمانا ہے اے رسول
کتاب میں ذکر واسمعیل کا جو اپنے وعدے کا سچا اور رسول نبی تھا۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا : قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَلَا خَيْرٌ كُمْ بِأَعْدٍ مِثِّي قَبِيًّا؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ ، قَالَ :
الْفَاجِسُ الْمُتَقَبِّحُ الْبَذِيءُ الْبَجَلُ الْمُخْتَالُ الْحَقُودُ الْحَسُودُ الْفَاسِي الْقَلْبُ الْبَعِيدُ مِنْ كُنْ حَبِيبٍ
يَرْجُو ، غَيْرُ الْمَأْمُونِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُشْكِي .

۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تم میں نہیں بتاؤں کہ مجھ سے اڑوے شباہت
سب سے زیادہ دور کون ہے لوگوں نے کہا ضرور یا رسول اللہ ﷺ فرمایا۔ گلیا را ، بے حیا ، بد زبان ، بخیل ، اتر کر چلنے والا
(یا حیلہ باز اگر یہ نفی محال ہے) کینہ توز ، رشک کرنے والا ، قس القلب ، ہر نیکی سے دور ، ہر شے میں شک و شبہ چاہنے والا

اس سے بے خوف ہو کر نیکی کی امید رکھنے والا۔

۱۰۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْعَبَّاسِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ، رَفَعَهُ إِلَى سَلْمَانَ قَالَ: إِذَا أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَلَاكَ عَبْدٍ نَزَعَ مِنْهُ الْحَيَاءَ، فَإِذَا نَزَعَ مِنْهُ الْحَيَاءَ لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا خَائِنًا مَخُونًا فَإِذَا كَانَ خَائِنًا مَخُونًا نَزَعَتْ مِنْهُ الْأَمَانَةُ، فَإِذَا نَزَعَتْ مِنْهُ الْأَمَانَةُ لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا فَقْطًا غَلِيظًا، فَإِذَا كَانَ فَقْطًا غَلِيظًا نَزَعَتْ مِنْهُ رِبْقَةُ الْأَيْمَانِ، فَإِذَا نَزَعَتْ مِنْهُ رِبْقَةُ الْأَيْمَانِ لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا شَيْطَانًا مَلْعُونًا.

۱۰۔ علی بن اسباط نے اس روایت کو سلمان رضی اللہ عنہ تک جو قریب بہ عصمت تھے پہنچا کر بیان کیا کہ جب اللہ کسی بندہ کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے جیسا کہ دور کر دیتا ہے اور جیسا نہیں رہتی تو خائن بن جاتا ہے اور لوگ اس پر بھروسہ نہیں کرتے اور جب ایسا بن جاتا ہے تو سچا ایمان نہیں رہتا اور صفتِ امانت باقی نہیں رہتی تو وہ ترش رو اور سخت دل بن جاتا ہے اور جب ایسا ہوتا ہے تو طوقِ ایمان اس کی گردن سے نکل جاتا ہے اور جب اس حالت کو پہنچ جاتا ہے تو وہ شیطان ملعون بن جاتا ہے۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ زَيْدٍ الْكَرْخِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثَلَاثُ مَلْعُونَاتٍ مَلْعُونٌ مَنْ قَعَلَهُنَّ: الْمُنْفِقُ طُ فِي ظِلِّ النَّزَالِ، وَالْمَانِعُ الْمَاءَ الْمُتَنَابِ، وَالشَّاذُّ الطَّرِيقَ الْمُعْرِبَةَ.

۱۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا تین باتوں کا ذکر کرنے والا ملعون ہے اول جو اس سایہ دار جگہ میں پانا نہ کرے جہاں مسافر آرام کرتے ہیں دوسرے پانی کے مشترک گھاٹ سے لوگوں کو پانی پینے سے روکے، تیسرے عام گزرگاہوں پر لوگوں کو چلنے سے روکے۔

۱۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْكَرْخِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثَلَاثُ مَلْعُونُونَ مِّنْ قَعَلَهُنَّ: الْمُنْفِقُ طُ فِي ظِلِّ النَّزَالِ، وَالْمَانِعُ الْمَاءَ الْمُتَنَابِ، وَالشَّاذُّ الطَّرِيقَ الْمَسْلُوكَ.

۱۲۔ ترجمہ وہی ہے جو حدیث سابق میں گزرا ہے۔

۱۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعًا، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ، عَنْ ابْنِ رِثَابٍ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْأَخْبَرُ كُمْ

۱۳۔ جابر انصاری سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کیا میں تمہیں بتاؤں کہ تمہارے سرداروں میں بدترین کون ہے۔ ہم نے کہا۔ ضرور یا رسول اللہ۔ فرمایا بدترین تم میں سے وہ ہے جو لوگوں پر بہشتان زیادہ بانٹے۔ گناہوں پر جبری چڑے، بے حیا بدگو، اکیلا کھانے والا، ہر مٹی کی بخشش سے لوگوں کو باز رکھے، اپنے غلام کو مارے اور اپنے یمان کا باغخیز بن جائے۔

۱۴۔ ذرا یا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ پانچ شخصوں پر میری کسی نعمت ہے اور ستائش اور ثواب انبیاء کی بھی، پہلا کتاب خدا میں بڑھانے والا، دوسرے میری سنت کو ترک کرنے والا، تیسرے قضا و قدر الہی کی جھگڑنے والا، چوتھے میری عورت کے حق کو اپنے اوپر حلال کرنے والا، پانچواں مالی نعمت میں بے حسن نگاہی کرنے والا۔

سپاء

(بَابُ التَّيَّاءِ) ۲۴۴

١ - عَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ لِعَبَادِ بْنِ كَثِيرٍ الْبَصْرِيِّ فِي الْمَسْجِدِ : وَبِكَ يَاعْبَادُ إِثَاكَ وَالرَّيَاءُ فَإِنَّهُ مَنْ عَمِلَ لِقَبْرِ اللَّهِ وَكَلَهُ اللَّهُ إِلَى مَنْ عَمِلَ لَهُ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے عباد بن کثیر بصری سے مسجد میں ایسے عباد دلانے کی ہر گز ہر اپنے کو رہا ہے ہر گز کہ جو عمل اللہ کی خوشنودی کے علاوہ کسی دوسرے کے لئے کیا جاتا ہے اللہ اس کا اجر اس کے سپرد کرتا ہے جس کے لئے یہ کیا گیا ہو۔

٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ ابْنِ قُسَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُثْمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ
فَالْ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : اجْعَلُوا أَمْرَكُمْ هَذَا لِلَّهِ وَلَا تَجْعَلُوهُ لِبَشَرٍ مِنْكُمْ وَلا لِشَيْءٍ مِنْكُمْ

مَا كَانَ لِلنَّاسِ فَلَا يَصْعَدُ إِلَى اللَّهِ.

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو امر نیک کر وہ اللہ کے لئے کرو، لوگوں کے خوش کرنے یا دکھانے کے لئے نہیں، جو کام رخصتے الہی کے لئے کیا جاتا ہے اس کا ثواب اللہ سے ہوتا ہے اور جو بندوں کے لئے کیا جاتا ہے وہ اللہ کی طرف نہیں جاتا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي الْمَقْرَأِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خَلِيفَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : كُلُّ رِيَاءٍ شِرْكٌ ، إِنَّهُ مِنْ عَمَلِ النَّاسِ كَانَ ثَوَابُهُ عَلَى النَّاسِ وَمَنْ عَمِلَ لِلَّهِ كَانَ ثَوَابُهُ عَلَى اللَّهِ .

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہر بیا شرک ہے جو کام بندوں کے لئے کیا جاتا ہے اس کا ثواب دینا بندوں سے متعلق ہوتا ہے اور جو اللہ کے لئے کیا جاتا ہے اس کا اجر اللہ دیتا ہے۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ جَزْأِجِ الْمَدَائِنِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «مَنْ كَانَ يَرْيَ لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا» قَالَ : الرَّجُلُ يُعْمَلُ شَيْئًا مِنَ الثَّوَابِ لَا يُطْلَبُ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ ، إِنَّمَا يُطْلَبُ تَرْكِيبُ النَّاسِ يَشْتَهِي أَنْ يُسْمِعَ بِهِ النَّاسَ ، فَهَذَا الَّذِي أَشْرَكَ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ ، ثُمَّ قَالَ : مَا مِنْ عَبْدٍ أَتَى خَيْرًا فَذَهَبَتْ الْإِيَّامُ أَبَدًا حَتَّى يُظْهِرَ اللَّهُ لَهُ خَيْرًا وَمَا مِنْ عَبْدٍ يُسِرُّ شَرًّا فَذَهَبَتْ الْإِيَّامُ أَبَدًا حَتَّى يُظْهِرَ اللَّهُ لَهُ شَرًّا .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس قول خدا کے متعلق ”جو کوئی اپنے رب سے ملنے کی امید رکھتا ہے اس کو چاہیے کہ عمل نیک کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ بنائے کہ جو کوئی ثواب کے لئے کام کر تلخے اور تقرب خدا کو ملحوظ نہیں رکھتا۔ بلکہ وہ لوگوں کی مرضی کا طالب ہو کہ چاہتے ہیں کہ لوگ اس کے عمل کا پورا چاہیں۔ تو یہ وہ شخص ہے جو اپنے رب کی عبادت میں دوسرے کو شریک بناتا ہے۔ پھر فرمایا جو کوئی پوشیدہ نیک کر تلخے کہ عرصہ نہیں گزرے گا کہ اللہ اس عمل کا نیک بدلہ دے گا اور جو بدی کو چھپا کر کرے گا کچھ عرصہ بعد خدا اس کے لئے بدلہ ظاہر کر دے گا۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُجَدِّ بْنِ عَرَفَةَ قَالَ : قَالَ لِي الرَّحْمَنُ صَلَّيْ وَسَلِّمْ وَبَرَكَ : يَا ابْنَ عَرَفَةَ : اَعْمَلُوا لِغَيْرِ رِيَاءٍ وَلَا سُمْعَةٍ ، فَإِنَّهُ مِنْ عَمَلِ الْغَيْرِ اللَّهُ وَكَلَهُ اللَّهُ إِلَى مَا عَمِلَ وَبَحَكَ مَا عَمِلَ أَحَدٌ عَمَلًا إِلَّا رَدَّاهُ اللَّهُ ، إِنْ خَيْرًا فَخَيْرٌ ، وَإِنْ شَرًّا فَشَرٌّ .

۵۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے محمد بن عوف سے فرمایا۔ جو عمل کر دے یا دوسرے کو کیوں کہ جو کام غیر خدا کے لئے

ہوگا تو اللہ اس کو اسی کے سپرد کر دے گا جس کے لئے وہ کیا گیا ہے ورنہ ہر شخص کوئی کام کر لے لے اللہ اس کا ویسا ہی بدلہ دیتا ہے اگر اچھا کام ہے تو اچھا بدلہ دے گا اور اگر برے تو بُرا۔

۶۔ عُمَدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: إِنِّي لَا تَمَشِي مَعَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام إِذْ تَلَا هَذِهِ آيَةَ دَبْلِ الْإِنْسَانِ عَلَى نَفْسِهِ بِصَبْرِهِ عليه السلام وَلَوْ أَلْقَى مَعَادِيرَهُ، يَا أَبَا حَفْصٍ مَا يَصْنَعُ الْإِنْسَانُ أَنْ يَتَقَرَّبَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِخِلَافِ مَا يَعْلَمُ اللَّهُ تَعَالَى، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: مَنْ أَسْرَسَ سِرِيرَةً رَدَّاهُ اللَّهُ رِذَاهَا، إِنْ خَيْرَ أَفْخِرَ وَإِنْ شَرَّ أَفْشَرَ.

۷۔ عمر بن زید سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کے ساتھ کھانا کھایا۔ حضرت نے یہ آیت تلاوت کی، انسان اپنے نفس سے خود واقف ہے اگرچہ وہ کیسے ہی غدر کرے۔ اے ابو حفص بخلات اس چیز کے جو علم الہی میں ہے انسان اللہ کا تقرب کیسے حاصل کرے گا رسول اللہ نے فرمایا ہے جو اپنی کسی حالت کو چھپاتا ہے اللہ اسے اپنی چادر رحمت میں ڈھانپتا ہے پھر وہ لوگوں پر ظاہر ہوتی ہے اگر اچھی ہے تو اچھی صورت میں بری ہے تو بری صورت میں۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ، عَنِ الشَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ الْمَلِكَ لَيَصْعَدُ بِعَمَلِ الْعَبْدِ مَبْتَهَجًا بِهِ فَإِذَا صَعِدَ بِحَسَنَاتِهِ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: اجْعَلُوا فِي سِجِّينَ إِنَّهُ لَيْسَ بِإِنْسَانِي أَرَادَ بِهَا.

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب فرشتہ کسی بندے کا عمل لے کر جس سے وہ خوش ہو اور جانتے پس جب وہ اس کی نیکیاں لے کر مقامِ رُتوبہ میں جاتا ہے تو خدا فرماتا ہے اے سبھین (دوزخ کا آخری طبقہ) میں ڈال دو کیوں کہ اس عمل سے اس نے میرے سوا میرے غیر کو خوش کرنے کا ارادہ کیا تھا۔

۸۔ وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ لِلْمُرَائِي: يَنْشَطُ إِذَا رَأَى النَّاسَ وَيَكْسَلُ إِذَا كَانَ وَحْدَهُ، وَيُحِبُّ أَنْ يُحَمَدَ فِي جَمِيعِ أُمُورِهِ.

۸۔ فرمایا حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے خود نمائی کے تین موقع ہیں اول یہ کہ اپنے عمل پر خوش ہو جب لوگ دیکھیں اور اپنے عمل میں سست پڑ جائے۔ جب تنہا ہو اور یہ کہ پسند کرے اس بات کو کہ تمام امور میں اس کی تعریف ہو۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَالِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَا خَيْرُ شَرِّكَ مِنْ أَشْرَكَ مَعِيَ غَيْرِي فِي عَمَلٍ

عَمِلَهُ لَمْ أَقْبَلَهُ إِلَّا مَا كَانَ لِي خَالِصاً .

۹۔ راوی کہتے ہیں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ اللہ تعالیٰ (حدیث قدسی میں) فرماتا ہے انسان اپنے عمل میں میرے سوا جس کو شریک کرتا ہے میں ان تمام شرکار سے بہتر ہوں میں اس کے عمل کو قبول نہ کروں گا جب تک وہ خالص میرے لئے نہ ہو۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَظْهَرَ لِلنَّاسِ مَا يُحِبُّ اللَّهُ وَبَارَزَ اللَّهَ بِمَا كَرِهَهُ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ مَأْقَتْ لَهُ .

۱۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جو شخص لوگوں پر اس عمل کو ظاہر کرتا ہے جسے اللہ دوست رکھتا ہے اور اللہ پر غلوت میں ظاہر کرتا ہے وہ چیز جسے وہ دوست نہیں رکھتا تو روز قیامت وہ اللہ کے سامنے اس طرح حاضر ہوگا کہ اللہ اس سے ناخوش ہوگا۔

۱۱۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ فَضْلِ أَبِي الْعَبَّاسِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا يَصْنَعُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَظْهَرَ حُسْناً وَيَسْتَرِ سَيِّئاً ، أَلَيْسَ يَرْجِعُ إِلَى نَفْسِهِ فَيَعْلَمُ أَنَّ ذَلِكَ لَيْسَ كَذَلِكَ وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «بَلِ الْإِنْسَانُ عَلَى نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ» إِنَّ السَّرِيرَةَ إِذَا صَحَّتْ قَوِيَّتِ الْعَلَانِيَةُ .

الحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَمْهُورٍ ، عَنْ قُصَّالَةَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام حُتِلَهُ .

۱۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تم میں سے ایک شخص نیکی کو ظاہر کرتا ہے اور بدی کو چھپاتا ہے کیا وہ اپنے نفس کی طرف رجوع کر کے یہ پتہ نہیں چلا تا کہ ایسا نہیں ہے جیسا وہ سمجھ رہا ہے خدا فرماتا ہے انسان اپنے نفس سے خبردار ہے جب نیت صحیح ہوتی ہے تو ظاہری حالت قوی ہوتی ہے۔

۱۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالْقَبْلِ مِنْ عَمَلِهِ أَظْهَرَ اللَّهُ لَهُ أَكْثَرَهُمَا أَرَادَ ، وَ مَنْ أَرَادَ النَّاسُ بِالْكَثِيرِ مِنْ عَمَلِهِ فِي تَعَبٍ مِنْ بَدَنِهِ وَسَهَرٍ مِنْ آيِلِهِ أَبِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا أَنْ يُقَلِّلَهُ فِي عَيْنٍ مِنْ سَمْعَةٍ .

۱۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی اپنے عمل قلیل سے خدا کو راضی کرنا چاہتا ہے خدا اس کو لوگوں کی نظروں میں زیاد

ظاہر کرتا ہے اور جو اپنے عمل کو لوگوں کے سامنے زیادہ ظاہر کرنا چاہتا ہے اور اپنے بدن کی تکان اور شب بیداری بیان کرتا ہے خدا اس کو لوگوں کی نظر میں کم ظاہر ہونے دیتا ہے۔

۱۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ ضَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بِشِيرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمَزَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَا مِنْ عَبْدٍ يُسِرُّ خَيْرًا إِلَّا لَمْ تَذْهَبِ إِلَّا يَأْمُ حَتَّى يُظْهِرَ اللَّهُ لَهُ خَيْرًا وَمِنْ عَبْدٍ يُسِرُّ شَرًّا إِلَّا لَمْ تَذْهَبِ إِلَّا يَأْمُ حَتَّى يُظْهِرَ اللَّهُ لَهُ شَرًّا .

۱۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی عمل نیک کر لے کہچہ دن نہیں گزارے کہ اللہ اس عمل خیر کو اس کے لئے ظاہر کر دیتا ہے اور جو عمل بد کر لے کہچہ دن نہیں گزارے کہ اللہ اس عمل شر کو اس کے لئے ظاہر کر دیتا ہے۔

۱۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ تَحْبُثُ فِيهِ سَرَائِرُهُمْ وَتَحْسُنُ فِيهِ عُلَانِيَتُهُمْ ، طَمَعًا فِي الدُّنْيَا ، لَا يُرِيدُونَ بِهِ مَا عِنْدَ رَبِّهِمْ ، يَكُونُ دِينُهُمْ دِيَارًا لَا يُحْسِلُ طَهُمُ خَوْفٌ ، يَعْمُسُهُمُ اللَّهُ بِعِقَابٍ ، فَيَدْعُوهُ دُعَاءَ الْغَرِيقِ فَلَا يَسْتَجِيبُ لَهُمْ .

۱۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا عنقریب ایک زمانہ آئے والا ہے کہ لوگوں کی بری نیکیاں پوشیدہ ہوں گی اور ان کے ظاہری اعمال جو بر طبع دنیا ہوں گے لوگوں پر ظاہر ہوں گے جن سے ان کا مقصد تقرب الہی نہ ہوگا بلکہ ان کی یہ دینداری دکھاوا ہوگی عذاب الہی کا خوف ان کے دلوں میں نہ ہوگا اس وقت وہ خدا کو اس طرح پکاریں گے جیسے ڈوبنے والا پکارتا ہے لیکن خدا ان کی دعا کو قبول نہیں کرے گا۔

۱۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : إِنِّي لَا تَعَشِي مَعَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام إِذْ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ : وَبَلِ الْإِنْسَانُ عَلَى نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ وَلَوْ أَلْقَى مَعَاذِيرَهُ يَا أَبَاحْفَصٍ مَا يَصْنَعُ الْإِنْسَانُ أَنْ يَعْتَدِلَ إِلَى النَّاسِ بِخِلَافِ مَا يَعْلَمُ اللَّهُ مِنْهُ ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ : مَنْ أَسْرَ سَرِيرَةً أَلْبَسَهُ اللَّهُ دَاءً هَائِلًا خَيْرًا فَخَيْرٌ وَإِنْ شَرَّ أَفْشَرُ .

۱۵۔ عمر دین یزید نے بیان کیا میں نے رات کا کھانا حضرت ابو عبد اللہ کے ساتھ کھایا۔ حضرت نے یہ آیت تلاوت کی۔ انسان اپنے نفس سے خوب واقف ہے چاہے کتنے ہی عذر کرے پھر فرمایا اے اباحفص جو کچھ اس کے عمل کے متعلق خدا جانتا ہے انسان اس کے خلاف لوگوں سے بیان کر لے کہچہ رسول اللہ نے فرمایا جو اپنی نیت کو چھپاتا ہے خدا اس پر پردہ ڈالتا ہے لیکن

اگر وہ نیک ہے تو نیک ظاہر ہو کر رہتی ہے اور اگر بد ہے تو بد۔

۱۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ أَنَّهُ قَالَ : الْإِبْقَاءُ عَلَى الْعَمَلِ أَشَدُّ مِنَ الْعَمَلِ ، قَالَ : وَمَا الْإِبْقَاءُ عَلَى الْعَمَلِ ؟ قَالَ : يَعْمَلُ الرَّجُلُ بِصَلَاةٍ وَيَتَّقُ نَفَقَةَ اللَّهِ وَحَدَّهُ لَا شَرِيكَ لَهُ فَكَتَبَ لَهُ سِرًّا ثُمَّ يَذْكُرُهَا فَتَمْحَى فَتُكْتَبُ لَهُ عَلَانِيَةً ، ثُمَّ يَذْكُرُهَا فَتَمْحَى وَتُكْتَبُ لَهُ رِيَاءً .

۱۶۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ عمل خیر پر باقی رہنا عمل سے زیادہ مشکل ہے کسی نے کہا عمل پر باقی رہنے سے کیا مراد ہے فرمایا ایک صلہ رحم کرتا ہے یا راہ خدا میں صرف خوشنودی خدا کے لئے خرچ کرتا ہے اس کے نام نیکی لکھی جاتی ہے پھر وہ لوگوں سے اس کا ذکر کرتا ہے پس دفتر الہی سے پوشیدہ نیکی کرنے کو ظاہری نیکی لکھا جاتا ہے جب وہ پھر لوگوں سے اس کا ذکر کرتا ہے تو اس ظاہری نیکی کو بھی محو کر کے ریا کاری لکھ دیا جاتا ہے۔

۱۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأُدْمَرِيِّ ، عَنْ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؑ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ : اخْشَوْا اللَّهَ خَشْيَةً لَيْسَتْ بِتَعَذُّبٍ ، وَاعْمَلُوا اللَّهَ فِي غَيْرِ رِيَاءٍ ، وَلَا سُمْعَةٍ ، فَإِنَّهُ مَنْ عَمِلَ لِغَيْرِ اللَّهِ وَكَلَّهُ اللَّهُ إِلَى عَمَلِهِ .

۱۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین نے فرمایا۔ اللہ سے ڈرو، بغیر سزا کے خوف کے اور بے ریا اور خود نمائی کے عمل کرو۔ کیونکہ جو کوئی غیر خدا کے لئے کوئی عمل کرتا ہے تو خدا اس کو اس کے عمل کی سزا دیتا ہے۔ یعنی اس کا عمل بے جزا رہتا ہے۔

۱۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ ذَرَّاجٍ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ الرَّجُلِ يَعْمَلُ الشَّيْءَ مِنَ الْخَيْرِ فَيَرَاهُ إِنْسَانٌ فَيُسِرُّهُ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ : لَا بَأْسَ ، مَا مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَهُوَ يَحِبُّ أَنْ يَظْهَرَ لَهُ فِي النَّاسِ الْخَيْرُ ، إِذَا لَمْ يَكُنْ صَنَعَ ذَلِكَ لِذَلِكَ .

۱۸۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جب ان سے پوچھا گیا اس شخص کے بارے میں جو کوئی عمل خیر کرے اور اس کو کوئی دیکھے تو وہ خوش ہو کہ اس کا کوئی مضائقہ نہیں کہ یہ انسان کی فطرت ہے کہ جب وہ نیکی کرتا ہے تو یہ بھی چاہتا ہے کہ لوگوں پر اس کا انہار ہو لیکن شرط یہ ہے کہ یہ خیال نہ نظر کہ وہ نیکی نہ کی گئی ہو کیوں کہ اس صورت میں ریا ہوگی خالص اللہ کے لئے نہ رہے گی۔

دوسو پینتالیسواں باب

طلب ریاست

۲۴۵ «(بَابُ)

«(طَلَبِ الرِّئَاسَةِ)

۱۔ عُمَدُ بْنُ یَحْنَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِیْسَى ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ؑ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا فَقَالَ : إِنَّهُ يُحِبُّ الرِّئَاسَةَ ، فَقَالَ : مَا ذِئْبَانِ ضَارِبَانِ فِي غَنَمٍ قَدْ تَفَرَّقَ رِعَاؤُهَا بِأَخَرٍ فِي دِينِ الْمُسْلِمِ مِنَ الرِّئَاسَةِ .

۱۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ مسلمانوں کے دین میں ہوس ریاست اس سے زیادہ خوفناک و مفر ہے جتنی درد شکاری بھیڑیوں کی موجودگی اس بکریوں کے گلے کے لئے جو اپنے چرواہے سے الگ ہو گیا ہو۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَنَاحٍ ، عَنْ أَجْبِدِ أَبِي عَامِرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؑ قَالَ : مَنْ طَلَبَ الرِّئَاسَةَ هَلَكَ .

۲۔ حضرت ابو حبیہ رحمہ اللہ علیہ السلام نے فرمایا جس نے ہوس ریاست و حکومت کی درد ہلاک ہو گیا۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغْبِرَةِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ؑ يَقُولُ : إِيَّاكُمْ وَهُؤُلَاءِ الرُّؤَسَاءِ الَّذِينَ يَتَرَأْسُونَ قَوَالَهُ مَا خَفَقَتِ النِّعَالُ خَلْفَ رَجُلٍ إِلَّا هَلَكَ وَ أَهْلَكَ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اپنے آپ کو ان رئیسوں سے بھاؤ جو ایک دوسرے پر سہقت لے جاتا جاتے ہیں۔ واللہ جو ان کے پیچھے چلا وہ خود بھی ہلاک ہوا اور دوسروں کو بھی اس نے ہلاک کیا۔

۴۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَرْبَعٍ وَ غَيْرِهِ رَفَعُوهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ؑ مَلْعُونٌ مَنْ تَرَأَسَ ، مَلْعُونٌ مَنْ هَمَّ بِهَا ، مَلْعُونٌ مَنْ حَدَّثَ بِهَا نَفْسَهُ .

۴۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ملعون ہے وہ کہنے پر ریاست باطلہ کی شمع بنے وہ جس نے اس کا ارادہ کیا۔ ملعون ہے وہ جس نے اپنے نفس سے اس کی بات چیت کی۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي عَقِيلَةَ السَّعْدِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا كُرَّامُ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثَّمَالِيِّ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِيَّاكَ وَالرِّئَاسَةَ وَإِيَّاكَ أَنْ تَعْلَأَ أَعْقَابَ الرِّجَالِ ، قَالَ : قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَمَا الرِّئَاسَةُ فَقَدْ عَرَفْتُهَا وَأَمَا أَنْ أَعْلَأَ أَعْقَابَ الرِّجَالِ فَمَا ثَلَاثًا مَعِيَ إِلَئِيهَا أَمَّا دِيْنُ الرِّجَالِ ؟ فَقَالَ لِي : لَيْسَ حَيْثُ تَذْهَبُ ، إِيَّاكَ أَنْ تَتَّبِعَ رَجُلًا دُونَ الْحُجَّةِ ، فَتُضَيِّقَ قَدَّ فِي كُلِّ مَا قَالَ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے گور ریاست سے بھاؤ اور لوگوں کے پیچھے چلنے سے بھاؤ۔ راوی کہتا ہے میں نے کہا ریاست باطلہ کو تو میں نے سمجھ لیا۔ لیکن لوگوں کے پیچھے نہ چلنے سے کیا مراد ہے؟ اس کے سوا ہمارے پاس چارہ کار نہیں کہیں کہ کسب معاش کے لئے حکمرانیت کرنا ضروری ہے فرمایا جو تہمتیں کیا گیا ایسا نہیں۔ مطلب یہ ہے کہ فرمایا جنت کے سوا دوسرے کو اپنا رہائش گاہ نہ کرو۔ ورنہ اس کی تعذیریں کرنا پڑیں گے اس طرح تمہارے لئے خطروں کا سامنا ہوگا اور اگر کوئی کہے تو حاکم باطل کے قول کی تفسیر یہ ہے اپنے گور بھاؤ۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ الشَّامِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ لِي : وَجْهَكَ يَا أَبَا الرَّبِيعِ لَا تَطْلُبَنَّ الرِّئَاسَةَ وَلَا تَكُنْ دِيْنًا وَلَا تَأْكُلْ بِمَا لِلنَّاسِ ، فَيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ وَلَا تَقْلُ فِيمَا مَا لَا تَعُولُ فِي أَنْفُسِنَا فَإِنَّكَ مَوْقُوفٌ وَمَسْئُوفٌ لَا مَخَالَءَ ، فَإِنْ كُنْتَ صَادِقًا صَدَقْنَاكَ وَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا كَذَبْنَاكَ .

۶۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اسے ربیعہ سے جو تھوڑا ریاست کو طلب نہ کر اور ظالم لوگوں کے پیچھے نہ چل اور ہمارے ذریعے سے لوگوں کا دل نہ کھا اور ہمارے بار سے ہمیں وہ باتیں بیان نہ کر جو ہم نہیں چاہتے یعنی ہمارے اوصاف میں غلو نہ کر (روز قیامت تجھے خدا کے سامنے کھڑا ہونا ہے پس اگر تو سچا ہے تو ہم تیری تعذیریں کریں گے اور اگر تھوٹا ہے تو ہم تیری تکذیب کریں گے۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْعَبَّاسِ ، عَنْ ابْنِ مِثْجَاجٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ أَرَادَ الرِّئَاسَةَ هَلَكَ .

۷۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے جس نے ریاست باطل کا ارادہ کیا وہ ہلاک ہوا۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْعَلَاءِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : أَمْرِي لَا أَعْرِفُ خِيَارَكُمْ مِنْ شِرَارِكُمْ ؟ بَلَى وَاللَّهِ وَإِنْ شِرَارَكُمْ مِنْ أَحَبِّ أَنْ يُوطَأَ عَقِبُهُ ، إِنَّهُ لَا بُدَّ مِنْ كَذِّ ابْنِ أَوْعَاجِ بْنِ الزَّأْنِ

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں تمہارے نیک و بد میں تمیز نہیں کرتا۔ خدا کی قسم میں جانتا ہوں تمہارے نیک و بد وہ ہیں جو چاہتے ہیں کہ لوگ ان کے نیچے چلیں یعنی خواران ریاست ہیں۔ ضرور ہے کہ ایسا شخص اپنے پیروں سے جھوٹ بولے گا یا سچ عاجز رائے ہے (دوسروں کے کہنے پر چلے گا۔)

دوسو چھیالیسواں باب

اعمال آخرت کے سہار دنیا کی گھات میں ہونا

(باب ۲۲۶)

(اِحْتِثَالِ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ يُونُسَ ، ابْنِ قُتَيْبَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : وَيَلُوكَ الَّذِينَ يَحْتَلُونَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ ، وَيَقْتُلُونَ الَّذِينَ يَقْتُلُونَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ؛ وَ وَيَلُوكَ الَّذِينَ يَسِيرُ الْمُؤْمِنُ فِيهِمْ بِالْبَقِيَّةِ ، أَبِي يَقْتَرُونَ أُمَّ عَلِيٍّ يَجْتَرُونَ ؛ فَبِي حَلَفْتُ لَا يَبْعَثُ اللَّهُ لَهُمْ فِتْنَةً تَرَاكُ الْحَلِيمُ مِنْهُمْ خَيْرَانِ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو لوگ دین کے حیلے سے دنیا کمانا چاہتے ہیں ان کے لئے ہلاکت ہو اور ان کے لئے بھی جو ایسے لوگوں کو قتل کرتے ہیں جو دوسروں کو انصاف کرنے کی ہدایت کرتے ہیں اور ان لوگوں کے لئے بھی جن میں رہ کر مومن تبقیہ کرے کیا لوگ مجھے دھوکہ دیتے ہیں۔ مجھ کو اپنی جرات دکھاتے ہیں میں نے قسم کھائی ہے کہ ان کو وہ سخت عذاب دوں گا کہ اہل عقل حیران ہو جائیں۔

دوسینتا یسواں باب

اس کے بارے میں جو عدل کی تعریف کرے اور اہل خلافت ہو

(باب) ۲۴۴

﴿مَنْ وَصَفَ عَدْلًا وَعَمِلَ بِغَيْرِهِ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَرْزِ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : [إِنْ] أَشَدَّ النَّاسِ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَصَفَ عَدْلًا ثُمَّ عَمِلَ بِغَيْرِهِ .
 ار فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے روز قیامت سب سے زیادہ حسرت میں وہ شخص ہوگا جو انصاف کی تعریف کرنے کے باوجود اس کے خلاف عمل کرے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عِمْرَانَ ، عَنْ قُتَيْبَةَ الْأَعَشِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : [إِنْ] أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَصَفَ عَدْلًا وَعَمِلَ بِغَيْرِهِ .
 ۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے روز قیامت سب سے زیادہ عذاب میں وہ ہر گز جو انصاف کی تعریف اور عمل اس کے خلاف کرے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : [إِنْ] مِنْ أَكْثَرِ النَّاسِ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَصَفَ عَدْلًا ثُمَّ خَالَفَهُ إِلَى غَيْرِهِ .
 ۳۔ ترجمہ اور ہر چکلے۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزَارٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي بصيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : قَالَ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فَكَبِّبُوا فِيهَا لَهُمُ وَالْعَاوُونَ» قَالَ : يَا أَبَا بصيرٍ هُمْ قَوْمٌ وَصَفُوا عَدْلًا بِالْإِسْنَةِ ثُمَّ خَالَفُوهُ إِلَى غَيْرِهِ .
 ۴۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد نے اس آیت کے متعلق ان باطل معبودوں اور ان کے پیروؤں کو اندھے منہ جہنم

میں ڈال دو۔ فرمایا اے ابوبکر یہ وہ لوگ ہیں جو عدل کی تعریف کرتے ہیں اور جب دوسرا کرتا ہے تو اس کی مخالفت کرتے ہیں۔

۵۔ عُمَدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ حَيْثَمَةَ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : أَبْلَغُ شَيْعَتَنَا أَنْتَ لَنْ يَنَالَ مَا عِنْدَ اللَّهِ إِلَّا بِعَمَلٍ وَأَبْلَغُ شَيْعَتَنَا أَنْ أَعْظَمَ النَّاسِ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَصَفَ عَدْلًا ثُمَّ يُخَالِفُهُ إِلَى غَيْرِهِ .

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہمارے شیعوں کو یہ پیغام پہنچا دو کہ کوئی اللہ سے اجر نہ پائے گا بغیر عمل کے اور یہ کہ روز قیامت سب سے زیادہ حسرت اسے ہوگی جس نے عدل کی تعریف کی اور جب دوسرے نے عمل کیا تو اس کی مخالفت کی۔

دوسواں تالیسواں باب لوگوں سے جھگڑا، خصومت اور لوگوں سے عداوت

(باب) ۲۴۸

۱۰ (الْعُرَآءُ وَالْخُصُومَةُ وَمُعَادَاةُ الرِّجَالِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدْقَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : إِذَا كُنْتُمْ وَالْمِرَاءَ وَالْخُصُومَةَ فَإِنَّهُمَا يُمَرِّضَانِ الْقُلُوبَ عَلَى الْإِخْوَانِ وَيَنْتَبِئُ عَلَيْهِمَا التِّفَاقُ .

۱۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا۔ اپنے کو جھگڑے اور خصومت سے بھاؤ یہ دونوں بھائیوں کے حق میں بیماری تلوں اور نفاق کو پیدا کرنے والے ہیں۔

۲۔ وَيَأْتَانِيهِ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ثَلَاثٌ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِهِنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ مِنْ آتِي بَابٍ شَاءَ : مَنْ حَسَنَ خُلُقَهُ ، وَحَسَنِيَّ اللَّهِ فِي الْمَغْشِيِّ وَالْمَحْضَرِّ ، وَتَرَكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُجْتَبَأً .

۲۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا۔ تین چیزوں کے ساتھ جو کوئی اللہ سے ملے گا وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے گا داخل ہو جائے گا اول جس کا خلق اچھا ہو، دوسرے جو لوگوں کی موجودگی اور عدم موجودگی دونوں حالتوں میں خدا سے ڈرے

تیسرے ارپہ حق پر ہو پھر بھی لوگوں سے جھگڑا نہ کرے۔

۳۔ وَیَا سَادُو قَالَ : مَنْ نَصَبَ اللَّهُ غَرَضًا لِلْخُصُومَاتِ أَوْثَاكَ أَنْ بَنَکْثِرَ الْإِنْتِقَالَ

۳۔ یہ سند ابی رسول اللہ نے فرمایا جو شخص جھگڑوں میں خدا کی جھوٹی قسم کھاتا ہے بہت جلد اس کا پھرم کھل جائیگا اور وہ اپنی قسم کے خلاف اظہار کر دیتا ہے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ الشَّذَّادِ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بِشِيرٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَا مَارِيْنَ حَلِيمًا وَلَا سَفِيهًا ، فَإِنَّ الْحَلِيمَ يَقْبَلُكَ وَالسَّفِيهَ يُؤْذِيكَ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے : حلیم سے جھگڑا کر دینا بدوقوف ہے۔ حلیم تم کو نفرت کی نگاہ سے دیکھے گا اور حق تم کو ستلنے پر تیار ہو جائے گا۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا كَادَ جِبْرِئِيلُ ﷺ يَأْتِيَنِي إِلَّا قَالَ : يَا مُحَمَّدُ اتَّقِ شَحْنَاءَ الرِّجَالِ وَعَدَاؤَهُمْ

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب جبرئیل میرے پاس آئے تھے سے کہا : اے محمد اپنے کو بچاؤ لوگوں کے بغض اور دشمنی سے۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ الْكِنْدِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ جِبْرِئِيلُ ﷺ لِلنَّبِيِّ ﷺ : إِنَّا نَاكَ وَمَلَأَ حَاةَ الرِّجَالِ .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ سے جبرئیل نے کہا : اپنے کو لوگوں کی خصومت سے بچاؤ۔

۷۔ عَنْهُ ، عَنْ عُمَانَ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَيَابَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّا نَاكُمْ وَالْمُشَارَةَ فَإِنَّهَا تُورِثُ الْمَعْرَةَ وَتُظْهِرُ الْمَعْرَةَ .

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اپنے کو شرائیکز گفتگو سے بچاؤ کہ وہ باعث گنہگاری اور پوشیدہ عیب کو ظاہر کرانے کا سبب بنتا ہے۔

۸۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ عَيْسَى، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْسَةَ الْعَادِي، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالْخُصُومَةَ، فَإِنَّهَا تَشْغُلُ الْقَلْبَ وَتُورِثُ النِّفَاقَ وَتَكْسِبُ الشَّقَائِنَ.

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے کو خصومت سے بچاؤ کہ اس سے قلب متفکر ہوتا ہے نفاق اور کینہ پیدا ہوتا ہے۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ غَمْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا كَادَ جِبْرِئِيلُ عليه السلام يَأْتِيَنِي إِلَّا قَالَ: يَا مُحَمَّدُ اسْقِ شَحَنَاءَ آلِ جَالٍ وَعَدَاؤَتَهُمْ.

۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جب میرے پاس آئے تو کہہ۔ اے محمد اپنے کو بچاؤ لوگوں کی خصومت اور عداوت سے۔

۱۰۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ عَيْسَى، عَنْ عَبْدِ بْنِ مَرْزَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَاسٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا أَتَانِي جِبْرِئِيلُ عليه السلام قَطُّ إِلَّا أَوْطَأَنِي فَأَخْرَجَنِي قَوْلِي: إِيَّاكَ وَمُشَادَّةَ النَّاسِ فَإِنَّهَا تَكْثُرُ الْعُدْوَةَ وَتَهْجُبُ بِالْمِرَّةِ.

۱۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب میرے پاس آئے تو مجھے نصیحت کی اور انہی بات یہ میری تھی کہ اپنے کو لوگوں کی خصومت سے بچاؤ (شر و گھبرات نہ کہیے) کیونکہ اس سے پرشیدہ عیب ظاہر ہوتے ہیں اور عورت جاتی رہتی ہے۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شاذَانَ، حَمِيْدًا، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ سَبِيحٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا عَمِدَ إِلَى جِبْرِئِيلَ عليه السلام فِي شَيْءٍ مَاعَمِدَ إِلَيَّ فِي مُعَادَاةِ آلِ جَالٍ.

۱۱۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جبرئیل نے سب سے بڑا عداوت سے لوگوں سے انہما عداوت کے متعلق لیا۔ یعنی منافقوں سے بھی یہ لطف و مدار بردار کیا جائے۔

۱۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، رَفَعَهُ، قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: مَنْ دَرَعَ الْعَدَاوَةَ حَصَلَ مَا يَنْدَرُ.

۱۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے عداوت کو بیا اس نے عداوت کو کاٹا۔

دوسواں سوال باب غضب

۲۴۹ (بابُ الْغَضَبِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الْغَضَبُ يُفْسِدُ الْإِيمَانَ كَمَا يُفْسِدُ الْخَلُّ الْعَسَلَ .

۱۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ غصہ ایمان کو اس طرح خراب کر دیتا ہے جیسے سرکہ شہد کو۔

۲۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَقَبَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مَيْسَرٍ قَالَ : ذَكَرَ الْغَضَبُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ : إِنَّ الرَّجُلَ لَيَغْضَبُ فَمَا يَرْضَى أَبَدًا حَتَّى يَدْخُلَ النَّارَ ، فَأَيُّ مَارَ جُلَّ غَضَبٍ عَلَى قَوْمٍ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ مِنْ قَوِيهِ ذَلِكَ ، فَإِنَّهُ سَيَذْهَبُ عَنْهُ رِجْزُ الشَّيْطَانِ ، وَأَيُّ مَارَ جُلَّ غَضَبٍ عَلَى ذِي رِجْمٍ فَلْيَنْزِلْ مِنْهُ فَلْيَمْسَهُ ، فَإِنَّ الرَّجْمَ إِذَا مَسَّتْ سَكَنَتْ .

۲۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے سامنے غصہ کا ذکر کیا گیا فرمایا جو شخص غصہ زیادہ کر لے وہ اس کا مادی ہو جاتا ہے پھر بات بات پر غصہ کر کے وہ اپنے کو مستحق جہنم بنا چھوڑتا ہے جس کی کو لوگوں پر غصہ کرے تو اس کو چاہیے کہ اگر کھڑا ہو تو بیٹھ جائے۔ ایسا کرنے سے دوسرے شیطان اس سے دور ہو جائے گا اور جس کو اپنے قرابت دار پر غصہ کرے تو اس کو چاہیے کہ اس سے ہاتھ ملائے کیونکہ جب رشتہ دار کا جسم رشتہ دار سے ملتا ہے تو غصہ ساکت ہو جاتا ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَرْقَدٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : الْغَضَبُ مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے غصہ ہر برائی کا کھلی ہے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي عليه السلام يَقُولُ : أُنِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : رَجُلٌ

بَدَوِي فَقَالَ: إِنِّي أَشْكُرُ الْبَادِيَةَ فَمِلْمَنِي جَوَامِعَ الْكَلَامِ، فَقَالَ: أَمَرَكَ أَنْ لَا تَغْتَضِبَ، فَأَعَادَ عَلَيْهِ الْأَعْرَابِيُّ الْمَسْأَلَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حَتَّى رَجَعَ الرَّجُلُ إِلَى نَفْسِهِ، فَقَالَ: لَا أَشْأَلُ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَ هَذَا، مَا أَمَرَ بَنِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا بِالْخَيْرِ. قَالَ: وَكَانَ أَبِي يَقُولُ: أَيُّ شَيْءٍ أَشَدُّ مِنَ الْغَضَبِ، إِنَّ الرَّجُلَ لَيَغْضَبُ فَيَقْتُلُ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ وَيَقْذِفُ الْمُحْصَنَةَ.

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ میں نے اپنے باپ سے سنا کہ رسول اللہ کے پاس ایک بدو عرب آیا اور کہنے لگا میں ایک مرد و محرابین ہوں۔ مجھے ایسی نصیحت کیجئے جو بہت سی نصیحتوں پر حاوی ہو میں تجھے حکم دیتا ہوں کہ غصہ نہ کرنا۔ اعرابی نے اپنا یہ سوال تین بار دہرایا حضرت نے وہی جواب دیا۔ اب اعرابی نے اپنے دل میں غور کیا اور کہنے لگا اس کے بعد اب میں رسول اللہ سے کوئی سوال نہ کروں گا کیونکہ حضرت نے مجھے امریک کا حکم دیا ہے اور امام علیہ السلام نے فرمایا میرے پدر بزرگوار نے فرمایا ہے غصہ سے زیادہ سخت کوئی چیز نہیں جو غصہ و روتلے وہ ایسے شخص کو قتل کر دیتا ہے جس کا قتل کرنا حرام ہو اور وہ زن عقیقہ پر تہمت لگاتا ہے

۵۔ عَنْهُ، عَنْ ابْنِ قُضَّالٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُثْمَانَ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ: عَلِمْنِي عِظَةً أَتَعِظُ بِهَا، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَا رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِمْنِي عِظَةً أَتَعِظُ بِهَا، فَقَالَ لَهُ: انْطَلِقْ وَلَا تَغْضَبْ، ثُمَّ أَعَادَ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ: انْطَلِقْ وَلَا تَغْضَبْ. ثَلَاثَ مَرَّاتٍ..

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت عبد اللہ علیہ السلام سے کہا مجھے کچھ نصیحت فرمائیے تاکہ میں اس پر کاربند ہوں فرمایا جا اور غصہ نہ کر، راوی نے پھر وہی سوال کیا۔ حضرت نے تین بار پھر ہی جواب فرمایا جا اور غصہ نہ کر۔

۶۔ عَنْهُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ سَمْعَانَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ كَفَّ غَضَبَهُ سَتَرَ اللَّهُ عَوْرَتَهُ.

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی اپنے غصہ کو روکے گا تو اللہ اس کی شرگاہ کی پردہ پوشی کرے گا

۷۔ عَنْهُ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ حَبِيبِ السَّجِسْتَانِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ: مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَةِ فِيمَا نَاجَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مُوسَى ﷺ: يَا مُوسَى أَمْسِكْ غَضَبَكَ عَمَّنْ مَلَكَتْكَ عَلَيْهِ أَكُفَّ عَنْكَ غَضَبِي.

۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ توریت میں ہے کہ خدا نے وقت مناجات موسیٰ سے کہا۔ اے موسیٰ اپنے غصہ کو روکو

اس شخص سے جس پر اللہ نے تم کو قدرت دی ہے تاکہ میں تم سے اپنا غصہ روکوں۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى بَعْضِ أَنْبِيَائِهِ : يَا ابْنَ آدَمَ اذْكُرْنِي فِي عَصِيكَ اذْكُرْكَ فِي غَضَبِي لَا أَمَحَقَّكَ فِيمَنْ أَمَحَقُّ وَأَرْضَ بِي مُنْتَصِراً فَإِنَّ انْتِصَارِي لَكَ خَيْرٌ مِنْ انْتِصَارِكَ لِنَفْسِكَ .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے کسی نبی پر وحی کی کہ اے ابن آدم تو اپنے غصہ کے وقت مجھے یاد کر میرے اپنے غصہ کے وقت تجھے یاد رکھوں گا اور میری یاد بخونہ کروں گا اور میرے انتقام پر راضی ہو کیوں کہ میرا انتقام تیرے انتقام سے بہتر ہوگا۔

۹۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام مِنْهُ ، وَ زَادَ فِيهِ وَإِذَا ظَلَمْتَ بِمَظْلَمَةٍ فَارْضَ بِانْتِصَارِي لَكَ فَإِنَّ انْتِصَارِي لَكَ خَيْرٌ مِنْ انْتِصَارِكَ لِنَفْسِكَ .

۹۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے بھی ایسا ہی فرمایا ہے اتنا اور زیادہ ہے جب تیرے اوپر کوئی ظلم ہو تو میرے انتقام پر راضی ہو جا کیوں کہ میرا انتقام تیرے انتقام سے بہتر ہوگا۔

۱۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ فِي التَّوْرَةِ مَكْتُوباً : يَا ابْنَ آدَمَ اذْكُرْنِي حِينَ تَغْضَبُ اذْكُرْكَ عِنْدَ غَضَبِي ، فَلَا أَمَحَقَّكَ فِيمَنْ أَمَحَقُّ ، وَإِذَا ظَلَمْتَ بِمَظْلَمَةٍ فَارْضَ بِانْتِصَارِي لَكَ ، فَإِنَّ انْتِصَارِي لَكَ خَيْرٌ مِنْ انْتِصَارِكَ لِنَفْسِكَ .

۱۰۔ راوی کہتے ہیں، نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے سنا کہ توریت میں لکھا ہے اے ابن آدم غصہ کے وقت تو مجھے یاد رکھ کہ میں اپنے غصہ کے وقت تجھے یاد رکھوں گا اور جب غصہ والوں کو نظر انداز کروں گا تو تیرے ساتھ ایسا نہ کروں گا۔ جب تجھ پر ظلم کیا جائے تو میرے انتقام پر راضی ہو جا کیوں کہ میرا انتقام بہ نسبت تیرے انتقام کے زیادہ بہتر ہوگا۔

۱۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ جَمِيعاً ، عَنْ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِدٍ ، عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ حُنَيْسٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ :

قَالَ دَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ : يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمَنِي . قَالَ : أَذْهَبَ وَلَا تَغْضَبَ ، فَقَالَ الرَّجُلُ : قَدَا كُتِمْتُ بِذَلِكَ ، فَمَضَى إِلَى أَهْلِهِ فَإِذَا بَيْنَ قَوْمِهِ حَرْبٌ قَدْ قَامُوا صُفُوفًا وَلِيسُوا السِّلَاحَ ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ لَيْسَ سِلَاحُهُ ثُمَّ قَامَ مَعَهُمْ ، ثُمَّ ذَكَرَ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ : « لَا تَغْضَبَ » فَرَمَى السِّلَاحَ ، ثُمَّ جَاءَ يَمْشِي إِلَى الْقَوْمِ الَّذِينَ هُمْ عَدُوُّ قَوْمِهِ ، فَقَالَ : يَا هَؤُلَاءِ مَا كَانَتْ لَكُمْ مِنْ جِرَاحَةٍ أَوْ قَتْلٍ أَوْ ضَرْبٍ لَيْسَ فِيهِ أَثَرُ فَعَلَيْ فِي مَالِي أَنَا وَفِيكُمْ هُوَ فَقَالَ الْقَوْمُ : قَمَا كَانَ فَهَوَلَكُمْ ، نَحْنُ أَوْلَى بِذَلِكَ مِنْكُمْ ، قَالَ : فَاصْطَلَحَ الْقَوْمُ وَذَهَبَ الْغَضَبُ .

۱۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ایک شخص رسول اللہ سے کہنے لگا مجھے کچھ تعلیم دیجئے۔ فرمایا جاؤ اور غصہ نہ کرو اس نے کہا میرے لئے آپ کا یہ حکم کافی ہے اس کے بعد وہ اپنے گھر چلا گیا۔ وہاں معلوم ہوا کہ اس کی قوم آمادہ جنگ ہے صف بندی ہو چکی ہے اور لوگوں نے ہتھیار بدن پر سج لئے ہیں یہ حال دیکھ کر اس نے بھی اپنے بدن پر ہتھیار سجے اور ان کے ساتھ لڑنے پر آمادہ ہوا تب اس کو رسول اللہ کا قول یاد آیا۔ غصہ نہ کرنا۔ فوراً اپنے بدن کے ہتھیار کھول ڈالے اور ان لوگوں کے پاس آیا جن سے دشمنی تھی اور ان سے کہا۔ لوگو اگر تم میں سے کسی کو زخم لگا ہے یا کوئی قتل ہوا ہے یا چوٹ کھائی ہے جن کا اب اثر نہ ہو تو میں اپنے مال سے دیت دینے کے لئے تیار ہوں میری قوم سے اس کا تعلق نہ ہو گا میں خود یہ وعدہ وفا کروں گا انھوں نے کہا جو تم کہہ رہے ہو یہ تمہارے ہی پاس رہے ہم تم سے زیادہ یہ جو ان مردی دکھانے کے اہل ہیں۔ پس اس کے بعد ان میں صلح ہو گئی اور غصہ دور ہو گیا۔

۱۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا . عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعًا ، عَنْ ابْنِ مَجْذُوبٍ ، عَنْ ابْنِ رِثَابٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثَّمَالِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ : إِنَّ هَذَا الْغَضَبَ جَمْرَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ تَوْقَدُ فِي قَلْبِ ابْنِ آدَمَ وَإِنْ أَحَدُكُمْ إِذَا غَضِبَ اخْمَرَتْ عَيْنَاهُ وَانْتَفَخَتْ أَوْدَاجُهُ وَدَخَلَ الشَّيْطَانُ فِيهِ ، فَإِذَا خَافَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ مِنْ نَفْسِهِ فَلْيَلْزِمِ الْأَرْضَ فَإِنَّ رِجْزَ الشَّيْطَانِ لَيَنْهَبُ عَنْهُ عِنْدَ ذَلِكَ .

۱۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ یہ غصہ و غضب ایک شیطانی شرارہ ہے جو آدمی کے قلب میں آگ بھڑکاتا ہے جب تم میں سے کوئی غصہ ہوتا ہے تو اس کی آنکھیں سُرخ ہو جاتی ہیں اور گردن کی رگیں پھول جاتی ہیں اور شیطانی وسوسے انسان کے اندر داخل ہو جاتے ہیں پس جو تم میں ان شیطانی وسوسوں سے ڈرتا ہے اس کو چاہئے کہ زمین گیر ہو جائے یعنی اگر کھڑا ہے تو بیٹھ جائے اور بیٹھا ہے تو لیٹ جائے اس صورت میں دوسرا شیطانی اس سے دور ہو جائیگا۔

۱۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ؑ : الْغَضَبُ مَمْحَقَةٌ لِقَلْبِ الْحَكِيمِ ، وَقَالَ : مَنْ لَمْ يَمْلِكْ غَضَبَهُ لَمْ يَمْلِكْ عَقْلَهُ .

۱۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے غصہ ایک عقلمند کے قلب سے بہت سی صلاحیتوں کو مٹا دیتا ہے جو اپنے غصہ پر قابو نہیں رکھتا وہ اپنی عقل پر قابو نہیں رکھتا۔

۱۴۔ الْحُسَيْنُ بْنُ نُجَيْدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ نَجْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ غَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ كَفَّتْ نَفْسُهُ عَنْ أَغْرَاضِ النَّاسِ أَقَالَ اللَّهُ نَفْسَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ كَفَّتْ غَضَبُهُ عَنِ النَّاسِ كَفَّتْ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَنْهُ عَذَابَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۱۴۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص لوگوں کی ناموس کی حفاظت نہ کرنے سے اپنے نفس کو نہیں روکتا۔ خدا روز قیامت اس کے عیوب شمار کریگا اور جو لوگوں سے اپنے غصے کو روکے رہتا ہے خدا روز قیامت اس پر عذاب نہیں کرے گا۔

۱۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَنْ كَفَّتْ غَضَبُهُ عَنِ النَّاسِ كَفَّتْ اللَّهُ عَنْهُ عَذَابَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۱۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو اپنے غصہ و غضب کو لوگوں سے روکتا ہے روز قیامت اللہ تعالیٰ اس پر عذاب نہیں کرتا۔

دوسو پچاسواں باب

حسد

(بَابُ الْحَسَدِ) ۲۵۰

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : إِنَّ الرِّجْلَ لَيَأْتِي بِأَيِّ بَادِرَةٍ فَيَكْتُمُ وَإِنَّ الْحَسَدَ لَيَأْكُلُ الْإِيمَانَ كَمَا يَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ .

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو گناہ کہ جلدی میں رہی فکر نہ طور پر ہو جاتا ہے اللہ اس کو بخش دیتا ہے اور حسد ایمان کو اس طرح کھا کر خاک کر دیتا ہے جیسے آگ سوکھی لکڑی کو جلا کر راکھ بنا دیتی ہے۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، وَالْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الصَّرْبِيِّ سُوَيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ جَزْأَجِ الْمَدَائِنِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ كُلَّ الْإِيمَانِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے حسد ایمان کو اسی طرح کھاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ ابْنِ مَجْجُوبٍ ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِيقِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : اتَّقُوا اللَّهَ وَلَا يَحْسِدَنَّ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ، إِنَّ عَيْسَى بْنُ مَرْيَمَ كَانَ مِنْ شَرِّ رِيعِهِ السَّيِّئِ فِي الْبِلَادِ ، فَخَرَجَ فِي بَعْضِ سَيِّحِهِ وَمَعَهُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ قَصِيرٌ وَكَانَ كَثِيرَ اللَّزْمِ لِعَيْسَى عليه السلام ، فَلَمَّا أَتَاهُمَا عَيْسَى إِلَى الْبَحْرِ قَالَ : بِسْمِ اللَّهِ بِصِيحَةٍ يَقْبِضُ مِنْهُ فَمَشَى عَلَى طَهْرِ الْمَاءِ فَقَالَ الرَّجُلُ الْقَصِيرُ حَبِيبَ نَظَرٍ إِلَى عَيْسَى عليه السلام جَارَهُ : بِسْمِ اللَّهِ ، بِصِيحَةٍ يَقْبِضُ مِنْهُ فَمَشَى عَلَى الْمَاءِ وَلَحِقَ بِعَيْسَى عليه السلام ، فَدَخَلَهُ الْعُجْبُ بِتَقْسِدٍ . فَقَالَ : هَذَا عَيْسَى رُوحُ اللَّهِ يَمْشِي عَلَى الْمَاءِ وَأَنَا أَمْشِي عَلَى الْمَاءِ ، فَمَا فَضْلُهُ عَلَيَّ ؟ قَالَ : قَرَمَسَ فِي الْمَاءِ فَاسْتَغَاثَ بِعَيْسَى فَتَنَادَاهُ مِنَ الْمَاءِ فَأَخْرَجَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ : مَا قُلْتَ يَا قَصِيرُ ؟ قَالَ : قُلْتُ : هَذَا رُوحُ اللَّهِ يَمْشِي عَلَى الْمَاءِ وَأَنَا أَمْشِي عَلَى الْمَاءِ فَدَخَلَنِي مِنْ ذَلِكَ عُجْبٌ ، فَقَالَ لَهُ عَيْسَى : لَقَدْ وَضَعْتَ نَفْسَكَ فِي غَيْرِ الْمَوْضِعِ الَّذِي وَضَعَكَ اللَّهُ فِيهِ فَمَمَّنَكَ اللَّهُ عَلَى مَا قُلْتَ فَتَبَّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِمَّا قُلْتَ ، قَالَ : فَتَابَ الرَّجُلُ وَعَادَ إِلَى مَرَاتِبَتِهِ النَّبِيِّ وَضَعَهُ اللَّهُ فِيهَا ، فَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا يَحْسِدَنَّ بَعْضُكُمْ بَعْضًا .

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ اللہ سے ڈرو اور ایک دوسرے پر حسد نہ کرو۔ عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں شہروں کی سیر کرتا تھا ایک بار وہ سیر کے لئے چلے تو ان کے اصحاب میں سے ایک کوتاہ قد ان کے ساتھ چلا یہ اکثر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ رہا کرتا تھا۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دریا کے کنارے پہنچے تو خدا کی ذات پر پورا یقین رکھتے ہوئے ہم اللہ پر ہی اور پانی پر چلنے لگے۔ مرد کوتاہ قد نے جب یہ دیکھا تو اس نے بھی پورے یقین کے ساتھ بسم اللہ پڑھی اور پانی پر چل کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے جا ملا۔ اب اس کے دل میں غرور نے جگہ پائی۔ کہنے لگا جس طرح حضرت عیسیٰ روح اللہ پانی پر چلتے ہیں میں بھی چلتا ہوں۔ لہذا ان کو تجھ پر کیا فضیلت، یہ خیال آتے ہی وہ پانی میں بیٹھنے لگا۔ پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فریاد کی آپ نے اس کو پانی سے نکالا اور فرمایا تو نے کیا کہا۔ اس نے کہا میں نے دل میں کہا جس طرح عیسیٰ پانی پر چلتے ہیں میں بھی چلتا ہوں اس طرح غرور میرے اندر داخل ہوا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ تو نے اپنے دل میں وہ سوچا جس کا تواب نہیں۔ اس لئے خدا تجھ سے ناخوش ہوا۔ اب تو اللہ سے توبہ کر، چنانچہ اس نے توبہ کی خدا نے اس کی توبہ قبول کر کے پھر وہی مرتبہ دے دیا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا اللہ سے ڈرو اور ایک دوسرے پر حسد نہ کرو۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : كَادَ الْقُرْآنُ يَكُونُ كُفْرًا وَكَادَ الْحَسَدُ أَنْ يَغْلِبَ الْقَدْرَ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے رسول اللہ نے فرمایا: قریب ہے کہ کفر ہو جائے۔ وجوہ اختیار خدا اور بندوں دونوں کی طرف ہو اور قریب ہے کہ حسد قضا و قدر کو قوی کرے یعنی محسود کی نعمت زیادہ ہو۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : آفَةُ الدِّينِ الْحَسَدُ وَالْعُجْبُ وَالْفَخْرُ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دین کے لئے آفت حسد ہے غور ہے اور فخر ہے۔

۶۔ يُونُسُ ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِصِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمُوسَى بْنِ عِمْرَانَ عليه السلام : يَا ابْنَ عِمْرَانَ لَا تَحْسِدَنَّ النَّاسَ عَلَى مَا آتَيْتَهُمْ مِنْ فَضْلِي وَلَا تَمْدَنَّ عَيْنَكَ إِلَى ذَلِكَ وَلَا تَتَّبِعْهُ نَفْسَكَ ، فَإِنَّ الْحَايِدَ سَاحِطٌ لِنِعْمِي ، صَادٌ لِقَسَمِي الَّذِي قَسَمْتُ بَيْنَ عِبَادِي وَمَنْ يَكْ كَذَلِكَ فَلَسْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ مِنِّي .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ خدا نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا اے فرزند عمران میں نے اپنے فضل سے جو کچھ لوگوں کو دیا ہے اس پر حسد نہ کرو اس کی طرف اپنی نگاہیں نہ اٹھاؤ اور اپنے نفس کو تکلیف میں نہ ڈالو۔ کیوں کہ حاسد میسر ہی نعمت پر غمہ کرنے والا ہے اور روکنے والا ہے اس تقیم کو جو میں نے اپنے بندوں میں کی ہے ایسا شخص نہ مجھ سے ہے اور نہ میں اس سے۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْمُنْقَرِيِّ ، عَنْ فَصِيلِ بْنِ عِيَاضٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَغِيظُ وَلَا يَحْسِدُ وَالْمُنَافِقُ يَحْسِدُ وَلَا يَغِيظُ .

۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مومن غیظ کرتا ہے حسد نہیں کرتا اور منافق حسد کرتا ہے غیظ نہیں کرتا (غیظ یہ ہے کہ دوسرے کی نعمت دیکھ کر خدا سے دعا کرے کہ جس طرح اسے دی ہے مجھ بھی دے اور حسد یہ ہے کہ دوسرے کی نعمت کا زوال چاہے۔)

دوسواکیاون وال باب

عَصِيَّةٌ

(بَابُ الْعَصِيَّةِ) ۲۵۱

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ التَّمَانِ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَارِثٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ تَعَصَّبَ أَوْ تَعَصَّبَ لَهُ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِيمَانِ مِنْ عُنُقِهِ.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے تعصب (بے جا طرفداری) یا اس کی وجہ سے تعصب کیا گیا تو ایمان کی رسی اس کی گردن سے نکل گئی۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، وَدُرُسْتُ بْنُ أَبِي مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ تَعَصَّبَ أَوْ تَعَصَّبَ لَهُ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَ الْإِيمَانِ مِنْ عُنُقِهِ.

۲۔ ترجمہ اوپر گزرا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ حَبَّةٌ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ عَصِيَّةٍ بَعَثَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ أَغْرَابِ الْأَجَاهِلِيَّةِ.

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ جس شخص کے دل میں ایک دانہ کے برابر بھی تعصب ہو گا خدا اسے جاہل غریبوں کے ساتھ محسور کرے گا۔

۴۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ خُضَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ تَعَصَّبَ عَصَبَهُ اللَّهُ بِعَصَابَةٍ مِنْ نَارٍ.

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ کسی کی بے جا طرفداری کر کے اسے بڑھانا چاہتا ہے تو اللہ اس طرفداری کی سزا میں جہنم رسید کرتا ہے۔

۵ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي نَعْبٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ غَامِرِ بْنِ السَّمِطِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ حِمِيَّةٌ غَيْرَ حِمِيَّةِ حَمْرَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ - وَذَلِكَ حِينَ أَسْلَمَ - غَضَبًا لِلنَّبِيِّ ﷺ فِي حَدِيثِ السَّلَاةِ الَّتِي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ.

۵ - فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہما السلام نے کہ تعصب نے کسی کو داخل جنت نہیں کیا مگر اس طرف داری نے جس کا ظہور حمزہ بن عبدالمطلب سے حمایت نبی میں ہوا جبکہ حمزہ نے اسلام قبول کیا اور یہ طرفداری اس وقت عمل میں آئی جب مسجد الحرام میں آنحضرت پر کافروں نے وقت نماز آپ پر اوجھڑی پھینکی تھی۔

۶ - عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ فَضَالَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانُوا يَخْشَوْنَ أَنْ إِبْلِيسَ مِنْهُمْ وَكَانَ فِي عِلْمِ اللَّهِ أَنَّهُ لَيْسَ مِنْهُمْ، فَاسْتَخْرَجَ مَا فِي نَفْسِهِ بِالْحِمِيَّةِ وَالْقَضَبِ فَقَالَ: «دَخَلْتَنِي مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَنِي مِنْ طِينٍ».

۶ - فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ملائکہ گمان کرتے تھے کہ ابلیس ان میں سے ہے اور علم الہی میں تھا کہ ان میں سے نہیں ہے پس جو نافرمانی رب اور اپنے نفس کی بیجا طرفداری کا جذبہ اس کے اندر تھا وہ اس نے ظاہر کر دیا یہ کہہ کر کہ تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور آدم کو مٹی سے۔

۷ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْغَاسَانِيُّ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ الْوَيْهَقِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سُئِلَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ﷺ عَنِ الْعَصِيَّةِ، فَقَالَ: الْعَصِيَّةُ الَّتِي يَأْتُمُ عَلَيْهَا صَاحِبُهَا أَنْ يَرَى الرَّجُلُ شِرَارَ قَوْمِهِ خَيْرًا مِنْ خِيَارِ قَوْمٍ آخَرِينَ وَلَيْسَ مِنَ الْعَصِيَّةِ أَنْ يُحِبَّ الرَّجُلُ قَوْمَهُ وَلَكِنْ مِنَ الْعَصِيَّةِ أَنْ يُعَيِّنَ قَوْمَهُ عَلَى الظُّلْمِ.

۷ - زہری سے مروی ہے کہ حضرت علی بن الحسین علیہما السلام سے عصیت کے متعلق سوال کیا گیا۔ آپ نے فرمایا: عصیت یہ ہے کہ اس سے صاحب عصیت گنہگار قرار پائے یا اس طور کہ اپنی قوم کے شر ترین آدمی کو دوسری قوم کے نیک لوگوں میں شمار کرے اپنی قوم کے کسی شخص کو دوست رکھنا عصیت نہیں۔ بلکہ اگر وہ تعصب اپنی قوم کے کسی ظالم کی مدد کرنا تعصب ہے۔

دوسو باون واں باب

کبر

(باب الکبر) ۲۵۲

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي بَانٍ ، عَنْ حَكِيمٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ أَذْنَى الْإِلْحَادِ ، فَقَالَ : إِنَّ الْكِبْرَ أَذْنَاهُ .

۱۔ حکیم سے مروی ہے کہ میں ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ کم الحاد کے متعلق۔ فرمایا اس کا پتہ درجہ کبر ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْنَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : الْكِبْرُ قَدْ يَكُونُ فِي شِرَارِ النَّاسِ مِنْ كُلِّ جَنْبٍ ، وَالْكِبْرُ رِذَاءُ اللَّهِ ، فَمَنْ نَارَعَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ رِذَاءَهُ لَمْ يَزِدْهُ اللَّهُ إِلَّا تَعَالًا ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَسَوْدًا تَلْقَطُ السَّرَّاقِينَ فَقَبِلَ لَهَا : تَنَحَّيْ عَنْ طَرِيقِ رَسُولِ اللَّهِ فَقَالَتْ : إِنَّ الطَّرِيقَ لَمَعْرُوضٌ فَهَمَّ بِهَا بَعْضُ الْقَوْمِ أَنْ يَتَنَاولَهَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : دَعُوَهَا فَإِنَّهَا جَبَّارَةٌ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ تکبر بڑا آدمیوں میں ہر طرح کا ہوتا ہے اور تکبر روئے الہی ہے اس بارے میں جو خدا سے نزاع کرے گا خدا اس کو پستی میں ڈال دے گا رسول اللہ مدنیہ کے ایک راستہ سے گزر رہے تھے ایک جشی عورت راستے میں گوبر اٹھا رہی تھی اس سے کہا کہ رسول اللہ کے راستے سے ہٹ جا۔ اس نے کہا راستہ کشادہ ہے ایک شخص نے چاہا کہ اسے راستہ سے ہٹا دے حضرت نے فرمایا۔ اسے چھوڑ دو یہ کبر پسند ہے (یعنی اگر جبراً ہٹاؤ گے تو یہ ناسزا لفظ استعمال کرے گی۔)

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ الْفَضِيلِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : الْعِزُّ رِذَاءُ اللَّهِ ، وَالْكَبْرُ إِزَادَةٌ ، فَمَنْ تَنَاولَ شَيْئًا مِنْهُ أَكْبَهُ اللَّهُ فِي جَهَنَّمَ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے عزت اللہ کی ردا ہے اور کبر اس کی

ازار ہے پس جو کوئی اس کے لئے ان میں سے کسی چیز کا دعویٰ کرے گا خدا اس کو اور نشتے منہ جہنم میں داخل کر دے گا۔

۴۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : الْكِبَرُ دَرَاهِمُ اللَّهِ وَالْمُنْكَسِرُ نِزَاجُ اللَّهِ وَدَاهُ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کبر اللہ کی دہے اور منکسر اور خود اپنے اس بارے میں خدا سے نزاع کرتا ہے

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي حَبِيبَةَ ، عَنْ لَيْثِ الْمُرَادِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الْكِبَرُ دَرَاهِمُ اللَّهِ فَمَنْ نَازَعَ اللَّهَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ أَكَبَتْهُ اللَّهُ فِي النَّارِ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کبر اللہ کی دہا ہے پس جس نے اس میں اللہ سے نزاع کیا خدا اس کو جہنم

میں ڈال دے گا۔

۶۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَكِيْرٍ ، عَنْ دُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ
أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَا : لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ فِي قَلْبِهِ وَتَقَالِدُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبَرٍ .

۶۔ فرمایا حضرت ابو جعفر و ابو عبد اللہ علیہما السلام نے کہ جنت میں نہیں داخل ہوگا وہ شخص جس کے دل میں ایک

ذره برابر کبر ہوگا۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ
أَحَدِهِمَا عليه السلام قَالَ : لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ حَرَدٍ مِنَ الْكِبَرِ ، قَالَ :
فَأَسْتَرْجِعُ ، فَقَالَ : مَا لَكَ تَسْتَرْجِعُ ؟ قُلْتُ : لِمَا سَمِعْتُ مِنْكَ فَقَالَ : لَيْسَ حَيْثُ تَذْهَبُ ، إِنَّمَا أَغْنِي
الْجُحُودَ ، إِنَّمَا هُوَ الْجُحُودُ .

۷۔ امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہما السلام میں سے کسی نے کہا جنت میں وہ شخص داخل نہ ہوگا جس کے دل میں ایک

کدواں کے برابر کبر ہوگا راوی کہتا ہے میں نے یہ سن کر انا اللہ وانا لہ را جعفر کو کفر فرمایا یہ کہیں کہا میں نے کہا آپ سے سن کر

فرمایا۔ ایسا نہیں ہے جیسا تیرا خیال ہے ہماری مراد انکار امامت سے کہ وہ گویا انکار ربوبیت ہے۔

۸۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ
أَيُّوبَ بْنِ الْحَرِّ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الْكِبَرُ أَنْ تَعْصِيَ النَّاسَ وَتَسْفَهَ الْحَقَّ .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے سب سے بڑا تکبر یہ ہے کہ لوگوں کو حقیر سمجھے اور حق بات کو بیوقوفی سے نبت لے

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ أَعْيَنَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ أَكْبَرَ الْكِبَرِ غَمُصُ الْخَلْقِ وَسَفَهُ الْحَقِّ ، قَالَ : قُلْتُ : وَمَا غَمُصُ الْخَلْقِ وَسَفَهُ الْحَقِّ ؟ قَالَ : يَجْهَلُ الْحَقَّ وَيَطْعُنُ عَلَى أَهْلِهِ ، فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ نَارَ عِزَّ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ رِذَاءَهُ .

۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا سب سے بڑا تکبر یہ غمص الخلق اور سفر الحق میں نے کہا اس سے کیا مراد ہے۔ امام نے فرمایا حق بات کہے، نہ پہچانا، اہل حق پر طعن کرنا جس نے ایسا کیا اس نے خدا سے جھگڑا کیا اس کی روانہ بارے میں۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : قَالَ : إِنَّ فِي جَهَنَّمَ لَوَادِيًا لِلْمُتَكَبِّرِينَ يُقَالُ لَهُ : سَقَرٌ ؛ شَكَا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ شِدَّةَ حَرِّهِ وَوَسَّأَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ لَهُ أَنْ يَنْفَسَ فَيَنْفَسَ فَأُحْرَقَ جَهَنَّمَ .

۱۰۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جہنم میں ایک درادی ہے متکبروں کے لئے جس کا نام سقر ہے اللہ سے اس نے اپنی حرارت کو بیان کر کے سانس لینے کی اجازت چاہی، اجازت ملنے پر اس نے سانس لی تو جہنم میں آگ بھڑک اٹھی۔

۱۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَرْقَدٍ ، عَنْ أَحْمَدِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ الْمُتَكَبِّرِينَ يُجْعَلُونَ فِي سُورِ الدَّرِّ ؛ يَتَوَطَّأُهُمُ النَّاسُ حَتَّى يَفْرَغَ اللَّهُ مِنَ الْحِسَابِ .

۱۱۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا متکبر لوگ روز قیامت چوٹیوں کی صورت میں بنادیئے جائیں گے لوگ صاب سے فارغ ہونے تک ان کو پیروں سے کچلیں گے۔

۱۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَشْبَاطٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : قَالَ : قُلْتُ لَهُ : مَا الْكِبَرُ ؟ فَقَالَ أَكْبَرُ الْكِبَرِ أَنْ تَسْفَهُ الْحَقَّ وَتَغْمِصَ النَّاسَ ، قُلْتُ : وَمَا سَفَهُ الْحَقِّ ؟ قَالَ : يَجْهَلُ الْحَقَّ وَيَطْعُنُ عَلَى أَهْلِهِ .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جبکہ راوی نے پوچھا کبر کیا ہے فرمایا اعظم کبر یہ ہے کہ حق کو سفاہت بتایا جائے

اور لوگوں کو احمق سمجھا جائے۔ راوی نے پوچھا سقر احمق کیسے فرمایا حق سے جہالت اختیار کرنا اور اس کے اہل پر طعن کرنا۔

۱۳۔ عَنْهُ : عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنِّي أَكِلُ الطَّعَامَ الطَّيِّبَ وَأَشْمُ الرِّيحَ الطَّيِّبَةَ وَأَرْكُبُ الدَّابَّةَ الطَّيَّارَةَ وَيَتَّبِعُنِي الْعِلَامُ فَتَرَى فِي هَذَا شَيْئًا مِنَ التَّجَسُّرِ فَلَا أَفْعَلُهُ ؟ فَأَطَّرَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام ثُمَّ قَالَ : إِنَّمَا الْجَبَّارُ الْمَلْعُونُ مَنْ غَمَصَ النَّاسَ وَجَبَلَ الْحَقَّ ، قَالَ عُمَرُ : فَقُلْتُ : أَمَّا الْحَقُّ فَلَا أَجْهَلُهُ وَالْمَغْمَصُ لَا أَدْرِي مَا هُوَ ؛ قَالَ : مَنْ حَقَّرَ النَّاسَ وَتَجَسَّرَ عَلَيْهِمْ فَذَلِكَ الْجَبَّارُ .

۱۳۔ عمر بن یزید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا میں اچھا کھانا کھاتا ہوں اچھی خوشبو سونگھتا ہوں اچھے کھورے پر سوار ہوتا ہوں غلام میرے پیچھے چلتا ہے کیا اس میں کوئی بات تکبر کی ہے کہ میں اسے ترک کر دوں حضرت نے سر جھکا لیا۔ پھر فرمایا۔ جبار ملعون وہ ہے جو لوگوں کو بیوقوف سمجھے اور حق سے انکار کرے۔ راوی نے کہا میں حق سے انکار نہیں کرتا۔ لیکن میں نہیں جانتا کہ غمص کیسے فرمایا جو لوگوں کو حق پر مانے اور ان کے ساتھ تکبر کا برتاؤ کرے یہ ہے جبار۔

۱۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ؛ عَنْ غَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ؛ عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ؛ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ثَلَاثَةٌ لَا يَكْلِمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُرْكَبُ عَلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابُ أَلِيمٌ : شَيْخُ زَائِدٍ وَمَلِكُ جَبَّارٌ وَمُقِيلٌ مُخْتَالٌ .

۱۴۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا تین شخص ایسے ہیں جن سے روز قیامت نہ تو اللہ کلام کرے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو صالحین میں شمار کرے گا اور ان کے لئے سخت عذاب ہوگا اولیٰ بوزہا زنا کار، دوسرے ظالم اور شاہ، تیسرے غیر متکبر۔

۱۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ يَوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ الشَّيْخُ يَعْقُوبُ عليه السلام دَخَلَهُ عِزُّ الْمَلِكِ ؛ فَلَمْ يَنْزِلْ إِلَيْهِ ؛ فَهَبَطَ جِبْرِئِيلُ عليه السلام فَقَالَ : يَا يَوْسُفَ ابْسُطْ رَا حَتَكَ فَخَرَجَ مِنْهَا نُورٌ سَاطِعٌ ؛ فَصَادَفَ فِي جَوْ السَّمَاءِ ؛ فَقَالَ يَوْسُفُ : يَا جِبْرِئِيلُ مَا هَذَا النُّورُ الَّذِي خَرَجَ مِنْ رَا حَتِي ؛ فَقَالَ : نُزْغِيَا النَّبُوَّةَ مِنْ عَيْنِكَ عَقُوبَةُ لِمَا نَزَلَ إِلَى الشَّيْخِ يَعْقُوبَ فَلَا يَكُونُ مِنْ عَيْنِكَ نَبِيٌّ .

۱۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ یوسف علیہ السلام کے پاس جب یعقوب علیہ السلام آئے تو عزت ملوکت

کا لحاظ کرتے ہوئے وہ تخت سے زائترے جبرئیل نازل ہوئے اور کہا۔ اے یوسف اپنی ہتھیلی کھولو۔ کھولی تو ایک نور اس سے نکلا جس سے آفتی آسمان روشن ہو گیا۔ یوسف نے پوچھا اے جبرئیل یہ نور میری ہتھیلی سے کیسا خارج ہوا۔ فرمایا نبوت تمہاری نسل سے نکل گئی کیوں کہ تم یعقوب کی تعظیم کے لئے تخت سے نہیں اترے اب تمہاری نسل میں کوئی نبی نہ ہوگا۔

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ راة العقول شرح اصول کافی میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام توضیح :- کا تخت سے نہ اترنا ازراۃ کبریا اپنے باپ کو حقیر سمجھنے کی غرض سے نہ تھا کیونکہ انبیاء علیہم السلام کی ذوات مقدسہ ایسی باتوں سے دور رہے۔ بلکہ مصر کے شاہانہ قواعد کی رو سے چونکہ بادشاہ کا کسی کے لئے تخت سے اترنا عوام الناس کی نظر میں باعث ذلت و توہین تھا لہذا یوسف علیہ السلام نے علی قواعد کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایسا کیا تھا جس سے مقصود اصول سیاست کو برقرار رکھنا تھا مگر چونکہ باپ کی تعظیم ایک نبی کے لئے اس سے زیادہ اہم تھی اور ملکی مصلحت اس سے کم درجہ پرستی لہذا یہ فعل ترک ادلی میں تھا اور چونکہ انبیاء سے ترک ادلی پر بھی مواخذہ ہو جاتا ہے لہذا قدرت نے نبوت کا سلسلہ ان کی اولاد میں ختم کر دیا۔ لیکن اس کو تکبر نہیں کہا جاسکتا۔ تکبر سے مشابہ ہو سکتا ہے۔ اپنے مصالح کو خدا ہی بہتر جانتا ہے جس طرح آدم علیہ السلام سے ترک ادلی ہوا تو ان کو جنت سے نکال کر زمین پر بھیج دیا گیا حالانکہ ان کو پیدا ہی خلیفۃ الارض ہونے کے لئے کیا گیا تھا۔

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ : عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ : عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا مِنْ عَبْدٍ إِلَّا فِي رَأْيِهِ حَكْمَةٌ وَفِي نَفْسِهِ وَأَصْغَرَ النَّاسِ فِي أَعْيُنِ النَّاسِ وَإِذَا تَوَاضَعَ رَفَعَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : ثُمَّ قَالَ لَهُ : اتَّعِشْ نَعْمَتَكَ اللَّهُ فَلَا يَزَالُ أَصْفَرَ النَّاسِ فِي نَفْسِهِ وَأَرْفَعَ النَّاسِ فِي أَعْيُنِ النَّاسِ .

۱۶۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہر بندہ کے سر میں ایک لہام ہوتی ہے جس کو فرشتہ بکڑے رہتا ہے جب وہ بکڑ کر تلے تو فرشتہ کہتے کیا تو نے اللہ کی وضع اختیار کی ہے جو کوئی اپنے کو بڑا سمجھتا ہے وہ لوگوں کی نظر میں چھوٹا قرار پاتا ہے اور جو متواضع ہوتا ہے اللہ اس کا ترہ بلند کر تلے پھر کہتے بلند ہو اللہ تجھے بلند کرے جو کوئی اپنے کو چھوٹا سمجھتا ہے اللہ لوگوں کی نگاہوں میں اسے بلند کر تلے۔

۱۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ : عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ : عَنْ النَّهْدِيِّ : عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِسْحَاقَ شُعْبَةَ : عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُنْذِرِ : عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَا مِنْ أَحَدٍ يَتَّبِعُهُ إِلَّا

مِنْ دَلَّةٍ يَجِدُهَا فِي نَفْسِهِ : وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ تَكَبَّرَ أَوْ تَجَبَّرَ إِلَّا لِدَلَّةٍ وَجَدَهَا فِي نَفْسِهِ .

۱۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے کوئی آدمی تکبر نہیں کرتا مگر اس دلت کی وجہ سے جسے وہ اپنے نفس میں پاتا ہے اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کوئی تکبر و جبر کرنے والا اگر ایسا کرتا ہے تو اس کے لئے وہ اپنے نفس میں دلت محسوس کرتا ہے۔

دوستو ترپنواں باب عجب

(بَابُ الْعُجْبِ) ۲۵۳

۱۔ تَحْمِيْنُ يَحْيَى : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ : عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِنَا مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ مِنْ وَلَدِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَيَّابٍ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ اللَّهَ عَلِمَ أَنَّ الدُّنْيَا خَيْرٌ لِلْمُؤْمِنِ مِنَ الْعُجْبِ وَلَوْ أَدْلَكَ مَا ابْتَلَى مُؤْمِنٌ بِدُنْيَا أَدَا .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے نام سے کہ جو میں کا گناہ اس کی خود پسندی سے بہتر ہے اگر ایسا نہ ہو تو مومن گناہ میں کہیں مبتلا نہ ہو۔

۲۔ عَنْهُ : عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَنَاحٍ : عَنْ أَجْبِ أَبِي عَلِيٍّ : عَنْ رَجُلٍ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ دَخَلَ الْعُجْبُ هَلَكَ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس کے اندر خود پسندی داخل ہوئی وہ ہلاک ہو گیا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ : عَنْ عَلِيِّ بْنِ أُسَيْدٍ : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو الْحَلَالِ : عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ : عَنْ أَبِي الْعَتَنِ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنِ الْعُجْبِ الَّذِي يُفْسِدُ الْعَمَلَ : فَقَالَ : الْعُجْبُ دَرَجَاتٌ مِنْهَا أَنْ يَزَيِّنَ لِلْعَبْدِ سَوْءَ عَمَلِهِ قَبْرًا حَسَنًا فَيُعِجِبُهُ وَيَحْسِبُ أَنَّهُ يُحْسِنُ صُنْعًا وَمِنْهَا أَنْ يُؤْمِنَ الْعَبْدُ بِرَبِّهِ فَيَمُنَّ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِلَّهِ عَلَيْهِ فِيهِ الْمَنُّ .

۳۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے راوی نے ٹیک کے متعلق پوچھا جس سے عمل فاسد ہو جاتا ہے۔ فرمایا عجب کے درجات ہیں ایک ان میں سے یہ ہے کہ بندہ اپنے بڑے عمل کو اچھا سمجھے اور مغرور ہو کر یہ گمان کرے کہ وہ اچھا کام کر رہا ہے دوسرے یہ کہ عبادت کا اپنے رب پر احسان رکھے حالانکہ خدا کا احسان اس پر ہے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ : عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيْرٍ : عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ الرَّجُلُ لِيَذْنِبَ الذَّنْبَ فَيَتَدَمَّرَ عَلَيْهِ وَيَمْلَأَ الْعَمَلَ فَيَسْرُ مَا ذَلِكَ فَيَتَرَأَخِي عَنْ خَالِهِ يَلَاكُ فَلَا أَنْ يَكُونَ عَلَى خَالِهِ تِلْكَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ شَأْنٍ دَخَلَ فِيهِ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص سے کہا کہ تیرا یہ پھر اس پر نام ہو تا ہے پھر کوئی اور عمل کر رہا ہے اور اس پر خوش ہو رہا ہے اور خود پسندی اس سے ظاہر ہوتی ہے پس اگر وہ اپنے سے پہلے ہی ندامت والے حال پر باقی رہتا تو اس کو موجودہ حال سے بہتر ہوتا۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ثَوْبَانَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ فِرْدَاثٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : أَتَى الْعَالِمَ عَابِدًا فَقَالَ لَهُ : كَيْفَ صَلَاتُكَ ؟ فَقَالَ : مِنْ لَيْلِي يُسْأَلُ عَنْ صَلَاتِهِ ؛ وَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ مُتَذَكِّرًا وَ كَذَّاءً ، قَالَ : وَ كَيْفَ بُكَاءُوكَ ؟ قَالَ : أَبْكِي حَتَّى تَجْعَلَ دُمُوعِي ، فَقَالَ لَهُ الْعَالِمُ : فَإِنْ خِشَعَكَ وَأَنْتَ حَافِيٌّ أَفْضَلُ مِنْ بُكَائِكَ وَأَنْتَ مُدِيلٌ ، إِنْ الْمُدِيلُ لَا يَصْعَدُ مِنْ عَمَلِهِ شَيْءٌ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ایک عالم ایک عابد کے پاس آکا اور اس سے پوچھا آپ کی نماز کا کیا حال ہے اس نے کہا مجھ جیسے کہ نماز کا کیا پوچھنا میں اللہ کی عبادت اس میں طرح کرتا ہوں۔ پوچھا بکا کیا حال ہے اس نے کہا کہ آنسوؤں سے روتا ہوں عالم نے کہا تمہارا ہنسنا ایسی حالت میں کہ تم خدا سے ڈرتے افضل ہوتا تمہاری بکا سے۔ دراصل تمہاری بکا سے تم سرور اور خود پسند ہو رہے تمہاری خود پسندی تمہارے کسی عمل کو ادا کرنے سے روکتی ہے۔

۶۔ عَنْهُ . عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي دَاوُدَ ، عَنْ بَعْضِ اصْحَابِنَا ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليه السلام قَالَ : دَخَلَ رَجُلَانِ الْمَسْجِدَ أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ فَاسِقٌ فَخَرَّ جَاوِمِ الْمَسْجِدِ وَالْفَاسِقُ مَيِّتٌ وَالْعَابِدُ فَاسِقٌ وَ ذَلِكَ أَنَّهُ يَدْخُلُ الْعَابِدُ الْمَسْجِدَ مُدْلًا بِعِيَادَتِهِ يُدِيلُ بِهَا فَتَكُونُ فِكْرَتُهُ فِي ذَلِكَ وَ تَكُونُ فِكْرَةُ الْفَاسِقِ فِي التَّدَمُّرِ عَلَى فِسْقِهِ وَيَسْتَفِيرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا سَعَى مِنَ الذُّنُوبِ .

۶۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادقؑ یا امام محمد باقر علیہما السلام نے کہ دو شخص مسجد میں داخل ہوئے ایک ان میں عابد تھا اور دوسرا فاسق، وہ عباد کے مسجد سے نکلے۔ فاسق اپنے ایمان میں سچا تھا اور عابد فاسق تھا اس طرح کہ جب عابد مسجد میں داخل ہوا تو وہ اپنی عبادت پر مغرور تھا اور اس کی سوچ بچار اسی بارے میں تھی اور فاسق اپنے فسق پر نام تھا اور اس نے اپنے گناہوں کے تعلق خدا سے استغفار کیا۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْعَجَّاجِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : الرَّجُلُ يَعْمَلُ الْعَمَلَ وَهُوَ خَائِفٌ مُشْفِقٌ ثُمَّ يَعْمَلُ شَيْئًا مِنَ الْبِرِّ فَيَدْخُلُهُ شَيْبَةُ الْعُجْبِ بِهِ ؟ فَقَالَ : هُوَ فِي حَالِهِ الْأَوَّلَى وَهُوَ خَائِفٌ أَحْسَنُ خَالِئَةً فِي خَالِي عُجْبِهِ .

۷۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادقؑ علیہ السلام سے کہا۔ ایک شخص ایک کام کرتا ہے دراصل وہ خوف زدہ ہے پھر ایک نیک کام کرتا ہے جس سے اس میں خود پسندی پیدا ہو جاتی ہے۔ جعفرؑ نے فرمایا اس کی پہلی خوف کی حالت اس خود پسندی سے بہتر ہے۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : بَيْنَمَا مَوْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ جَالِسًا إِذَا قَبِلَ إِبْلِيسُ وَعَلَيْهِ بُرْسُ ذُو الْوَأْنِ ، فَلَمَّا دَنَا مِنْ مَوْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ خَلَعَ الْبُرْسَ وَقَامَ إِلَى مَوْسَى فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ مَوْسَى : مَنْ أَنْتَ ؟ فَقَالَ : أَنَا إِبْلِيسُ ، قَالَ : أَنْتَ فَلَا قَرَبَ اللَّهِ دَارَكَ قَالَ : إِنِّي أَنَا جِئْتُ لِأَسْأَلَكَ لِمَكَانِكَ مِنَ اللَّهِ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ مَوْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ : فَمَا هَذَا الْبُرْسُ ؟ قَالَ : بِهِ أَخْتَفِئُ قُلُوبَ بَنِي آدَمَ ، فَقَالَ مَوْسَى : فَأَخْبِرْنِي يَا ذَنْبِي الَّذِي إِذَا أَذْنَبَهُ ابْنُ آدَمَ اسْتَحْوَذَتْ عَلَيْهِ ؟ قَالَ : إِذَا أَعْجَبَتْهُ نَفْسُهُ وَاسْتَكْبَرَتْ عَمَلُهُ وَصَغُرَ فِي عَيْنِهِ ذَنْبُهُ .

وَقَالَ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِدَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا دَاوُدُ بَشِّرِ الْمُذْنِبِينَ وَانْذِرِ الصَّادِقِينَ قَالَ : كَيْفَ أَبَشِّرُ الْمُذْنِبِينَ وَانْذِرِ الصَّادِقِينَ ؟ قَالَ : يَا دَاوُدُ بَشِّرِ الْمُذْنِبِينَ أَنْبِئِ أَقْبِلُ التَّوْبَةَ وَأَعْفُو عَنِ الذَّنْبِ وَانْذِرِ الصَّادِقِينَ أَلَّا يَعْتَبُوا بِأَعْمَالِهِمْ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَبْدٌ أَنْصَبُهُ لِلْجَنَابِ إِلَّا هَلَكَ .

۸۔ فرمایا امام جعفر صادقؑ علیہ السلام نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام ایک روز بیٹھے تھے کہ ابلیس ایک آدمی رنگ رنگ کی ٹوپی پہنے ہوئے آیا اور جناب موسیٰ کے قریب آکر ٹوپی اتار لی اور ان کو سلام کیا۔ انھوں نے پوچھا تو کون ہے اس نے کہا

ابلیس، فرمایا تو ہے ابلیس خدا تجھ سے دور رکھے۔ اس نے کہا میں تو آپ کو سلام کرنے آیا تھا بسبب آپ کی قربت کے جو خدا سے آپ کو حاصل ہے۔ جناب موسیٰ نے کہا یہ ٹوٹی کیسی ہے اس نے کہا میں اس سے بنی آدم کے قلوب اچک لیتا ہوں جناب موسیٰ نے کہا وہ گناہ تباہی آدمی کرتا ہے اور تو اس پر غالب آجاتا ہے اس نے کہا جب اس کا نفس خود پسند ہو جاتا ہے اور وہ زیادہ عمل کر کے گناہ کو حقیر سمجھنے لگتا ہے۔ داؤد علیہ السلام سے خدا نے کہا۔ اے داؤد گنہگاروں کو بشارت دے دو اور صدیقیوں کو ڈراؤ، انھوں نے کہا یہ دونوں صورتیں کیسے ہوں۔ فرمایا گنہگاروں سے کہو میں تو بہ کا قبول کرنے والا ہوں اور گناہوں کا بخشنے والا اور صدیقین کو اس بات سے ڈراؤ کہ وہ اپنے اعمال پر مغرور نہ ہوں کیوں کہ جس کو میں روز حساب پکڑ دوں گا وہ ہلاک ہو جائے گا

دوسو چوٹواں باب

محبت دنیا اور اس کی حرص

((باب)) ۲۵۴

(حُبِّ الدُّنْيَا وَالْعِزِّ عَلَيْهَا) *

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ دُرِّسْتِ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام، وَهَيْشَامٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: رَأْسُ كُلِّ حَاطِيَةِ حُبِّ الدُّنْيَا.

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہر گناہ کی اصل بنیاد حب دنیا ہے

۲۔ عَلِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: مَا دُثِّبَانِ ضَارِيَانِ فِي غَنَمٍ قَدْ فَارَقَهَا رِعَاؤُهَا، أَحَدُهُمَا فِي أَوَّلِهَا وَالْآخَرُ فِي آخِرِهَا يَأْفَسُ فِيهِمَا مِنْ حُبِّ الْمَالِ وَالشَّرَفِ فِي دِينِ الْمُسْلِمِ.

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ دو بھوکے بھیڑیوں کا بکریوں کے ایک گلدے کے آگے پیچھے ہونا جس کا چرواہا اس دنیا سے جدا ہو گیا ہو اس سے زیادہ نقصان رساں دنیا کی محبت اور دین اسلام میں ریاست کی خواہش ہے

۳۔ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَا دُثِّبَانِ ضَارِيَانِ فِي غَنَمٍ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ، هَذَا فِي أَوَّلِهَا وَهَذَا فِي آخِرِهَا يَأْسُرُ فِيهِمَا مِنْ حُبِّ

أَلْمَالِ وَالشَّرَفِ فِي دِينِ الْمُؤْمِنِ .

۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ مال دنیا کی محبت اور دین اسلام میں حکومت کی خواہش اس سے زیادہ خطرناک ہے جو اس نلکے کے لئے ہوش کا چرواہا اپنی بکریوں سے جدا ہو گیا ہو۔ اور ایک شکاری بھیڑیا اس کے آگے ہو اور دوسرا اس کے پیچھے۔

۴۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقَبِ بْنِ الْحَزَازِ ، عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الشَّيْطَانَ يُدِيرُ أَيْنَ آدَمَ فِي كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا أَعْيَاهُ جَعَلَ لَهُ عِنْدَ أَلْمَالِ فَأَخَذَ بِرَقَبَتِهِ .

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ شیطان اولاد آدم کا رخ ہر حرام چیز کی طرف موڑ دیتا ہے اور جب آدمی اسے در ماندہ بنا دیتا ہے تو ان کے لئے اس کی کین گاہوں میں بیٹھتا ہے پھر جب وہ محبت مال میں مبتلا ہو جاتا ہے تو اس کی گردن پکڑ لیتا ہے۔

۵۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الشَّعْمَانِ ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ زَيْدٍ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِعَزَائِلِ اللَّهِ تَقَطَّعَتْ نَفْسُهُ حَسْرَاتٍ عَلَى الدُّنْيَا وَمَنْ أَتْبَعَ بَصَرَهُ مَا فِي أَيْدِي النَّاسِ كَثُرَ هَمُّهُ وَلَمْ يَشْفَعْ عَيْظُهُ وَمَنْ لَمْ يَرِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ نِعْمَةٌ إِلَّا فِي مَطْعَمٍ أَوْ مَشْرَبٍ أَوْ مَلْبَسٍ فَقَدْ قَصَرَ عَمَلُهُ وَدَنَا عَذَابُهُ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص تقدیر الہی پر صبر نہیں کرتا تو اس کا نفس مال دنیا کی محبت میں پارہ پارہ ہو جاتا ہے اور جو اپنی آنکھ لگائے رہتا ہے ان چیزوں کی طرف جو لوگوں کے پاس ہے تو اس کا غم زیادہ ہوتا ہے اور اس کا عقہہ فرو نہیں ہوتا اور جو خدا کی نعمت صرف کھانے پینے اور لباس ہی میں جانتا ہے تو اس کا عمل کوتاہ ہو جاتا ہے اور عذاب اس سے قریب ہو جاتا ہے۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؛ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ زِيَادِ الْقَنْدِيِّ عَنْ أَبِي ذَكِيجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّيِّعِيِّ ، عَنْ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ ؛ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ الدُّنْيَا وَالْآثَرُ أَهْلُكَمَا مَنْ كَانَ قَبْلُكُمْ وَهُمَا مُهْلِكَاكُمْ .

۶۔ فرمایا حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ دنیا و آثروں نے تم سے پہلوں کو بھی ہٹا

کیا اور وہ تمہیں بھی ہلاک کرنے والے ہیں۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقْبَةَ الْأَزْدِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : مَثَلُ الْحَرْبِ عَلَى الدُّنْيَا مَثَلُ دَوْدَةَ الْقَرَى ، كُلَّمَا ارْدَادَتْ مِنَ الْقَرَى عَلَى نَفْسِهَا لَعَنًا كَانَ أَبْعَدَ لَهَا مِنَ الْخُرُوجِ حَتَّى تَمُوتَ غَمًّا . وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : أَغْنَى الْفَقِيرَ مَنْ لَمْ يَكُنْ لِلْحَرْبِ أَسِيرًا ، وَ قَالَ : لَا تَشْعِرُوا قُلُوبَكُمْ الْإِسْتِغَالَ بِمَا قَدْ فَاتَ فَتَشْعَلُوا أَذْهَانَكُمْ عَنِ الْاِسْتِغَادِ لِمَا لَمْ يَأْت .

، فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے دنیا میں حرص کی مثال ریشم کے کیرٹے کی سی ہے کہ جس قدر اپنے اوپر تنہا جاتا ہے اسی قدر اس سے نکلنا بعید ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ غم سے مر جاتا ہے اور حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا ریشم سے زیادہ غمی وہ ہے جو اسیر حرص نہ ہو اور فرمایا اور جو چیز نیرت ہو گئی یعنی جاتی رہی اس کی طرف دل نہ لگائے تاکہ جو چیز اسکی نہیں آتی ہے اپنی قوتِ شکر اس کے متعلق کھو بیٹھو یعنی کارِ آخرت سے بے خبر ہو جاؤ۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، جَمِيعًا عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْمِنْغَرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ بْنِ هَاشِمٍ ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَأَلَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام أَمِي الْأَعْمَالِ أَفْضَلَ عِنْدَ اللَّهِ ؟ قَالَ : مَا مِنْ عَمَلٍ بَعْدَ مَعْرِفَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَعْرِفَةِ رَسُولِهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَفْضَلُ مِنْ بَقِيضِ الدُّنْيَا قَانَ لِدَيْكَ لَشَعْبًا كَثِيرَةً وَلِلْمَعَاصِي شُعْبٌ قَاوُلُ مَا عَصَى اللَّهُ بِهِ الْكِبَرُ : مَعْصِيَةُ إِبْلِيسَ جِنِّ ابْنِي وَاسْتَكْبَارَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ثُمَّ الْجَرَمُ وَهِيَ مَعْصِيَةُ آدَمَ وَ حَوَا عليهما السلام جِنِّ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمَا : « كَلَاوْنِ جَيْثُ يَنْشُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ » فَأَخَذَا مَا لَا حَاجَةَ بِهِمَا إِلَيْهِ ، فَدَخَلَ ذَلِكَ عَلَى ذِي يَتِيمَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَذَلِكَ أَنْ أَكْثَرَ مَا يَطْلُبُ ابْنُ آدَمَ مَا لَا حَاجَةَ بِهِ إِلَيْهِ ، ثُمَّ الْحَسَدُ وَ هِيَ مَعْصِيَةُ ابْنِ آدَمَ حَيْثُ حَسَدَ أَخَاهُ فَقَتَلَهُ ، فَتَشَعَّبَ مِنْ ذَلِكَ حُبُّ النَّسَاءِ وَ حُبُّ الدُّنْيَا وَ حُبُّ الرِّثَاسَةِ وَ حُبُّ الرِّاحَةِ وَ حُبُّ الْكَلَامِ وَ حُبُّ الْعُلُوِّ وَالشَّرَوَةِ ، فَصِرْنَ سَبْعَ خِصَالٍ فَاجْتَمَعْنَ كُلُّهُنَّ فِي حُبِّ الدُّنْيَا فَقَالَ الْأَنْبِيَاءُ وَالْعُلَمَاءُ بَعْدَ مَعْرِفَةِ ذَلِكَ : حُبُّ الدُّنْيَا أَمْسُ كُلِّ حَاطِيَةٍ وَالدُّنْيَا دُنْيَا ابْنِ دُنْيَا بِلَاغٍ وَدُنْيَا مَلْمُوءَةٌ

۸۔ حضرت امام علی بن الحسین علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ بیشِ خدا کون سا عمل افضل ہے فرمایا اللہ اور رسول کی معرفت کے بعد افضل عمل دنیا سے بغض رکھنا ہے کیونکہ اس کی بہت سی شافیں ہیں اور گناہوں کی بھی بہت سی صورتیں ہیں

سب سے پہلے معصیت خدا کرنے والی چیز بکتر ہے جس کا اظہار ابلیس سے ہوا جبکہ اس نے سمجھو آدم سے انکار کیا اور کافروں میں سے ہو گیا اس کے بعد حرص ہے اور وہ آدم و حوا کا ترک اولیٰ ہے۔ خدا نے ان سے کہا تھا کہ جو چاہو کھاؤ۔ مگر اس درخت کے پاس نہ جانا ورنہ اپنے نفس پر ظلم کرنے والوں میں سے ہو جاؤ گے پس انھوں نے اس چیز کو اختیار کیا جس کی ان کو ضرورت نہیں تھی پس خدا نے قیامت تک کے لئے اس حرص کو ذریت آدم میں داخل کر دیا اس کے بعد حسد ہے اور وہ آدم کے بیٹے (قائیل) کا گناہ تھا۔ جس نے اپنے بھائی سے حسد کیا اور اس کو قتل کر دیا۔ ان میں شافعی پھوٹیں عورتوں کی محبت، دنیا کی محبت، ریاست کی محبت، راحت کی محبت، کلام کی محبت، بلندی اور ثروت کی محبت، یہ سب مل کر سات ہو گئیں اور یہ سب جمع ہو گئیں حب دنیا میں انبیاء اور علماء نے ان چیزوں کو پیچھتے ہوئے کہا ہے کہ محبت دنیا تمام خطاؤں کا گھر ہے۔ اور دنیا اولیٰ اور پست ہے اور دنیا ملعونہ ہے۔

۹۔ وَبِهَذَا الْإِسْنَادُ ، عَنْ الْمَيْقَرِيِّ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : فِي مُنَاجَاةِ مُوسَى عليه السلام : يَا مُوسَى إِنَّ الدُّنْيَا ذَارُ عَقُوبَةٍ ، عَاقِبَتْ فِيهَا آدَمَ عِنْدَ خَطِيئَتِهِ وَ جَعَلَتْهَا مَلْعُونَةً ، مَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا مَا كَانَ فِيهَا ، يَا مُوسَى إِنَّ عِبَادِي الصَّالِحِينَ زَهِدُوا فِي الدُّنْيَا يَقْدِرْ عَلَيْهِمْ وَ سَائِرُ الْخَلْقِ رَغِبُوا فِيهَا يَقْدِرْ جَهْلُهُمْ وَمَا مِنْ أَحَبَّ عَظَمًا فَقَرَّ شَعْنَاهُ فِيهَا وَلَمْ يَحْقِرْ هَا أَحَدٌ إِلَّا لَانْتَفَعَهَا .

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جناب موسیٰ سے وقتِ مناجات خدا نے کہا۔ اے موسیٰ دنیا عذاب کا گھر ہے آدم نے اپنی خطا کا خمیازہ بھگتا۔ میں نے دنیا کو ملعون قرار دیا ہے اور ملعون ہے ہر وہ چیز جو اس میں ہے صرف وہ نہیں جو میری خوشنودی کے لئے کی جائے اے موسیٰ میرے نیک بندوں نے دنیا سے بقدر اپنے علم کے دنیا کو ترک کیا اور عام لوگوں نے بقدر اپنی جہالت کے اس کی طرف رغبت کی اور جس نے دنیا کو حقیر سمجھا اس نے نائدہ پایا۔

۱۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْحَكِيمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا ذَنْبَانِ ضَارِيَانِ فِي عَمٍّ قَدْ فَارَقَهَا رِغَاؤُهَا ، وَاحِدٌ فِي أَوْ لَهَا وَ هَذَا فِي آخِرِهَا يَافَسَدَ فِيهَا مِنْ حُبِّ الدَّالِ وَالشَّرَفِ فِي دِينِ الْمُسْلِمِ .

۱۰۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مال اور اسلام میں ریاست کی محبت اس سے زیادہ خطرناک ہے جو بکریوں کے اس گلہ کو پیش آئے۔ حسن کا چرواہہ اس سے جدا ہو گیا ہوا اور ایک بھوکا بھیڑیا اس کے آگے ہوا اور دوسرا اس کے پیچھے۔

۱۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْعَبَّاسِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَنَاحٍ

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَمِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ حَمِيدِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ مُهَاجِرِ الْأَسَدِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَرَّ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليه السلام عَلَى قَرْيَةٍ قَدَّمَتْ أَهْلَهَا وَطَبَّرَهَا وَدَوَّابُهَا فَقَالَ : أَمَا إِنَّهُمْ لَمْ يَمُوتُوا إِلَّا سَخَطَةً وَلَوْ مَاتُوا مُتَّفَقِينَ لَتَدَافَنُوا ، فَقَالَ الْحَوَارِيُّونَ : يَارُوحَ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ ، أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يُخَيِّبَهُمْ لَنَاقِضُوا مَا كَانَتْ أَعْمَالُهُمْ فَتَجَنَّبَهَا ، فَدَعَا عِيسَى عليه السلام رَبَّهُ فَنُودِيَ مِنَ الْجَوِّ أَنْ : نَادِهِمْ ، فَقَامَ عِيسَى عليه السلام بِاللَّيْلِ عَلَى شَرَفٍ مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ : يَا أَهْلَ هَذِهِ الْقَرْيَةِ فَأَجَابَهُ مِنْهُمْ مُجِيبٌ : لَبَّيْكَ يَارُوحَ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ ، فَقَالَ : وَيَحْكُمُ مَا كَانَتْ أَعْمَالُكُمْ ؟ قَالَ : عِبَادَةُ الطَّاغُوتِ وَحُبُّ الدُّنْيَا مَعَ خَوْفٍ قَلِيلٍ وَأَمَلٍ بَعِيدٍ وَغَفْلَةٍ فِي لَهْوٍ وَلَمَبٍ ، فَقَالَ : كَيْفَ كَانَ حُكْمُكُمْ لِلدُّنْيَا ؟ قَالَ : كَحُبِّ الصَّيِّ لَا مِثْلِهِ ، إِذَا أَقْبَلَتْ عَلَيْنَا فِرْحَانًا وَسَرَرْنَا وَإِذَا أَذْبَرَتْ عَنَّا بَكَيْنًا وَحَزَنًا ، قَالَ : كَيْفَ كَانَتْ عِبَادَتُكُمْ لِلطَّاغُوتِ ؟ قَالَ : الطَّاعَةُ لِأَهْلِ الْمَعَاصِي ، قَالَ : كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِكُمْ ؟ قَالَ : يَتَنَالِلَةُ فِي عَاقِبَةٍ وَ أَصْبَحْنَا فِي الْهَآوِيَةِ ، فَقَالَ : وَمَا الْهَآوِيَةُ ؟ فَقَالَ : سَجْدُ قَالَ : وَمَا سَجْدُ ؟ قَالَ : جِنَالٌ مِنْ جَعْفَرٍ تُوَقَّدُ عَلَيْنَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، قَالَ : فَمَا قُلْتُمْ وَمَا قِيلَ لَكُمْ ؟ قَالَ : قُلْنَا رُدُّنَا إِلَى الدُّنْيَا فَتَزْهَدْ فِيهَا قِيلَ لَنَا كَذَبْتُمْ ، قَالَ : وَ يَحْكُ كَيْفَ لَمْ يُكَلِّمْنِي غَيْرُكَ مِنْ بَيْنِهِمْ ؟ قَالَ : يَارُوحَ اللَّهِ إِنَّهُمْ مُلْحَمُونَ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ بِيَدِي مَلَائِكَةٍ غَلَاظُ شِدَادٍ وَإِنِّي كُنْتُ فِيهِمْ وَلَمْ أَكُنْ مِنْهُمْ ، فَلَمَّا نَزَلَ الْعَذَابُ عَنِّي مَعَهُمْ فَأَنَا مَمْلُوقٌ بِشَعْرَةٍ عَلَى شَفْرِ جَهَنَّمَ لَا أَدْرِي أَوْ كُنْتُ فِيهَا أَمْ أَنْجُو مِنْهَا ، فَالْتَمَتَ عِيسَى عليه السلام إِلَى الْحَوَارِيِّينَ فَقَالَ : يَا أَوْلِيَاءَ اللَّهِ أَكُلَ الْخُبْزِ الْيَاسِ بِالْمِلْحِ الْجَرِيشِ وَالتَّوَمُّ عَلَى الْمَزَايِلِ خَيْرٌ كَثِيرٌ مَعَ عَاقِبَةِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ .

۱۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ ایک گاؤں کی طرف سے گزرے جس کے باشندے پرندے اور چوپائے مر گئے تھے۔ حضرت نے فرمایا۔ یہ عذاب الہی سے مرے ہیں اگر جدا جدا مرتے تو دفن کئے جاتے۔ حواریوں نے کہا۔ اے روح اللہ، اے کلمۃ اللہ، خدا سے دعا کیجئے کہ لوگ ہمیں جواب دیں اور ہم معلوم کریں کہ ان کے اعمال کیا تھے تاکہ ہم ان سے اجتناب کریں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دعا کی۔ اُنق سے آواز آئی کہ ان کو پکارو حضرت عیسیٰ رات کے وقت ایک نیل پر گئے اور فرمایا۔ اے گاؤں کے رہنے والو! ان میں سے ایک نے جواب دیا۔ لیکن اے روح اللہ، اے کلمۃ اللہ، فرمایا دسے ہو تم پر تمہارے کیا اعمال ایسے تھے کہ تم پر عذاب آیا اس نے کہا ہم نے شیطان کی عبادت کی تھی اور دنیا کی محبت میں خون خدا بہت کم رہا تھا اور امیدیں طولانی ہو گئی تھیں اور ہر دہائی میں دن گزارتے تھے فرمایا حب دنیا کس حد تک تھی اس نے کہا جیسے ایک بچہ کو اپنی ماں کی ہوتی ہے جب دنیا ہماری طرف متوجہ ہوتی تو ہم خوش ہوتے جب روگردانی کرتی تو ہم روتے اور رنجیدہ ہوتے

فرمایا تمہاری شیطانی عبادت کا کیا حال تھا اس نے کہا ہم نے گنہگاروں کی اطاعت کی تھی فرمایا پھر انجام کیا ہوا۔ اس نے کہا رات کو ہم عاقبت سے تھے اور صبح کو جہنم رسید ہوئے۔ پوچھا بادیر کیا ہے اس نے کہا سچین، پوچھا سچین کیا ہے اس نے کہا وہ جنگاریوں کے پہاڑ ہیں جو قیامت تک ہمارا اور اس کے شعلے بھڑکتے رہیں گے۔ فرمایا پھر تم نے خدا سے کیا کہا۔ اس نے کہا میں نے کہا یا اللہ ہمیں دنیا میں بھیج دے تاکہ ہم اسے ترک کریں۔ ہم سے کہا گیا۔ تم جھوٹے ہو فرمایا وائے ہوتجھ پر، تیرے علاوہ کسی اور نے کلام کیوں نہ کیا اس نے کہا اے روح اللہ ان کے ذہنوں پر آگ کی لگام چڑھی ہوئی ہے جو سخت گیر ملائکہ کے ہاتھوں میں رہتی ہے۔ میں ان کے درمیان تھا لیکن شیطان کا بیماری نہ تھا جب عذاب نازل ہوا تو میں بھی اس لئے پیٹ میں آگیا کہ ان کے درمیان سے نکل کیوں نہ گیا اب ہم سر کے بالوں سے جہنم کے کنارے ٹپکے ہوئے ہیں نہیں معلوم اس میں گریں گے یا پک جائیں گے۔ اب حضرت عیسیٰ نے حواریوں سے متوجہ ہو کر فرمایا۔ اے اولیائے خدا سو کھی روٹی بد مزہ تمک سے کھانا اور کوڑے گھر پر سونا بہتر ہے دنیا و آخرت کی عاقبت کے لئے۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَى عَبْدِ بَابَا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا إِلَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنَ الْآخِرَةِ مِثْلَهُ .

۱۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اللہ نے جس امر دنیا کا دروازہ کھولا ہے اس پر اسی طرح آخرت کا دروازہ کھول دیا ہے۔

۱۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْمُتَّقِرِيِّ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ : تَعْمَلُونَ لِلدُّنْيَا وَأَنْتُمْ تَرْتَدُّونَ فِيهَا بِغَيْرِ عَمَلٍ وَلَا تَعْمَلُونَ لِلْآخِرَةِ وَأَنْتُمْ لَا تَرْتَدُّونَ فِيهَا إِلَّا بِالْعَمَلِ ، وَيَلَكُمْ عِلْمًا سَوًّا ، الْأَجْرُ تَأْخُذُونَ ، وَالْعَمَلُ تُصَيِّعُونَ ، يَوْشِكُ رَبُّ الْعَمَلِ أَنْ يُقْبَلَ عَمَلُهُ وَيَوْشِكُ أَنْ يُخْرَجُوا مِنْ ضَيْقِ الدُّنْيَا إِلَى ظُلْمَةِ الْقَبْرِ ، كَيْفَ يَكُونُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مَنْ هُوَ فِي مَسِيرِهِ إِلَى آخِرَتِهِ وَهُوَ مُقْبِلٌ عَلَى دُنْيَاهُ وَمَا يَنْصُرُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِمَّا يَنْقُمُهُ .

۱۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تم دنیا کے حصول میں سعی کرتے ہو حالانکہ اس میں رزق بے محنت خدا تمہیں دیتا ہے اور آخرت کے لئے عمل نہیں۔ حالانکہ وہاں بے عمل کو کوئی رزق نہیں دیا جاتا۔ دے ہو تم پر، اے علمائے سوشم! جو چاہتے ہو اور عمل کو ضائع کرتے ہو۔

قریب ہے کہ صاحب عمل کا عمل قبول کیا جائے اور قریب ہے تم دنیا کی خشکی سے نکل کر قبر کی تاریکی میں چلے جاؤ۔

کیا حال ہو گا ان اہل علم کا جنہیں آخرت کی طرف جانا چاہیے اور وہ دنیا کی طرف متوجہ ہیں جو چیز ان کے لئے محبوب ہے وہ نفس والی چیز میں تغیر پیدا کرنے والی نہ ہوگی۔

۱۴۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو - فِيمَا أَعْلَمَ - عَنْ أَبِي عَالِيَةَ الْحَدَّادِ ، عَنْ حَرْبِ بْنِ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، وَنَحْوِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : أَبْعَدُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا لَمْ يَهْمُهُ إِلَّا بَطْنُهُ وَفَرْجُهُ .

۱۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا سے دوری ہے اس بندہ کے لئے جو اپنے شکم و شرنگاہ کے سوا فکر آخرت کرنا ہی نہیں۔

۱۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، وَنَحْوِ بْنِ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَغْفُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَصْبَحَ وَأَمْسَى وَاللَّهُ نَبَاً أَكْبَرَ هَمِّهِ جَعَلَ اللَّهُ تَعَالَى الْفَقْرَيْنِ عَيْنِيهِ وَشَتَّتْ أَمْرَهُ وَلَمْ يَنْزِلْ مِنَ اللَّهِ نَبَاً إِلَّا مَا قَسَمَ اللَّهُ لَهُ وَ مَنْ أَصْبَحَ وَ أَمْسَى وَالْآخِرَةُ أَكْبَرُ هَمِّهِ جَعَلَ اللَّهُ الْفَنَى فِي قَلْبِهِ وَجَمَعَ لَهُ أَمْرَهُ .

۱۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو شخص فکر دنیا میں صبح و شام رہتا ہے اللہ فقر کو اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیتا ہے اور اس کے معاملات کو پراگندہ کر دیتا ہے اور وہ دنیا سے اتنا ہی پاتا ہے جتنا اس کے مقدر میں ہے اور جو کوئی فکر آخرت میں صبح و شام گزارتا ہے خدا اس کے قلب کو مطمئن بنا دیتا ہے اور اس کے معاملات میں اس کو سکون عطا کرتا ہے۔

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ قُرَيْطٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ كَثُرَ أَشْيَاكَهُ بِاللَّهِ نَبَاً كَانَ أَشَدَّ لِحَسْرَتِهِ عِنْدَ فِرَاقِهَا .

۱۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس کا انہماک دنیا کی طرف زیادہ ہوتا ہے وہ تلخ ہونے کا غم اسے اتنا ہی زیادہ ہوتا ہے۔

۱۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ ابْنِ أَبِي يَغْفُورٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ تَمَلَّقَ قَلْبُهُ بِاللَّهِ نَبَاً تَلَقَّى قَلْبُهُ بِثَلَاثِ خِصَالٍ : هَمٌّ لَا يَمْنَى ، وَأَمَلٌ لَا يَنْدَكُ ، وَرَجَا لَا يَأْسُ .

۱۷۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ جس کا دل دنیا کی طرف متوجہ ہو رہا ہے اس کے لئے تین باتیں پیدا ہوتی ہیں غم اس سے دور نہیں ہوتا اپنی آرزو پاتا نہیں امید اس کی پوری ہوتی نہیں۔

دوسو پچپن واں باب طمع

۲۵۵ (بَابُ الطَّمَعِ)

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا أَقْبَحَ بِالْمُؤْمِنِ أَنْ تَكُونَ لَهُ رَغْبَةٌ تَذَلُّهُ .

۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ایک مومن کے لئے کس قدر قبیح ہے یہ بات کہ وہ ایسے امر کی طرف راغب ہو جو اسے ذلیل کرے۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، بَلَغَ بِهِ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : يَشُ الْمَعْدُ عَبْدٌ لَهُ طَمَعٌ يَقْوَدُهُ وَيَشُ الْمَعْدُ عَبْدٌ لَهُ رَغْبَةٌ تَذَلُّهُ .

۲۔ فرمایا حضرت علی بن حسین علیہما السلام نے میں نے پوری نیکی کو جمع دیکھا اس امر میں کہ قطع حرص کی جلے اس چیز سے جو لوگوں کے ہاتھوں میں ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْمُتَقَرِّبِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّمَرِيِّ قَالَ : قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ : رَأَيْتُ الْخَيْرَ كُلَّهُ قَدْ اجْتَمَعَ فِي قَطْعِ الطَّمَعِ عَمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے سب سے بڑا وہ بندہ ہے جس کی قاعدہ طمع ہو اور برا ہے وہ بندہ جس کی رغبت اس چیز کی طرف ہو جو اسے ذلیل کرے۔

۴۔ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، عَنْ عَبْدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ رَشِيدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَامٍ، عَنْ سَعْدَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: [مَا الَّذِي يُثَبِّتُ الْإِيمَانَ فِي الْعَبْدِ؟] قَالَ: الْوَرَعُ، وَالَّذِي يُخْرِجُهُ مِنْهُ؟ قَالَ: الطَّمَعُ.

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا بندہ میں ایمان کو ثابت رکھنے والی کیا چیز ہے فرمایا گناہوں سے پرہیز، میں نے کہا اور ایمان سے خارج کرنے والی کیا چیز ہے فرمایا طمع۔

دوسو چھپٹن واں باب خرق

(بَابُ الْخُرْقِ) ۲۵۶

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ: عَنْ أَبِيهِ: عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ علیہ السلام قَالَ: مَنْ قَسِمَ لَهُ الْخُرْقُ حُجِبَ عَنْهُ الْإِيمَانُ.

۱۔ نہ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جس کے افعال میں ناہمواری ہے ایمان ۳۱ سے پوشیدہ ہے۔

۲۔ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ بْنِ عِيسَى: عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ علیہ السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لَوْ كَانَ الْخُرْقُ خَلْقًا يَرَى مَا كَانَ شَيْءٌ مِمَّا خَلَقَ اللَّهُ أَفْحَحَ مِنْهُ.

نہ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ فرمایا رسول خدا نے اگر ناہمواری افعال

آدمی کی شکل میں پیدا کی جاتی تو اس سے زیادہ بد موثر کوئی دوسری شکل نہ ہوتی۔

دوسو ستاون واں باب سور خلق

((بَابُ سُورَةِ الْخُلُقِ)) ۲۵۷

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ

۱- قَالَ : إِنَّ سُوءَ الْخُلُقِ يُفْسِدُ الْعَمَلَ كَمَا يُفْسِدُ الْخَلُّ الْعَسَلَ

۱- فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ بد خلقی عمل نیک کو اس طرح خراب کرتی ہے جیسے سرکہ شہد کو۔

۲- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ الثَّوْقَلِيِّ ، عَنْ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : أَمَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِصَاحِبِ الْخُلُقِ السَّيِّئِ ، بِالتَّوْبَةِ قَبْلَ : وَ كَيْفَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ؟ قَالَ : لِأَنَّهُ إِذَا تَابَ مِنْ ذَنْبٍ وَقَعَ فِي ذَنْبٍ أَكْثَرَ مِنْهُ .

۲- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ خدا نے انکار کیا ہے صاحب خلق سوری کی توبہ قبول کرتے ہیں کسی سے کہا۔ یا رسول اللہ یہ کیوں۔ فرمایا جب وہ ایک گناہ کرتا ہے تو توبہ کرتا ہے پھر اس سے بڑے گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

۳- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيْرَةَ ، عَنْ ذَكْرَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ سُوءَ الْخُلُقِ يُفْسِدُ الْإِيمَانَ كَمَا يُفْسِدُ الْعَدْلُ الْعَمَلَ .

۳- فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ بد خلقی ایمان کو اس طرح خراب کرتی ہے جس طرح سرکہ شہد کو۔

۴- عَنْهُ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرْيَمَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَانَ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ غَالِبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ سَاءَ خُلُقُهُ عَذَّبَ نَفْسَهُ .

۴- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس کے اخلاق خراب ہیں اس کا نفس عذاب میں ہے۔

۵- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى بَعْضِ أَنْبِيَائِهِ : الْخُلُقُ السَّيِّئُ يُفْسِدُ الْعَمَلَ كَمَا يُفْسِدُ الْخَلُّ الْعَسَلَ .

۵- راوی کہتا ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا بد خلقی عمل نیک کو اس طرح بگاڑ دیتی ہے جیسے سرکہ شہد کو بگاڑ دیتا ہے۔

دوسواٹھاون وال باب

سفر (جلد شتمل ہوجانا، گالیاں دینا اور تند مزاجی ظاہر کرنا)

(بَابُ السَّفَةِ) ۲۵۸

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ شَرِيفِ بْنِ سَابِقٍ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ أَبِي قُرَّةٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؑ قَالَ : إِنَّ السَّفَةَ حَقٌّ لَيْمٍ ، يَسْتَبِيلُ عَلَى مَنْ [هُوَ] دُونَهُ وَيَجْصَعُ لِمَنْ [هُوَ] فَوْقَهُ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ سفر عادت بد ہے جس کی وجہ سے انسان اپنے سے
پست پر غصہ کرتا ہے اور اپنے مرتبہ سے زیادہ اپنے کو دکھاتا ہے اور اپنے سے بڑے کے سامنے اظہار عاجزی کرتا ہے

۲۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي الْمَعْرُوفِ ، عَنِ الْحَاجِبِيِّ
عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؑ قَالَ : لَا تَسْفَهُوا فَإِنَّ أَيْمَتَكُمْ لَيَسُوا بِسَفَاهٍ .
وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ؑ : مَنْ كَافَأَ السَّفِيهَ بِالسَّفَةِ فَقَدْ رَضِيَ بِمَا أَتَى إِلَيْهِ حَيْثُ اسْتَحْذَى مِثَالَهُ .

۲۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے سبکی اور حماقت کی باتیں نہ کرو کیوں کہ تمہارے اکابر سبک سرا اور
اجتناب نہ کیے اور حضرت نے یہ بھی فرمایا جو اجتناب کو حماقت سے بدل دے گا تو وہ راضی ہو اس بات پر کہ احمقانہ فعل کی پیروی کرے

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُصَيْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ
أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى ؑ فِي رَجُلَيْنِ يَتَسَابَحَانِ فَقَالَ : الْبَادِي مِنْهُمَا الظُّلَمُ ، وَوَزْرُهُ وَوَزْرُ صَاحِبِهِ عَلَيْهِ
مَا لَمْ يَتَعَدَّ الْمَظْلُومُ .

۳۔ امام موسی کاظم علیہ السلام نے ایسے دو شخصوں کے بارے میں فرمایا جو ایک دوسرے کو گالیاں دے رہے تھے
ان میں ابتدا کرنے والا زیادہ ظلم کرنے والا ہے دوسرے کے گناہ کا بار بھی اسی پر ہوگا جب تک کہ مظلوم حد سے نہ گزرے ۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ
ؑ قَالَ : إِنَّ أَبْغَضَ خَلْقِ اللَّهِ عَبْدَ اتَّقَى النَّاسِ لِمَا نُهُ .

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مخلوق میں سب سے زیادہ دشمن خدا وہ ہے جس کی بدزبان سے لوگ ڈریں۔

دوسواں سٹھواں باب

بذار (زبان درازی)

۲۵۹ (بَابُ الْبَذَاءِ)

۱۔ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ فَصَّالٍ ، عَنْ أَبِي الْمَعْرُوفِ ، عَنْ أَبِي جَبْرِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) قَالَ : [إِنْ] مِنْ عَلَامَاتِ شُرْكَ الشَّيْطَانِ الَّذِي لَا يَشْكُ فِيهِ أَنْ يَكُونَ فَتَنًا ، لَا يُنَالِي مَا قَالُ وَلَا مَا قِيلَ فِيهِ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ بے شک ایک علامت اس کی کہ شیطان اس شخص کے باپ کے جماع میں شریک تھا ہے کہ وہ بد گو ہے اور گفتگو کے وقت اس پر غور نہیں کرتا کہ کیا کہا اور کس کے بارے میں کہا۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (ص) : إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ لَا يُنَالِي مَا قَالُ وَلَا مَا قِيلَ لَهُ فَإِنَّهُ لَفَتَنَةٌ أَوْ شُرْكَ شَيْطَانٍ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جب تم کسی کو دیکھو کہ اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ اس نے کیا بکا اور اس کے لئے کیا کہا گیا تو سمجھ لو کہ وہ نہ نازادہ ہے یا وقت جماع شیطان اس کے باپ کے ساتھ شریک جماع تھا

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَدِيْنَةَ عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ (ع) قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (ص) : إِنْ اللَّهُ حَرَّمَ الْجَنَّةَ عَلَى كُلِّ فَحَّاشٍ بَذِيٍّ ، قَلِيلِ الْحَيَاءِ ، لَا يُنَالِي مَا قَالُ وَلَا مَا قِيلَ لَهُ فَإِنَّهُ لَفَتَنَةٌ لَمْ تَجِدْهُ إِلَّا لَغِيَةً أَوْ شُرْكَ شَيْطَانٍ فَقِيلَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ وَفِي النَّاسِ شُرْكَ شَيْطَانٍ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (ص) : أَمَاتُمْ أَوْ لَوْ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ : دَوَّارٌ كُفَّهِ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ ، وَعَدِيْهُمْ

قَالَ : وَسَأَلْ دَجُلٌ قُبَيْبًا : هَلْ فِي النَّاسِ مَنْ لَا يُبَالِي بِمَا قَبِلَ لَهُ ؟ قَالَ : مَنْ تَعَرَّضَ لِلنَّاسِ يَشْنَعُهُمْ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُمْ لَا يَشْرُكُونَهُ ، فَذَلِكَ الَّذِي لَا يُبَالِي بِمَا قَبِلَ وَلَا مَا قَبِلَ فِيهِ .

۳۔ فرمایا حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خدا نے جنت کو حرام کیا ہے ہر اس شخص پر جو بدگو، بد زبان اور کم حیا والا ہے اس کی پروا نہیں کرتا کہ اس نے کیا کہا اور نہ اس کی پروا کرتا ہے کہ اس کے لئے کیا کہا گیا ہے۔ پس اگر تم اس کے حالات کی جستجو کر گئے تو معلوم ہو گا کہ وہ یا تو نازا زادہ ہے یا اس کے لطف میں شیطان شریک ہے اس نے پوچھا یا رسول اللہ کیا شیطان بھی شریک ہو جاتا ہے فرمایا کیا تو نے خدا کا یہ قول نہیں پڑھ لیا سورۃ النور (۱) خدا نے شیطان سے فرمایا تو آدمیوں کے مال اور اولاد میں ان کا شریک بن (ترے پیروی کرنے والوں کی سزا جہنم ہے) اور امام نے فرمایا کہ ایک شخص نے ایک فقیہ سے پوچھا کیا ایسے لوگ بھی ہیں جو پرواہ نہیں کرتے کہ ان کے لئے کیا کہا گیا ہے فرمایا جو لوگوں کو یہ جانتے ہوئے گایاں دیتا ہے کہ وہ بھی اس کو گایاں دیں گے تو یہی ان کا لالہ بالی پن ہے کہ اپنے کہنے کی پرواہ نہ دوسروں کے کہنے کی۔

۴۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، بِرَفْعِهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ يُبَيِّضُ الْفَاجِشَ الْمُتَمَعِّشَ .

۴۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ اللہ دشمن جانتا ہے اس کو جو نہ بُرا کہنے کی پروا کرے اور نہ بُرا سننے کی۔

۵۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ نُعْمَانَ الْجُعْفِيِّ قَالَ : كَانَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام صَدِيقٌ لَا يَكْادُ يُفَارِقُهُ إِذَا ذَهَبَ مَكَانًا فَيَبْتَغِي مَا هُوَ بِمَشْيِ مَعَهُ فِي الْحَدَّائِينَ وَمَعَهُ غُلَامٌ لَهُ سِنْدِي يَمْشِي خَلْفَهُمَا إِذَا انْفَتَحَتِ الرَّجُلُ يُرِيدُ غُلَامَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يَرَهُ فَلَمَّا نَظَرَ فِي الرِّائِمَةِ قَالَ : يَا أَبْنَ الْفَاعِلَةِ أَتَيْنَ كُنْتُ ؟ قَالَ : قَرَفَعَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَدَهُ فَصَلَّ بِهَا حِمَّةَ نَفْسِهِ ثُمَّ قَالَ : سُبْحَانَ اللَّهِ تَقْدِيفُ أُمِّهِ قَدْ كُنْتُ أَرَى أَنَّ لَكَ وَدْعًا فَإِذَا الْبَيْسَ لَكَ وَدْعٌ ، فَقَالَ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ أُمَّ سِنْدِيَّةَ مُشْرِكَةٌ ، فَقَالَ : أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ لِكُلِّ أُمَةٍ زَكَاحًا ، تَنَحَّ عَنِّي ، قَالَ : فَمَا رَأَيْتُهُ يَمْشِي مَعَهُ حَتَّى قَرَى الْمَوْتَ بَيْنَهُمَا .

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى : إِنَّ لِكُلِّ أُمَةٍ نِكَاحًا تَحْتَجِرُونَ بِهِ مِنَ الرِّثَا .

۵۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ایک دوست تھا جہاں کہیں آپ جاتے وہ آپ کے ساتھ جاتا تھا ایک روز حضرت کے ساتھ کفش و زردی کی طرت سے گزرا اس کا ایک غلام سبندی پیچھے آ رہا تھا اس

شخص نے تین بار مکرر اپنے غلام کو دیکھا تو موجود نہ پایا جو کھی بار دیکھا تو موجود پایا۔ کہنے لگا اور زنا زادے تو کہاں تھا حضرت نے یسن کر مانتے پر ہاتھ مارا اور فرمایا سبحان اللہ تو اس کی ماں کو زنا کی ہمت لگاتا ہے۔ میں تو تجھے پرہیزگار جانتا تھا اب پتہ چلا کہ ایسا نہیں ہے اس نے کہا میرے ماں باپ آپ پر خدا ہوں اس کی ماں سند یہ مشرک تھی فرمایا تجھے کیا معلوم نہیں کہ ہر امت کا نکاح اسلام میں جائز سمجھا گیا ہے مجھ سے دور ہو۔ راوی کہتے ہیں تادم مرگ پھر حضرت کے ساتھ اس کو نہ دیکھا۔ ایک روایت میں ہے کہ ہرگز وہ کا نکاح نہ لے روکتا ہے۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ إِبْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنْ إِبْنِ أَدِيَةَ، عَنْ دُرَادَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ النُّحْشُ لَوْ كَانَ مِثْلَ الْكَانِ مِثَالِ سَوْءٍ .

۷۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ بدگوئی کا اگر حجم بنایا جاتا تو وہ بدترین صورت کا ہوتا۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عِيسَى، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ قَدَّعَا اللَّهُ أَنْ يَرُدَّ غُلَامًا ثَلَاثَ سِنِينَ فَلَمَّا رَأَى أَنَّ اللَّهَ لَا يُجِيبُهُ قَالَ : يَا رَبِّ أَبْعِدْ أُنَامِيكَ فَلَا تَسْمَعْنِي أَمْ قَرِيبَ أَنْتَ مِنِّي فَلَا تُجِيبُنِي قَالَ : فَأَنَاءَ آتٍ فِي مَنَامِهِ فَقَالَ : إِنَّكَ تَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مُنْذُ ثَلَاثِ سِنِينَ بِلِسَانٍ يَدْنِي وَقَلْبٍ غَابَ غَيْرَ تَقِيٍّ وَنَيْتَةٍ غَيْرَ صَادِقَةٍ ، فَأَقْلَعَ عَنْ بَدَائِكَ وَلَبِثْتَ اللَّهَ قَلْبَكَ وَلَنَحْشُنْ نَيْتَكَ ، قَالَ : فَفَعَلَ الرَّجُلُ ذَلِكَ ثُمَّ دَعَا اللَّهَ فَوَلَدَ لَهُ غُلَامٌ .

۸۔ فرمایا ابو عیسیٰ اللہ علیہ السلام نے کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص نے خدا سے دعا کی کہ تین سال کے اندر اس ایک لڑکا دے جب اس نے دیکھا کہ اللہ اس کی دعا قبول نہیں کرتا تو کہنے لگا۔ اے میرے رب کیا تو مجھ سے دور ہے کہ میری بات نہیں سنتا یا قریب ہے اور میری دعا قبول نہیں کرتا خواب میں کسی کہنے والے نے اس سے کہا۔ تو تین سال سے ناشائستہ زبان میں اور سرکش اور ناپرہیزگار دل سے اور جھوٹی نیت سے دعا کر رہا ہے۔ ان باتوں کو چھوڑ اپنے دل کو اللہ سے ڈرا اور اپنی نیت کو درست کر۔ امام علیہ السلام نے فرمایا اس نے ایسا ہی کیا پھر خدا سے دعا کی۔ خدا نے اس کو لڑکا عطا فرمایا۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ مِنْ شَرِّ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ تَكَرَّرَ مُجَالَسَتُهُ لِنَحْشِهِ .

۸۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے، بدگوئی خدا سے اور ایمان سے دوری ہے اور یہ دوری جہنم کی

لے جانے والی ہے۔

۹۔ وَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ ابْنِ رِثَابٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الْبَدَاءُ مِنَ الْخِفَاءِ وَالْخِفَاءُ فِي النَّارِ .

۹۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کے بندوں میں بدترین بندہ وہ ہے جس کی بدگوئی کی وجہ سے اس کی مجاستہ کردہ قرار پاتی ہے۔

۱۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ الْحَسَنِ الصَّقَلِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنْ الْفُحْشُ وَالْبَدَاءُ وَالسَّلَاطَةُ مِنَ التَّفَاقِي .

۱۰۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے حد سے بڑھتا بدگوئی اور زبان کی تیزی لغتاف ہے۔

۱۱۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ التَّعْمَانِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَيْخٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ اللَّهُ يَمُضُ الْفَاحِشُ الْبَدِيَّ وَالسَّائِلُ الْمُلْحِفَ .

۱۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ خدا دشمن رکھتا ہے حد سے تجاوز کرنے والے بدگو کو اور اس سے کسی سائل کو جو یغیر نے ہوئے پٹے ہی نہیں۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَا غَائِثَةُ إِنْ الْفُحْشَ لَوْ كَانَ مُمْتَلَأً لَكَانَ مِثَالُ سَوْرٍ ،

۱۲۔ فرمایا حضرت امام ابو جعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جناب عائشہ سے ، اے عائشہ حد سے تجاوز کرنے والے کا اگر مجسمہ بنایا جاتا تو سب سے بڑا مجسمہ ہوتا۔

۱۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ قَالَ : قَالَ مَنْ فَحَّشَ عَلَى أَخِيهِ الْمُسْلِمِ نَزَعَ اللَّهُ مِنْهُ بَرَكَهَ رِزْقِهِ وَوَكَلَهُ إِلَى نَفْسِهِ وَأَقْسَدَ عَلَيْهِ مَعِيشَتَهُ .

۱۳۔ فرمایا حضرت نے جس نے اپنے مسلمان بھائی سے بدزبانی کی خدا اس سے رزق کی دولت اٹھا لیتا ہے اور اس کا کام اسی کے سپرد کر دیتا ہے اور فاسد کر دیتا ہے اس پر اس کی روزی۔

۱۴ - عَنْهُ ، عَنْ مُعَلَّى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَسَّانٍ ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقَالَ لِي مُبْتَدَأًا : يَا سَمَاعَةُ مَا هَذَا الَّذِي كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ جَمَاعِكَ ؟ إِيَّاكَ أَنْ تَكُونَ فَخَاشًا أَوْ صَخَابًا أَوْ لَعَنًا ، فَقُلْتُ : وَاللَّهِ لَقَدْ كَانَ ذَلِكَ ، إِنَّهُ ظَلَمَنِي ، فَقَالَ : إِنْ كَانَ ظَلَمَكَ لَقَدْ أَدْبَيْتَ عَلَيْهِ إِنَّ هَذَا لَيْسَ مِنْ فِعَالِي وَلَا أَمْرٍ بِهِ شَيْعَنِي ، اسْتَغْفِرُكَ وَلَا تَعُدْ ، قُلْتُ : اسْتَغْفِرُ اللَّهَ ؛ وَلَا أَعُودُ .

۱۴۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت نے کلام کی ابتدا کر کے فرمایا اے سماعہ تیرے اور تیرے شرابان کے درمیان یہ معاملہ ہوا اپنے کو بدگوئی، زیادہ بلند آواز سے بولنے اور زیادہ طعن کرنے سے بچا۔ میں نے کہا اس نے مجھ پر ظلم کیا تھا۔ فرمایا تیرا ظلم اس سے زیادہ ہوا یہ ہمارا طریقہ کار نہیں اور نہ میں اپنے شیعوں کو اس کا حکم دیتا ہوں۔ خدا سے استغفار کر اور پھر ایسا نہ کرنا میں نے کہا میں توبہ کرتا ہوں اور پھر ایسا نہ کروں گا۔

دوسواٹھواں باب

وہ شخص جس کے شر سے بچا جائے

((بَابُ مَنْ يُتَّقَى شَرُّهُ)) ۲۶۰

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم بَيْنَا هُوَذَا يَوْمَ عِنْدَ عَائِشَةَ إِذَا اسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : يَشَأْ أَحْوَالُ الْعَشِيرَةِ ، فَقَامَتْ عَائِشَةُ فَدَخَلَتْ الْبَيْتَ وَادْرَأَتْ رِسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِرَجُلٍ جُلٍ ، فَلَمَّا دَخَلَ أَقْبَلَ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ وَيُشِيرُهُ [إِلَيْهِ] يُحَدِّثُهُ حَتَّى إِذَا فَرَغَ وَخَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ قَالَتْ عَائِشَةُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ بَيْنَا أَنْتَ تَذْكُرُ هَذَا الرَّجُلَ بِمَا ذَكَرْتَهُ بِهِ إِذَا أَقْبَلْتَ عَلَيْهِ بِوَجْهِكَ وَ يُشِيرُكَ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عِنْدَ ذَلِكَ : إِنَّ مِنْ شَرِّ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ تُكْرَهُ مُجَالَسَتُهُ لِفَحْشِيهِ .

۱۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا ایک روز غاند جناب عائشہ میں تھے کہ ایک شخص نے اذن طلبی کی۔ رسول اللہ نے فرمایا یہ قبیلہ کا بد آدمی جناب عائشہ اسٹھ کہ اندر چلی گئیں اور حضرت نے اسے بلایا جب وہ آیا تو آپ نے کشادہ روی کے ساتھ بات چیت کی۔ جب وہ چلا گیا تو عائشہ نے کہا یا رسول اللہ آپ نے اس شخص کے لئے ایسا کیا فرمایا تھا لیکن جب وہ آیا تو آپ نے کشادہ روی سے بات چیت کی۔ سنا یا یہ بدترین

اومی زبان دراز بدگو ہے اور ان میں سے ہے جس کی بدزبانی سے اس کی ہم نشینی بڑی معلوم ہوتی ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ :
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَرُّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يَكْرُمُونَ اتِّعَاءَ شَرِّهِمْ .

۲۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے روز قیامت خدا کے نزدیک بدترین لوگ وہ ہیں جن کی تعظیم ان کے شر سے بچنے کے لئے کی جاتی ہے۔

۳۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ خَافَ النَّاسَ لِسَانَهُ فَهُوَ فِي النَّارِ .

۳۔ راوی کہتا ہے کہ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس کی بدزبانی سے لوگ ڈرتے ہوں اس کی جگہ جہنم میں ہے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا : عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ ابْنِ رِثَابٍ ، عَنْ أَبِي حَمَزَةَ :
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَرُّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يَكْرُمُونَ اتِّعَاءَ شَرِّهِمْ .
۴۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے روز قیامت بدترین لوگ وہ ہوں گے جن کی تعظیم لوگ ان کے شر سے بچنے کے لئے کریں۔

دوسواکسٹھواں باب

بغی (زیادہ روی)

(بَابُ الْبَغْيِ) ۲۶۱

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا : عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ شَعْرِيِّ ، عَنْ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ
أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ أَعْجَلَ الشَّرَّ عُقُوبَةَ الْبَغْيِ
۱۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے۔ بغاوت کا عذاب سب سے جلد آنے والا ہے شر ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْفَلِيِّ ، عَنْ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : يَقُولُ إِبْلِيسُ لِحُودِهِ : اَلْقُوا بَيْنَهُمُ الْحَسَدَ وَالْبَغْيَ ، فَإِنَّهُمَا يَغْدِلَانِ عِنْدَ اللَّهِ الشَّرَّكَ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ شیطان اپنے لشکر سے کہتا ہے بنی آدم کے درمیان حسد اور بغاوت پیدا کرو کیونکہ یہ دونوں اللہ کے نزدیک شرک کے برابر ہیں۔

۳۔ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ حَرْبٍ ، عَنْ مَسْعَدِ بْنِ أَبِي سَيَّارٍ أَنَّ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام كَتَبَ إِلَيْهِ فِي كِتَابٍ : اَنْظُرْ اَنْ لَا تَكَلِمَنَّ بِكَلِمَةٍ بَنِيَّ اَبَدًا وَاِنْ اَعْجَبَتْكَ نَفْسُكَ وَعَشِيرَتُكَ .

۳۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے خط میں لکھا کہ کسی زبان سے سرکشی کی بات نہ کہو۔ اگرچہ تمہارا نفس اور قبیلہ تمہیں تعجب میں ڈالے۔

۴۔ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ مَجْشُومٍ ، عَنْ ابْنِ رِثَابٍ وَيَعْقُوبَ السَّرَّاجِ ، جَمِيعًا ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : أَيُّهَا النَّاسُ اإِنَّ الْبَغْيَ يَقُودُ أَصْحَابَهُ إِلَى النَّارِ وَاإِنَّ أَوَّلَ مَنْ يَغِي عَلَى اللَّهِ عَنَاقُ بَنِي آدَمَ ، فَأَوَّلُ قَتِيلٍ قَتَلَهُ اللَّهُ عَنَاقُ وَكَانَ مَجْلِسُهَا حَرْبِيًّا فِي جَرَبٍ وَكَانَ لَهَا عَشْرُونَ إَصْبَعًا فِي كُلِّ إِصْبَعٍ ظُفْرَانِ حَتْلٍ الْمُنْجَلِينَ فَسَلَطَ اللَّهُ عَلَيْهَا أَسَدًا كَالْفِيلِ وَوَيْثًا كَالْبَعِيرِ وَتَسْرًا مِثْلَ الْفِيلِ ، فَفَتَلْنَهَا وَقَدْ قَتَلَ اللَّهُ الْجَبَابِرَةَ عَلَى أَفْضَلِ أَحْوَالِهِمْ وَآمَنُوا مَا كَانُوا .

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین نے فرمایا ہے لوگو! بغاوت اپنے لوگوں کو جہنم کی طرف کھینچنے لگتی ہے سب سے پہلے جس نے خدا سے بغاوت کی وہ عناق بنت آدم تھی۔ سب سے پہلے جس کو خدا نے قتل کیا وہ عناق تھی وہ اتنی بھاری بھر کم تھی کہ کوئی جرہ زمین بھیٹنے کے لئے درکار تھی اس کی بیس انگلیاں تھیں ہر انگلی میں دو ناخن تھے درستی جیسے اللہ نے اس پر لگائی تھی شیر کو اونت جیسے بھیڑیے کو خر جیسے گدھ کو مسلط کیا انھوں نے اس کو قتل کر دیا اور اللہ نے قتل کیا جباروں کو ان کے بہترین حالات اور امن کی صورت میں۔

دوسو باسٹھواں باب

(بَابُ الْفَخْرِ وَالْكِبَرِ) ۲۸۲

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ عَظَّمَ بَنِيَّ

سالم ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ قَالَ : قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام : عَجَبًا لِلْمُتَكَبِّرِ الْفَخُورِ ، الَّذِي كَانَ بِالْأَمْسِ نُطْفَةً ثُمَّ هُوَ عَدَا حِقَّةً .

۱۔ فرمایا حضرت علی بن حسین علیہ السلام نے تعجب ہے اس تکبر اور فخر کرنے والے پر جو گزشتہ کل ایک نطفہ تھا اور آئندہ کل مردار بن جائے گا۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ التَّوْقَلِيِّ ، عَنْ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : آفَةُ الْحَسْبِ الْإِفْتِخَارُ وَالْعُجْبُ .

۲۔ فرمایا رسول اللہ نے حسب کے لئے فخر اور گھمنڈ اُفت ہے۔

۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ حَنَانٍ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ بَشِيرٍ الْأَسَدِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : أَنَا عُقْبَةُ بْنُ بَشِيرٍ الْأَسَدِيُّ وَأَنَا فِي الْحَسْبِ الْعُجْبُ مِنْ قَوْمِي قَالَ : فَقَالَ : مَا تَمَنَّ عَلَيْنَا بِحَسْبِكَ ؟ إِنْ اللَّهَ رَفَعَ بِالْإِيمَانِ مَنْ كَانَ النَّاسُ يُسَمُّوهُ وَضِعًا إِذَا كَانَ مُؤْمِنًا وَوَضَعَ بِالْكَفْرِ مَنْ كَانَ النَّاسُ يُسَمُّوهُ شَرِيفًا إِذَا كَانَ كَافِرًا ، فَلَيْسَ لِأَحَدٍ حَقُّ عَلَى أَحَدٍ إِلَّا بِالتَّقْوَى

۳۔ عبد عقبہ ابن بشیر اسدی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا میں عقبہ بن بشیر اسدی ہوں میں لمحاظ نسب اپنے قبیلہ میں صاحب عظمت ہوں حضرت نے فرمایا اس سے ہر پر کیا احسان جاتا ہے جس مومن کو لوگ ذیل جانتے تھے اللہ نے اس کے ایمان کے سبب اس کا مرتبہ بلند کیا اور وہ کافر جس کو لوگ شریف سمجھتے تھے خدا نے اس کے کفر کے سبب ذیل کیا سوائے تقویٰ کے کسی کو کسی پر فضیلت نہیں۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عِيسَى بْنِ الشَّحَّاذِ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : عَجَبًا لِلْمُخْتَالِ الْفَخُورِ ، وَإِنَّمَا خَلِقَ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ يَعُودُ حِقَّةً وَهُوَ فِيمَا بَيْنَ ذَلِكَ لَا يَنْدَرِي مَا يُصْنَعُ بِهِ .

۴۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا گھمنڈی تکبر پر تعجب ہے وہ نطفہ سے تو پیدا کیا گیا ہے اور مرنے پر مردار بن جائے گا اور ان دونوں حالتوں کے درمیان جو اس پر گزرے گی اسے وہ کیا جائے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ :
 أَمَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ حَتَّى عَدَّ تِسْعَةً ، فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ
 أَمَا إِنَّكَ غَايِرُهُمْ فِي النَّارِ .

۵۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک شخص رسول اللہ کے پاس آکر کہنے لگا ابن فلاں
 بن فلاں ہوں یہاں تک کہ نوپشتوں کے نام لگائے۔ رسول اللہ نے فرمایا تو ان کا رسواں فی النار ہے (وہ خود بھی کافر
 اور اپنے کافر اجداد پر غصہ کر رہا تھا)۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : آفَةُ الْحَسْبِ الْإِفْتِخَارُ .

۶۔ فرمایا رسول اللہ نے حب لب کی آفت نفخر کرنا ہے۔

دوسوڑسٹھواں باب قساوت قلب

(بَابُ الْقَسْوَةِ) ۲۶۳

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عِيسَى رَفَعَهُ ، قَالَ :
 فِيمَا نَاجَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مُوسَى عليه السلام : يَا مُوسَى لَا تَطْوِلْ فِي الدُّنْيَا أَمَلَكُ فَيَقْسُو قَلْبُكَ وَالْقَاسِي
 الْقَلْبَ مِنْبِي بَعِيدٌ .

۱۔ امام نے فرمایا خدا نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا۔ اے موسیٰ دنیا میں اپنی امیدوں کو طولانی نہ بناؤ۔ ورنہ تمھارا
 دل سخت ہو جائے گا اور سخت دل آدمی مجھ سے دور ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ دِيَّاسٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ
 عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا خَلَقَ اللَّهُ الْعَبْدَ فِي أَصْلِ الْخَلْقَةِ كَافِرًا لَمْ يَمُتْ حَتَّى يُحِبِّبَ اللَّهُ إِلَيْهِ الشَّرَّ
 فَيَقْرَبَ مِنْهُ قَاتِلَاهُ بِالْكِبَرِ وَالْجَبَرِيَّةِ فَتَسَاقِلِبُهُ نِسَاءُ خَلْقِهِ وَغُلَظُ وَجْهِهِ وَظَهَرُ فَحْشِهِ وَ قَلَّ حَيَاؤُهُ

وَكَشَفَ اللَّهُ سِتْرَهُ وَرَكِبَ الْمَخَارِمَ فَلَمْ يَنْرَعْ عَنْهَا ، ثُمَّ رَكِبَ مَعَاصِيَ اللَّهِ وَ أَبْغَضَ طَاعَتَهُ وَ وَكَّ عَلَى النَّاسِ ، لَا يَشْبَعُ مِنَ الْخُصُومَاتِ ، فَاسْأَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ وَاطْلُبُوا حَامِيَتَهُ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جب خدا نے اصل خلقت میں کسی کو کافر پیدا کیا۔ پس وہ نہیں مارتا نیک اللہ شکر کو اس کے لئے محبوب بنا دیتا ہے پس وہ اس سے قرب ہو جاتا ہے پھر خدا اس کو مبتلا کر تلے تکبر و جبر پسندی میں لہذا اس کا دل سخت ہو جاتا ہے عادت خراب ہو جاتی ہے اور ترش رو بن جاتا ہے بد گوئی کرنے لگتا ہے۔ اس کی حیا کم ہو جاتی ہے اور خدا اس کے ہمید کھول دیتا ہے وہ محرمات بجالاتا ہے وہ ان سے نکل نہیں پاتا اور معاصی کا ارتکاب کئے چلا جاتا ہے اور اللہ کی اطاعت کو دشمن رکھتا ہے اور لوگوں پر حملہ کرتا ہے اور جھگڑوں سے سیر نہیں ہوتا۔ پس تم اللہ سے عافیت کا سوال کرو اور اس سے عافیت کے طالب نہ ہو۔

توضیح :- اس حدیث کے اس جملہ سے ”جب خدا نے اصل خلقت میں کسی کو کافر پیدا کیا“ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ خدا جسے چاہتا ہے مومن پیدا کرتا ہے جسے چاہتا ہے کافر۔ تو اس سے جبر لازم آتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ایک مجازی صورت ہے بایں طور کہ خدا خلق کے رقت جانتا تھا کہ فلاں شخص کفر اختیار کرے گا پس گویا اس کو کافر پیدا کیا یہ ایک مجازی نسبت ہوئی یا خلق یہاں بمعنی تقدیر (اندازہ) اور بعض معنی میں معاصی کا تعلق اسی تقدیر سے ہے اسی طرح شر کو محبوب کرنا بھی مجازی نسبت ہے بایں طور کہ خدا نے بد اعمالی کی وجہ سے اپنی توفیق کو اس سے سلب کر لیا اور اس کے نفس کا تعلق شیطان سے ہو جانے کی بنا پر اس نے شر کو محبوب رکھا۔ یہ نسبت ایسی ہے جیسی اس آیت میں حَبِيبٌ اِلَيْكُمْ اَلْاِيْمَانُ وَرَيْبُكُمْ فِى قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَتْ اَيْكُمْ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ ، علم و اندازہ الہی مقتضی جبر نہیں کیونکہ کوئی کافر یا اختیار خود اپنی زندگی میں جو کچھ کرنے والا ہوتا ہے خدا اپنے علم ذاتی سے اس وقوع فعل سے پہلے جان لیتا ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : لَمَتَانِ : لَمَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ وَلَمَةٌ مِنَ الْمَلِكِ ، فَلَمَتَةُ الْمَلِكِ : الرِّقَّةُ وَالْقَهْمُ وَلَمَةُ الشَّيْطَانِ السُّهُوُ وَالْقَسْوَةُ .

۳۔ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ دریافت کرنا دو طرح کا ہے ایک کا تعلق شیطان سے ہے اور دوسرے کا فرشتہ سے فرشتہ سے معلومات رقت قلب اور فہم کو پیدا کرتا ہے اور شیطان سے لینا فراموشی اور قسارت کو پیدا کرتا ہے۔

دوسو چونسٹھواں باب

ظلم

(باب الظلم) ۲۶۴

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ ، عَنِ الْمَفْضَلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : الظُّلْمُ ثَلَاثَةٌ : ظَلَمَ يَغْفِرُهُ اللَّهُ وَظَلَمَ لَا يَغْفِرُهُ اللَّهُ وَظَلَمَ لَا يَدْعُهُ اللَّهُ ، فَأَمَّا الظُّلْمُ الَّذِي لَا يَغْفِرُهُ ، فَالْشُّرْكُ ، وَأَمَّا الظُّلْمُ الَّذِي يَغْفِرُهُ ، فَظَلَمَ الرَّجُلُ نَفْسَهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ ، وَأَمَّا الظُّلْمُ الَّذِي لَا يَدْعُهُ ، فَالْمُدَايَنَةُ بَيْنَ الْعِبَادِ

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ظلم میں طرح کا ہے ایک وہ جسے اللہ بخش دے گا دوسرا وہ جسے نہ بخشے گا تیسرا وہ جسے اللہ نہ چھوڑے گا جو جرم اللہ نہ بخشے گا وہ شرک ہے اور جو ظلم بخش دے گا وہ انسان کا ظلم ہے اپنے نفس پر ان معاملات میں جو اس کے اور اللہ کے درمیان ہیں اور جس کو بے فیصل کئے نہ چھوڑے گا وہ ظلم ہے بندوں کا بندوں پر اس میں انصاف کرے گا

۲۔ عَنْهُ ، عَنِ الْحَجَّالِ ، عَنْ غَالِبِ بْنِ نُجَيْدٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «إِنَّ رَبَّكَ لَيَالْمِزَاصِ» قَالَ : قَنْطَرَةٌ عَلَى الصِّرَاطِ لَا يَجُوزُ هَا عَبْدٌ بِمُظْلَمَةٍ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق ”بے شک تمہارا رب کہیں گا کہ میں ہے کہ مراٹھ پر ایک بل ہوگا جس کو وہ بندہ عبور نہ کر سکے گا جس پر کوئی مظلم ہوگا۔“

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ وَعَبِيدِ اللَّهِ الطَّوِيلِ عَنْ شَيْخٍ مِنَ النَّحَجِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : إِنِّي لَمْ أَذَلْ وَإِلَيَّا هُنْدٌ زَمَنَ الْحَجَّاجِ إِلَى يَوْمِي هَذَا أَهْلُ بِلِي مِنْ تَوْبَةٍ ؟ قَالَ : فَسَكَتَ ثُمَّ أَعَدَّتْ عَلَيْهِ ، فَقَالَ : لَأَحْتَسِبُ تَوْدِيَّ إِلَى كُلِّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ .

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے کہا میں حجج کے زمانہ سے آج تک برسرِ مکوت ہوں پس آیا میری توبہ قبول ہوگی یہ سن کر حضرت خاموش ہو گئے اور پھر فرمایا نہیں ہوگا جب تک تو ہر صاحب حق کا حق ادا

نہ کرے۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِیْسٰی ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ
الْحَمِیدِ ، عَنْ الْوَلِیدِ بْنِ صَبِیحٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ۑ قَالَ : مَا مِنْ مَظْلَمَةٍ أَشَدَّ مِنْ مَظْلَمَةِ لَا یَجِدُ
صَاحِبَهَا عَلَيْهَا عَوْنًا إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ .

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ کوئی مظلوم (حق الناس) اس سے بدتر نہیں کہ ایسے شخص کا حق لیا
جائے جس کا کوئی مددگار خدا کے سوا نہ ہو۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ دُرُسْتِ بْنِ أَبِي مُصَوِّرٍ
عَنْ عِیْسَى بْنِ بِشْرِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثَّمَالِیِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ۑ قَالَ : لَمَّا حَضَرَ عَلِيٌّ بْنُ الْحُسَيْنِ
ۑ الْوَفَاةَ ضَمَنِي إِلَى صَدْرِهِ ثُمَّ قَالَ : يَا بَنِي أَوْصِيكَ بِمَا أَوْصَانِي بِهِ أَبِي ۑ حِينَ حَضَرَتْهُ
الْوَفَاةَ وَبِمَا ذَكَرَ أَنَّ أَبَاهُ أَوْصَاهُ بِهِ ، قَالَ : يَا بَنِي إِثَّاكَ وَظَلَمَ مَنْ لَا یَجِدُ عَلَيْكَ نَاصِرًا إِلَّا اللَّهَ .

۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب حضرت علی بن الحسین علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آیا تو
مجھے چھاتی سے لگایا اور فرمایا۔ بیٹا میں تمہیں وصیت کرتا ہوں جو میرے باپ نے اپنی موت کے وقت مجھے کی تھی۔ فرمایا
تھا بیٹا اپنے کو اس پر ظلم کرنے سے بچاؤ جس کا مددگار اللہ کے سوا کوئی نہ ہو۔

۶۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عُمرَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ۑ قَالَ :
قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ : مَنْ خَافَ الْقَوَامَ كَفَّ عَنْ ظُلْمِ النَّاسِ .

۶۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ فرمایا ہے امیر المؤمنین علیہ السلام نے جو قصاص سے ڈرے گا
وہ لوگوں پر ظلم نہیں کرے گا۔

۷۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّادٍ قَالَ :
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ۑ : مَنْ أَصْبَحَ لَا يَنْوِي ظُلْمَ أَحَدٍ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا أَذْنَبَ ذَلِكَ الْيَوْمَ مَا لَمْ يَسْفِكْ دَمًا أَوْ
يَأْكُلْ مَالَ يَنْبِیْهِ حَرَامًا .

۷۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے جو اس طرح صبح کرے کہ کسی پر ظلم کرنے کی نیت نہ رکھتا ہو تو خدا اس

دن کے گناہ بخش دے گا بشرطیکہ کسی کو قتل نہ کیا ہو یا کسی شہیم کا مال حرام طریقہ سے نہ کھایا ہو۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ : عَنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ :
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ أَصْبَحَ لَا يَهْمُ بِظُلْمِ أَحَدٍ غَفَرَ اللَّهُ مَا اجْتَرَمَ .

۸۔ فرمایا صادق آل محمد نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے اس صبح کی کہ کسی پر ظلم کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو۔ تو اللہ اس کے گناہ بخش دے گا۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ ظَلَمَ مَظْلَمَةً أَخَذَ بِهَا فِي نَفْسِهِ أَوْ فِي مَالِهِ أَوْ فِي وَلَدِهِ .

۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو شخص کسی کا حق لے لے گا اس کا بدلہ لیا جائے گا اس کے نفس سے اس کے مال سے یا اس کی اولاد سے ۔

۱۰۔ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :
اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّهُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

۱۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ظلم سے بچو کیوں کہ وہ روز قیامت کی تاریکی ہے

۱۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، [عَنْ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى] عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِشَامِ
ابْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّهُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .
۱۱۔ ترجمہ اوپر گزر چکے ہیں۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَدْنَةَ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ
أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَا مِنْ أَحَدٍ يَظْلِمُ بِمَظْلَمَةٍ إِلَّا أَخَذَهُ اللَّهُ بِهَا فِي نَفْسِهِ وَمَا لَهُ وَأَمَّا الظُّلْمُ الَّذِي بَيْنَهُ
وَبَيْنَ اللَّهِ فَإِذَا تَابَ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ .

۱۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی ہذا ظلم کسی کا حق لیتا ہے اس کا بدلہ اس کے نفس یا مال سے لیا جاتا ہے اور ظلم جو اس کے اور اللہ کے درمیان ہے اگر توبہ کرے گا تو خدا بخش دے گا۔

۱۳۔ عِدَّةٌ مِّنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ؛ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى مَوْلَى آلِ سَامٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام مُبْتَدِئًا : مَنْ ظَلَمَ سَلَطَ اللَّهُ عَلَيْهِ مَنْ يَظْلِمُهُ [أَوْ عَلَى عَقِبِهِ] أَوْ عَلَى عَقِبِ عَقِبِهِ أَوْ عَلَى عَقِبِ عَقِبِهِ ؛ أَيْ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَ كُوفَرًا مِنْ خَلْقِهِمْ دُرَيْتَهُ ضِعَافًا خَافُوا عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللَّهَ وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا»

۱۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے کلام کی ابتداء اپنی طرف سے کر کے جو کوئی کسی پر ظلم کرے گا تو خدا اس پر یا اس کے اولاد پر یا اولاد کی اولاد پر کسی کو سلاطین کا رادے کیسے کرے گا اور بدلہ لیا جائے اولاد سے۔ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے (سورہ ناز) اور ان لوگوں کو ڈرنا اور خیال کرنا چاہیے کہ اگر وہ لوگ خود اپنے بعد (نئے نئے) بچے چھوڑ جاتے تو ان پر کس قدر ترس آتا پس ان کو (غریب بچوں پر سختی کرنے میں ڈرنا چاہیے۔

مرآة العقول میں علامہ مجلسی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں۔ سائل کو بعید معلوم ہوا اس توضیح :- صورت کا وقوع نہ کر مٹائی عدل جان کہ حضرات نے اسے جواب دیا کہ اس کی صورت وہی ہے

جو خدا نے سورۃ نسا میں یتیموں کے بارے میں بیان کیا ہے تاکہ لوگ یتیموں پر ظلم کرنے سے ڈریں اور نہ کہ اس میں ظلم کی قابلیت دیکھی۔ لہذا صورت وقوع کی صورت بیان کر دی یا یہ کہا جائے کہ حضرت نے سائل کے استبعاد کو بد دلیل انی بیان کیا اور دلیل ملی کو ترک کیا۔ فرمایا اب رہا ظلم کا اس بارے میں تو اس کا جواب یہ ہے کہ فعل الم بال غیر لطف خدا ہو۔ دوسروں پر جب کہ الم پہنچنے والے کو دو چند عوض اس الم کا ملے اور جب وہ الم کے بدلے پر غور کرے تو اس الم پر راضی ہو جائے جیسے بچوں کی بیماری ماں باپ کے لئے ازدیاد اجر کا باعث ہو تو وہ اس پر راضی ہوں ممکن ہے کہ یہ صورت ہو کہ عادت الہیہ یہ ہو کہ جو کوئی کسی پر ظلم کرے گا اور ظلم سے یتیم کا مال کھائے گا تو اللہ اس کی اولاد کو اس قسم کے ظلم میں مبتلا کرے گا۔ لطف الہی ہوگا ہر اس شخص کے لئے جو اس صورت کو مشاہدہ کرے یا اس کی صداقت کو کسی خبر دینے والے سے سنے تو وہ یتیم وغیرہ پر ظلم کرنے سے رک جائے۔ اور اللہ تعالیٰ کا اولاد سے بدلہ دنیا میں لینا اور آخرت میں مواخذہ کرنا ممکن ہے اس کا سبب ہو جائے تو لوگ آپس میں صلح کر لیں اور گناہوں سے باز رہیں ہمیں معلوم ہے کہ ظالموں کی اولاد اگر اپنے باپ دادا کی دولت پالیتی ہے تو اسی طرح فتنہ و فساد برپا کرتی ہے جس طرح ان کے باپ دادا نے کیا تھا لہذا اولاد سے بدلہ لینے کی صورت میں جو خوف ہوگا وہ ان کی اصلاح کا باعث ہوگا اس صورت میں کسی پر ظلم نہ ہوگا

علامہ طباطبائی مدظلہ العالی نے فرمایا ہے کہ رادی کے لئے اشکال پیدا ہوا ہے کہ اللہ کی طرف

سے اس کا وقوع کیسے ہو گا امام علیہ السلام نے اس کا جواب آیت سے دیا۔ اب رہا یہ اعتراض کہ ایک کے فعل میں دوسرے کو دھوکہ دینا ظلم ہے تو یہ دوسرا اشکال ہے اور اس کا جواب یہ ہے کہ امور کو بنیہ مرتبہ میں دوسرے اسباب سے جو اسباب جن وقوع اقوال سے علاوہ ہیں جیسے صفات والدین اور جسمانی اور روحانی خصوصیات کا اکثر اوقات اولاد میں بطور وراثت پایا جانا وغیرہ۔ خدا نے فرمایا ہے جو مصیبت تم پر آئی ہے وہ تمھاری ہی پیدا کی ہوئی ہے اور جسمانی تعلق جمع کرے گا تمام آباء اجداد اولاد کو ایک ہی جیسیمہ رایت کے نیچے کیونکہ آخر والے انہی عادات کو رکھنے والے تھے جو اول والے تھے۔

اولاد سے بدلے کا خوف ظالم و مظلوم دونوں کے لئے لطف الہی ہے ظالم دے گا اس سے کہ اس کے فعل سے اس کی اولاد تک کو صدمہ پہنچے گا اور اولاد سے چونکہ فطری محبت ہوتی ہے لہذا وہ ظلم سے رکے گا اور مظلوم کو انتقام کے متعلق تسلی ہوگی۔

۱۴۔ عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَوْحَى إِلَى نَبِيِّهِ مِنْ أَنْبِيَائِهِ فِي مَمْلَكَةٍ جِبَارِينَ الْجِبَارِ أَنْ أَمَّتْ هَذَا الْجِبَارُ فَقُلُّ لَهُ : إِنِّي لَمْ أَسْمِعْكَ عَلَى سَفْكَ الدَّمَاءِ وَاتِّخَاذِ الْأَمْوَالِ وَإِنَّمَا اسْتَعْمَلْتُكَ لِنَفْسِي عَتَبِي أَصَوَاتِ الْمَظْلُومِينَ فَأَنْبِي لَمْ أَدْعَ ظُلَامَتَهُمْ وَإِنْ كَانُوا كُفَّارًا .

۱۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ نے ایک نبی سے جو ایک جابر بادشاہ کی حکومت میں تھے فرمایا تم اس جابر کے پاس جاؤ اور کہو کہ میں نے تجھے لوگوں کے خون بہانے اور لوگوں کا مال غصب کرنے کے لئے حکومت نہیں دی بلکہ اس لئے دی ہے کہ مظلومین کی فریاد تجھ تک نہ پہنچے۔ میں ان پر ظلم کو نظر آنا نہ کروں گا چلے وہ کافر ہی ہوں۔

۱۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُثَيْبٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَاءِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمَزَةَ عَنْ أَبِي بَيْرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : مَنْ أَكَلَ مَالَ أَخِيهِ ظُلْمًا وَلَمْ يَرُدَّهُ إِلَيْهِ أَكَلَ جَنَدَهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

۱۵۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے سنا جو اپنے بھائی کا مال ظلم سے کھائے گا اور اسے واپس نہ دے گا وہ روز قیامت آگ کی چنگاریاں کھائے گا۔

۱۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُثَيْبٍ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الْعَامِلُ بِالظُّلْمِ وَالْمُعِينُ لَهُ وَالرَّاضِي بِهِ شَرُّكُمْ ، ثَلَاثَتُهُمْ .

۱۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ظلم کرنے والا اس کا مددگار اور اس پر راضی ہونے والا تینوں اس ظلم میں شریک ہیں۔

۱۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ : أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ الْعَبْدَ لَيَكُونُ مَظْلُومًا قَبْلَ أَنْ يَدْعُو حَتَّى يَكُونَ ظَالِمًا .

۱۷۔ راوی کہتے ہیں میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ ایک بندہ مظلوم ہو کر جب ظالم کے لئے ہمیشہ بددعا ہی کرتا رہتا ہے اور اس میں حد سے تجاوز کر جاتا ہے تو خود ظالم بن جاتا ہے۔

۱۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي نَشَلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ سِنَانٍ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : مَنْ عَدَّ ظَالِمًا يَظْلِمُهُ سَلَطَ اللَّهُ عَلَيْهِ مَنْ يَظْلِمُهُ فَإِنْ دَعَا لَمْ يُسْتَجَبْ لَهُ وَلَمْ يَأْجِرْهُ اللَّهُ عَلَى ظُلَامَتِهِ .

۱۸۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جو ظالم کو اس کے ظلم کرنے میں معذور جانتا ہے خدا اس پر ایک ظالم کو مسلط کرتا ہے پس اگر وہ خدا سے دعا کرے گا تو اس کی دعا قبول نہ ہوگی اور اس کے مظلوم پر کوئی اجر نہ ملے گا

۱۹۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمَزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ : مَا اتَّصَرَ اللَّهُ مِنْ ظَالِمٍ إِلَّا بَظَالِمٍ ، وَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ : وَكَذَلِكَ نُؤْتِي بَعْضَ الظَّالِمِينَ بَعْضًا .

۱۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا ظالم کے عوض ظالم کو ظالم سے ٹکرا دیتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے ہم ایک ظالم کو دوسرے ظالم پر بنا دیتے ہیں۔

۲۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ الثَّوْقَلِيِّ ، عَنْ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ ظَلَمَ أَحَدًا فَقَاتَلَهُ فَلَيْسَتْغْفِرَ اللَّهُ لَهُ فَإِنَّهُ كَفَّارَةٌ لَهُ .

۲۰۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جو ظالم سے کسی کا مال لے اور پھر رد کرنے کے لئے اسے نہ پائے تو چاہیے کہ اس کے لئے اللہ سے استغفار کرے کہ یہ اس کے لئے کفارہ ہوگا۔

۲۱۔ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْكُوفِيِّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَلْبٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ

المرؤذی، عن ابی الحسن موسیٰ علیہ السلام قال: قال رسول اللہ ﷺ: مَنْ أَسْبَحَ وَهُوَ لَا يَهُمُّ بِظُلْمِ أَحَدٍ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا أَجْتَرَمَ.

۲۱۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے جو صبح کرے ایسے حال میں کہ کسی پر ظلم کا ارادہ نہ رکھتا ہو تو اللہ اس کے گناہ بخش دے گا

۲۲۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ، عن الحسن بن محبوب، عن علی بن ابی حمزہ، عن ابی بصیر قال: دَخَلَ رَجُلَانِ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ فِي مُدَارَاةٍ بَيْنَهُمَا وَمُعَامَلَةٍ، فَلَمَّا أَنْ سَمِعَ كَلَامَهُمَا قَالَ: أَمَا إِنَّهُمَا لَيُخَيَّرُ أَحَدٌ يُخَيَّرُ مَنْ ظَلِمَ بِالظُّلْمِ أَمَا إِنَّ الْمَظْلُومَ يَأْخُذُ مِنْ دَيْنِ الظَّالِمِ أَكْثَرِمِمَّا يَأْخُذُ الظَّالِمُ مِنْ مَالِ الْمَظْلُومِ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَفْعَلِ الشَّرَّ بِالنَّاسِ فَلَا يَنْكُرُ الشَّرَّ إِذَا فَعَلَ بِهِ، أَمَا إِنَّهُ إِنَّمَا يَحْمِلُ بَنَ آدَمَ مَا يَزِرُغُ وَلَيْسَ يَحْمِلُ أَحَدٌ مِنَ الْمَرْحُورِ حُلُومًا وَلَا مِنَ الْحُلُومِ أَوْ قَاصِطِلِحِ الْمَرْحُورِ قَبْلَ أَنْ يَقُومَا.

۲۳۔ ابی بصیر سے مروی ہے کہ دو شخص اپنے جھگڑے کو بیان کرنے کے لیے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آئے حضرت نے دونوں کا کلام سن کر فرمایا: نیکی میں کسی نے اس سے زیادہ فتح نہیں پائی جتنی مظلوم نے ایک ظالم سے مقابلہ مظلوم ظالم کے دین سے اس سے کہیں زیادہ پالیتا ہے جتنا ظالم مظلوم کے مال سے پالتا ہے۔ پھر فرمایا جو دوسروں کے ساتھ برائی کرتا ہے تو اگر اس کے ساتھ برائی کی جائے تو اسے برائے سمجھے بے شک آدمی جو برتا ہے وہی کاسبتہ کوئی کر دے بیچ کو بکر میٹھا پھل نہیں کھائے گا اور نہ میٹھا بکر کر دیا پھل، یہ سن کر انھوں نے اٹھنے سے پہلے صلح کر لی۔

۲۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ، عَنْ مَنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ خَافَ الْقِيَامَ كَفَّ عَنْ ظُلْمِ النَّاسِ.

۲۵۔ جو قیامت سے ڈرتا ہے اسے چاہیے کہ ظلم سے رک جائے۔

دوسو پینسٹھ وال باب

خواہشوں کی پیروی

(باب اتباع الہوی) ۲۶۵

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ، عن ابن محبوب، عن ابی عبد الواسع قال:

سَيَعْتُ أَتَابِعُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : اخَذُوا أَهْوَاءَ كَمَا تَحَدَّدُونَ أَعْدَاءَ كَمْ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَعْدَى لِلرَّجُلِ خَالٍ مِنْ اتِّبَاعِ أَهْوَائِهِمْ وَحَصَائِدِ أَلْسِنَتِهِمْ .

۱. فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اپنی بدخواہشوں سے اس طرح بچو جیسے اپنے دشمنوں سے بچتے ہو کوئی شے انسان کے لئے خواہشوں کی پیروی اور زبان کا نرم نکلنے سے زیادہ دشمن نہیں۔

۲ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ : وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَ عَظَمَتِي وَ كِبَرِيَّائِي وَ نُورِي وَ عَلَوِّي وَ ارْتِفَاعِي مَكَانِي لَا يُؤْتِرُ عَبْدٌ هَوَاءَ عَلَى هَوَايَ إِلَّا شَتَّتْ عَلَيْهِ أَمْرَهُ وَ لَبَسَتْ عَلَيْهِ ذُنُوبُهُ وَ شَغَلَتْ قَلْبَهُ بِهَا وَلَمْ أَؤْتِهِ مِنْهَا إِلَّا مَقْدَرَتْ لَهُ ، وَ عِزَّتِي وَ جَلَالِي وَ عَظَمَتِي وَ نُورِي وَ عَلَوِّي وَ ارْتِفَاعِي مَكَانِي لَا يُؤْتِرُ عَبْدٌ هَوَاءَ عَلَى هَوَايَ إِلَّا اسْتَحَفَّظْتُهُ مَلَائِكَتِي وَ كَفَلْتُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَيْنِ وَ رِزْقَهُ وَ كُنْتُ لَهُ مِنْ وَدَاوِ تِجَارَةِ كُلِّ تَاجِرٍ وَ أَتَتْهُ الدُّنْيَا وَ هِيَ رَاغِمَةٌ .

۲. فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ قسم اپنی عزت و جلال کی اور اپنی عظمت اور کبریائی کی اور اپنے نور اور بلند درجہ اور مکانی بلندی کی کہ اگر کوئی بندہ اپنی خواہش کو میری خواہش پر ترجیح دیتا ہے تو میں اس امر کو برا گندہ کہ دیتا ہوں اور دنیاوی معاملات میں پھنسا دیتا ہوں اور اس کا دل دنیا کی طرف لگا دیتا ہوں اور اس کو نہیں دیتا مگر اتنا ہی جتنا اس کے لئے مقدر ہو چکا ہے اور قسم ہے اپنی عزت و جلال کی اور اپنی عظمت کی اور اپنے نور اور طور مرتبت کی اور اپنی مکانی بلندی کی کہ اگر کوئی بندہ میری مرضی پر اپنی خواہش کو ترجیح دیتا ہے تو میرے ملائکہ سموات اس کی نگرانی کرتے ہیں اور آسمان و زمین اس کے رزق کے کفیل بھی ہوتے ہیں مگر میرا معاملہ اس کے ساتھ دیا ہی ہوتا ہے جیسے ہر تاجر کا سودا گری میں کہ جتنا دوتاں۔ دنیا جو ذلیل ہے اس کے پاس آتی ہے۔

۳ - الْحُسَيْنُ بْنُ عَمِّيٍّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عَمِّيٍّ ، عَنْ الْوَشَّاءِ ، عَنْ غَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ﷺ : إِنَّمَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ اثْنَتَيْنِ اتِّبَاعَ الْهَوَى وَ طُلُوقَ الْأَمَلِ أَمَا اتِّبَاعُ الْهَوَى فَإِنَّهُ يُصَدُّ عَنِ الْحَقِّ وَأَمَا طُلُوقُ الْأَمَلِ فَيُنْسِي الْآخِرَةَ .

۳. فرمایا حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے۔ میں دو باتوں سے تم کو ڈراتا ہوں ایک خواہش کی پیروی دوسرے آندوؤں کا پھیلنا، خواہشوں کی پیروی انسان کو حق سے روک دیتی ہے اور خیالہشوں کا زیادہ ہونا آخرت سے بھلا دیتا ہے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا : عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُونٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَصَمِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام : اتَّقِ الْمُرْتَقَى السَّهْلَ إِذَا كَانَ مُتَحَدِّدٌ وَغَرًّا .

قال : وَكَانَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : لَا تَدْعِ النَّفْسَ وَهَواها فَإِنَّ هَواها فِي رِذَالِهَا ، وَتَرْكُ النَّفْسِ وَمَاتَهْوَى أَذَاهَا ؛ وَكَفَّ النَّفْسَ عَمَّا تَهْوَى دَوَاؤُهَا .

۴۔ نفس اور اس کی خواہشات کو دعوت نہ دو کیونکہ خواہشات نفس (کی پیروی) میں ہلاکت ہے اور نفس اور اس کی خواہشات ترک کرنے سے نفس کو تکلیف پہنچتی ہے نفس کو خواہشات سے روکا اس کا علاج ہے۔

دو سو چھیاسٹھواں باب مکر و غدر و فریب

(باب) ۲۶۶

(الْمَكْرُ وَالْفُتْرُ وَالْخَدِيعَةُ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : لَوْلَا أَنْ الْمَكْرَ وَالْخَدِيعَةَ فِي النَّارِ لَكُنْتُ أَمَكْرَ النَّاسِ .

۱۔ فرمایا حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے اگر مکر و فریب کی سزا جہنم نہ ہوتا تو میں سب سے زیادہ مکر کرنے والا ہوتا۔

۲۔ عَلِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ ، عَنِ التَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَجِبُ كُلُّ غَادِرٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - بِإِمَامٍ مَا بَلَ شِدْقُهُ حَتَّى يَدْخُلَ النَّارَ وَيَجِبُ كُلُّ نَاكِثِ بَيْعَةٍ إِمَامٍ أَجْزَمَ حَتَّى يَدْخُلَ النَّارَ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ غدر کرنے والا روز قیامت اپنے امام کے ساتھ

اس طرح آئے گا کہ اس کی باجھنگ ہوگی اور اس طرح وہ داخل دوزخ ہوگا اور ہر وہ جس نے امام منصور بن اللہ کی بیعت توڑی ہوگی وہ بصورت مجزوم داخل دوزخ ہوگا۔

۳۔ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَيْسَ مِثْلَانِ مَا كَرَّ مُسْلِمًا .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ ہم میں سے نہیں ہے وہ مسلمان جو مکر کرے۔

۴۔ عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَرَبَتَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا مَلِكٌ عَلَى جَنَةٍ، اقْتَتَلُوا ثُمَّ اصْطَلَحُوا، ثُمَّ إِنَّ أَحَدَ الْمَلِكَيْنِ غَدَرِيصَاجِيهِ فَجَاءَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ فَصَالَحَهُمْ عَلَى أَنْ يَفْرَغُوا مِنْهُمْ تِلْكَ الْمَدِينَةَ ؟ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَا يَتَّبِعِي لِلْمُسْلِمِينَ أَنْ يَغْدِرُوا وَلَا يَأْمُرُوا بِالْفِرِّ وَلَا يَقَاتِلُوا مَعَ الَّذِينَ غَدَرُوا وَلَكِنَّهُمْ يَقَاتِلُونَ الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدُوهُمْ وَلَا يَجُوزُ عَلَيْهِمْ مَا عَاهَدَ عَلَيْهِ الْكُفَّارُ

۴۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد نے جب سوال کیا کسی نے ان دو قریبوں کے متعلق جو کافران حربی کے تحت حکم تھے ان میں سے ہر ایک کا بادشاہ الگ تھا پہلے ان دونوں نے جنگ کی پھر صلح کر لی۔ پھر ایک بادشاہ نے دوسرے سے بے وفائی کی اور وہ مسلمانوں کے پاس آیا اور ان سے صلح کر کے کہنے لگے کہ وہ اس کے ساتھ ہو کر دوسرے بادشاہ سے جنگ کریں۔ حضرت نے فرمایا مسلمانوں کو عذر نہ کرنا چاہیے اور نہ دوسروں کو عذر کا حکم دینا چاہیے عذر کرنے والوں کے ساتھ ان کو لڑنا نہ چاہیے ہاں مشرکوں کو جہاں چاہیں قتل کریں اور کفار کے ساتھ مسلمانوں کو صلح کے معاہدہ پر ہر ہر ضروری نہیں۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَشْعَثِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمَّادٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَجِبُ كُلُّ غَائِبٍ بِإِمَامٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا لَا شَدَقَهُ حَتَّى يَدْخُلَ النَّارَ .

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہر غدر کرنے والا اپنے امام کے ساتھ روز قیامت اس طرح آئے گا کہ اس کا باجھائیڑا ہوگا اور اسی حالت میں وہ داخل جہنم ہوگا۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ، عَنْ عَمِّهِ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْعَبْدِيِّ : عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ : عَنْ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ذَاتَ

يَوْمَ وَهُوَ يُخْطَبُ عَلَى الْمِنْبَرِ بِالْكُوفَةِ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَوْلَا كَرَامَةُ الْفَدْرِ كُنْتُ مِنْ أَهْلِ النَّاسِ ، أَلَا إِنَّ لِكُلِّ عَذْرَةٍ فَجْرَةٌ وَلِكُلِّ فَجْرَةٍ كُفْرَةٌ ؛ أَلَا وَإِنَّ الْفُجُورَ وَالْخِيَانَةَ فِي النَّاسِ .

۲۔ ابن سنی بن نباتہ سے مروی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے ایک روز منبر کو فرما کر اپنے خطبہ میں فرمایا : لوگو ! عذر کرنا ناپسندیدہ نہ ہوتا تو میں سب سے زیادہ دشمنوں پر بلا لانے والا ہوتا آگاہ ہو کہ ہر عذر کرنے والے کے لئے معاصی میں بے پردائی ہے اور یہ بے پردائی کفر ہے اور عذر دینے پر دائی اور خیانت کا نتیجہ جہنم رسید ہونا ہے۔

دوسو ستر سٹھواں باب کذب

(بَابُ الْكِذْبِ) ۲۶۷

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّادٍ ، عَنْ أَبِي التَّعْمَانِ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : يَا أَبَا التَّعْمَانِ لَا تَكْذِبْ عَلَيْنَا كَذِبَةً فَتَسْلُبَ الْحَبِيبِيَّةَ ، وَلَا تَطْلُبَنَّ أَنْ تَكُونَ رَأْسًا فَتَكُونَ ذَنْبًا ، وَلَا تَسْتَأْكِلِ النَّاسَ بِمَا فَتَفْتَقِرُ ؛ فَإِنَّكَ مَوْفُوفٌ لِمَعَالَةٍ وَمَسْئُولٌ ، فَإِنْ صَدَقْتَ صَدَقْنَاكَ وَإِنْ كَذَبْتَ كَذَّبْنَاكَ .

۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ابو نعمان سے : ہم پر کوئی جھوٹ نہ بول ورنہ دین سے خارج ہو جائے گا اور سرِ رادی کے خواستگار نہ ہو ورنہ بھیڑیا بن کر لوگوں پر ظلم کر دے گا اور ہماری مدد اچھی نہ ہو کر کے لوگوں کا مال نہ کھاؤ ورنہ محتاج ہو جاؤ گے۔ تم روز قیامت پیش خدا کھڑے ہو گے اور تم سے سوال کیا جائے گا۔ پس اگر تم نے ہمارے متعلق سچ کہا ہے تو ہم تصدیق کریں گے اور جھوٹ کہا ہے تو تمہیں بھٹلائیں گے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ شَيْخِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا يَقُولُ لَوْلَيْدِهِ اتَّقُوا الْكِذْبَ ، الصَّغِيرَ مِنْهُ وَالْكَبِيرَ فِي كُلِّ جِدٍّ وَهَزَلٍ ؛ فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا كَذَبَ فِي الصَّغِيرِ اجْتَرَى عَلَى الْكَبِيرِ ، أَمَا عَلِمْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : مَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَصْنَعُ حَتَّى يَكْتَبَهُ اللَّهُ صِدْقًا وَمَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَكْتَبُ حَتَّى يَكْتَبَهُ اللَّهُ كَذِبًا أَبَا .

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ حضرت علی بن الحسین نے اپنی اولاد سے کہا۔ کذب سے بچو۔ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ معقول بات چیت ہو یا دل لگی کیوں کہ جب آدمی چھوٹے جھوٹ کا عادی ہو جاتا ہے تو بڑے بڑے جھوٹ بولنے لگتا ہے کیا تمہیں معلوم نہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جب کوئی ہمیشہ سچ بولتا ہے تو اللہ اس کو صدیق لکھتا ہے اور جب ہمیشہ جھوٹ بولتا ہے تو کذاب لکھتا ہے۔

۳۔ عَنْهُ : عَنْ عُمَانَ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ لِلشَّرِّ أَقْفَالًا وَجَمَلَ مَغَاتِيحَ تِلْكَ الْأَقْفَالِ الشَّرَابَ ؛ وَالْكِتَبَ شُرَّ مِنَ الشَّرَابِ .

۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ خدا نے شر باتوں پر تالے ڈالے ہیں ان تالوں کی کنجیاں شراب کو قرار دیا ہے اور جھوٹ شراب سے بھی بدتر ہے۔

۴۔ عَنْهُ : عَنْ أَبِيهِ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ : إِنَّ الْكِتَابَ هُوَ خَرَابُ الْإِيمَانِ .

۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جھوٹ ایمان کی خرابی کا سبب ہے۔

۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ جَمِيعًا ، عَنِ الْوَشَاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ ، عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؑ قَالَ : الْكِتَابُ عَلَى اللَّهِ وَعَلَى رَسُولِهِ ﷺ مِنَ الْكِبَائِرِ .

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خدا و رسول پر جھوٹ بولنا گناہان کبیرہ سے ہے

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِيانٍ الْأَحْمَرِ ، عَنْ فَضْلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ : إِنَّ أَوَّلَ مَنْ يَكْذِبُ بِالْكَذِّابِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ، ثُمَّ الْمَلَائِكَةُ ، ثُمَّ هُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ كَاذِبٌ .

۶۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ کاذب کو سب سے پہلا جھٹلانے والا اللہ ہے پھر وہ دو فرشتے جو اس کے ساتھ رہتے تھے پھر وہ خود جانتا ہے کہ میں جھوٹا ہوں۔

۷- عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ ، [عَنْ أَبِي] ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ الْكَذَّابَ يَهْلِكُ بِالْبَيِّنَاتِ وَيَهْلِكُ أَتْبَاعُهُ بِالشُّبُهَاتِ .

۷۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے سنا کہ بہت زیادہ دروغ گو ظاہر بظاہر دلائل سے ہلاک ہوتا ہے اور اس کے پیرو شہبات میں پر کر ہلاک ہوتے ہیں

۸- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ آيَةَ الْكَذَّابِ بَيِّنٌ يُخْبِرُكَ خَيْرَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَإِذَا سَأَلْتَهُ عَنْ حَرَامِ اللَّهِ وَحَلَالِهِ لَمْ يَكُنْ عَنْدهُ شَيْءٌ .

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا۔ جھوٹے کے ایک نشان تو یہ ہے کہ وہ تجھ سے آسمان زمین اور مشرق و مغرب کی خبریں بیان کرے گا اگر تو حرام و حلال کے متعلق پوچھے گا تو اس کے پاس کچھ نہ ہوگا۔

۹- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مَسْوُودِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ الْكَذَّابَ لَطَعِطُرُ السَّائِمِ ؛ قُلْتُ : وَأَيْنَا لَا يَكُونُ ذَلِكَ مِنْهُ ؟ قَالَ : لَيْسَ حَيْثُ ذَهَبَتْ إِنَّمَا ذَلِكَ الْكَذِبُ عَلَى اللَّهِ وَعَلَى رَسُولِهِ وَعَلَى الْأَيْمَةِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ .

۹۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جھوٹ بولنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے میں نے کہا میں میں ایسا کون ہے جو کبھی جھوٹ نہ بولے۔ فرمایا اس سے مراد خدا اور رسول اور ائمہ پر جھوٹ بولنا ہے۔

۱۰- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : ذِكْرُ الْخَائِنِ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ مَلْعُونٌ فَقَالَ : إِنَّمَا ذَلِكَ الَّذِي يَحْوُكُ الْكَذِبَ عَلَى اللَّهِ وَعَلَى رَسُولِهِ عليه السلام .

۱۰۔ ایک شخص نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے ایک جولاہے کا ذکر کیا کہ وہ ملعون ہے فرمایا وہ اللہ اور اس کے رسول پر جھوٹ کا تانا بانا بنتا ہے۔

۱۱- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ الطَّائِي ؛ عَنْ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : لَا يَجِدُ عَبْدٌ طَعْمَ الْإِيمَانِ حَتَّى يَتْرَكَ الْكَذِبَ مَزَلَةً وَجَدَةً .

۱۱۔ اصبح بن نباتہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا۔ بندہ ایمان کا مزہ نہیں چکے گا جب تک کہ اس کی ہوا حقیقت، ہر ایک صورت میں جھوٹ کو ترک نہ کرے گا۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ : عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ : عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : الْكَذَّابُ هُوَ الَّذِي يَكْذِبُ فِي الشَّيْءِ ؟ قَالَ : لَا ؛ مَا مِنْ أَحَدٍ إِلَّا يَكُونُ ذَلِكَ مِنْهُ وَلَكِنْ الْمَطْبُوعُ عَلَى الْكُذْبِ

۱۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جبکہ سائل نے پوچھا کہ کیا ہر جھوٹے کے لئے ایمان سے بے نصیبی ہے فرمایا نہیں یہ اس کے لئے ہے جس نے جھوٹ کو پسندیدہ خاطر بنا لیا ہو۔

۱۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغْبِرَةِ : عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الْمُضِلُّ لَيْسَ بِكَذَّابٍ .

۱۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا جس کا جھوٹ زیادہ ہو گا اس کی آبرو جاتی رہے گی۔

۱۴۔ عَنْهُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَنْبَغِي لِلزُّجَلِ الْمُسْلِمِ أَنْ يَجْتَنِبَ مُوَاخَاةَ الْكَذَّابِ ، فَإِنَّهُ يَكْذِبُ حَتَّى يَجْعَلَ بِالصِّدْقِ فَلَا يَصْدُقُ

۱۴۔ فرمایا حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے مرد مسلمان کو چاہیے کہ وہ بہت زیادہ جھوٹ بولنے والے سے برادرانہ تعلقات ترک کر دے۔ کیوں کہ جب سچی بات اس کے سامنے آتی ہے تو وہ تصدیق نہیں کرتا۔

۱۵۔ عَنْهُ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ شَعْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ زُرَّادَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنْ مِمَّا أَعَانَ اللَّهُ [بِهِ] عَلَى الْكَذْبِ ابْنِ النِّسْيَانِ .

۱۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ زیادہ جھوٹ بولنے والوں پر اللہ نسیان کو غالب کر دیتا ہے۔

۱۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي يَحْيَى الْوَاسِطِيِّ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الْكَلَامُ ثَلَاثَةٌ : صِدْقٌ وَكُذْبٌ وَإِسْلَاحٌ بَيْنَ النَّاسِ قَالَ : قِيلَ لَهُ : جُعِلْتُ

وَذَاكَ مَا الْإِصْلَاحُ بَيْنَ النَّاسِ ؟ قَالَ : تَسْمَعُ مِنَ الرَّجُلِ كَلَامًا يَبْلُغُهُ فَتَحْبُثُ نَفْسُهُ فَلَتْلَقَاهُ فَتَقُولُ : سَمِعْتُ مِنْ فُلَانٍ قَالَ فَبِكَ مِنَ الْخَيْرِ كَذَا وَكَذَا ؛ خِلَافَ مَا سَمِعْتَ مِنْهُ .

۱۶۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت صادق آل محمد نے فرمایا کہ کلام تمہیں یہی سچ ، جھوٹ اور لوگوں کے درمیان اصلاح کرنا پڑھا گیا لوگوں کے درمیان اصلاح کی کیا صورت ہے فرمایا جب تم کسی سے ایسی بات سُنو جس سے وہ دل گرفتہ ہو گیا ہو تو تم اس سے کہو کہ میں نے تو تمہارے بارے میں اس اس طرح کلمہ خیر کہتے سنتا ہے جو اس کے بالکل خلاف ہے جو تم نے سنا۔

۱۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ حَمَلَةَ بْنِ عُمَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ الصَّقَلِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّمَا قَدَرْنَا عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِي يَوْسُفَ عليه السلام : «أَيُّهَا الْعَبِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ» ، فَقَالَ : وَاللَّهِ مَا سَرَقُوا وَمَا كَتَبَ ، وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ عليه السلام : «بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا فَأَسَاءَ لَهُمْ إِنْ كَانُوا يَنْطِقُونَ» ، فَقَالَ : وَاللَّهِ مَا فَعَلُوا وَمَا كَتَبَ ، قَالَ : فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَا عِنْدَكُمْ فِيهَا يَصِقِلُ ؟ قَالَ : فَقُلْتُ : مَا عِنْدَنَا فِيهَا إِلَّا التَّسْلِيمُ ، قَالَ : فَقَالَ : إِنْ اللَّهَ أَحَبَّ اثْنَيْنِ وَأَبْغَضَ اثْنَيْنِ أَحَبَّ الْخَطَرَ فِيمَا بَيْنَ الصَّفَتَيْنِ وَأَحَبَّ الْكِتَابَ فِي الْإِصْلَاحِ وَأَبْغَضَ الْخَطَرَ فِي الطَّرَفَاتِ وَأَبْغَضَ الْكِتَابَ فِي غَيْرِ الْإِصْلَاحِ ، إِنْ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام : إِنَّمَا قَالَ : «بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا» إِرَادَةَ الْإِصْلَاحِ وَدَلَالَةً عَلَى أَنَّهُمْ لَا يَفْعَلُونَ ؛ وَقَالَ يَوْسُفَ عليه السلام : إِرَادَةَ الْإِصْلَاحِ .

۱۸۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کے اس قول کے متعلق ”اے قافلہ والو تم جو رہو“ کہ واللہ نہ وہ جو رہے اور نہ یوسف نے جھوٹ بولا“ اور حضرت ابراہیم کے اس قول کے متعلق فرمایا بلکہ ان کے بڑے نے ایسا کیا ہے اگر وہ بولیں تو ان سے پوچھ لو“ کہ نہ انھوں نے کیا تھا نہ ابراہیم نے جھوٹ بولا۔ راوی سے حضرت نے پوچھا اے ستیل تمہارا کیا خیال ہے اس نے کہا سوائے مان لینے کے اس میں چارہ کار کیا ہے فرمایا خدا دو باتوں کو دوست رکھتا ہے اور دو کو دشمن رکھتا ہے۔ دو کو وہ مشکورانہ رفتار کو اس وقت دوست رکھتا ہے جبکہ میدان جنگ میں دونوں طرف سے صف آرائی ہو اور دوست رکھتا ہے کذب کو اصلاح بین الناس کے علاوہ اور دشمن رکھتا ہے مشکورانہ رفتار کو شہر کے علی کو چوں میں اور دشمن رکھتا ہے کذب کو غیر اصلاحی امور میں۔ ابراہیم علیہ السلام نے جو فرمایا کہ ان کے بڑے نے کیا ہے اس سے مراد عبودان کافروں کی اصلاح تھی تاکہ وہ اقرار کریں کہ بتوں میں یہ طاقت نہیں اور حضرت یوسف علیہ السلام نے جو فرمایا تو یہ بھی اصلاح حال کے ارادہ کی بنا پر تھا۔

۱۸۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ أَبِي مُخَلَّدٍ السَّرَّاجِ ، عَنْ عَيْسَى بْنِ حَنَّانٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : كُلُّ كَذِبٍ مَسْئُولٌ عَنْهُ صَاحِبُهُ يَوْمًا إِلَّا [كَذِبًا] فِي ثَلَاثَةِ رَجُلٍ كَايِدٌ

فِي حَرْبِهِ قَهْوَ مَوْضُوعٌ عَنْهُ ، أَوْ رَجُلٌ أَصْلَحَ بَيْنَ اثْنَيْنِ يَلْقَى هَذَا بِغَيْرِ مَا يَأْتِي بِهِ هَذَا ، يُرِيدُ بِذَلِكَ
الْإِصْلَاحَ مَا بَيْنَهُمَا ، أَوْ رَجُلٌ وَعَدَاهُ شَيْئًا وَهُوَ لَا يُرِيدُ أَنْ يَنْتَمِ لَهُمْ .

۱۸۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہر جھوٹ کے متعلق ایک دن سوال کیا مجھے لگا مگر تین شخصوں سے
اول دشمن سے حرب میں ازراہ فریب جھوٹ بولنا۔ دوسرے لوگوں میں اصلاح کے لئے جھوٹ بولنا ایک سے مل کر کچھ کہنا اور
دوسرے سے مل کر کچھ۔ تاکہ ان کے درمیان مصالحت ہو جائے اور تیسرے وہ جو اپنے اہل سے کسی چیز کا وعدہ کرے اور
پھر اسے پورا نہ کر سکے۔ تو ان کو دل شکنی سے بچانے کے لئے جھوٹ بول دے۔

۱۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغْبِرَةِ ؛ عَنْ
مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الْمُصْلِحُ لَيْسَ بِكَذَّابٍ .

۱۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اصلاح کے ارادہ سے جھوٹ بولنے والا جھوٹا نہیں ہوتا۔

۲۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى الْكَاهِلِيِّ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَلَى مَوْلَى آلِ سَامٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِحَدِيثٍ ، فَقُلْتُ لَهُ
جُعِلَتْ فِدَاكَ أَلَيْسَ رَعَمْتُ لِي السَّاعَةَ كَذَا وَكَذَا ؟ فَقَالَ : لَا ، فَعَظَمَ ذَلِكَ عَلَيَّ ، فَقُلْتُ : بَلَى وَاللَّهِ
رَعَمْتُ : فَقَالَ : لَا وَاللَّهِ مَا رَعَمْتُهُ ، قَالَ : فَعَظَمَ عَلَيَّ فَقُلْتُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ بَلَى وَاللَّهِ قَدْ قُلْتَهُ ، قَالَ :
نَعَمْ قَدْ قُلْتَهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ كُلَّ زَعَمٍ فِي الْقُرْآنِ كِذْبٌ .

۲۰۔ راوی کہتا ہے کہ مجھ سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کچھ بات چیت کی۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں
کیا آپ نے میرے متعلق ایسا ایسا گمان ابھی نہیں کیا۔ فرمایا۔ نہیں۔ میرے اوپر یہ بات شاق گزری۔ میں نے کہا۔ واللہ
میرا گمان تو یہی ہے فرمایا ایسا نہیں ہے جیسا تو نے گمان کیا ہے میرے اوپر یہ فرمانا شاق ہوا۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا
ہوں آپ نے یہ فرمایا تھا۔ فرمایا میں نے ضرور کہا تھا۔ لیکن تو یہ نہیں جانتا کہ قرآن میں گمان (دعوے) باطل کذب ہے دیئے میرے
قول سے تو نے غلط فہم نکالا۔

۲۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْخُرَاسَانِيِّ
قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ : إِثَاكُمْ وَالْكِتَابَ فَإِنَّ كُلَّ رَاجٍ ظَالِمٍ وَكُلِّ
خَائِفٍ هَارِبٍ .

۲۱۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امیر المؤمنین فرمایا کرتے تھے کہ اپنے کو جھوٹ سے بچاؤ کیونکہ ہر امیدوار ثواب الہی اچھے افعال کا طلب کار ہوتا ہے اور ہر وہ جو عذاب سے ڈرتا ہے افعالِ بد سے بھاگتا ہے۔

۲۲۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ ثَعْلَبَةَ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا كِتَابَ عَلَى مُصْلِحٍ، ثُمَّ تَلَا: «أَيُّهَا الْعَبِيرُ إِنَّا نَسْرِقُونَ» ثُمَّ قَالَ: وَاللَّهِ مَا سَرَقُوا وَمَا كُنْتُ، ثُمَّ تَلَا: «وَبَلَّ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا فَاسْأَلُوهُمْ إِنْ كَانُوا يَنْطِقُونَ» ثُمَّ قَالَ: وَاللَّهِ مَا فَعَلُوهُ وَمَا كُنْتُ.

۲۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے اصلاح کرنے والا جھوٹا نہیں کہا جاتا۔ پھر یہ آیت پڑھی: ”اے قافلہ والو تم چور ہو۔“ پھر فرمایا اللہ نہ وہ چور تھے نہ یوسف جھوٹ بولے۔“ پھر یہ آیت تلاوت کی۔ ”بلکہ یہ فعل ان کے بڑے نے کیا ہے اگر یہ بولیں تو پوچھ لو۔“ پھر فرمایا نہ بڑے بت نے یہ کیا تھا نہ ابراہیم جھوٹ بولا۔

دوسواڑسٹھواں باب

ذو لسانین (دو زبان والا)

(بَابُ ذِي اللِّسَانَيْنِ) ۲۶۸

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَوْنِ الْقَلَابِيسِيِّ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَفْصَرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ لَقِيَ الْمُسْلِمِينَ بِوَجْهَيْنِ وَلِسَانَيْنِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَهُ لِسَانَانِ مِنَ نَارٍ.

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو مسلمانوں سے دو رخ اور دو زبانوں سے ملے گا روز قیامت اس کی دو زبانیں آگ کی ہوں گی۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِي شَيْبَةَ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: يَنْسُ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَكُونُ ذَا وَجْهَيْنِ وَذَا لِسَانَيْنِ، يُطْرَقُ أَخَاهُ شَاهِدًا وَيَأْكُلُهُ غَائِبًا إِنْ أُعْطِيَ حَسَدُهُ إِنْ ابْتُلِيَ خَدْلُهُ.

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے سب سے بڑا وہ بندہ ہے محمد و آو اور دوزبان والا ہو۔ جب دوست کے قصائے آئے تو اس کی تعریف کرے اور غائب ہو تو اسے کھا جائے اگر اسے عطا کیا جائے تو حمد کرے اور اگر کسی مصیبت میں مبتلا ہو تو اسے بے مدد کے چھوڑ دے۔

۳ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَشْبَاطٍ : عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُفَيْنَ بْنِ حَمَّادٍ رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا عِيسَى لِيَكُنْ لِسَانُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْعِلَاقَةِ لِسَانًا وَاحِدًا وَكَذَلِكَ قَلْبُكَ ، إِنِّي أَحْذَرُكَ نَفْسَكَ وَكَفَى بِي خَبِيرًا ، لَا يَصْلَحُ لِسَانَانِ فِي فَمٍ وَاحِدٍ وَلَا سِنَانِ فِي عَمَدٍ وَاحِدٍ وَلَا قَلْبَانِ فِي صَدْرٍ وَاحِدٍ ، وَكَذَلِكَ الْأَذْهَانُ .

۳۔ فرمایا حضرت امام علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا عیسیٰ علیہ السلام سے اے عیسیٰ ظاہر و باطن میں ایک زبان ہونی چاہیے اور ایسے ہی تمہارا دل ہو میں تم کو تمہارے نفس سے ڈرتا ہوں اور میں خبر رکھنے کے لئے کافی ہوں ایک منہ میں دوزبان ایک نیسام میں دو تلواریں اور ایک سینہ میں دو دل نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح اذہان میں دنیا و آخرت دونوں کے ارادے۔

دوسوا نہترواں باب

ہجرت

(کسی سے غصہ سے بات کرنا)

(بَابُ الْهَجْرَةِ) ۲۶۹

۱ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ الرَّبِيعِ ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، رَفَعَهُ ، قَالَ فِي وَصِيَّةِ الْمُفَضَّلِ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : لَا يَفْتَرِقُ رَجُلَانِ عَلَى الْهَجْرَانِ إِلَّا اتَّوَجَبَ أَحَدُهُمَا الْبَرَاءَةَ وَاللَّعْنَةَ وَرُبَّمَا اسْتَحَقَّ ذَلِكَ كِلَاهُمَا ، فَقَالَ لَهُ مَعْتَبٌ : جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ هَذَا الظَّالِمُ قَمَا بِالْمَظْلُومِ ؟ قَالَ : لَا تَنْتَهِ لَيْدَعُوا أَخَاهُ إِلَى صَلَاتِهِ وَلَا يَتَقَامَسُ لَهُ عَنْ كَلَامِهِ ، سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ : إِذَا تَنَازَعَ اثْنَانِ فَعَادَ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَلْيَرْجِعِ الْمَظْلُومُ إِلَى صَاحِبِهِ

حَتَّى يَقُولَ لِصَاحِبِهِ: أَيُّ أَحَبِّي أَنَا الظَّالِمُ، حَتَّى يَقَطَعَ الْهَجْرَانِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ صَاحِبِهِ، فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَكَمٌ عَدْلٌ يَأْخُذُ لِلْمَظْلُومِ مِنَ الظَّالِمِ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر دو شخص آپس کی دوستی کو قطع کرتے ہیں تو ایسے دو آدمی کچھ ترک تعلق کریں غصہ سے بات کر کے، ان میں سے جو ظالم ہو گا خدا و رسول اس سے بری اور ان کی لعنت کا مستحق ہو گا اور بعض اوقات دونوں ہوں گے۔ آپ کے غلام معتب نے کہا۔ اس میں مظلوم کا کیا قصور، فرمایا یہ ہے کہ اس نے اپنے دوست سے صلہ رحم کیوں نہ کیا۔ اور اس کے کلام سے چشم پوشی کیوں نہ کی۔ میں نے اپنے پدر بزرگوار سے سنا۔ جب دو شخص جھگڑا کریں اور ایک دوسرے پر غلبہ حاصل کرے تو مظلوم کو چاہیے کہ وہ اپنے بھائی سے کچھ میں ظالم ہوں تاکہ دونوں کے درمیان جو قطع تعلق ہو گیا ہے وہ ختم ہو جائے چونکہ اللہ تعالیٰ حاکم و عادل ہے اس لئے وہ مظلوم کا بدلہ ظالم سے لے لیا

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَتَحَدَّثَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شاذَانَ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا هِجْرَةَ فَوْقَ ثَلَاثَ.

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا غصہ تین روز سے زیادہ نہ رہنا چاہیے ورنہ وہ عداوت بن جائے گا۔

۳۔ حَمِيدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ، عَنْ وَهَبِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الرَّجُلِ يَصْرُمُ ذَوِي قَرَابَتِهِ مِمَّنْ لَا يَعْرِفُ الْحَقَّ؟ قَالَ: لَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَصْرُمَهُ.

۳۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو کہ اپنے قریب داروں سے اس بنا پر قطع تعلق کرتا ہے کہ وہ حق کو امر امت کو نہیں پہچانتے۔ فرمایا اس کے سزاوار ہے کہ ترک تعلق نہ کرے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا: عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ: عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَازِمٍ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ: كَانَ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِنَا يَلْقُبُ شَلْقَانُ وَكَانَ قَدْ صَبَّرَهُ فِي نَفَقَتِهِ وَكَانَ سَيِّئَ الْخُلُقِ فَهَجَرَهُ، فَقَالَ لِي يَوْمًا: يَا مُرَازِمُ [وَأُكَلِّمُ عَيْسَى؟] فَقُلْتُ نَعَمْ، فَقَالَ: أَصَبْتَ لَا خَيْرَ فِي الْمُهَاجَرَةِ.

۴۔ مرارم بن حکیم سے مروی ہے کہ ہمارے اصحاب سے ایک شخص شلقان نامی تھا جس کا لفظ امام کے ذمہ تھا اور

وہ مرد بدخو تھا مرام نے اس سے غصہ میں ترک تعلق کیا حضرت نے ایک دن مجھ سے فرمایا۔ اسے مرام! بیٹے سے بدخو چالو میں نے کہا بہتر فرمایا تم نے ٹھیک کیا۔ ترک تعلق میں بہتری نہیں ہے۔

۵۔ عُمَدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْقَعْمَاطِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ كَثِيرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: قَالَ أَبِي عَلَيْهِ السَّلَامُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَيُّمَا مُسْلِمٍ تَهَاوَرَا فَمَكَثَا ثَلَاثًا لَا يَصْطَلِحَانِ إِلَّا كَانَا خَارِجِينَ مِنَ الْإِسْلَامِ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا وَلَايَةٌ فَأَيُّهُمَا سَبَقَ إِلَى كَلَامِ أَخِيهِ كَانَ السَّابِقُ إِلَى الْجَنَّةِ يَوْمَ الْحِسَابِ.

۵۔ راوی کہتا ہے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے پدر بزرگوار نے فرمایا ہر دو مسلمان جو غصہ میں ہم کلامی کے بغیر تین دن رہیں اور صلح نہ کریں گے تو وہ اسلام سے خارج ہو جائیں گے اور ان کے درمیان دوستی نہ رہے گی جو کوئی ان میں سے سب سے پہلے اپنے بھائی سے کلام کرے گا وہ روز قیامت پہلے جنت میں جائے گا۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ؛ عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ؛ عَنْ ابْنِ أَدِينَةَ؛ عَنْ زُرَّادَةَ؛ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يُغْرِي بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ مَا لَمْ يَرْجِعْ أَحَدُهُمْ عَنْ دِينِهِ؛ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ اسْتَلْقَا عَلَى قَفَاءٍ وَتَمَدَّدَا، ثُمَّ قَالَ: فُزْتُ، فَرَجَمَ اللَّهُ أَمْرًا أَلْفَ بَيْنَ وَلَيْتَيْنِ أَنَا، يَا مَعْشَرَ الْمُؤْمِنِينَ تَأَلَّفُوا وَتَعَاطَفُوا.

۶۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ شیطان عداوت ڈالتا ہے مومنین کے درمیان جب تک وہ اپنے دین سے برگشتہ نہ ہوں۔ جب وہ ایسا کر لیتا ہے تو اپنے کام سے ناراض ہو کر آرام سے لیٹ جاتا ہے۔ پھر کہتا ہے میں کامیاب ہو گیا اللہ رحم کرے اس پر جو ہمارے دو دوستوں کے درمیان محبت قائم کر لے۔ اے مومنو! ایک دوسرے سے محبت کرو اور ہر بانی کا برتاؤ کرو۔

۷۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَحْفُوظٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الثُّعْمَانِ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ، عَنْ أَبِي بصير، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَا يَزَالُ ابْنُ إِبْلِيسَ فَرَحًا مَا أَحْتَرَمَ الْمُسْلِمَانِ؛ فَإِذَا التَّقِيَا أَصْطَكَّتْ رُكْبَتَاهُ وَتَحَلَّعَتْ أَوْصَالُهُ وَنَادَى يَا وَيْلَهُ، مَا لِقِيَا مِنَ النَّبِيِّينَ.

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب مسلمان آپس میں بنا بر غصہ کے ہم کلام نہیں ہوتے تو شیطان خوش ہوتا ہے اور جب وہ ملتے ہیں تو اپنے گھٹنے پیٹ لیتا ہے اور اس کے بدن کے جوڑے پڑ جاتے ہیں اور چرخ کر کہتا ہے ہائے

نہی بلاکت کاسانہ ہے۔

دوسو ستروال باب

قطع رحم

(نسبی رشتہ سے قطع تعلق)

(بَابُ قَطِيعَةِ الرَّحِمِ) ۲۷۰

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ؛ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَدْبَسَةَ ؛ عَنْ مَسْعَدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : فِي حَدِيثٍ أَلَا إِنَّ فِي التَّبَاغُضِ الْحَايِقَةِ ، لَا أَغْنِي خَالِقَةُ الشَّعْرِ وَلَكِنْ خَالِقَةُ الدِّينِ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا آگاہ ہو کہ آپس میں بغض رکھنا سرمنہ والہ ہے لیکن اس سے میری مراد سرمنہ دانا نہیں بلکہ دین کا سرمنہ دانا ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ؛ عَنْ عَبْدِ بْنِ الْفَضِيلِ ؛ عَنْ حَدِيثِهِ مَنُورٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : اتَّقُوا الْحَايِقَةَ فَإِنَّهَا تُهَيِّئُ الرِّجَالَ ؛ قُلْتُ : وَمَا الْحَايِقَةُ ؟ قَالَ : قَطِيعَةُ الرَّحِمِ .

۲۔ منبرایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے حالتہ سے بخبر وہ لوگوں کو مارواں تہ ہے لوگوں نے پوچھا حالہ کیا ہے فرمایا وہ قطع رحم کرنا ہے۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى ؛ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيْسَى ؛ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنَّ إِخْوَتِي وَبَنِي عَمِّي قَدْ ضَيَّقُوا عَلَيَّ الدَّارَ وَالْجَاوِزِي مِنْهَا إِلَى بَيْتٍ وَلَوْ تَكَلَّمْتُ أَخَذْتُ مَا فِي أَيْدِيهِمْ ؛ قَالَ : فَقَالَ لِي : اصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ سَيَجْعَلُ لَكَ فَرَجًا قَالَ : فَأَنْصَرَفْتُ وَوَقَعَ أَوْبَاءُ فِي سَنَةِ إِحْدَى وَثَلَاثِينَ [وَمِائَةً] فَمَاتُوا وَاللَّهُ كَلَّمَهُمْ فَمَا بَقِيَ مِنْهُمْ أَحَدٌ ؛ قَالَ : فَخَرَجْتُ فَلَمَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ قَالَ : مَا خَالَ أَهْلَ بَيْتِكَ ؟ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : قَدْ مَاتُوا وَاللَّهُ كَلَّمَهُمْ ؛ فَمَا بَقِيَ مِنْهُمْ أَحَدٌ ؛

قَالَ : هَوَيْمَا مَتَعُوا بِكَ وَ يَمُوتُ قَوْمُكَ وَ قَطَعَ رَحِيمُهُمْ بَيَرُوا أَتَجِبُ أَنْتُمْ بَقُوا وَ أَنْتُمْ سَبَقُوا عَلَيْكَ ؟ قَالَ : قُلْتُ : إِي وَ اللَّهِ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جبکہ راوی نے کہا کہ میرے بھائی اور چچا زاد بھائی میرے دشمن ہو گئے ہیں اور انھوں نے مجھے گھر سے نکال دیا ہے اور میں دوسرے گھر میں چلا گیا ہوں۔ اگر مجھ کو قدرت ہوتی تو جو انھوں نے کیا ہے اسے واپس کر لیتا۔ حضرت نے فرمایا صبر کر اللہ عنقریب کثادگی عطا فرمائے گا۔ یہ سن کر چلا آیا۔ ۱۳۱ھ میں دیار بھیل و وہ سب مر گئے اس کے بعد میں حضرت کی خدمت میں آیا۔ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے خاندان والوں کا کیا حال ہے میں نے کہا سب مر گئے کوئی باقی نہیں رہا فرمایا یہ اسی کا نتیجہ ہے جو انھوں نے تمہارے ساتھ کیا تھا اور قطع رحم کر کے تم پر ظلم کیا تھا کیا تم چاہتے تھے کہ وہ زندہ رہتے اور تم کو تنگ کئے جلتے۔ میں نے کہا خدا کی قسم نہیں۔

۴۔ عَنْهُ : عَنْ أَحْمَدَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَعْبُودٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ : عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ : عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : فِي كِتَابِ عَلِيٍّ عليه السلام ثَلَاثُ خِصَالٍ لَا يَمُوتُ صَاحِبُهَا أَبَدًا حَتَّى يَرَى وَبِالْهَيْئَةِ : الْبَقِيَّةُ الرَّحِيمُ وَالْيَمِينُ الْكَاذِبَةُ ، يَبَارِزُ اللَّهُ بِهَا ، وَإِنْ أَعْجَلَ الطَّاعَةُ تَوَابًا لِمِثْلَةِ الرَّحِيمِ وَإِنْ الْقَوْمُ لَيَكُونُونَ فُجَارًا قَبْتُوا وَاصْلُونَ فَتَنِي أَمْوَالُهُمْ وَيُشْرُونَ وَإِنْ الْيَمِينُ الْكَاذِبَةُ وَ قَطِيعَةُ الرَّحِيمِ لَتَنَازِلِ الدِّ يَارِ يَلْقَعُ مِنْ أَهْلِهَا وَتَقْلُ الرَّحِيمُ وَإِنْ تَقْلُ الرَّحِيمُ انْقِطَاعُ السَّلِيلِ .

۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ کتاب علی علیہ السلام میں ہے کہ تین خصلتیں ایسی ہیں کہ ان کا وبال دیکھے بغیر ان دنیا سے اٹھتا ہی نہیں۔ ایک بغاوت (اللہ و رسول سے) دوسرے قطع رحم، تیسرے جھوٹی قسم کہ یہ اللہ سے جنگ ہے اور سب سے زیادہ جلد ثواب دلانے والی چیز صلہ رحم ہے اگر کچھ لوگ فاجر ہوں اور صلہ رحم کریں تو ان کے اموال میں زیادتی ہوگی اور وہ صاحب ثروت ہو جاتے ہیں اور جھوٹی قسم کھانا اور قطع رحم کرنا۔ گھروں کو اس کے اہل سے خالی کر کے اجاڑ دیتے اور رشتہ داری کا خاتمہ کر دیتے ہیں۔ نقی رحم انقطاع نسل ہے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ : عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بِشِيرٍ ، عَنْ عُبَيْدَةَ الْعَايِدِ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ فَشَكَاَ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَقَارِبَهُ : فَقَالَ لَهُ : اكْظِمْ غَيْظَكَ وَافْعَلْ ، فَقَالَ : إِنْهُمْ يَفْعَلُونَ وَيَفْعَلُونَ : فَقَالَ : أَتُرِيدُ أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ فَلَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْكُمْ .

۵۔ راوی کہتا ہے ایک شخص امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آیا اور اپنے اعزہ کی شکایت کی۔ فرمایا اپنے غصہ کو پی جاؤ اور نیکی کرو۔ اس نے کہا وہ تو ایسا عمل کرتے ہیں فرمایا۔ کیا تم بھی ان کی مثل مہرنا چاہتے ہو تا کہ خدا تمہاری طرف

نذریہ۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ، عَنِ الشَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا تَقْطَعْ رَحِمَكَ وَإِنْ قَطَعَتْكَ .

۷۔ آنحضرت نے ارشاد فرمایا۔ تم قطع رحم نہ کرو اگر تم قطع رحمی کر دگے تو ہم سے کوئی تعلق نہیں۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِيهِ رَفَعَهُ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي خُطْبَةٍ : أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّتِي تُعَجِّلُ الْفَنَاءَ ، فَقَامَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْكَوَاكِبِيِّ الشَّكْرِيُّ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَوْتَكُونُ ذَنْبُ تُعَجِّلُ الْفَنَاءَ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ وَيْلَكَ قَطِيعَةُ الرَّاحِمِ ، إِنَّ أَهْلَ الْبَيْتِ لَيَجْتَمِعُونَ وَيَتَوَاسُونَ وَهُمْ فَجْرَةٌ فَيَرُدُّهُمْ اللَّهُ وَإِنْ أَهْلَ الْبَيْتِ لَيَنْفَرُ قَوْمٌ وَيَقْطَعُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَيَحْرِمُهُمُ اللَّهُ وَهُمْ أَتَقِيَاءُ .

۸۔ ابو حمزہ ثمالی سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے اپنے خطبے میں فرمایا کہ بعض گناہ ایسے ہیں جن سے موت جلد آجاتی ہے۔ عبد اللہ بن کواکبی نے کہا۔ اے امیر المؤمنین کیا ایسے بھی گناہ ہیں جن سے جلد موت آجائے۔ فرمایا۔ ہاں۔

اور وہ قطع رحم ہے جس خاندان کے لوگ جمع ہوتے ہیں اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں تو اگرچہ وہ بدکار ہوں اللہ ان کے رزق میں برکت دیتا ہے اور جس گھروں کے متفرق ہوتے ہیں اور قطع رحم کرتے ہیں تو اللہ ان کو محروم کر دیتا ہے پہلے پرہیزگاروں

۸۔ عَنْهُ ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : إِذَا قَطَعُوا الْأَرْحَامَ جُعِلَتْ الْأَمْوَالُ فِي أَيْدِي الْأَشْرَارِ .

۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جب لوگ قطع رحم کرتے ہیں تو ان کی دولت اشرف کے ہاتھوں میں پہنچ جاتی ہے۔

دوسوا کہترواں باب عقوق (نافرمانی والدین)

((بَابُ الْعُقُوقِ)) ۲۷۱

۱۔ عَدِّ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَدِّ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : أَدْنَى الْعُقُوقِ أَفْوَى ، وَلَوْ عَلِمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا أَهْوَنَ مِنْهُ لَنَهَى عَنْهُ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ نافرمانی کم سے کم ماں باپ سے اُن کہنے پر اگر خدا کے علم میں کوئی اور چیز اس سے بھی منع کرتا ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغْبِرَةِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : كُنْ بَارًا وَأَقْتَصِرْ عَلَى الْجَنَّةِ وَإِنْ كُنْتَ غَاقًا [فَقَطًّا] فَأَقْتَصِرْ عَلَى النَّارِ .

۲۔ فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے والے بنو اگر جنت درکار ہے اور نافرمان بنو اگر دوزخ میں جانا چاہتے ہیں۔

۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ صَالِحِ الْحَدَّادِ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُشِفَ غِطَاءُ مَنْ أُعْطِيَ الْجَنَّةَ فَوَجَدَ رِجْلَهَا مِنْ كَانَتْ لَهُ رَوْحٌ مِنْ مَسِيرَةِ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ إِلَّا صِفَ وَاحِدٌ ، قُلْتُ : مَنْ هُمْ ؟ قَالَ : الْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے روز قیامت جنت کے پردوں میں سے ایک پردہ ہٹایا جائے گا جس کی وجہ سے ایک جان رکھنے والا پانسو برس کی راہ سے اس کی خوشبو سونگھ لے گا سوائے ایک گروہ کے۔ راوی نے پوچھا یہ کون لوگ ہوں گے فرمایا والدین کے نافرمان برادر۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ النَّوْفَلِيِّ ، عَنْ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ :

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فَوْقَ كُلِّ ذِي بَرٍّ، حَتَّى يُقْتَلَ الرَّجُلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَإِذَا قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَيْسَ فَوْقَهُ بَرٌّ، وَإِنْ فَوْقَ كُلِّ عَقُوفٍ عَقُوفٌ حَتَّى يُقْتَلَ الرَّجُلُ أَحَدًا وَالِدِيهِ، فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ فَلَيْسَ فَوْقَهُ عَقُوفٌ.

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ ہر نیکی کے اوپر ایک نیکی ہے یہاں تک کہ قتل کیا جائے ایک شخص راہِ خدا میں۔ پس جب راہِ خدا میں قتل ہو تو اس سے بڑھ کر نیکی نہیں اور ہر نافرمانی کے اوپر ایک نافرمانی ہے یہاں تک کہ قتل کرے اپنے والدین میں سے کسی ایک کو۔ ایسا کرے گا تو اس سے بڑھ کر کوئی نافرمانی نہیں۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ نَظَرَ إِلَى أَبِيهِ نَظْرَ مَوْتٍ وَهُمَا ظَالِمَانِ لَهُ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلَاةً.

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے اپنے والدین پر غضبناک نظر ڈالی۔ دراصل انھوں نے اس پر ظلم کیا ہو تو بھی اس کی نگاہ قبول نہ ہوگی۔

۶۔ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قُرَاتٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي كَلَامِهِ: إِنَّا كُمْ وَعَقُوفُ الْوَالِدَيْنِ فَإِنَّ رِيحَ الْجَنَّةِ تَوْجِدُونَ مَسِيرَةَ أَلْفِ عَامٍ وَلَا يَجِدُهَا عَائِقٌ وَلَا قَاطِعٌ رَجِيمٌ وَلَا شَيْخٌ زَانٍ وَلَا جَارٌ إِذَا دُرِيَ خِيَلَاءُ، إِنَّمَا الْكِبْرِيَاءُ تَلَبَّتِ الْعَالَمِينَ.

۶۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اپنے کلام کے درمیان بچاؤ اپنے کو والدین کی نافرمانی سے، جنت کی خوشبختی جو ایک ہزار سال کی مسافت سے سونگھیں ملے گی۔ عاق انسان اس کو نہ سونگھ پائے گا اور نہ قاطع الرحم اور نہ بوڑھا زانی اور نہ وہ جو اپنے زیر جامہ کو تکبر سے کھینچے۔ بے شک کبر فدا ہی کے لئے ہے۔

۷۔ عَنْهُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ إِبرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْإِلَادِ [السَّلَمِيِّ]، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَوْ عَلِمَ اللَّهُ شَيْئًا أَذْنَى مِنْ أَقْبَلْنَاهُ عَنْهُ وَهُوَ مِنْ أَذْنَى الْعُقُوفِ وَمِنْ الْعُقُوفِ أَنْ يَنْظُرَ الرَّجُلُ إِلَى وَالِدَيْهِ فَيَجِدَ النَّظَرَ إِلَيْهِمَا.

۷۔ فرمایا ابو حمزہ علیہ السلام نے اگر خدا کے علم میں اتنے سے کم کوئی کام ہو تا تو وہ اس سے بھی منع کرتا اور نافرمانی میں یہ بھی داخل ہے کہ کوئی شخص اپنے والدین کو غصہ میں گھور کر دیکھے۔

۸۔ عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَنِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ:

إِنَّ أَبِي نَظَرَ إِلَى رَجُلٍ رَمَعَهُ ابْنُهُ بِمِشْطٍ وَالْإِنُّ مُشْكِيٌّ عَلَى ذِرَاعِ الْأَبِ : قَالَ : فَمَا كَلِمَةُ أَبِي ؟
مَقَالَهُ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا .

۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار نے ایک شخص کو دیکھا جس کے ساتھ اس کا بیٹا تھا جا رہا تھا یہ شخص اس طرح کہ بیٹا اس کے ہاتھ پر تکیہ کئے ہوئے تھا امام نے فرمایا کہ مرتے دم تک میرے والد نے اس بیٹے سے کلام نہ کیا

۹۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحْسِنِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ أَبِي بَانٍ بْنِ عُمَانَ ، عَنْ حَدِيدِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : أَدَمُ الْعُقُوقِ أَقْبَى ، وَلَوْ عَلِمَ اللَّهُ أَيْسَرُ مِنْهُ لَنَهَى عَنْهُ .

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے نافرمانی کی وہی صورت یہ ہے کہ ماں باپ کے لئے اکت کہا جائے۔ اگر علم خدا میں اس سے کم کوئی لفظ ہوتا تو وہ اس سے بھی منع کرتا۔

دوسو بہتر سوال باب

الاستقاء
(دوسروں کے مقابل نسب پر فخر)

(بَابُ الْإِنْتِفَاءِ) ۲۷۲

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ :
كَفَرُ بِاللَّهِ مَنْ تَبَرَّأَ مِنْ نَسَبٍ وَإِنْ دَقَّ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے۔ اللہ سے کفر کیا اس شخص نے جس نے کسی کے نسب سے بیزاری ظاہر کی اگرچہ وہ نسب ضعیف ہو۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ أَبِي الْمَعْرُوفِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ،
عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَفَرُ بِاللَّهِ مَنْ تَبَرَّأَ مِنْ نَسَبٍ وَإِنْ دَقَّ .

۷۔ ترجمہ اوپر گزرا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَادٍ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، وَابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ رِجَالٍ
مَشْهُورِينَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَا : كَفَرُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ الْإِنْتِفَاءُ مِنْ حَسَبٍ وَإِنْ دَقَّ .

۳۔ فرمایا ابی عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اگر کسی نے بوجہ نسب کسی سے بیزاری کا اظہار کیا تو اس نے کفر باللہ کیا اگرچہ نسب ضعیف ہی کیوں نہ ہو۔

دوست ہتھرواں باب مسلمانوں کو اذیت اور حقیر سمجھنا

(باب) ۲۷۳

﴿مَنْ آذَى الْمُسْلِمِينَ وَاحْتَقَرَهُمْ﴾

۱۔ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : لِيَأْذَنَ بِحَرْبٍ مِنْهُنَّ مَنْ آذَى عَبْدِي الْمُؤْمِنَ وَلِيَأْمَنَ غَضَبِي مَنْ أَكْرَمَ عَبْدِي الْمُؤْمِنَ ؛ وَلَوْ لَمْ يَكُنْ مِنْ خَلْقِي فِي الْأَرْضِ فِيمَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَاحِدٌ مَعَ إِمَامٍ عَادِلٍ لَأَسْتَفْتَيْتُ بِيَعَادَتَيْهِمَا عَنْ جَمِيعِ مَا خَلَقْتُ فِي أَرْضِي وَلَقَامَتْ سَبْعُ سَمَاوَاتٍ وَ أَرْضِينَ بِهِمَا وَلَجَعَلْتُ لَهُمَا مِنْ إِيْمَانِهِمَا أُنْسًا لَا يَحْتَاجَانِ إِلَى أُنْسٍ سِوَاهُمَا .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خدا فرماتا ہے (حدیث قدسی) مجھ سے جنگ کے لئے آادہ ہوا وہ جس نے بندہ مومن کو اذیت دی اور میرے غضب سے بے خوف ہوا جس نے میرے بندہ مومن کی عزت کی، اگر روئے زمین پر مشرق و مغرب کے درمیان میری کوئی مخلوق بھی سوائے ایک مومن اور امام عادل کے نہ رہے تو میں ان دونوں کی عبادت کے سبب تمام مخلوقات ارض کی عبادت سے بے پروا ہوں گا ان دونوں کی وجہ سے سات آسمان اور زمینیں قائم رہیں گی ان کے ایمان سے اس رکھنے کی وجہ سے وہ اپنے غیر کے انس کے محتاج نہ ہوں گے۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُنْذِرِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ فَادَى مُنَادٍ : أَيُّ الصُّدُودِ لَا وَلِيَّاهُمْ فَيَقُومُ قَوْمٌ لَيْسَ عَلَى وُجُوهِهِمْ لَحْمٌ ؛ فَيَقَالُ : هَؤُلَاءِ الَّذِينَ آذَوْا الْمُؤْمِنِينَ وَنَبَوُا لَهُمْ وَعَانَدُوهُمْ وَعَتَقُوهُمْ فِي دِينِهِمْ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِمْ إِلَى جَهَنَّمَ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے قیامت کے دن ایک منادی ندا کرے گا کہ اس ہیں رکاوٹ پیدا

کرنے والے میرے دوستوں کے معاملہ میں پس کچھ لوگ کھڑے ہوں گے جن کے چہروں پر گوشت نہ ہوگا ان کے لئے کہا جائے گا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے مومنوں کو ستایا ان سے تعصب برتا، دشمنی کی، ان پر ظلم کیا۔ حکم ہوگا انہیں جہنم میں ڈالو۔

۲۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ؛ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: مَنْ أَهَانَ لِي وَلِيًّا فَقَدْ أَرَادَ لِمُحَادِّبَتِي.

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ خدا نے فرمایا ہے جس نے میرے دوست کی توہین کی وہ مجھ سے جنگ پر تیار ہوا۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ حَقَرُ مُؤْمِنًا أَوْ غَيَّرَ مَسْكِنَهُ لَمْ يَزَلِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَاقِرَ آلِهِ مَا قَاتَا، حَتَّى يَرْجِعَ عَنْ مَحَقَرَتِهِ إِيَّاهُ.

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے کسی مومن مسکین یا غیر مسکین کو حقیر سمجھا خدا اس کو ذلیل کرے گا اور اس پر غضب ناک رہے گا جب تک وہ اس مومن کی حقارت سے باز نہ آئے۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ؛ عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ؛ عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ: مَنْ أَهَانَ لِي وَلِيًّا فَقَدْ أَرَادَ لِمُحَادِّبَتِي، وَأَنَا أَسْرَعُ شَيْءٍ إِلَى نَصْرَةِ أَوْلِيَائِي.

۵۔ راوی کہتا ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے (حدیث قدسی میں) کہا ہے جس نے میرے دوست کو ذلیل کیا وہ مجھ سے جنگ پر آمادہ ہوا اور میں ہر شے سے زیادہ اپنے اولیاء کی نصرت کرنے والا ہوں۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: قَدْ نَابَدَنِي مَنْ أَدَلَّ عَبْدِي الْمُؤْمِنَ.

۶۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جس نے میرے بندہ

مومن کو ذلیل کیا اس کلمہ کھلا مجھ سے دشمنی مولیٰ۔

۷. مُحَمَّدُ بْنُ يَعْنَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، وَ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، جَمِيعاً ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : مَنْ أَهَانَ لِي وَلِيّاً فَقَدْ آذَنَ لِمُعَارِبِيهِ وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدٌ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْمَا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَيَنْتَقِرُ بِي إِلَيَّ بِالثَّاقِلَةِ حَتَّى أُجِبَهُ فَإِذَا أُجِبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَلِسَانَهُ الَّذِي يُنْطِقُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْتَطِشُ بِهَا ، إِنْ دَعَانِي أُجِبْتُهُ وَإِنْ سَأَلَنِي أَعْطَيْتُهُ ، وَمَا تَرَدَّدَتْ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ كَتَرَدُّ دِي عَنْ مَوْتِ الْمُؤْمِنِ ، يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ .

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ خدا کہتا ہے جس نے میرے دوست کی توہین کی وہ میری جنگ پر آمادہ ہوا اور میرا تقرب بندہ نے اس چیز سے حاصل کیا جو مجھے زیادہ محبوب ہے یعنی جو میں نے اس پر واجب کیا ہے اسے پورا کر کے اور وہ اس تقرب کو زیادہ کر لے تاکہ میں اسے دوست رکھوں اور جب میں اسے دوست رکھتا ہوں۔ تو میں ہوتا ہوں اس کا حق سامع جس وہ سنتا ہے اور جس باصرہ جس سے وہ دیکھتا ہے اور جس ناطقہ جس سے وہ بولتا ہے اور اس کے ہاتھ ہوتا ہوں جس سے وہ حملہ کر لے یعنی یہ چاروں باتیں میرے حکم کے بموجب سرزد ہوتی ہیں پس جو عداوت مجھ سے کرتا ہے۔ قبول کرتا ہوں اور جو مانگتا ہے دیتا ہوں اور میں اپنا حکم نہیں ہٹاتا۔ مگر موت مومن کے لئے جب بندہ مرنے نہیں چاہتا تو میں اس کو آزر دہ کرنا نہیں چاہتا۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْقَمَاطِ ، عَنْ أَبِي بَانَ بْنِ تَغْلِبَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَمَّا أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ ﷺ قَالَ : يَا رَبِّ مَا خَالَ الْمُؤْمِنِينَ عِنْدَكَ ؟ قَالَ : يَا مُحَمَّدُ مَنْ أَهَانَ لِي وَلِيّاً فَقَدْ بَارَزَنِي بِالْمُحَارَبَةِ وَأَنَا أَسْرُخُ شَيْءٌ إِلَى نُصْرَةِ أَوْلِيَائِي وَمَا تَرَدَّدَتْ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ كَتَرَدُّ دِي عَنْ وَفَاءِ الْمُؤْمِنِ ، يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ ؛ وَإِنْ مِنْ عِبَادِي الْمُؤْمِنِينَ مَنْ لَا يَصْلَحُهُ إِلَّا الْإِنْفِي وَلَوْ صَرَفْتُهُ إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ لَهَلَكَ ، وَإِنْ مِنْ عِبَادِي الْمُؤْمِنِينَ مَنْ لَا يَصْلَحُهُ إِلَّا الْفَقْرُ وَلَوْ صَرَفْتُهُ إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ لَهَلَكَ وَمَا يَنْتَقِرُ بِي إِلَيَّ عَبْدٌ مِنْ عِبَادِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْمَا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَيَنْتَقِرُ بِي إِلَيَّ بِالثَّاقِلَةِ حَتَّى أُجِبَهُ فَإِذَا أُجِبْتُهُ كُنْتُ إِذَا سَمِعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَلِسَانَهُ الَّذِي يُنْطِقُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْتَطِشُ بِهَا ، إِنْ دَعَانِي أُجِبْتُهُ وَإِنْ سَأَلَنِي أَعْطَيْتُهُ .

۸۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب رسول خدا معراج کو تشریف لے گئے تو واللہ سے کہہاں تیرے نزدیک مومن کا کیا حال ہے۔ فرمایا۔ اے محمد جو کوئی میرے دوست کی امانت کرتا ہے وہ مجھ سے جنگ پر آمادہ ہوتا ہے میں اپنے اولیاء کی نصرت کے لئے ہر شے سے زیادہ جلدی کرنے والا ہوتا ہوں میں جس کا ذکر کرنے والا ہوں اس سے نہیں پھرتا مثل اس پھرنے کے جو قاتل مومن کے متعلق ہوتا ہے جب وہ موت کو ناپسند کرتا ہے۔ تو میں اس کی آزدی ناپسند کرتا ہوں۔ میرے مومن بندوں میں کچھ ایسے ہیں کہ ان کی درستی حال مالدار بنانے میں ہوتی ہے اگر میں ان کی اس حالت کو بدل دوں تو وہ ہلاک ہو جائیں گے اور کچھ مومن ایسے ہیں کہ ان کی درستگی حال فقر میں ہوتی ہے اگر میں اس صورت حال کو بدل دوں تو وہ ہلاک ہو جائیں۔ بندہ کے تقرب کے لئے میرے نزدیک کوئی چیز اس سے زیادہ محبوب نہیں کہ وہ ادا کرے اپنے فرائض کو۔ جب وہ فرض کے بعد نفل سے تقرب چاہتا ہے تو میں اس کو دوست رکھتا ہوں۔ جب میں اس کو دوست رکھتا ہوں تو اس کے کان جن سے وہ سنتا ہے میرے کان بن جاتے ہیں اور آنکھیں جن سے وہ دیکھتا ہے میری آنکھیں اور زبان جس سے وہ بولتا ہے میری زبان بن جاتی ہے اور اس کے ہاتھ جن سے وہ حملہ کرتا ہے میرے ہاتھ ہو جاتے ہیں میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں اور جو مانگتا ہے اسے دیتا ہوں۔

توضیح :- شہوات اور اراہل سے خالی کر لیتا ہے اور اس کی عقل و روح اور سامع اور مشاعر پر محبت الہی جلوہ لگن ہو جاتی ہے۔ اور اپنے تمام امور خدا کے سپرد کر دیتا ہے اور خدا کے ہر فیصلہ پر راضی ہو جاتا ہے تو خدا تعالیٰ تعریف کرتا ہے اس کی عقل اور طلب اور تمام قوتوں میں اور ان تمام امور کو وہ انجام دیتا ہے جن کو وہ پسند کرتا ہے اور راضی ہوتا ہے۔ بندہ اپنے مولا کی مشیت کے مطابق ہر کام کرتا ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے وَمَا تَشَاءُونَ اِلَّا اَنْتَ تَشَاءُ اللہ تم ہی چاہتے ہو جو اللہ چاہتا ہے اور اس آیت کی تاویل میں وارد ہوا ہے کہ وہ چاہتا ہے داخلہ خواہشیں انہیں معاویہ حکم و اسرار میں آئمہ انبیاء میں۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا ہے مومن کا قلب خدائے رحمن کی دو انگلیوں کے درمیان ہے جس طرف اسے چاہتا ہے پھر اذیتا ہے اور اسی طرح خدا کا تعریف تمام اعضاء و جوارح میں ہوتا ہے جیسا کہ اپنے رسول سے فرماتا ہے یہ خاک تم نے مشرکین کی طرف نہیں پھینکی ہے (وملو صیت اذ رعیت و لکن اللہ رحمی) اور فرماتا ہے۔ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ بید اللہ فوق اید یہم اس بنا پر ان کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے اور ان کی معصیت اللہ کی معصیت، اب مطلب واضح ہو گیا حدیث بالا میں ان الفاظ کا میں اس کے کان، آنکھ، زبان اور ہاتھ بن جاتا ہوں اسی طرح تمام اعضاء و جوارح مرد عارف کے نور ربانی سے ضیا بار ہو جاتے ہیں

اور تمام اعضاء کی حرکت موتوں ہو جاتی ہے تدبیر الہی پر جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ فَنُفِثَ سَوْجُ الْيَسَدِ ۔
 اور محقق طوسی نور اللہ ترقی نے فرمایا ہے عارف جب معاملات دنیا سے اپنے نفس کو قطع کر لیتا ہے اور
 حق سے اتصال کر لیتا ہے تو وہ دیکھتا ہے کہ اس کی ہر قدرت اس قدرت کے بحرِ رحمت میں ڈوبی ہوئی ہے جو
 متعلق ہے تمام مقدرات سے اور ہر علم غرق ہے اس علم میں جس سے موجودات کی کوئی شے پوشیدہ نہیں اور
 اس کا ہر ارادہ مستغرق ہو جاتا ہے اس ارادہ میں جس سے ممکنات کی ہر شے وجود میں آتی ہے اس منزل پر حق اس
 کی بصر بن جاتا ہے جس سے وہ دیکھتا ہے اور کان بن جاتا ہے جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی قدرت بنتا ہے جس
 سے وہ کام کرتا ہے اور علم بنتا ہے جس سے وہ جانتا ہے پس اس حالت میں عارف کامل فی الحقیقت احدی
 الہیہ سے آراستہ ہو جاتا ہے۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام :
 قَالَ : مَنْ اسْتَدَّلَ مُؤْمِنًا وَاسْتَحَقَّرَهُ لِقَلْبِهِ ذَاتَ يَدِيهِ وَلِفَقْرِهِ شَهْرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ :

۹۔ فرمایا صادق آل محمد نے کہ جس نے بندہ مومن کو ذلیل کیا اور اس کی عزت و تکرار کے سبب اسے ذلیل و حقیر
 جانا اللہ تعالیٰ روز قیامت تمام مخلوق کے سامنے اسے مشہور کرے گا یعنی ہر کی علامت اس کے چہرہ پر نمایاں کر کے لوگوں
 پر ظاہر کر دیتا ہے

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام :
 قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَقَدْ أَسْرَى رَبِّي فَأَوْحَى إِلَيَّ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ مَا أَوْحَى وَشَافَنِي
 [إِلَى] أَنْ قَالَ لِي : يَا مُحَمَّدُ أَذَلَّ لِي وَلِيًّا فَقَدْ أَرَصَدَنِي بِالْمُخَاذِبَةِ ، وَمَنْ خَادَنِي خَارِبَتُهُ ، قُلْتُ : يَارَبِّ
 وَمَنْ وَلِيَّكَ هَذَا ، فَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ مَنْ خَادَبَكَ خَارِبَتُهُ ، قَالَ لِي : ذَلِكَ مَنْ أَخَذْتُ مِيثَاقَهُ لَكَ وَلَوْ
 صَبَّحْتَ وَلَيْدِي بَيْنَكُمَا بِالْوَلَايَةِ .

۱۰۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ شبِ معراج پس پردہِ قدس نے مجھ پر وحی کی جو
 چاہا اور مجھ سے بے واسطہ کلام کیا۔ اسے محمد جس نے میرے دوست کو ذلیل کیا اس نے مجھ سے جنگ کی اور جس نے مجھ سے جنگ کی
 میں بھی اس سے جنگ کروں گا میں نے کہا اسے میرے رب یہ تیرا کون دوست ہے یہ تو میں نے جان لیا کہ جو تجھ سے جنگ کرے گا تو بھی
 اس سے جنگ کرے گا لیکن وہ دوست کون ہے یہ نہیں جانا۔ فرمایا۔ میں نے روزِ استِ تمہاری اور تمہارے دہی اور تمہاری
 اولاد کی ولایت کا عہد لیا ہے (جو اس کے خلاف کرے گا وہی دشمن ہے)۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : مَنْ اسْتَذَلَّ عَبْدِي الْمُؤْمِنِ فَقَدْ بَارَزَنِي بِالْخَارِبَةِ وَمَاتَرَدَّتْ فِي شَيْءٍ أَنَا فَأَعْلَهُ كَتَرْدِي فِي عَبْدِي الْمُؤْمِنِ ، إِنِّي أُحِبُّ لِقَاءَهُ فَيَكْرَهُ الْمَوْتَ فَأَصْرِفُهُ عَنْهُ ، وَإِنَّهُ لَيَدْعُونِي فِي الْأُمْرِ فَأَسْتَجِيبُ لَهُ بِمَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ .

۱۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے میرے بندہ مومن کو ذلیل کیا تو وہ میری جنگ پر آمادہ ہوا۔ میرا تردد کسی شے جس کا میں ناعل ہوں ایسا نہیں جیسا اس بندہ مومن کے متعلق جس کی بقا کو میں دوست رکھتا ہوں اور وہ موت سے کراہت کرتا ہے میں اس کو اس سے ہٹا دیتا ہوں جب وہ مجھ سے دعا کرتا ہے تو میں جو اس کے لئے بہتر ہوتا ہے اسے قبول کر لیتا ہوں۔

دوسو چوتھو ہٹروال باب

ان لوگوں کے بارے میں جو دوسروں کے عیب ڈھونڈتے ہیں

((باب)) ۲۷۴

«مَنْ طَلَبَ عَثَرَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَعَوْرَاتِهِمْ»

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَالْفَضْلِ ابْنَيْ يَزِيدَ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليہ السلام قَالَ : أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ إِلَى الْكُفْرِ أَنْ يُوَاجِهُ الرَّجُلَ عَلَى الذَّنْبِ فِيْهِ خَصْمِي عَلَيْهِ عَثَرَاتِهِ وَزَلَاتِهِ لِيُغْنِيَهُ بِهَا يَوْمًا مَا .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام نے کفر سے زیادہ قریب یہ ہے کہ کوئی کسی کو دینی بھائی بنائے پھر اس کی غلطیوں اور لغزشوں کو شمار کرے تاکہ کسی روز ان کی وجہ سے ان پر ظلم کرے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليہ السلام يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَا مَعْشَرَ مَنْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يَخْلُصِ الْإِيمَانَ إِلَى قَلْبِهِ لَا تَتَّبِعُوا الْمُسْلِمِينَ وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ فَإِنَّهُ مَنْ تَتَّبَعَ عَوْرَاتِهِمْ تَتَّبَعَ اللَّهُ عَوْرَتَهُ ، وَ مَنْ تَتَّبَعَ اللَّهُ تَعَالَى عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِي بَيْتِهِ .

عَنْهُ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليہ السلام مِثْلَهُ .

۲۔ فرمایا: ابو عبد اللہ علیہ السلام کہ رسول اللہ نے فرمایا: اسے وہ لوگو جو صرف زبان سے اسلام لائے ہو اور ایمان غلوں کے ساتھ ان کے دل میں نہیں ہیں۔ ان لوگوں کی مذمت نہ کرو ورنہ خدا تمہارے پریشیدہ عیب نکال کھڑا کرے گا اور تم ذلیل ہو جاؤ گے۔ چاہے اپنے گھر ہی میں کیوں نہ ہو۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ أَقْرَبَ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ إِلَى الْكُفْرِ أَنْ يُوَاخِيَ الرَّجُلَ الْجُلَّ عَلَى الَّذِينَ عَلَيْهِ عَثْرَاتِهِ وَزَلَاتِهِ لِيُعْفِيَهُ بِهَا يَوْمَئِذَا .

۳۔ اس کا ترجمہ حدیث اول میں گزرا۔

۴۔ عَنْهُ ، عَنْ الْحَجَّالِ ، عَنْ غَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي بصيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَا مَعْشَرَ مَنْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يَسْلَمْ بِقَلْبِهِ لَا تَتَّبِعُوا عَثْرَاتِ الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّهُ مَنْ تَتَّبَعَ عَثْرَاتِ الْمُسْلِمِينَ تَتَّبَعَ اللَّهُ عَثْرَتَهُ وَمَنْ تَتَّبَعَ اللَّهُ عَثْرَتَهُ يَفْضَحْهُ .

۴۔ رسول اللہ نے فرمایا اسے وہ لوگو جو زبان سے اسلام لائے دل سے قبول نہ کیا۔ مسلمانوں کی لغزشیں تلاش نہ کرو جو ایسا کرے گا اللہ اس کے عیب ظاہر کر دے گا اور وہ رسوا ہو کر رہے گا۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ أَوْ الْحَلْبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا تَطْلُبُوا عَثْرَاتِ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّ مَنْ تَتَّبَعَ عَثْرَاتِ أَخِيهِ تَتَّبَعَ اللَّهُ عَثْرَاتِهِ وَمَنْ تَتَّبَعَ اللَّهُ عَثْرَاتِهِ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِي جَوْفِ بَيْتِهِ .

۵۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ مومنین کی خطاؤں کو تلاش نہ کرو جو اپنے بھائی کی غلطیاں تلاش کرے گا اللہ اس کی غلطیاں اجاگر کر دے گا اور جس کی غلطیاں خدا نے اجاگر کیں تو چاہے اپنے گھر ہی میں کیوں نہ ہو وہ رسوا ہو کر رہے گا۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : أَقْرَبَ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ إِلَى الْكُفْرِ أَنْ يُوَاخِيَ الرَّجُلَ الْجُلَّ عَلَى الَّذِينَ عَلَيْهِ زَلَاتِهِ لِيُعْفِيَهُ بِهَا يَوْمَئِذَا .

۶۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ کفر سے کس قدر قریب ہے یہ کہ ایک شخص کسی کو اپنا دینی بھائی بنائے اور پھر ان کی خطاؤں کو جمع کرے تاکہ اس کو عیب لگائے اور سرزنش کرے۔

۷۔ عَنْهُ؛ عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : أَبْعَدُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنَ اللَّهِ أَنْ يَكُونَ الرَّجُلُ يُؤَاجِي لِرَجُلٍ وَهُوَ يَحْفَظُ [عَلَيْهِ] زَلَّاتِهِ لِيَعِيرَهُ بِهَا يَوْمَ مَا .

۸۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے سب سے زیادہ خدا سے دور رہنے والی بات یہ ہے کہ ایک شخص کسی کو اپنا دینی بھائی بنائے اور پھر اس کی غلطیاں یاد کرے اس لئے کہ ایک دن اسے عیب لگائے اور سرزنش کرے۔

دوسو پچتر وال باب

مذمت سرزنش مومن

(بَابُ التَّعْيِيرِ) ۲۷۵

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُمَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ أَنْتَبَ مُؤْمِنًا أَنْتَبَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی بندہ مومن کو سرزنش کرے گا خدا اس کو دنیا و آخرت میں سرزنش کرے گا۔

۳۔ عَنْهُ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ أَدَاعَ فَاحِشَةً كَانَ كَمَبْتَدِيئِهَا وَمَنْ عَيَّرَ مُؤْمِنًا بِشَيْءٍ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَرَكَبَهُ .

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے بد کام کو شہرت دی وہ اس کی مانند ہے جس نے اس کی ابتداء کی اور جس نے کسی کام پر مومن کو سرزنش کی۔ مرنے سے پہلے وہ اس کا مرتکب ہو گا۔

۳۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْنَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ عَيَّرَ مُؤْمِنًا يَدْنِبُ لِمَمَّتْ حَتَّى يَرُكِبَهُ .

۳۔ جس نے مومن کو کسی فعل پر سرزنش کی۔ وہ مرنے سے پہلے اس کا مرتکب ہو گا۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَلِيمَانَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ لَقِيَ أَخَاهُ بِمَا يُؤْنِسُهُ أَنَّهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ .

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو بندہ مومن کو سرزنش کرنے لگے گا اللہ دنیا و آخرت میں اسے سرزنش کرے گا۔

دوسو چھتر واں باب غیبت و بہتان

(بَابُ ۲۷۶)

(الْغَيْبَةُ وَالْبَهْتُ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الْغَيْبَةُ أَسْرَعُ فِي دِينِ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ مِنَ الْأَكْلَةِ فِي جَوْفِهِ . قَالَ : وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الْجُلُوسُ فِي الْمَسْجِدِ أَنْتِظَارَ الصَّلَاةِ عِبَادَةٌ مَا لَمْ يُحَدِّثْ ، نَبِيلٌ يَارَسُولَ اللَّهِ وَمَا يُحَدِّثُ ؟ قَالَ : الْإِغْتِيَابُ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ غیبت مرد مسلمان کے دین کو اس طرح ہلاک کرتی ہے جس طرح سرطان کسی کے پیٹ میں ہو اور اسے ہلاک کر دے اور یہ بھی فرمایا کہ مسجد کے اندر انتظار نماز میں بیٹھنا عبادت ہے جب تک نیا امر واقع نہ ہو۔ لوگوں نے پوچھا وہ کیا۔ فرمایا غیبت گوئی نہ ہو۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ قَالَ فِي مُؤْمِنٍ مَا دَأَّاهُ عَيْنَاهُ وَ سَمِعَتْهُ أُذُنَاهُ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ مِنَ الدِّينِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : وَإِنَّ الدِّينَ

يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے کسی مومن کے بارے میں ہر وہ بات کہہ دی جو آنکھوں سے دیکھی یا کان سے سنی ہو تو وہ ان لوگوں میں سے ہے جن کے بارے میں خدا فرماتا ہے وہ اس بات کو درست رکھتے ہیں کہ مومنوں کے متعلق بُری باتیں مشہور کریں ایسے لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

۳۔ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ سِرِّحَانَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ النَّبِيِّ قَالَ : هُوَ أَنْ تَقُولَ لِأَخِيكَ فِي دِينِهِ مَا لَمْ يَفْعَلْ وَتَبَيَّنَ عَلَيْهِ أَمْرٌ قَدْ سَرَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ لَمْ يَقُمْ عَلَيْهِ فِيهِ حَدٌّ .

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے غیبت کے متعلق پوچھا فرمایا وہ یہ ہے کہ تم اپنے ربی بھائی کے متعلق وہ بات بیان کرو جو اس نے نہ کی ہو اور ایسا امر اس کے لئے ثابت کرو جس کو اللہ نے چھپایا ہو اور اس پر حد شرعی نہ لگائی گئی ہو۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عُمرَ . عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَأَلَ النَّبِيُّ ﷺ : مَا كَفَّارَةُ الْأَعْيَابِ قَالَ : تَسْتَفِيرُ اللَّهَ لِمَنْ أَعْيَبْتَهُ كُلَّمَا ذَكَرْتَهُ .

۴۔ حضرت رسول خدا سے کسی نے پوچھا کہ غیبت کا کفارہ کیا ہے فرمایا جس کی تم نے غیبت کی جب بھی اس کی یاد آئے اس کے لئے خدا سے استغفار کرو۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ بَهَتَ مُؤْمِنًا أَوْ مُؤْمِنَةً بِمَا لَيْسَ بِهِ بَعَثَهُ اللَّهُ فِي طَبِئَةِ خَبَالٍ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْهَا قَالَ ، قُلْتُ : وَمَا طَبِئَةُ الْخَبَالِ ؟ قَالَ : صَدِيدٌ يَخْرُجُ مِنْ فُرُوجِ الْمُؤْمِنَاتِ .

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے کسی مومن یا مومنہ پر تہمت رکھی خدا اسے روز قیامت طہیت خبال سے اٹھائے گا پوچھا طہیت خبال کیا ہے فرمایا وہ پیپ ہے جو زنا کار عورتوں کی شرمگاہوں سے نکلے گا۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْعَاسِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ رَجُلٍ لَا نَعْلَمُهُ إِلَّا بِحَسَنِ الْأَزْدِيِّ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ : مَنْ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ خَلْفِهِ بِمَا هُوَ فِيهِ مِمَّا

عَرَفَهُ النَّاسُ لَمْ يَغْتَبِهِ وَمَنْ ذَكَرَهُ مِنْ خَلْفِهِ بِمَا قَدْ تَرَكُوا مِنْ الشَّابَةِ وَمَنْ ذَكَرَهُ بِمَا لَيْسَ فِيهِ فَقَدْ بَهَتَهُ.

۶۔ فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جو کسی کی پس پشت ایسی بُرائی بیان کرے جو لوگوں میں مشہور ہوگئی ہو اور اس نے کی بھی ہو تو اس نے غیبت نہ کی اور جو ایسی بُرائی بیان کرے جو اس نے کی ہو مگر مشہور نہ ہوئی ہو تو یہ غیبت ہوگی اور جس نے ایسی بات بیان کی جو اس نے کی نہ ہو تو یہ بہتان ہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَبَابَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : النَّبِيَّةُ أَنْ تَقُولَ فِي أَخِيكَ مَا سَتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَ أَمَّا الْأَمْرُ الظَّاهِرُ فِيهِ مِنْهُ الْحِدَّةُ وَالسَّجَلَةُ فَلَا : وَ الْبَهْتَانُ أَنْ تَقُولَ فِيهِ مَا لَيْسَ فِيهِ .

۷۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے غیبت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کے بارے میں بُری بات کہو جس کو اللہ نے چھپایا ہو۔ لیکن جو غیبت کھلم کھلا جو جیسے عدد مزاحی یا جلد بازی تو وہ غیبت نہیں۔

دوسو ستہتراواں باب نقل سخن ہر مومن

(باب ۲۷۷)

(الرِّوَايَةُ عَلَى الْمُؤْمِنِ)

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَنْ رَوَى عَلَى مُؤْمِنٍ رِوَايَةً يُرِيدُ بِهَا شَيْنَهُ وَ هَدَمَ مَرْوَعَتَهُ لِيَسْقُطَ مِنْ أَعْيُنِ النَّاسِ آخِرَ حُجَّةِ اللَّهِ مِنْ وَلَايَتِهِ إِلَى وَلَايَةِ الشَّيْطَانِ فَلَا يَقْبَلُهُ الشَّيْطَانُ .

۸۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی بندہ مومن کے متعلق ایسی روایت بیان کرے جس سے اس کے عیب ظاہر ہوں اس کی مروت ختم ہو جائے اور لوگوں کی نگاہوں میں اس کا وقار ختم ہو جائے تو اللہ اس کو اپنی ولایت سے نکال کر ولایت شیطان میں داخل کرے اور شیطان بھی اس کو قبول نہیں کرتا۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : عَوْرَةُ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَرَامٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : تَعْنِي سِفْلِيهِ قَالَ : لَيْسَ حَيْثُ تَنْهَبُ ، إِنَّمَا هِيَ إِذَا عَةُ سِرٍّ .

۲۔ عبد اللہ حسن بن محبوب سے کہا کیا عورت مومن، مومن پر حرام ہے فرمایا ہاں میں نے کہا کیا اس سے مراد آپ کی اندریں شرمگاہیں ہیں۔ فرمایا ایسا نہیں ہے بلکہ اس سے مراد کسی مومن کا راز کھولنا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ مُخْتَارٍ ، عَنْ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْحَدِيثِ عَوْرَةُ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَرَامٌ ، قَالَ : مَا هُوَ إِلَّا يَنْكَشِفُ قَتْرِي مِمَّا شَيْئًا إِذَا مَا هُوَ أَنَّ زَوْدِي عَلَيْهِ أَوْ قَمِيَّتِي .

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ عورت مومن، مومن پر حرام ہے لیکن اس سے یہ مراد نہیں کہ شرمگاہ کھول کر اس کو کوئی حقہ دیکھے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ اس کے متعلق کوئی ایسی بات بیان کرے جس سے اس کا عیب ظاہر ہو۔

دوسوا ہترواں باب

شہادت

(بَابُ الشَّهَادَةِ) ۲۷۸

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ فَضَالٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ أَبِي بَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ : لَا تُبْذِرُ الشَّهَادَةَ إِلَّا حَيْثُ قَبِرَ حِمَّةُ اللَّهِ وَ يُصَيِّرُ هَابِكَ ، وَقَالَ : مَنْ شَمَتَ بِمُصِيبَةٍ نَزَلَتْ بِأَخِيهِ لَمْ يَخْرُجْ مِنَ الدُّنْيَا حَتَّى يُمُتَّ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے، اپنے بھائی کی مصیبت پر اہل رنجوشی نہ کرو۔ ورنہ اللہ اس پر رجم کرے گا اور وہ مصیبت تم پر نازل ہو جائے گی اور یہ بھی فرمایا۔ جو اپنے بھائی کی مصیبت پر شہادت کرے گا وہ دنیا سے نہ جائے گا جب تک کسی آزمائش میں نہ پڑ جائے۔

دوسو آنسی وال باب

سبب (گلیارا)

(باب السبب) ۲۷۹

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: سَبَابُ الْمُؤْمِنِ كَالْمَشْرِيفِ عَلَى الْهَلَكَةِ.

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا: مومن کو گالی دینے والا اپنے کو جہنم کے کنارے پہنچانے والا ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ فَصَّالَةَ بِنِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: سَبَابُ الْمُؤْمِنِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ، وَأَكْلُ لَحْمِ نَعِصَةٍ، وَحَرَمَةُ مَالِهِ كَحَرَمَةِ دَمِهِ.

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا: مومن کو گالی دینے والا سب سے بڑا فاسق ہے اس سے لڑنا کفر ہے اور اس کی غیبت کرنا معصیت ہے اور اس کے مال کا احترام اسی طرح لازم ہے جیسے اس کے خون کا احترام لازم ہے۔

۳۔ عَنْهُ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ: إِنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: أَوْصِنِي، فَكَانَ فِيمَا أَوْصَاهُ أَنْ قَالَ: لَا تَسُبُّوا النَّاسَ فَتَكْتَسِبُوا الْعَدَاوَةَ بَيْنَهُمْ.

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ بنی تمیم کا ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے کچھ ہدایت فرمائیے۔ پس نبی کے باتوں کے حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ لوگوں کو گالی نہ دو کیونکہ اس سے آپس میں عداوت پیدا ہوتی ہے۔

۴۔ إِبْنُ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى ﷺ فِي رَجُلَيْنِ يَسْتَاثْنَانِ قَالَ: الْبَادِي مِنْهُمَا أَظْلَمُ، وَوَرَرُهُ وَوَرُّصَاحِبِهِ عَلَيْهِ، مَا لَمْ يَمْتَدِدْ إِلَى الْمَظْلُومِ.

۳۔ فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جب دو آدمی آپس میں ایک دوسرے کو گالی دے رہے ہوں تو ابستاد کرنے والا زیادہ ظالم ہوگا اس کا اور اس کے دوسرے کا گناہ اس پر ہوگا جب تک وہ مظلوم سے معافی نہ مانگے۔

۵۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبٍ ، عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَا شَهِدَ رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ بِكُفْرٍ فَقَطَّ الْأَبَاءَ بِهِ أَحَدُهُمَا ، إِنْ كَانَ شَهِدَ [بِهِ] عَلَى كَافِرٍ مُتَقَدِّمٍ وَإِنْ كَانَ مُؤْمِنًا رَجَعَ الْكُفْرَ عَلَيْهِ ، فَإِيَّاكُمْ وَالطَّعْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ .

۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک آدمی اگر دوسرے کے کفر کی گواہی دے تو ان میں ایک کافر ہوگا اگر جس کے متعلق کفر کی گواہی دی ہے وہ کافر ہے تب تو یہ سچا ہے اور اگر وہ مؤمن ہے تو کفر اس کی طرف رجوع کرے گا۔ پس اپنے کو یمن پر طعن کرنے سے بچاؤ۔

۶۔ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عَقْبٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوُشَاءِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ عَنْ أَحَدِهِمَا عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنْ اللَّعْنَةُ إِذَا خَرَجَتْ مِنْ فِي صَاحِبِهَا تَرَدَّتْ فَإِنْ وَجِدَتْ مَسَاعًا وَإِلَّا رَجَعَتْ عَلَى صَاحِبِهَا .

۶۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ جب کوئی کسی پر لعن کرتا ہے تو اگر وہ مستحق لعن ہے تو اس کی طرف لوٹتی ہے اور اگر نہیں تو لعن کرنے والے کی طرف جاتی ہے۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَقْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِنْ اللَّعْنَةُ إِذَا خَرَجَتْ مِنْ فِي صَاحِبِهَا تَرَدَّتْ بَيْنَهُمَا فَإِنْ وَجِدَتْ مَسَاعًا وَإِلَّا رَجَعَتْ عَلَى صَاحِبِهَا .

۷۔ ابو حمزہ ثمالی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ لعنت جب کسی کے منہ سے نکلتی ہے تو گھومتی ہے دونوں کے درمیان اگر وہ صحیح ہے تو خیر ورنہ لعنت کرنے والے کی طرف عود کرتی ہے۔

۸۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَنَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ ثَقِيْبِ بْنِ الْفَضْلِ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيهِ الْمُؤْمِنِ : أَيْدِي خُرُجٍ مِنْ وَلَايَتِهِ وَإِذَا قَالَ : أَنْتَ عَدُوِّي كَفَرَا أَحَدُهُمَا ، وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْ مُؤْمِنٍ عَمَلًا وَهُوَ مُضْمِرٌ عَلَى أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ سَوَاءً .

۸۔ فرمایا حضرت صادقؑ آلِ محمدؑ نے جب کوئی کسی مومن بھائی کے متعلق کوئی بری بات کہتا ہے تو اس کی ولایت سے خارج ہو جاتا ہے اور جب کہتا ہے تو میرا دشمن ہے تو ان میں سے ایک کافر ہو گا اور اللہ کسی ایسے مومن کے عمل کو قبول نہ کرے گا جس کے دل میں اپنے مومن بھائی کی طرف سے بدی چھپی ہو۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَانَ ، عَنْ رِئِيعَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْقُضَيْبِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَا مِنْ إِنْسَانٍ يَطْعَمُ فِي عَيْنِ مُؤْمِنٍ إِلَّا مَاتَ بِشَرِّ مَبْنِيَّةٍ وَكَانَ قِيمًا أَنْ لَا يَرْجِعَ إِلَى خَيْرٍ .

۹۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جس نے کسی مومن کو اس کے سامنے طعنہ دیا وہ بدترین موت مرے گا اور اس کا سزاوار ہو گا کہ امریکہ کی طرف رجوع نہ کرے۔

دوسوا سی وال باب تہمت و بدگمانی

(باب ۲۸۰)

۵ (التَّهْمَةُ وَسُوءُ الظَّنِّ) ۵

۱۔ یَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا اتَّهَمَ الْمُؤْمِنُ أَخَاهُ اثْنَاتِ الْإِيمَانِ مِنْ قَلْبِهِ كَمَا يَنْتَاهُ الْبَلْعُ فِي الْمَاءِ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو مومن اپنے مومن بھائی پر تہمت لگانے پر تو ایمان اس کے دل میں اس طرح پگھل جاتا ہے جیسے نمک پانی میں۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ اتَّهَمَ أَخَاهُ فِي دِينِهِ فَلَا حُرْمَةَ بَيْنَهُمَا وَمَنْ غَامَلَ أَخَاهُ بِمِثْلِ مَا غَامَلَ بِهِ النَّاسُ فَهُوَ بِرِيءٌ مِمَّا يَنْتَحِلُ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے اپنے دینی بھائی پر تہمت لگائی تو ان دونوں کے درمیان حرمت باقی

نہ رہے گی اور جس نے اپنے مومن بھائی سے وہ برتاؤ کیا جو مخالف لوگ کرتے ہیں تو وہ اپنے دعوئے ایمانی سے الگ ہو جائیگا۔

۳۔ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَدَّثَهُ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ
أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي كَلَامِهِ: «صَغُرَ أَهْلُكَ عَلَى أَحْسَنِهِ حَتَّى تَأْتِيكَ مَائِدَةُ لَيْلِكَ مِنْهُ، لَا تَقْشَقُّ بِكَلِمَةٍ
خَرَجَتْ مِنْ أَهْلِكَ» وَأَنَّ تَعْدِلَهَا فِي الْخَيْرِ أَجْمَلًا.

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا اپنے برادر مومن سے بہترین سواگت کرو
جب تک اس سے ایسا امر سرزد نہ ہو جو تمہیں عاجز بنادے اور اپنے بھائی سے بدگمان نہ ہو جب تک تم اسے غم نہ کرے پاؤ۔

دوسواکیاسی واں باب

اس کے بارے میں جو اپنے بھائی کو نصیحت نہ کرے

(بَابُ ۲۸۱)

«مَنْ لَمْ يَنْصَحْ أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ»

۱۔ عُمَرُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الثَّعْلَبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ سَعَى فِي حَاجَةِ أَخِيهِ فَلَمْ
يَنْصَحْهُ فَقَدْ خَانَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ»

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو کوئی کسی مومن بھائی کی حاجت براری میں
سعی تو کرے لیکن اسے نصیحت نہ کرے تو اس نے خدا و رسول سے خیانت کی۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ:
سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: أَيُّمَا مُؤْمِنٍ مَشَى فِي حَاجَةِ أَخِيهِ فَلَمْ يَنْصَحْهُ فَقَدْ خَانَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ.

۲۔ ترجمہ اور گزارش۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ بْنِ خَالِدٍ، وَأَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَسَّانٍ
جَمِيعًا، عَنْ إِدْرِيسَ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ مُصْبِحِ بْنِ هِلْفَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَصِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام

يَقُولُ : أَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِنَا اسْتَعَانَ بِهِ رَجُلٌ مِنْ إِخْوَانِهِ فِي حَاجَةٍ فَلَمْ يُنَالِجْ فِيهَا بِكُلِّ جَهْدٍ فَقَدْ خَانَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ أَبُو بَصِيرٍ : قُلْتُ : لَا يَهِيَ عَبْدُ اللَّهِ ﷺ : مَا تَعْنِي بِقَوْلِكَ : وَالْمُؤْمِنِينَ ؟ قَالَ : وَنَزَلْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى آخِرِهِمْ .

۳۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ ہمارے اصحاب میں سے اگر کسی سے کوئی طالب امداد ہوا اور وہ اس کی پوری طرح امداد نہ کرے تو اس نے خدا اور رسولؐ اور مومنین سے خیانت کی۔ ابو بصیر نے کہا۔ آپ کی مومنین سے کیا مراد ہے؟ فرمایا امیر المومنینؑ سے امام آخر تک۔

۴۔ عَنْهُمَا جَمِيعًا ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : مَنْ مَشَى فِي حَاجَةٍ أَخِيهِ ثُمَّ لَمْ يُنَاصِحْهُ فِيهَا كَانَ كَمَنْ خَانَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَكَانَ اللَّهُ حَصَمَهُ .

۴۔ راوی نے کہا میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ جس نے برادر مومن کی حاجت براری میں سعی کی اور اس کو نصیحت نہ کی وہ اس کی مشی ہے جس نے اللہ و رسولؐ سے خیانت کی۔ اللہ اس کا دشمن ہے۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ يَزِيدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : مَنْ اسْتَشَارَ أَخَاهُ فَلَمْ يَمَحْضْهُ مَحْضَ الرَّأْيِ سَلَبَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ رَأْيَهُ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی اپنے برادر مومن سے مشورہ کرے اور وہ سچی رائے اسے نہ دے تو اللہ تعالیٰ اس کی عقل کو سلب کر لیتا ہے۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : أَيُّمَا مُؤْمِنٍ مَشَى مَعَ أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ فِي حَاجَةٍ فَلَمْ يُنَاصِحْهُ فَقَدْ خَانَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ .

۶۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو بندہ مومن کی حاجت براری کے لئے چلے اور اس کو نصیحت نہ کرے تو اس نے خدا اور رسولؐ سے خیانت نہ کی۔

دوسو بیاسی وال باب

خلف وعدہ

(بَابُ خُلْفِ الْوَعْدِ) ۲۸۲

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: عِدَّةُ الْمُؤْمِنِ أَخَاهُ نَذْرٌ لَا كَفَّارَةَ لَهُ، فَمَنْ أَخْلَفَ فَيُخْلَفِ اللَّهُ بَدَأَ وَلِغَيْبِهِ تَعَزُّزٌ وَ ذَلِكَ قَوْلُهُ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَعْمَلُونَ كَبِرَ مَقْنَا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَعْمَلُونَ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ مومن سے مومن کا وعدہ کرنا ایک قسم کی نذر ہے جس کا کفارہ نہیں جس نے وعدہ کے خلاف کیا اس نے اللہ سے خلف وعدہ کی ابتداء کی اور خدا کی دشمنی پر آمادہ ہوا۔ خدا سورہ الصف میں فرماتا ہے۔ اے ایمان والو! وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں، خدا کے نزدیک سب سے بڑی دشمنی کی بات یہ ہے کہ جو کہو اسے پورا نہ کرو۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْعَقَرِ قُوفِيٍّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَفِ إِذَا وَعَدَ.

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ جب وعدہ کرے اسے پورا کرے۔

دوسو تراسی وال باب

اس کے بار میں جس سے برادر مومن ملے آئے اور وہ نہ ملے

(بَابُ) ۲۸۳

(مَنْ حَبَبَ أَخَاهُ الْمُؤْمِنِ) ❦

۱۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَسَّانٍ، وَعِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ

جَمِيعًا . عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : أَيُّمَا مُؤْمِنٍ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مُؤْمِنٍ جِجَابٌ مَرَبَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ سَبْعِينَ أَلْفَ سُورٍ مَا يَنْزِلُ السُّورُ إِلَى السُّورِ مَسِيرَةَ أَلْفِ غَامٍ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو مومن برادر مومن کے اذن دخول سے مانع ہوا اللہ اس کے اور جنت کے درمیان ستر ہزار دیواریں کھڑی کر دے گا ایک دیوار کا فاصلہ دوسری دیوار سے ایک ہزار برس کی راہ کا ہوگا۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَمْهُورٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ الرَّضَا صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَقَالَ لِي : يَا مُحَمَّدُ إِنَّهُ كَانَ فِي زَمَنِ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَرْبَعَةُ قَبْرِينَ الْمُؤْمِنِينَ فَأَتَى وَاحِدُهُنَّ الثَّلَاثَةَ وَهُمْ مُجْتَمِعُونَ فِي مَنْزِلٍ أَحَدِهِمْ فِي مُنَاطَرَةٍ بَيْنَهُمْ قَرَعَ الْبَابَ فَخَرَجَ إِلَيْهِ الْغُلَامُ فَقَالَ : أَتَيْنَ مَوْلَاكَ ؟ فَقَالَ : لَيْسَ هُوَ فِي الْبَيْتِ قَرَجَ الرَّجُلُ وَدَخَلَ الْغُلَامُ إِلَى مَوْلَاهُ فَقَالَ لَهُ : مَنْ كَانَ الَّذِي قَرَعَ الْبَابَ ؟ قَالَ : كَانَ فُلَانٌ فَقُلْتُ لَهُ : لَسْتُ فِي الْمَنْزِلِ فَسَكَتَ وَلَمْ يَكْتُمِرْ وَلَمْ يَلْمُ غُلَامَهُ وَلَا اعْتَمَ أَحَدٌ مِنْهُمْ لِرُجُوعِهِ عَنِ الْبَابِ وَأَقْبَلُوا فِي حَدِيثِهِمْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَدِيبِ كَرَّ إِلَيْهِمُ الرَّجُلُ فَأَصَابَهُمْ وَقَدْ خَرَجُوا يَرِيدُونَ ضَيْعَةً لِبَعْضِهِمْ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ : أَنَا مَعَكُمْ ؟ فَقَالُوا لَهُ : نَعَمْ وَلَمْ يَتَذَكَّرُوا إِلَيْهِ وَكَانَ الرَّجُلُ مُخَنَاجًا ضَعِيفَ الْحَالِ ، فَلَمَّا كَانُوا فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ إِذَا عِمَامَةٌ قَدْ أَظْلَمَتْهُمْ فَظَنُّوا أَنَّهُ مَطَرٌ ، فَبَادَرُوا فَلَمَسَا اسْتَوَتْ الْعِمَامَةُ عَلَى رُؤُسِهِمْ إِذَا مَنَادٌ يُنَادِي مِنْ جَوْفِ الْعِمَامَةِ أَيُّهَا النَّارُ خُذِيهِمْ وَأَنَا جِبْرِئِيلُ رَسُولُ اللَّهِ ، فَإِذَا نَارٌ مِنْ جَوْفِ الْعِمَامَةِ قَدْ اخْتَلَطَتْ الثَّلَاثَةُ النَّفَرُ وَبَقِيَ الرَّجُلُ مَرْعُوبًا يَعْجَبُ مِمَّا نَزَلَ بِالْقَوْمِ وَلَا يَدْرِي مَا السَّبَبُ ؟ فَارْجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَقِيَ يُوْشَعَ بْنَ نُونٍ عليه السلام فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ وَمَا رَأَى وَمَا سَمِعَ ، فَقَالَ يُوْشَعُ بْنُ نُونٍ عليه السلام : أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ اللَّهَ سَخِطَ عَلَيْهِمْ بَعْدَ أَنْ كَانَ عَنْهُمْ رَاضِيًا وَذَلِكَ بِفِعْلِهِمْ بِكَ ، فَقَالَ : وَمَا فَعَلْتُمْ بِي ؟ فَحَدَّثَهُ يُوْشَعُ فَقَالَ الرَّجُلُ : فَأَنَا أَجْعَلُهُمْ فِي جِلْدٍ وَأَعْمُو عَنْهُمْ ، قَالَ : لَوْ كَانَ هَذَا قَبْلَ لَتَعْمَهُمْ فَأَمَّا الشَّاعَةُ فَلَا ، وَعَسَى أَنْ يَنْقُصَهُمْ مِنْ بَعْدِ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ میں حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اس فرمایا اسے محمد بن سنان زمانہ بنی اسرائیل میں چار شخص مومنین میں سے تھے ان میں سے ایک تین سے ملنے آیا۔ وہ ایک گھر میں بائیں کر رہے تھے اس شخص نے دن الباب کیا ایک غلام نکلا اس نے کہا تیرا آقا کہاں ہے اس نے کہا وہ تو گھر پر نہیں ہیں وہ شخص لوٹ گیا۔ غلام جب آقا کے پاس آیا تو اس نے پوچھا دن الباب کس نے کیا تھا اس نے کہا فلاں نے، میں نے کہہ دیا آپ گھر پر نہیں ہیں یہ سن کر وہ چپ رہا اور نہ پروا کی۔

اور نہ غلام کو سہ زنش کی اور نہ ان میں سے کسی کو اس بات کا رنج ہوا۔ دوسرے علی الصبح وہ شخص بھرتا اور ان سے ملا وہ کسی کے کہیت پر جانے کا ارادہ کر رہے تھے اس نے سلام کیا اور کہا کہ میں بھی آپ لوگوں کے ساتھ چلتا ہوں انھوں نے کہا اچھا۔ اس سے معافی نہ مانگی۔ یہ شخص مرد محتاج تھا راہ میں جا رہے تھے کہ بادل سر پر چھایا۔ وہ سمجھے بارش آ رہی ہے چال تیز کی جب بادل ان کے سروں پر چھا گیا تو اس کے اندر سے ایک منادی نے ندا کی اے آگ ان کو پکڑ لے میں جبرئیل اللہ کا رسول ہوں ناگاہ آگ بادل سے نکلی اور ان تینوں کو جلادیا۔ وہ شخص اس حادثہ سے خوف زدہ اور متعجب باقی رہا۔ اسے پتہ نہ چلا کہ اس کا سبب کیلے ہے شہر کے اندر آیا تو حضرت یوشع بن نون سے ملاقات ہوئی۔ اس نے جو کچھ دیکھا اور سنا تھا ان سے بیان کیا۔ انھوں نے فرمایا تجھے معلوم نہیں یہ ان پر خدا کا غصہ تھا اس عمل پر جو انھوں نے تیرے ساتھ کیا تھا اس نے کہا وہ کیسا عمل تھا۔ حضرت یوشع نے بیان کیا۔ اس نے کہا میں نے خدا کے لئے ان کو معاف کر دیا۔ فرمایا یہ معافی پہلے ہوتی تو ان کے لئے فائدہ بخش ہوتی اب تو آخرت ہی میں کام آئے گی۔

۳۔ عِدَّةٌ مِّنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيَانٍ ، عَنْ مُنْصَبِلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : أَيْمًا مُّؤْمِنٍ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مُؤْمِنٍ حِجَابٌ صَرَبَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ سَبْعِينَ أَلْفَ سُوْرٍ ، غَلَطَ كُلِّ سُوْرٍ مَسِيرَةُ أَلْفٍ غَامٍ [مَا بَيْنَ السُّوْرِ إِلَى السُّوْرِ مَسِيرَةُ أَلْفٍ غَامٍ] .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اگر ایک مومن دوسرے مومن سے ملنا پسند نہ کرے تو اس کے اور جنت کے درمیان ستر دیواریں حائل ہوں گی اور ہر دیوار ایک ہزار سال کی مسافت کے برابر موٹی ہوگی اور ایک کا فاصلہ دوسری سے ہزار سالہ راہ کی مسافت پر ہوگا۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ غَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا تَقُولُ فِي مُسْلِمٍ آتَى مُسْلِمًا زَائِرًا [أَوْ طَالِبَ حَاجَةٍ] وَهُوَ فِي مَنْزِلِهِ ؛ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُ وَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِ ؛ قَالَ : يَا أَبَا حَمْزَةَ أَيْتَا مُسْلِمًا زَائِرًا أَوْ طَالِبَ حَاجَةٍ وَهُوَ فِي مَنْزِلِهِ فَاسْتَأْذَنَ لَهُ وَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِ لَمْ يَزَلْ فِي لَعْنَةِ اللَّهِ حَتَّى يَلْتَقِيَ أَفَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ فِي لَعْنَةِ اللَّهِ حَتَّى يَلْتَقِيَ ؛ قَالَ : نَعَمْ يَا أَبَا حَمْزَةَ .

۴۔ ابو حمزہ سے مروی ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے میں نے کہا۔ اگر ایک مسلمان، مسلمان کے پاس آتا ہے اس سے ملاقات کر کے کوئی ضرورت پوری کرنے کے لئے اور وہ اپنے گھر میں موجود ہوتا ہے اور اندر آنے کی اجازت چاہتا ہے اور وہ اجازت نہیں دیتا اور گھر میں سے نہیں نکلتا تو آپ اس کے متعلق کیا فرماتے ہیں۔ فرمایا۔ اے ابو حمزہ جو ایسا کرے

گا اس پر اللہ کی لعنت ہوتی رہے جب تک وہ ملیں نہیں۔ میں نے کہا اللہ کی لعنت ہوگی۔ فرمایا ہاں۔ اے ابو حمزہ۔

دوسو چوراسی واں باب

اس کے بارے میں جس سے اس کا بھائی مدد چاہے اور وہ نہ کرے

۲۸۴ (باب)

﴿مَنْ اسْتَعَانَ بِهِ اخُوهُ فَلَمْ يُعَنْهُ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ، وَأَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ سَعْدَانَ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ أَمِيْنٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَنْ بَخِلَ بِمَعُونَةِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ وَالْقِيَامَ لَهُ فِي حَاجَتِهِ [إِلَّا] ابْنَتِي بِمَعُونَةٍ مِنْ يَأْتُمَ عَلَيْهِ وَلَا يُوَجِّرُ

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو اپنے مومن بھائی کی اعانت یا اس کی حاجت بر لانے میں بخل کرے گا تو وہ مبتلا ہوگا ایسے شخص کی مدد پر جس کی مدد سے وہ گناہگار ہوگا اور اس نیکی کا کوئی اجر نہ پائے گا۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: أَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ شِيعَتِنَا أَتَى رَجُلًا مِنْ إِخْوَانِهِ فَاسْتَعَانَ بِهِ فِي حَاجَتِهِ فَلَمْ يُعَنْهُ وَهُوَ يَقْدِرُ إِلَّا بِتَلَاؤِ اللَّهِ يَأْنِ يَقْضِي حَوَائِجَ غَيْرِهِ مِنْ أَعْدَائِنَا يُعَذِّبُ اللَّهُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہمارے شیعوں میں اگر کسی کے پاس کوئی برادر مومن آئے اور اپنی کسی ضرورت میں مدد چاہے اور وہ باوجود مدد کرنے کے قابل ہونے کے مدد نہ کرے تو خدا اس سے سلب توفیق کر کے ہمارے دشمنوں میں سے کسی کی مدد کرتا ہے تاکہ اسے روز قیامت تک عذاب میں مبتلا رکھے۔

۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنِ الْخَطَّابِ بْنِ مُصْعَبٍ، عَنْ سَدِيدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: لَمْ يَدْعُ رَجُلٌ مَعُونَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ حَتَّى يَسْعَى فِيهَا وَيَوَاسِيَهُ إِلَّا ابْنَتِي بِمَعُونَةٍ مِنْ يَأْتُمَ عَلَيْهِ وَلَا يُوَجِّرُ.

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی برادر مومن کی اعانت اور اس کے بارے میں سعی و ہمدردی چھوڑ دیتا ہے خدا اس کو ایسے شخص کی اعانت میں مبتلا کرے جس کی اعانت گناہ ہو اور کوئی اجر نہ رکھے۔

۴۔ الْحَسَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مَعْلَى بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ [أَخِيهِ] أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنْ قَصَدَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ إِخْوَانِهِ مُسْتَجِيرٌ بِهِ فِي بَعْضِ أَحْوَالِهِ فَلَمْ يَجِرْهُ بَعْدَ أَنْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ فَقَدْ قَطَعَ وَلَايَةَ اللَّهِ عَنْ وَجَلِّ.

۴۔ فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جس کے پاس اس کا مومن بھائی بعض حالات میں طالب پناہ ہو اور وہ باوجود قدرت اسے پناہ نہ دے تو وہ ولایت خدا سے خارج ہو جاتا ہے۔

دوسو پچاسی واں باب

جو کوئی برادر مومن نہ خود کوئی چیز دے نہ دوسرے کو دینے دے

(باب) ۲۸۵

(مَنْ مَنَعَ مُؤْمِنًا شَيْئًا مِنْ عِنْدِهِ أَوْ مِنْ عِنْدِ غَيْرِهِ) ❀

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَأَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ، جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ فَرَاتِ بْنِ أَحَقَّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أَيُّمَا مُؤْمِنٍ مَنَعَ مُؤْمِنًا شَيْئًا مِمَّا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ مِنْ عِنْدِهِ أَوْ مِنْ عِنْدِ غَيْرِهِ أَقَامَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْتِيَامِهِ مُسْوَدًّا وَجْهَهُ مَزْرَقَةً عَيْنَاهُ مَمْلُوءَةً يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ قَيْعَالٌ: هَذَا الْخَائِنُ الَّذِي خَانَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِ إِلَى النَّارِ.

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی بندہ مومن کو باوجود قدرت رکھنے نہ خود کوئی شے دے اور نہ دوسروں سے دلانے تو وہ روز قیامت اس طرح محسوس ہوگا کہ کالا منہ نیلی آنکھیں دونوں ہاتھ گردن سے بندھے ہوئے لوگ پوچھیں گے یہ کون ہے کہا جائے گا یہ خائن ہے جس نے خدا اور رسول سے خیانت کی پھر اسے جہنم میں ڈالنے کا حکم دیا جائے گا۔

۲۔ اِبْنُ سِنَانٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : يَا يُونُسُ مَنْ حَسِبَ حَقَّ الْمُؤْمِنِ أَقَامَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَمْسِمِائَةَ عَامٍ عَلَى رَجُلَيْهِ حَتَّى يَسْبِلَ عَرَفَهُ أَوْدَمُهُ وَيَنَادِي مُنَادٍ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ : هَذَا الظَّالِمُ الَّذِي حُسِّنَ عَنْ اللَّهِ حَقُّهُ قَالَ : فَيُؤْبَخُّ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِ إِلَى النَّارِ۔

۲۔ راوی کہتا ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اے یونس جس نے حق مومن کو روکا۔ اللہ تعالیٰ اس کو روز قیامت پانچ سو سال تک کھڑا رکھے گا یہاں تک کہ پسینہ یا خون (بہاؤ گناہ) اس کے پیروں سے بہے گا اور ایک منادی ندا کرے گا یہ وہ ہے جس نے اللہ کا حق روکا۔ پھر وہ چالیس روز سوزنش کرنے کے بعد دوزخ میں ڈال دیا جائیگا۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَنْ كَانَتْ لَهُ دَارٌ فَاحْتَاجَ مُؤْمِنٌ إِلَى سُكْنَاهَا فَمَنَعَهُ إِثْمًا هَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : يَا مَلَأْتُكِتَنِي أَبْخَلَ عَبْدِي عَلَى عَبْدِي بِسُكْنَى الدَّارِ الدُّنْيَا وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا يَسْكُنُ جَنَانِي أَبَدًا۔

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس کے پاس گھر تھا اور برادر مومن اس گھر کا محتاج ہو اور وہ اس کو رہائش کے لئے نہ دے تو خدا فرماتا ہے اے میرے ملائکہ! اس میرے بندے نے میرے بندے کو دنیا میں گھر نہ دیا۔ مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم ہے کہ میں اس کو اپنی جنت میں ہرگز جگہ نہ دوں گا۔

۴۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ أَتَاهُ أَخُوهُ الْمُؤْمِنُ فِي حَاجَةٍ فَإِنَّمَا هِيَ رَحْمَةٌ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ سَاقِبًا إِلَيْهِ فَإِنْ قِيلَ ذَلِكَ فَقَدْ وَصَلَهُ بِوَلَايَتِنَا وَهُوَ مَوْصُولٌ بِوَلَايَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ رَدَّهُ عَنْ حَاجَتِهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى قَضَائِهَا سَلَطَ اللَّهُ عَلَيْهِ شُجَاعًا مِنْ نَارِ يَنْهَشُهُ فِي قَبْرِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَغْفُورٌ لَهُ أَوْ مَعْدُوبٌ ، فَإِنْ عَنَدَهُ الطَّالِبُ كَانَ أَسْوَأَ خَالًا قَالَ : وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ : مَنْ قَصَدَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ إِخْوَانِهِ مُسْتَجِيرٌ بِهِ فِي بَعْضِ أَحْوَالِهِ فَلَمْ يُجِرْهُ بَعْدَ أَنْ يَقْدِرَ عَلَيْهِ فَقَطَعَ وَلايَةَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى۔

۴۔ فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جس کے پاس کوئی برادر مومن اپنی حاجت لے کر آئے تو یہ اللہ کی رحمت ہے اس نے اس محتاج کو اس کے پاس بھیجا اگر اس نے اس کی ضرورت پوری کر دی تو اس کی ہماری اور اللہ کی مدد حاصل ہوئی اور اگر اس کو رد کر دیا تو رائیگاں اس کو بھالانے پر قدرت تھی تو خدا اس پر ایک آزد ہا مسلط کریگا۔ آگ کا بنا ہوا روز قیامت اس کو نوچتا رہے گا مغفور ہو یا معذب اور اگر طالب عذر خواہ تو اور برسال ہو گا اور یہ بھی فرمایا جو کسی کے پاس کسی خاص مصیبت میں طالب پناہ ہو کر آئے تو وہ باوجود قدرت مدد نہ کرے تو اللہ کی مدد اس سے منقطع ہو جائے گی۔

دوسو چھیاسی وال باب

جو مومن کو ڈرائے

((باب ۲۸۶))

﴿مَنْ أَخَافَ مُؤْمِنًا﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ نَظَرَ إِلَى مُؤْمِنٍ نَظْرَةً لِيُجْبِفَهُ بِهَا أَخَافَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو کسی مومن کو خوفزدہ کرنے کی نیت سے دیکھے تو اس کو اللہ اس دن خوات زدہ بنائے گا جس روز سوائے اس کی پناہ کے کوئی پناہ نہ ہوگی۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْحَقَافِ ، عَنْ بَعْضِ الْكُوفِيِّينَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ رَوَّعَ مُؤْمِنًا يُلْصِقُهُ مِنْهُ مَكْرُوهٌ فَلَمْ يُصِبْهُ فَهُوَ فِي النَّارِ ؛ وَمَنْ رَوَّعَ مُؤْمِنًا يُلْصِقُهُ مِنْهُ مَكْرُوهٌ فَأَصَابَهُ فَهُوَ مَعَ فِرْعَوْنَ وَآلِ فِرْعَوْنَ فِي النَّارِ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کسی مومن کو بادشاہ سے ڈرائے تاکہ اس پر کوئی مصیبت آجائے پس اگر وہ محفوظ رہے تب تو ڈرانے والا جہنم میں جائے گا اور اگر اسے کوئی مصیبت پہنچ گئی تو وہ فرعون اور آل فرعون کے ہمراہ جہنم میں جائے گا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَغَانَ عَلَى مُؤْمِنٍ بِشَطْرِ كَلِمَةٍ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَكْنُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ : أَوْسٍ مِنْ رَحْمَتِي .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو مومن کے خلاف ذرا سی بھی کوشش کریگا روز قیامت اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا میری رحمت سے مایوس۔

دوستی والی باب

چغل خوری

(باب النمیمۃ) ۲۸۷

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَلَا أُتِيْتُكُمْ بِشِرَارِكُمْ ، قَالُوا : بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ ، قَالَ : الْمَشَاوُونَ بِالنَّمِيمَةِ ، الْمَقَرُّ قَوْمٌ بَيْنَ الْأَجَبَةِ ، الْبَاغُونَ لِلْبُرَاءِ الْمَعَايِبَ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کیا میں تم میں بدترین انسان کو نہیں ہے لوگوں نے کہا۔ فرود یا رسول اللہ فرمایا چغل خور، لوگوں میں بدترین ڈالنے والا، معائب سے بری ہونے سے بغاوت کرنے والا۔

۲۔ عُمَدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عُمَدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ عُمَدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ عُمَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَحَرَّمَةٌ الْجَنَّةُ عَلَى الْقَتَائِنِ الْمَشَاتِينِ بِالنَّمِيمَةِ .

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے حرام ہے جنت باتوں پر کان لگانے والے چغل خوردوں پر۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُمَدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَصْبَهَانِيِّ ، عَنْ ذَكْرَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : شِرَارُكُمْ الْمَشَاوُونَ بِالنَّمِيمَةِ ، الْمَقَرُّ قَوْمٌ بَيْنَ الْأَجَبَةِ ، الْمُبْتَغُونَ لِلْبُرَاءِ الْمَعَايِبَ .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا بدترین انسان چغل خور، اجاب میں تفرقہ ڈالنے والے اور گناہوں کی برأت سے بغاوت کرنے والے۔

دوسواٹھواسی وال باب

افشائے راز

((بَابُ الْإِذَاعَةِ)) ۲۸۸

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عَثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَيَّرَ أَقْوَامًا بِالْإِذَاعَةِ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ» فَإِنَّا كُمْ وَالْإِذَاعَةُ .

۱۔ راوی کتب سے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ خدا نے سزائش کی ہے منافقوں کو افشائے راز کے متعلق اپنے اس قول میں "جب اللہ کے لئے کوئی معاملہ امن یا خوف کا ہو تو ہے تو وہ اس کو افشا کر دیتے ہیں" پس اپنے کو افشائے راز سے بچاؤ۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ الْخَزَّازِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَذَاعَ عَلَيْنَا حَدِيثَنَا فَهُوَ يَمْنُرُ لَوْ مَنْ جَعَدْنَا حَقًّا . قَالَ : وَقَالَ لِمُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ : الْمُدْبِعُ حَدِيثَنَا كَالْجَاهِدِ لَهُ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام جس نے ہمارا افشائے راز کیا ایسا ہے گویا ہمارے حق سے انکار کیا اور معلى بن خنيس سے فرمایا ہماری بات کو دوسروں (مخالفوں) سے بیان کرنے والا اس سے انکار کرنے والے کی مانند ہے۔

۳۔ يُونُسُ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ ابْنِ أَبِي يَعْقُوبَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَنْ أَذَاعَ عَلَيْنَا حَدِيثَنَا سَلَبَهُ اللَّهُ الْإِيمَانَ .

۳۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے جس نے ہماری حدیث کا افشا کیا اللہ نے اس کے ایمان کو سلب کر لیا۔

۴۔ يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا قَتَلْنَا مَنْ أَذَاعَ حَدِيثَنَا قَتَلَ خَطَاً وَلَكِنْ قَتَلْنَا قَتْلَ عَمْدٍ .

۴۔ فرمایا حضرت ابوہریرہؓ اللہ علیہ السلام نے جس نے ہماری حدیث کا انشائیہ اس نے ہم کو غما نہیں بلکہ خدا قتل کیا۔

۵۔ یونس، عن الملا، عن محمد بن مسلم قال: سمعت أبا جعفر علیہ السلام يقول: يُحْشَرُ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَا نَدَى دَمًا فَيَنْدَفِعُ إِلَيْهِ شِبْهُ الْمَجْحَمَةِ أَوْ فَوْقَ ذَلِكَ قَبَالَ لَهُ: سَهْمُكَ مِنْ دَمِ فَلَانٍ، فَيَقُولُ: يَارَبِّ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ أَنَّكَ قَبَضْتَنِي وَمَا سَفَكْتُ دَمًا فَيَقُولُ: بَلَى سَمِعْتُ مِنْ فَلَانٍ رَوَايَةً كَذَاوُ كَذَا، فَرَوَيْتَهَا عَلَيْهِ فَتَقَلَّتْ حَتَّى صَارَتْ إِلَى فَلَانٍ الْجَبَّارِ فَقَتَلَهُ عَلَيْهَا وَهَذَا سَهْمُكَ مِنْ دَمِهِ.

۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ روز قیامت ایک ایسا شخص لایا جائے گا جس نے کسی کا خون نہ بہایا ہوگا اس کی طرف ایک جماعت بنانے کا آکر یا اس سے بڑی کوئی چیز بڑھا کر کہا جائے گا کہ یہ ہے یہ حصہ فلاں کے خون بہانے کے سلسلے میں وہ کہے گا۔ پروردگار آج تمہارے دم تک میں نے کسی کا خون نہ بہایا تھا خدا فرمائے ہاں لیکن تو نے فلاں سے بات سنی تھی تو نے اس کو نقصان پہنچانے کے لئے دوسروں سے بیان کیا وہ نقل ہوئے ہر سہ فلاں ظالم تک پہنچی جس نے اس کو قتل کر دیا لہذا یہ تیرا حصہ ہے اس کے خور سے۔

۶۔ یونس عن ابن سنان، عن إسحاق بن عمار، عن أبي عبد الله علیہ السلام: وَتَلَاهُمُ الْآيَةَ: ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ، قَالَ: وَاللَّهِ مَا قَتَلُوهُمْ بِأَيْدِيهِمْ وَلَا ضَرَبُوهُمْ بِأَسْيَافِهِمْ وَلَكِنَّهُمْ سَمِعُوا أَحَادِيثَهُمْ فَأَذَاعُوهَا فَأُخِذُوا عَلَيْهَا فَقَتِلُوا فَصَارَ قَتْلًا وَأَعْيَادًا وَمَعْصِيَةً.

۶۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کی تلامذہ کی یہ سزا ان کو اس لئے دی گئی ہے کہ وہ آیات الہی سے انکار کرتے تھے اور نبیوں کو بے گناہ قتل کرتے تھے اس لئے کہ وہ نافرمان تھے خدا سے تہجد و ذکر کرنے والے پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھوں سے قتل کیا تھا نہ تلواروں سے مارا تھا بلکہ انھوں نے انبیاء سے احادیث سن کر انہیں راز کیا تھا جس پر وہ پکڑے گئے اور قتل کئے گئے یہ بھی قتل ہی تھا اور خدا سے تہجد و ذکر کرنا اور معصیت میں مبتلا ہونا۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ، عَنْ أَبِي بصير، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام: فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَيَقْتُلُونَ الْأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقِّ» فَقَالَ: أَمَّا وَاللَّهِ مَا قَتَلُوهُمْ بِأَسْيَافِهِمْ وَلَكِنْ أَذَاعُوا سِرَّهُمْ وَأَفْشَوْا عَلَيْهِمْ فَقَتِلُوا.

۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق "وہ انبیاء کو بے گناہ قتل کرتے تھے" واللہ اعلم

نے تلواروں سے قتل نہیں کیا۔ اپنے انبیاء کے بھید لوگوں پر ظاہر کئے اور افشائے راز کئے جس کی بنا پر وہ قتل کئے گئے

۸۔ عَنْ عُمَانَ بْنِ عِمْسَى، عَنْ عَبْدِ بْنِ عَجَلَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَيَّرَ قَوْمًا بِالْإِذَاعَةِ، فَقَالَ: «وَإِذَا جَاعَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ» فَإِنَّا كُنَّا وَالْإِذَاعَةُ.

۸۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے سرزنش کی ہے لوگوں کو افشائے راز پر جیسا کہ فرماتا ہے جب ان کے سامنے کوئی معاملہ امن یا خوف کا آیا تو انہوں نے افشا کر دیا، اپنے کو افشائے راز سے بچاؤ۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مَنْ أَخْبَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ أَذَاعَ عَلَيْنَا شَيْئًا مِنْ أَمْرِنَا فَهُوَ كَمَنْ قَتَلَنَا عَمْدًا وَلَمْ يَقْتُلْنَا خَطَأً.

۹۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے ہمیں ضرر پہنچانے کے لئے ہمارے معاملات کا کوئی چیز کو افشا کیا تو گویا عہد اس نے ہم کو قتل کیا نہ کہ خطاؤ۔

۱۰۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَمْرِو، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ نَصْرِ بْنِ صَاعِدٍ مَوْلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: مُذْبِغُ السِّرِّ شَاكٌّ وَقَائِلُهُ عِنْدَ غَيْرِ أَهْلِهِ كَافِرٌ وَمَنْ تَمَسَّكَ بِالْمَرْوَةِ الْوُثْقَى فَهُوَ نَاجٍ، قُلْتُ: مَا هِيَ؟ قَالَ: التَّسْلِيمُ.

۱۰۔ راوی کہتے ہیں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا۔ ہمارے رازوں کا افشا کرنے والا ہمارا ہی امامت میں شک کرنے والا ہے اور نا اہلوں سے اس کا بیان کرنے والا کافر ہے اور جس نے خدا کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لیا وہ نجات پانے والا ہے میں نے پوچھا عروۃ الوثقی کیلئے فرمایا ہمارے امر امامت کو تسلیم کرنا۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْكُوفِيِّينَ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْكَابَلِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ الدِّينَ دَوْلَتَيْنِ دَوْلَةَ آدَمَ – وَهِيَ دَوْلَةُ اللَّهِ – وَدَوْلَةُ إِبْلِيسَ: فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يُعْبِدَ عِلَاقِيَّةً كَانَتْ دَوْلَةُ آدَمَ وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يُعْبَدَ فِي السِّرِّ كَانَتْ دَوْلَةُ إِبْلِيسَ، وَالْمُذْبِغُ إِمَّا أَرَادَ اللَّهُ سِتْرَهُ مَارِقٌ مِنَ الدِّينِ.

۱۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے دین میں دو حکومتیں قرار دی ہیں حکومتِ آدم

اور حکومت الیسیں۔ جب خدا چاہتا ہے کہ اس کی عبادت علانیہ ہو (یعنی حاکم عادل کی حکومت میں) تو یہ حکومت آدم ہے اور جب چاہتا ہے کہ لوگ چھپ کر حکومت کریں (ظالم حکمران کے خوف سے) تو یہاں الیسی حکومت ہے: ایسی بات کا ظاہر کرنے والا جسے خدا اچھا بنا چاہے اپنے دین کا برباد کرنے والا ہے۔

۱۲۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاسِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ اسْتَفْتَحَ نَهَارَهُ بِإِذَاعَةِ سِرِّ نَا سَلَطَ اللَّهُ عَلَيْهِ حَزْرَ الْحَدِيدِ وَضَبِقَ الْمَحَابِيسِ .

۱۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے اس حال میں صبح کی کہ وہ ہمارے بھید کا ظاہر کرنے والا ہے۔ تو خدا اس پر مسلط کرتا ہے گرم لوہے کو اور تنگ قید خانوں کو۔

دوسو نو اسی وال باب

معصیت خدا کے ساتھ اطاعت مخلوق کرنا

(باب) ۲۸۹

﴿مَنْ أَطَاعَ الْمَخْلُوقَ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ التَّوْفَلِيِّ ، عَنْ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ طَلَبَ رِضَا النَّاسِ يَسْخَطِ اللَّهُ جَعَلَ اللَّهُ حَامِدَهُ مِنَ النَّاسِ دَامَتْ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے خدا کو ناراض کر کے مخلوق کی رضا چاہی خدا اس کی تعریف کرنے والے کو اس کی برائی کرنے والا بنا دیتا ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ طَلَبَ مَرْضَاةَ النَّاسِ يَمَاسْخَطِ اللَّهُ كَانَ حَامِدَهُ مِنَ النَّاسِ دَامَتْ وَمَنْ آثَرَ طَاعَةَ اللَّهِ بِغَضَبِ النَّاسِ كَفَاهُ اللَّهُ عَدَاوَةَ كُلِّ عَدُوٍّ ، وَحَسَدَ كُلِّ حَاسِدٍ ، وَبَغْيَ كُلِّ بَاغٍ وَكَانَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ نَاصِرٌ أَوْ ظَلِيمٌ .

٣- عَنْهُ ، عَنْ شَرِيفِ بْنِ سَابِقٍ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ أَبِي قُرَّةَ ، عَنْ أَبِي قُرَّةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَتَبَ رَجُلٌ إِلَى الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ : عِظْنِي بِحَرْفَيْنِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ : مَنْ حَاوَلَ ^(٥) أَمْرًا بِمَعْصِيَةِ اللَّهِ كَانَ أَفْوَتًا لِمَا يَرْجُو وَأَسْرَعَ لِمَجْئِيهِ وَمَا يَحْذَرُ .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شخص نے امام حسین علیہ السلام کو لکھا کہ مجھے کچھ نصیحت فرمائیے حضرت نے تحریر فرمایا۔ جو نصیحت خدا کا قصد کرے گا وہ سب سے زیادہ کھوئے والا ہوگا اپنی امید کا اور جس چیز سے ڈرتا ہے بہت جلد اس کے سامنے آئے گی۔

٤- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ
 قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: لِأَدَبِينَ لِمَنْ دَانَ بِطَاعَةِ مَنْ عَصَى اللَّهَ، وَلَأَدَبِينَ لِمَنْ دَانَ بِغُرْبَةِ بَاطِلٍ
 عَلَى اللَّهِ، وَلَأَدَبِينَ لِمَنْ دَانَ بِجُحُودِ شَيْءٍ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ.

۴۔ فرمایا حضرت امام مکرّم الرضی عنہ نے جو خدا کے فرمان بند کی اطاعت سے قریب ہوا اس کا دین گیا جو باطل سے جا ملے اس کا دین الٹی گیا اور جس نے کسی آیت کا بھی آیات انہیں سے انکار کیا اس کا دین بھی رخصت ہوا۔

هـ - عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِيهِ عَلِيٍّ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ [الأنصاري] قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ أَرْضَى سُلْطَانًا يَسْخَطُ اللَّهَ خَرَجَ مِنَ دِينِ اللَّهِ .

۵۔ حضرت رسولؐ فدائے فرمایا جس نے مفری سلطان حاصل کرنے کے لئے خدا کا غضب بول لیادہ دین سے خارج ہوا۔

دوسو نوے والی باب
دنیا میں گناہوں کی سزا
(باب ۲۹)

❖ (فِي عُقُوبَاتِ الْمَعَاصِي الْعَاجِلَةِ)

عَلَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ، جَمِيعًا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ

عَبْدُ اللَّهِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ أَبَانٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : خَمْسٌ إِنْ أَدْرَكْتُمُوهُنَّ قَتَلْتُمُوهُنَّ دُؤَابَ اللَّهِ مِنْهُنَّ : لَمْ تَنْظُرُوا الْمَاجِئَةَ فِي قَوْمٍ قَطُّ حَتَّى يَعْلَمُوا هِيَ الْأَظْهَرُ فِيهِمُ الطَّاعُونَ وَالْأَوْجَاعُ الَّتِي لَمْ تَكُنْ فِي أَشْلَافِهِمُ الَّذِينَ مَضَوْا ، وَلَمْ يَنْقُضُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِلَّا أَخَذُوا بِالسِّنِينَ وَشِدَّةِ الْمَوْتِ وَجَوْرِ السُّلْطَانِ ، وَلَمْ يَمْنَعُوا الرِّكَاهَ إِلَّا مَنَعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ ، وَلَوْلَا الْبَهَائِمُ لَمْ يُمْطَرُوا ، وَلَمْ يَنْقُضُوا عَهْدَ اللَّهِ وَعَهْدَ رَسُولِهِ إِلَّا سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ عَدُوَّهُمْ وَأَخَذُوا بِأَيْدِيهِمْ ، وَلَمْ يَحْكُمُوا بِقَوْلِ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ (عَزَّ وَجَلَّ) إِلَّا أَحْلَلَ اللَّهُ (عَزَّ وَجَلَّ) بِأَسْمِهِمْ بَيْنَهُمْ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا پانچ باتیں ایسی ہیں کہ اگر وہ تم میں پیدا ہو جائیں تو اللہ سے پناہ مانگو (۱) جب کسی قوم میں بالا علان نہ رہا ہوئے گئے تو طاعون اور ایسی بیماریاں پھیلیں گی جو ان کے اسلاف کے لئے نہ تھیں (۲) کہ نہ تو لا جائے کہ نہ پایا جائے ورنہ تھوڑی سالی نمودار ہوگی اور خرچ میں سختی ہوگی بادشاہ ظلم کرے گا (۳) زکوٰۃ نہ روکی جائے ورنہ بارش رک جائے گی چوپائے نہ ہوں گے تو ایک قطرہ نہ برسے گا اور چہرہ خدا کو اور عہد رسول کو نہ توڑیں ورنہ خدا ان کے دشمن کو ان پر مسلط کر دے گا اور ان کو کچھ مال نہ دے گا (۴) جو احکام اللہ نے نازل کئے ہیں ان کے خلاف فیصلہ نہ کرو ورنہ اللہ ان کے خوف و ہراس پیدا کر دے گا۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، جَمِيعاً عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : وَجَدْنَا فِي كِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ : إِذَا ظَهَرَ الرَّجُلُ مِنْ بَعْضِ كَثْرَةِ وَثْقِ الْعَجَاةِ وَإِذَا طُعِفَ الْمِكْيَالُ وَالْمِيزَانُ أَحْنَمَهُمُ اللَّهُ بِالسِّنِينَ وَالنَّقْصِ وَإِذَا مَنَعُوا الرِّكَاهَ مَنَعَتِ الْأَرْضُ بَرَكَتَهَا وَنَزَلَ الرِّجُّ وَالنِّمَارُ وَالْمَعَادِينُ كُلُّهَا وَإِذَا جَارُوا فِي الْأَحْكَامِ تَعَاوَنُوا عَلَى الظُّلْمِ وَالْعُدْوَانِ وَإِذَا نَقَضُوا الْعَهْدَ سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ عَدُوَّهُمْ وَإِذَا قَطَعُوا الْأَرْحَامَ جَعَلَتْ الْأَمْوَالُ فِي أَيْدِي الْأَشْرَارِ وَإِذَا لَمْ يَأْمُرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَلَمْ يَنْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَمْ يَسْمِعُوا الْأَخْيَارَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ شُرَادَهُمْ فَيَدْعُو خِيَارَهُمْ فَلَا يَسْتَجِيبُ لَهُمْ .

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ کی کتاب میں میں نے دیکھا جب میرے بعد زمانا کا زور ہوگا تو مرگ مفاہات زیادہ ہوگی اور جب لوگ کم تو ہیں اور نہ پائیں گے تو قحط سالی ہوگی اور جب زکوٰۃ نہ دیں گے تو کھیتی اور بھولوں کی برکت اٹھ جائے گی اور جب احکام میں جو کرکریں گے تو ظلم و بغاوت میں باہم مددگار ہوں جب نقص عہد کریں گے تو اللہ ان کا دشمن ان پر مسلط کرے گا اور جب قطع رحم کریں گے تو ان کے اموال شریروں کے قبضہ میں آجائیں گے اور جب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کریں گے اور میرے اہلبیت کی پیروی نہ کریں گے تو خدا ان پر شریروں کو مسلط کرے گا وہ نیکیوں کو پکاریں گے مگر وہ جواب نہ دیں گے۔

دوسوا گیارہویں باب

گنہگاروں سے ہم نشینی

(باب) ۲۹۱

۵ (مُحَاَلَاةُ أَهْلِ الْعَصَابِ) ۵

۱۔ عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمْرٍ، عَنْ أَبِي زُبَايْدَةَ السَّهْمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: لَا يَتَّبِعِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَجْلِسَ مَجَاساً يُعْصَى اللَّهُ فِيهِ وَلَا يَقْدِرُ عَلَى تَغْيِيرِهِ.

اگر فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مومن کو کہیں جا پہنچے کہ وہ ایسے مجلس میں بیٹھیں جس میں لوگ اللہ کی نافرمانی کرتے ہوں اور ان کو باز رکھنے پر قادر نہ ہوں۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ: مَا لِي دَأْبُكَ عِنْدَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ؟ فَقَالَ: إِنَّهُ خَالِي؛ فَقَالَ: إِنَّهُ يَقُولُ فِي اللَّهِ قَوْلًا عَظِيمًا، يَمْنَعُ اللَّهُ وَلَا يُؤْصَفُ؛ فَمَاذَا جَلَسْتَ مَعَهُ وَتَرَكْتَنَا؟ وَإِمَامًا جَلَسْتَ مَعَنَا وَتَرَكْتَهُ؟ فَقُلْتُ: هُوَ يَقُولُ مَا شَاءَ؛ أَيُّ شَيْءٍ عَلَيَّ مِنْهُ إِذَا لَمْ أَقُلْ مَا يَقُولُ؟ فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام: أَمَا خَافَ أَنْ تَنْزِلَ بِهِ نِقْمَةُ فَتُجَنَّبَكُمْ جَمِيعًا أَمَا عَلِمْتَ بِالَّذِي كَانَ مِنْ أَصْحَابِ مُوسَى عليه السلام وَكَانَ أَبُوهُ مِنْ أَصْحَابِ فِرْعَوْنَ فَلَمَّا لَحِقَتْ خَيْلُ فِرْعَوْنَ مُوسَى تَخَلَّفَ عَنْهُ لِيُطَاوَأَهُ فَبَلَغَتْهُ بِمُوسَى فَمَضَى أَبُوهُ وَهُوَ رَاغِبٌ حَتَّى بَلَغَا طَرَفَا بَنِ الْبَحْرِ فَعَرَفَا جَمِيعًا فَأَتَى مُوسَى عليه السلام الْخَبْرُ؛ فَقَالَ: هُوَ فِي رَحْمَةِ اللَّهِ وَلَكِنَّ النَّقْمَةَ إِذَا نَزَلَتْ لَمْ يَكُنْ لَهَا عَسَنٌ فَأَرَبَ الْمُدُوبَ دَفَاعًا.

۲۔ جعفری راوی کہتے ہیں کہ میں حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے سنا۔ انھوں نے مجھ سے فرمایا کیا بات ہے کہ میں تم کو عبد الرحمن بن یعقوب کے ساتھ دیکھتا ہوں۔ میں نے کہا وہ میرا دوست ہے حضرت نے فرمایا وہ خدا کی تعریف اس کے غیر وصف کے ساتھ کہتے ہیں یا تو تم اس کے ساتھ رہو ہمیں چھوڑ دو یا ہمارے ساتھ رہو اس کو چھوڑ دو، میں نے کہا وہ جو چاہے مجھ سے کیا تعلق جو وہ کہتا ہے میں نہیں کہتا حضرت نے فرمایا کیا تم اس سے نہیں ڈرتے کہ اگر کوئی عذاب اس پر نازل ہو تو تم بھی اس کی پیٹ میں آ جاؤ کیا تمہیں علم نہیں کہ ایک شخص اصحاب موسیٰ میں ایسا تھا جس کا باپ فرعون کے

ساتھ تھا جب شکر فرعون موسیٰ سے جا ملا تو شکر موسیٰ سے نکلا تا کہ اپنے باپ کو نصیحت کرے اور وہ فرعون کو چھوڑ کر موسیٰ سے جا ملے۔ وہ اپنے باپ کے پاس آیا اور مذہب بالذکر بظاہر بیان کیا یہاں تک کہ وہ دونوں باتیں کرتے دریا کے کنارے پہنچے اور وہ دونوں ڈوب گئے۔ جب جناب موسیٰ کو معلوم ہوا تو فرمایا اس پر رگرتِ خدا ہوگی۔ لیکن عذاب جب نازل ہوتا ہے تو گنہگار کے جو قریب ہوتا ہے وہ بھی لپیٹ میں آ جاتا ہے۔

۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ: لَا تَصْحَبُوا أَهْلَ الْبِدْعِ وَلَا تَجَالِسُوهُمْ فَتَصِيرُوا عِنْدَ النَّاسِ كَوَاجِدٍ مِنْهُمْ؛ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْمَرْءُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ وَقَرِينِهِ.

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے بدعت پسندوں کے مصاحب نہ بنو اور ان کے پاس نہ بیٹھو ورنہ لوگ تم کو بھی انہی میں سے جانیں گے رسول اللہ نے فرمایا آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے اور اپنے ہم نشین کے۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ سِرْحَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا رَأَيْتُمْ أَهْلَ الرَّيْبِ وَالْبِدْعِ مِنْ بَعْضِ فِطْرَتِكُمْ أَوْ الْبِرَاءَةِ مِنْهُمْ وَأَكْثَرُوا مِنْ سَبِّهِمْ وَالْقَوْلِ فِيهِمْ وَالْوَقِيعَةِ وَبَاهْتُوهُمْ كَيْلًا يَنْطَمِعُوا فِي الْقِسَادِ فِي الْإِسْلَامِ وَتَحْذَرُهُمُ النَّاسُ وَلَا يَنْتَقِلُوا مِنْ يَدَيْهِمْ يَكْتَسِبِ اللَّهُ لَكُمْ بِذَلِكَ الْحَسَنَاتِ وَيَرْفَعُ لَكُمْ بِهَا الدَّرَجَاتِ فِي الْآخِرَةِ.

۴۔ فرمایا صادق آل محمد نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جب تم احکامِ شریعہ میں شک کرنے والوں اور بدعت پسندوں کو میرے بعد دیکھو تو ان سے اپنی برأت ظاہر کرو اور اپنے دل میں اکثر ان کو برا کہو اور ان کے مذہب کے ابطال میں گفت گو کرو تا کہ وہ اسلام میں فساد برپا کرنے کی طمع نہ کریں اور لوگوں کو ان سے ڈراؤ اور ان سے بدعات کو نہ سیکھو یا سائل کرنے پر اللہ تمہارے لئے حسنات لکھے گا اور آخرت میں تمہارے درجات بلند کرے گا۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مِسْبَرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: لَا يَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِ أَنْ يُوَآخِيَ الْفَاجِرَ وَلَا الْأَخْقَ وَلَا الْكَذَّابَ.

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مسلمانوں کو نہیں چاہیے کہ وہ بدکار آدمی سے بھان چاہہ کریں اور نہ احمق اور بہت زیادہ جھوٹ بولنے والے سے۔

۶۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ الْكِنْدِيِّ، عَنْ حَذَّ ثَةٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِذَا صَعِدَ الْمَنِيرَ قَالَ: يَتَّبِعُنِي لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَجْتَنِبَ مُوَاخَاةَ ثَلَاثَةٍ: الْمَاجِنِ وَالْأَحْمَقِ وَالْكَذَّابِ؛ فَأَمَّا الْمَاجِنُ فَيُزَيِّنُ لَكَ فِعْلَهُ وَيُحِبُّ أَنْ تَكُونَ مِثْلَهُ وَلَا يُعِينُكَ عَلَى أَمْرِ دِينِكَ وَمَعَارِكَ، وَمَقَارَنُهُ جَفَاءً وَقِسْوَةً، وَمَدَّخِلُهُ وَمَخْرَجُهُ عَلَيْكَ، وَأَمَّا الْأَحْمَقُ فَإِنَّهُ لَا يُشِيرُ عَلَيْكَ بِخَيْرٍ وَلَا يَرْجِي لِيَصْرِفَ السُّوءَ عَنْكَ وَلَوْ أَجْهَدَ نَفْسَهُ وَرُبَّمَا أَرَادَ مَنَافِعَكَ فَضَرَكَ قَمُونَهُ خَيْرٌ مِنْ حَيَاتِهِ وَسُكُونُهُ خَيْرٌ مِنْ نَظْفِهِ وَبَعْدُهُ خَيْرٌ مِنْ قُرْبِهِ، وَأَمَّا الْكَذَّابُ فَإِنَّهُ لَا يَهْتَنُكَ مَعَهُ عَيْشٌ يَنْتَقِلُ حَدِيثَكَ وَيَنْتَقِلُ إِلَيْكَ الْحَدِيثَ، كُلَّمَا أَفْنَى أَحَدُوثَهُ مَطَّطَهَا بِأُخْرَى حَتَّى أَنَّهُ يُحَدِّثُ بِالصِّدْقِ فَمَا يَصْدَقُ وَيَغْرِی بَيْنَ النَّاسِ بِالْعَدَاوَةِ فَتُضَيِّتُ السَّخَائِمَ فِي الصُّدُورِ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَانظُرُوا لِأَنْفُسِكُمْ.

۶۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے برسرِ منبر نہ فرمایا، مسلمان کے لئے سزاوار ہے کہ برہنہ کر کے عدالتی سے تین شخصوں کی اقل وہ جسے اپنے قول و فعل کی پرواہ نہ ہو۔ دوسرے احمق، تیسرے بہت زیادہ جھوٹا۔ پہلا شخص اپنے فعل کو تمہاری نظر میں زینت دے گا اور تم کو اپنے جیسا بنانا پسند کرے گا اور تمہارے ابر وین اور امر قیامت تمہاری مدد نہ کرے گا اس کی ہم نشینی ظلم اور سنگدلی ہے اور اس کا تمہارے پاس آنا جانا باعثِ شرم ہے دوسرے احمق یہ تمہیں کوئی اچھا مشورہ نہ دے گا اور تم سے کسی بدی کو دفع نہ کرے گا اگرچہ کتنی ہی کوشش کرے۔ بسا اوقات تم کو فائدہ پہنچانا چاہے گا۔ لیکن پہنچا دے گا نقصان اس کا مرنا زندگی سے بہتر ہے اس کی فاموشی نطق سے بہتر ہے اس کی دوری نزدیکی سے بہتر ہے۔ تیسرے بہت زیادہ جھوٹا اس کا تمہارے ساتھ رہنا درست نہیں، وہ تمہاری بات دوسروں سے بیان کرتا ہے اور دوسروں کی تم سے جب کوئی عجیب بات ختم کر لے گی اگر سچ بھی بولتا ہے تو اس میں بھی جھوٹ ملا دیتا ہے اور لوگوں کے درمیان عداوت پیدا کر دیتا ہے اور ان کے سینوں میں حسد اور کینہ کا بیج بوتا ہے۔ پس اللہ سے ڈرو اور اپنے نفسوں پر نظر کر لو تا کہ تم میں حسد اور کینہ پیدا نہ ہو جائے۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَدَاوٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ أَوْ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا: يَا بَنِيَّ انْظُرْ حَمْسَةَ فَلَا تُصَاحِبَهُمْ وَلَا تُحَادِثْهُمْ وَلَا تُرَاقِبْهُمْ فِي طَرِيقٍ فَقُلْتُ يَا أَبَا مَنْ هُمْ؟ قَالَ: إِيَّاكَ وَمَصَاحِبَةَ الْكَذَّابِ فَإِنَّهُ يَمْنَزِلُكَ السَّرَابَ يَقْرُبُ لَكَ الْبَعِيدَ وَيُبَاعِدُ لَكَ الْقَرِيبَ وَإِيَّاكَ وَمَصَاحِبَةَ الْفَاسِقِ فَإِنَّهُ يَأْتِيكَ بِكَلِمَةٍ أَوْ أَوَّلٍ مِنْ ذَلِكَ وَإِيَّاكَ وَمَصَاحِبَةَ الْبَخِيلِ فَإِنَّهُ يَحْدُثُ فِي مَالِهِ أَحْوَاجَ مَا تَكُونُ إِلَيْهِ وَإِيَّاكَ وَمَصَاحِبَةَ الْأَحْمَقِ فَإِنَّهُ يَرِيدُ أَنْ يَنْفَعَكَ فَيَضُرُّكَ

وَإِنَّاكَ وَمُصَاحَبَةُ الْفَاطِمِ لِرَحِمِهِ قَاتِي وَحَدَّثَهُ مَلْعُونًا فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي ثَلَاثَةِ مَوَاضِعَ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَ تَقَطَّعُوا أَرْحَامَكُمْ هـ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعَمَّى أَبْصَارَهُمْ وَقَالَ : «الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَ يَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ» وَقَالَ فِي الْبَقَرَةِ : «الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَ يَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ» .

۷۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت کی ہے کہ مجھ سے علی بن الحسین علیہما السلام نے فرمایا۔ پانچ قسم کے لوگوں پر نظر رکھو نہ تو ان کے پاس بیٹھو اور نہ ان سے بات چیت کرو اور نہ راہ میں ان کے ساتھ چلو۔ میں نے پوچھا کہ کون ہیں۔ فرمایا جھوٹے کی مصاحبت سے بچو کہ وہ مثل سراب کے ہے وہ بعید کو تمہیں قریب بتائے گا۔ قریب کو دور۔ اپنے کو فاسق سے بھاؤ کہ وہ مال دنیا یا اس سے بھی کم قیمت چیز پر تمہارے دین کو بیچ ڈالے گا اور اپنے کو بخسب کی صحبت سے بھاؤ کہ وہ اپنے مال سے تمہیں محروم رکھے گا۔ جبکہ تم کو اس کی شدید احتیاج ہوگی اور الحق عبت سے بچو کیونکہ وہ تمہیں نفع پہنچانا چاہے اور ہمدان پہنچانے لقصان، اور اپنے کو صالح الہم سے بھاؤ۔ میں نے کتاب خدا میں اس کو تین جگہ ملعون یا ایسے اول عفریب جب تم کو حکومت مل جائے گی تو روئے زمین پر فساد برپا کر دے گی اور قطع رحم کر دے گی ایسے لوگوں پر خدا کی لعنت ہے خدا نے ان کو اندھا اور بہرہ بنا دیا ہے اور دوسری جگہ فرمایا ہے وہ خدا سے کئے ہوئے عہد کو توڑ دیتے ہیں اور جن سے ملنے کا حکم فرمایا ہے ان سے قطع رحم کرتے ہیں اور روئے زمین پر فساد کرتے ہیں ان پر خدا کی لعنت ہے اور ان کے لئے بُرا گھر ہے اور سورۃ بقرہ میں فرمایا ہے وہ ہدایت کو کھینچ کر لے گئے بند توڑ دیتے ہیں اور اصل کی جگہ قطع رحم کرتے ہیں اور روئے زمین پر فساد برپا کرتے ہیں یہی خسارہ پانے والے ہیں۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍاءَ عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ شُعْبَةَ الْعَقَرِيِّ قَالِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَنِ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا . إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَقَالَ : إِنَّمَا عَنِ يَهَذَا : [إِذَا سَمِعْتُمْ] الرَّجُلُ [الَّذِي] يَجْعَدُ الْحَقَّ وَيَكْذِبُ بِهِ وَيَقْعُ فِي الْأَيْمَةِ قَمَمٍ مِنْ عَيْدِهِ وَلَا تَعَايِدُهُ ، كَأَنَّا مَنْ كَانَ .

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ تم پر کتاب میں یہ نازل

فرمایا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جب تم کسی کے متعلق یہ سنو کہ اس نے حق بات سے انکار کر دیا ہے اور جھوٹ بولنا ہے اور انہم علیہم السلام کے متعلق بری باتیں کہتا ہے تو تم اس کے پاس سے اٹھ کر پھوٹو اور توبہ جو کچھ ہو اس کے پاس نہ بیٹھو۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَشْبَاطٍ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ أَعْيَنَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَجْلِسُ مَجْلِسًا يَنْتَقِصُ فِيهِ إِمَامٌ أَوْ يُعَابُ فِيهِ مُؤْمِنٌ

۹۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان لانے والا ایسے جلسے میں نہیں بیٹھتا جہاں امام کے نقص بیان ہوں یا مومن کے عیب۔

۱۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ ابْنِ الْقَدَاحِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَقُومُ مَكَانَ رِيَّةٍ.

۱۰۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا جو اللہ اور روزِ قیامت پر ایمان لانے والا ہے وہ نہت اور شک کی جگہ کسی کھڑا نہ ہوگا۔

۱۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَقْعُدَنَّ فِي مَجْلِسٍ يُعَابُ فِيهِ إِمَامٌ أَوْ يَنْتَقِصُ فِيهِ مُؤْمِنٌ.

۱۱۔ ترجمہ میں دیکھئے۔

۱۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي وَعَمِّي، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: ثَلَاثَةٌ مَجَالِسٌ يَمَقِّنُهَا اللَّهُ وَيُرْسِلُ يَقَعُّهُ عَلَى أَهْلِهَا فَلَا تَقَاعِدُوهُمْ وَلَا تَجَالِسُوهُمْ مَجْلِسًا فِيهِ مَنْ يَصِفُ إِسَانَهُ كَذِبًا فِي فَنَاءٍ، وَمَجْلِسًا ذُكِرَ أَعْدَائُنَا فِيهِ جَدِيدٌ وَذُكِرْنَا فِيهِ دَثٌ، وَمَجْلِسًا فِيهِ مَنْ يَصْدَعُنَا وَأَنْتَ تَعْلَمُ، قَالَ: ثُمَّ ثَلَاثُ أَبْوَعِدَ اللَّهُ عليه السلام ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ كَأَنَّمَا كُنْ فِيهِ. أَوْ قَالَ [فِي] كَفَيْهِ: «وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ». «وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ». «وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَذَا حَلَالٌ وَهَذَا حَرَامٌ لِنَقُتِرَ عَلَى اللَّهِ الْكُذِبَ».

۱۲۔ فرمایا صادق آلِ محمد نے تین جلسے ہیں جن کو اللہ دشمن رکھتا ہے اور اس میں شرکت کرنے والوں پر عذاب نازل

کرتاہے لہذا تم ایسے لوگوں کے پاس نہ بیٹھو اور ان سے مجالست نہ کرو اول وہ مجلس جس میں کوئی اپنے جھوٹے فتوے اور سوائے
ظن و قیاس بیان کرتا ہے اور وہ مجلس جس میں دشمنوں کا ذکر تازہ سمجھا جاتا ہو اور ان کی مدح ہو رہی ہو اور ہمارا ذکر پڑانا
سمجھا جاتا ہو اور ہماری مذمت کی جاتی ہو دوسرے وہ مجلس جس میں ہمارے ذکر سے لوگوں کو روکا جاتا ہو اور آنحضرت کے مخالفین کے تمہارے
علم میں یہ بات ہو۔ پھر حضرت نے فی الفور تین آیتیں پڑھیں گویا آپ کی زبان یا ہاتھ ہی میں تھیں ”تم لوگوں کے باطل معبودوں
کو گالیاں نہ دو۔ ورنہ وہ تمہارے خدا کو از روئے چہالت گالیاں دیں گے جب تم دیکھو گے کہ لوگ ہماری آیات میں قیاس و
ظن سے کام لے کر افتراء پر دازی کر رہے ہیں تو وہاں سے ہٹ جاؤ تاکہ اس موضوع کو چھوڑ کر کسی اور گفتگو کرنے لگیں اور ایسی بات
نہ کہو جس سے تمہاری زبانیں جھوٹ سے موصوف ہوں اپنی رائے سے نہ کہ کو یہ حلال ہے اور یہ حرام۔ ورنہ تم اللہ پر افتراء پر دازی کر رہے

۱۳۔ وَبِهَذَا الْإِسْنَادُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قُرَيْبٍ قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْبُجَمَجِيُّ
قَالَ : حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا ابْتَلَيْتَ بِأَهْلِ النَّسَبِ وَمَجَاسِنِهِمْ فَكُنْ
كَأَنَّكَ عَلَى الرَّصْفِ حَتَّى تَقُومَ فَإِنَّ اللَّهَ يَمَقُّهُمْ وَيَلْعَنُهُمْ ، فَإِذَا رَأَيْتَهُمْ يَخُوضُونَ فِي ذِكْرِ إِمَامٍ
مِنَ الْأَئِمَّةِ فَقُمْ فَإِنَّ سَخَطَ اللَّهِ يَنْزِلُ هُنَاكَ عَلَيْهِمْ .

۱۳۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے جب تم ناصبیوں میں پھنس جاؤ اور مجبوراً ان کے پاس بیٹھنا ہو تو اس
طرح اپنے دماغ سے اٹھنے کسبہ چھین رہو گویا تم چلتے پھرتوں پر بیٹھے ہو کیوں کہ خدا ایسے لوگوں کا دشمن ہے اور ان پر لعنت کرنا
اور جب دیکھو کہ وہ تمہارے کسی امام کی مذمت کر رہے ہیں تو وہاں سے کھڑے ہو جاؤ کیوں کہ اللہ کا عذاب ان پر نازل ہوگا

۱۴۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ
عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَعَدَ عِنْدَ سَبَابِ لَاؤِيَاءِ اللَّهِ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ تَعَالَى .

۱۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی ایسے شخص کے پاس بیٹھے جو اولیائے خدا کو گالیاں دے رہا ہو اس
نے اللہ کا نافرمانی کی۔

۱۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ
رِزَاةٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَعَدَ فِي مَجْلِسٍ يَسُبُّ فِيهِ إِمَامًا مِنَ الْأَئِمَّةِ ، يَقْعُدُ
عَلَى الْإِتِّصَابِ فَلَمْ يَفْعَلْ أَلَسَهُ اللَّهُ الذِّلَّ فِي الدُّنْيَا وَعَذَابُهُ فِي الْآخِرَةِ وَ سَلَبَهُ صَالِحَ مَأْمَنٍ بِهِ عَلَيْهِ
مِنْ مَعْرِفَتِنَا .

۱۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی ایسی مجلس میں بیٹھے گا جہاں امام کو گالیاں دی جاتی ہوں اور وہ انتقام کی قدرت رکھتے ہوئے انتقام نہ لے تو دنیا و آخرت میں خدا سے ذلت کا لباس پہنائے گا اور اپنی بہترین نعمت جو ہماری معرفت ہے اسے سلب کرے گا۔

۱۶۔ الْحَسَنِ بْنِ عُمَرَ، وَنَحْنُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي: عَلِيُّ بْنُ النُّعْمَانِ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ، عَنْ الْيَمَانِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: رَأَيْتُ يَحْيَى بْنَ أُمِّ الطَّوِيلِ وَقَفَ بِالْكَنَاسَةِ ثُمَّ نَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ: فَيَقُولُ: مَعَاشِرَ أَوْلِيَاءِ اللَّهِ إِنَّا بَرَاءٌ مِمَّا تَسْمَعُونَ: مَنْ سَبَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ سَبٌّ فَلَعْنَةُ اللَّهِ وَنَحْنُ بَرَاءٌ مِنْ آلِ مَرْوَانَ وَمَا يَبْعُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ، ثُمَّ يَخْفِضُ صَوْتَهُ فَيَقُولُ: مَنْ سَبَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ فَلَا تَقَاعِدُوهُ، وَمَنْ شَكَّ فِيمَا نَحْنُ عَلَيْهِ فَلَا تَفَاتِحُوهُ، وَمَنْ اخْتَلَجَ إِلَى مَسَائِلِكُمْ مِنْ إِخْوَانِكُمْ فَقَدْ خُتِمُوهُ، ثُمَّ يَقْرَأُ: «إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ نَارًا أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَإِنْ يَسْتَعِثُوا يَغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَقَاهُ».

۱۶۔ راوی کہتا ہے میں نے یحییٰ ابن ام الطویل کو کنا سے (محلہ کوٹہ) میں کھڑا دیکھا جو بآواز بلند کہہ رہا تھا۔ اے دوستانِ خدا جو تم سنتے ہو میں اس سے بری ہوں جس نے علی علیہ السلام کو گالی دی اس پر خدا کی لعنت اور ہم نیز اس میں اولاد مروان سے اور نہ سے۔ یہ وہ خدا کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہیں پھر اس نے آواز کو دھیا کر کے کہا۔ جو علی کو گالیاں دے اس کے پاس مت بیٹھو اور جو ہمارے مذہب اور میر میں شکرت کرے۔ بات نہ کر و اور جو مومن بھائی تم سے سوال کرے اور تم نے قبل سوال اسے نہ دیا تو تم نے خیانت کی۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ ہم نے ظالموں کے لئے آگ تہیائی جس سے ان کو گھوٹے ہوگی اور جب بیلے ہو کر سزا دی کریں گے تو ان کو پکھلا ہوا تانبہ جیسا پانی دیا جائے گا جو ان کے چہرے بھون دے گا کیسا برا پینا ہے اور کیسی بری، یہ سب کی جگہ ہے۔

دوسو بالوے وال باب

اصناف مردم

((باب)) ۲۹۲

«(اصْنَافِ النَّاسِ)»

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ مَوْلَى طَرِبَالٍ قَالَ: حَدَّثَنِي هِشَامٌ، عَنْ حَمْرَةَ بْنِ الطَّيَّارِ، قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: النَّاسُ عَلَى سِتَّةِ أَصْنَافٍ:

قَالَ : قُلْتُ أَتَأْتَن لِي أَنْ أَكْتُبَهَا ؟ قَالَ : نَعَمْ فَلْتُ : مَا أَكْتُبُ ؟ قَالَ : أَكْتُبُ أَهْلَ الْوَعِيدِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَهْلَ النَّارِ وَأَكْتُبُ هُوَ آخِرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَسِيئَةً قَالَ : قُلْتُ : مَنْ هَؤُلَاءِ ؟ قَالَ : وَخِشْيَتِي مِنْهُمْ قَالَ : وَأَكْتُبُ هُوَ آخِرُونَ مُرْجُونَ لِأَمْرِ اللَّهِ إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَإِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ ^(۱) قَالَ : وَأَكْتُبُ إِلَّا الْمُسْتَضْعِفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً إِلَى الْكُفْرِ ، وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا إِلَى الْإِيمَانِ هُوَ فَأُولَئِكَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَعْفُو عَنْهُمْ قَالَ : وَأَكْتُبُ أَصْحَابَ الْأَعْرَافِ قُلْتُ : وَمَا أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ ؟ قَالَ : قَوْمٌ اسْتَوَتْ حَسَنَاتُهُمْ وَسَيِّئَاتُهُمْ ؛ فَإِنْ أَدْخَلَهُمُ النَّارَ فَيَذْنُوبُهُمْ وَإِنْ أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ فَبِرَّ حَمَتِهِ .

۱۔ راوی کہتا ہے مجھ سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ لوگ چھ قسم کے ہیں میں نے کہا اجازت ہو تو میں لکھ لوں۔ فرمایا ضرور میں نے کہا لکھوں۔ فرمایا لکھو اہل وعدہ و وعید جو جنت والے ہیں اور دوزخ والے اور لکھو ایک گروہ وہ ہے جس نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا اور نیک و بد اعمال کو ملا دیا میں نے پوچھا وہ کون ہیں فرمایا وہ، وہ ہیں جو گناہوں سے وحشت کرتے ہیں اور گناہوں سے ان کی نیکیاں زیادہ ہیں۔ فرمایا لکھو ایک گروہ بخشش الہی کے امیدواروں کا ہے خدا چاہے گا تو ان پر عذاب کرے گا اور چاہے گا تو ان کی توبہ قبول کرے گا اور فرمایا لکھو ایک گروہ ضعیف الاعتقاد مردوں، عورتوں اور بچوں کا ہے جو اپنی عقل کی کمزوری سے نہ گناہ سے بچنے کی تدبیر کرتے ہیں اور نہ صحیح راستہ کی طرف ہدایت پاتے ہیں یعنی نہ تو وہ کفر سے بچنے کی اہلیت رکھتے ہیں نہ اور ارت پر کرنے کی ممکن ہے خدا ان کے گناہ معاف کر دے اور لکھو ایک گروہ اصحاب اعران کا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں۔ فرمایا جن کے حسنات و سیئات برابر ہیں اگر وہ دوزخ میں جائیں گے تو اپنے گناہوں کی بدولت اور اگر جنت میں جائیں گے تو اللہ کی رحمت سے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ حَمْرَةَ بْنِ الطَّيَّارِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : النَّاسُ عَلَى سِتِّ فِرَاقٍ ، يُؤْوِلُونَ كُلَّهُمْ إِلَى ثَلَاثِ فِرَاقٍ : الْإِيمَانُ وَالْكَفَرُ وَالضَّلَالُ ، وَهُمْ أَهْلُ الْوَعْدَيْنِ الَّذِينَ وَعَدَهُمُ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ : الْمُؤْمِنُونَ وَالْكَافِرُونَ وَالْمُسْتَضْعِفُونَ وَالْمُرْجُونَ لِأَمْرِ اللَّهِ إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَإِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ وَالْمُعْتَرِفُونَ بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَسِيئَةً وَأَهْلُ الْأَعْرَافِ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے لوگوں کے چھ گروہ ہیں جن کے تین فرقے بنتے ہیں ایمان والے، کفر والے، ضلالت والے وعدہ و وعید والے یہی لوگ ہیں جن سے اللہ نے جنت و دوزخ کا وعدہ کیا ہے مومن ہیں کافر ہیں ضعیف الایمان ہیں اور امر خدا کے امیدوار ہیں چاہے ان کو عذاب دے یا توبہ قبول کرے اور ایک گروہ اپنے گناہوں کا اعتراف کرنے والا ہے جنہوں نے اچھے اور

بڑے اعمال کو ملار کھا ہے اور ایک گروہ اہل اعراف کا ہے۔

مذکورہ بالا حدیث میں لوگوں کو اولاتین فرقوں میں تقسیم کیا۔ ایمان، کفر اور ضلال، پھر اہل توضیح:- ضلال کو چار قسموں میں کیا اس طرح چھ فرقے ہو گئے۔

اول۔ جن سے جنت کا وعدہ ہے وہ مومنین ہیں جو اللہ و رسول اور تمام مابجا رب الرسول پر زبان و قلب سے ایمان لائے اور اپنے اعضاء و جوارح سے اللہ کی اطاعت کی۔

دوم۔ اہل وعید و التار اور وہ کافر ہیں جنہوں نے اللہ و رسول اور مابجا ربہ البنی میں سے کسی چیز کا بھی زبان اور قلب سے انکار کیا اور حقیر سمجھ کر فرائض کو ترک کیا۔

سوم۔ مستضعف وہ ہیں جنہوں نے عدم قابلیت کی وجہ سے ایمان کی طرف ہدایت نہ پائی جیسے لڑکے دوانے یا احمق اور وہ جس تک دعوت اسلام نہ پہنچی۔

چہارم۔ امر الہی کے امید واریہ وہ ہیں جن کے لئے حکم قیامت پر موقوف ہے چاہے ان کو عذاب دے یا ان کی توبہ قبول کرے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے کفر سے توبہ کی۔ اور اسلام میں داخل ہوئے اور اسلام نے ان کے تلوہ میں جر نہیں پکڑی اور وہ اللہ کی کچھ عبادت نہ کرائے اور مر گئے نہ ایمان ہی مستحکم ہوا نہ کفر ہی چھوٹا۔ اہل ضلال سب مرحومین لامر اللہ میں ہیں۔

پنجم۔ فساد المومنین جنہوں نے نیک و بد عمل کو خلط ملط کر دیا پھر اپنے گناہوں کا اعتراف کیا ممکن ہے خدا ان کی توبہ قبول کرے۔

ششم۔ اصحاب اعراف یہ وہ لوگ ہیں جن کے حسنات و سیئات برابر ہیں ایک کو دوسرے پر ترجیح نہیں اس لئے ان کے لئے نہ مرہن جنت ہے نہ دوزخ، وہ اعراف میں رہیں گے جب تک اللہ و امر و من میں سے ایک کو ترجیح نہ دے یہ اس کی مشیت پر موقوف ہے۔

۳۔ عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ زُرَّارَةَ قَالَ : دَخَلْتُ أَنَا وَحُمْرَانُ - أَوْ أَنَا وَبَكِيرٌ - عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنَّا نُمَدُّ الْمِطْمَارَ قَالَ : وَمَا الْمِطْمَارُ؟ قُلْتُ : التُّرَابُ فَمَنْ وَافَقْنَا مِنْ عَلَوِيٍّ أَوْ غَيْرِهِ تَوَلَّيْنَاهُ وَمَنْ خَالَفْنَا مِنْ عَلَوِيٍّ أَوْ غَيْرِهِ بَرَّئْنَا مِنْهُ ، فَقَالَ لِي : يَا زُرَّارَةُ قَوْلُ اللَّهِ أَصْدَقُ مِنْ قَوْلِكَ ، فَأَيُّ الدِّينِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «إِلَّا الْمُسْتَضْعِفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَعْلِمُونَ حِيلَةَ وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلَهُ» أَيْنَ الْمَرْجُونَ لِأَمْرِ اللَّهِ؟ أَيْنَ الَّذِينَ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرُ سَيِّئًا؟ أَيْنَ أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ أَيْنَ الْمُؤَلَّفَةُ قُلُوبُهُمْ؟

وَزَادَ حَمَّادٌ فِي الْحَدِيثِ قَالَ : فَأَرْتَقَعَ صَوْتُ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَصَوْتِي حَتَّى كَادَ يَسْمَعُهُ مَنْ

عَلَى بَابِ الدَّارِ

وَزَادَ فِيهِ جَمِيلٌ ، عَنْ ذُرَّارَةَ : فَلَمَّا كَثُرَ الْكَلَامُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ قَالَ لِي : يَا ذُرَّارَةُ حَقًّا عَلَى اللَّهِ
أَنَا لَا يَدْخُلُ الضَّلَالُ الْجَنَّةَ .

۳۔ زرارہ نے کہا میں اور عمران یا میں اور کیرام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں آئے۔ میں نے کہا ہم مدد لیتے ہیں ملہار سے (وہ دوری جس کو لگا کر عمار یہ دیکھتا ہے کہ کون اینٹ آگے ہے کون پیچھے) حضرت نے پوچھا ملہار کیا ہے کہا ترپس جو ہم سے موافق ہوتا ہے۔ علوی ہو یا غیر علوی ہم اس سے محبت کرتے ہیں اور جو ہمارے خلاف ہو علوی ہم اس پر تہرا کرتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ زرارہ اللہ کے قول سے زیادہ سچا ہے کہاں جائیں گے وہ لوگ جن کے لئے خدا فرماتا ہے اور ضعیف الاعتقاد مرد عورتیں اور لڑکے جو نہ گمراہی سے بچنے کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ صبح و سہرے کی طرف ہدایت پاتے ہیں اور کہاں جائیں گے وہ لوگ جو امر خدا کے امیدوار ہیں اور وہ لوگ جنہوں نے نیک و بد کو ملا دیا ہے اور اصحاب اعراف اور روضۃ القلوب (مطلب یہ ہے کہ زکارہ نے اقسام ناس کو دو قسموں میں محدود کر دیا تھا حضرت نے فرمایا ایسا نہیں ہے بلکہ خدا خود اور قسمیں بھی بیان کی ہیں۔

حماد نے اس حدیث میں اتنا اضافہ اور کیا ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام کی آواز بلند ہوئی اور میری بھی یہاں تک کہ جو دروازہ پر تھے انہوں نے سن لی اور جنہیں نے زرارہ سے نقل کیا ہے کہ جب میرے اور حضرت کے درمیان بات بڑھی تو حضرت نے فرمایا اے زرارہ اللہ کو یہ حق ہے کہ وہ اہل ضلال کو داخل جنت کر دے (توبہ کے بعد)

توضیح۔ اس حدیث سے زرارہ کی قدر ثابت ہوتی ہے اور سوائے ادب کی دلیل ہے لیکن چونکہ وہ صاحب علمت و جلال و رفعت تھے اور ان کی فضیلت پر لوگوں کا اجماع اور احادیث آئمہ بھی اس پر دلالت ہیں لہذا حدیث کے آخری ٹکڑے کی طرف توجہ نہ کی جائے گی ممکن ہے اس قسم کی باتیں کمال معرفت حاصل ہونے سے پہلے ہوتی ہوں یا ان کی عادت زور سے بولنے اور سخت کرنے کی جو اور اپنے نفس پر قابو نہ رکھتے ہوں اور یہ گفتگو برائے شک نہ ہو بلکہ ان کا قصد اس مسئلہ میں مخالفین سے مناظرہ کرنے کے لئے ثبوت حاصل کرنا اور مناظرہ کی کیفیت سے آگاہ ہونا ہو یا امر دین میں وہ حد درجہ ہوں اور حضرت آئمہ سے شدید محبت رکھتے ہوں اور کسی مخالف امام کا جنت میں داخل ہونا جائز نہ جانتے ہوں۔

دوسو ترانوے وال باب

کفر

(بَابُ الْكُفْرِ) ۲۹۳

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ كَثِيرٍ الرَّقِيعِيِّ

قَالَ : قُلْتُ : لَا يَا عَبْدَ اللَّهِ ﷺ : سُنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُفْرًا عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ؛ فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَرَضَ قَرَائِصَ مُوجِبَاتٍ عَلَى الْعِبَادِ فَمَنْ تَرَكَ قَرِيبَةً مِنَ الْمُوجِبَاتِ فَلَمْ يَعْمَلْ بِهَا وَجَحَدَهَا كَانَ كَافِرًا وَأَمَرَ [رَسُولُ اللَّهِ] يَا مُؤَدِّ كُلِّهَا حَسَنَةً فَلَيْسَ مَنْ تَرَكَ بَعْضَ مَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ عِبَادَهُ مِنَ الطَّاعَةِ بِكَافِرٍ ، وَلَكِنَّهُ تَارِكٌ لِلْفَضْلِ ، مَنَقُوصٌ مِنَ الْخَيْرِ .

۱۔ راوی کہتے ہیں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا، کیا سنت رسول اور قرآن خدا برابر ہیں۔ فرمایا خدا نے جو فرض رکھے ہیں وہ بندوں پر لازم ہیں جو کوئی ان میں سے ایک فرض ترک کرے گا اور عمل نہ کرے گا اور اس کا انکار کرے گا وہ کافر ہے اور جن امور کا رسول اللہ نے حکم دیا ہے وہ حقائق ہیں پس جو کوئی بعض اس چیز کا جس میں اطاعت کا حکم اللہ نے دیا ہے تارک ہو جائے تو وہ کفر نہیں بلکہ فضیلت کا تارک اور نیک میں کمی کرنے والا ہوگا۔

۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حَرِيبِ بْنِ ذُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ : وَاللَّهِ إِنَّ الْكُفْرَ لَا قَدَمَ مِنَ الشِّرْكِ وَأَخْبَثُ وَأَعْظَمُ ، قَالَ : ثُمَّ ذَكَرَ كُفْرَ إِبْلِيسَ حِينَ قَالَ لِلَّهِ : اسْجُدْ لِآدَمَ فَأَبَى أَنْ يَسْجُدَ ، فَالْكَفْرُ أَكْبَرُ مِنَ الشِّرْكِ فَمَنْ أَخَارَ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَبَى الطَّاعَةَ وَأَقَامَ عَلَى الْكِبَائِرِ فَهُوَ كَافِرٌ وَمَنْ نَسَبَ دِينًا غَيْرَ دِينِ الْمُؤْمِنِينَ فَهُوَ مُشْرِكٌ .

۲۔ زرارہ نے روایت کی ہے کہ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کفر شرک سے آگے ہے اور اس سے زیادہ برا ہے۔ حضرت نے کفر ایلیس کا ذکر کیا کہ جب خدا نے سجدہ آدم کے لئے اس سے کہا تو اس نے انکار کیا۔ پس کفر شرک سے بڑا ہوا یا نہیں جس نے نافرمانی الہی کی جرات اور اس کی اطاعت سے انکار کیا اور گناہان کبیرہ پر آمادہ ہوا وہ کافر ہے اور جس نے مومنین کے دین کے خلاف کوئی دین نکال کر اکیادہ مشبک ہے۔

۳ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ ذُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ : ذَكَرَ عِنْدَهُ سَالِمُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ : إِنَّهُمْ يَنْكِرُونَ أَنْ يَكُونَ مِنْ خَارِبٍ عَلِيًّا ﷺ مُشْرِكِينَ ؟ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : فَإِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ كُفَرَاءُ ، ثُمَّ قَالَ لِي : إِنَّ الْكُفْرَ أَقْدَمُ مِنَ الشِّرْكِ ثُمَّ ذَكَرَ كُفْرَ إِبْلِيسَ حِينَ قَالَ لِلَّهِ : اسْجُدْ فَأَبَى أَنْ يَسْجُدَ ، وَ قَالَ : الْكُفْرُ أَقْدَمُ مِنَ الشِّرْكِ ، فَمَنْ اجْتَرَى عَلَى اللَّهِ فَأَبَى الطَّاعَةَ وَأَقَامَ عَلَى الْكِبَائِرِ فَهُوَ كَافِرٌ يَسْتَحِقُّ كَافِرٌ .

۳۔ زرارہ نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام کے سامنے سالم بن ابی حفصہ

اور اس کے اصحاب کا ذکر آیا کہ وہ اس کے دشمنوں کے ہاتھوں میں امیر المومنین علیہ السلام سے جنگ کی وہ شرکت تھے حضرت نے فرمایا تو وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ کافر تھے پھر فرمایا کفر تو شرک سے کبید تر ہے پھر کفر ابلیس کا بھی ذکر کیا۔ جب اس سے کہا سجدہ کر تو اس نے انکار کیا۔ حضرت نے فرمایا کفر شرک سے آگے ہے جس نے نافرمانی خدا کی جرأت کی اور اطاعت سے انکار کیا اور گناہان کبیرہ پر اصرار کیا تو وہ کافر یعنی احکام الہی کو شقی سمجھنے والا کافر ہے۔

۴۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ زُرَّادَةَ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: دِثَانًا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا قَالَ: إِمَّا أَخَذَ قَهْوًا شَاكِرًا وَإِمَّا تَارَكَ قَهْوًا كَافِرًا.

۴۔ حمزان بن اعین سے مروی ہے کہ مجھ سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہم نے اس کو مراد مستقیم کی طرف ہدایت کیا اب وہ چاہے شکر گزار ہو چاہے کافر ہو۔ فرمایا اگر اس نے مراد خدا کو اختیار کیا تو شاکر ہے اور ترک کیا تو کافر ہے۔

۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ مَعْلَى بْنِ خُزَيْمٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ جَبَلٍ، عَنْ حَنَافِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَّادَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ قَالَ: تَرَكَ آلَهُ مِلَّيَ الَّذِي أَقْبَرُ بِهِ: وَنَ ذَلِكَ أَنْ تَتْرَكَ الصَّلَاةَ وَنَ عَمِلَ بِمَقَامٍ وَلَا تَعْمَلُ.

۵۔ ابی زرارہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا جس نے ایمان سے انکار کیا اس کا عمل ضائع ہوا۔ فرمایا جس نے ایسا عمل ترک کیا جس کا انفرادی چلچاپان میں سے ایک یہ ہے کہ نماز کو بغیر بیماری یا خاص شغلیت کے ترک کیا۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَشْبَاطٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام عَنِ الْكُفْرِ وَالْيَتْرُكِ أَيهُمَا أَوْدَمُ؟ قَالَ: فَقَالَ لِي: مَا عَهْدِي بِكَ تَخَاصُمَ النَّاسِ قُلْتُ: أَمْرُنِي هِشَامُ بْنُ سَالِمٍ أَنَّ أَشَأْلَكَ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ لِي: الْكُفْرُ أَوْدَمُ وَهُوَ الْجُحُودُ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَإِلَّا ابْلِيسَ ابْنِي دَاشْتَكْبَرُ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ.

۶۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ کفر و شرک میں کون مقدم ہے۔ حضرت نے مجھ سے فرمایا۔ میں نے تو تمہیں لوگوں سے مباحثہ کرتے نہیں دیکھا۔ مطلب یہ ہے اس مسئلہ کا تعلق تو مناظرہ سے ہے اور تم مناظرہ نہیں کرتے میں نے کہا ہشام بن سالم نے یہی سوال کوئے کو مجھ سے کہا۔ فرمایا کفر شرک سے آگے ہے کیونکہ وہ انکار ہے آیات الہی

سے خدا فرماتا ہے شیطان نے سجدہ سے انکار کیا۔ تکبر کیا اور کافروں میں سے ہو گیا۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ ذُرَّادَةَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ علیہ السلام : يَدْخُلُ النَّارَ مُؤْمِنٌ ؟ قَالَ : لَا لِلَّهِ ، قُلْتُ فَمَا يَدْخُلُهَا إِلَّا كَافِرٌ ؟ قَالَ : لَا لِإِلَهِكُمْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمَّا ذَرَدْتُ عَلَيْهِ مِرَادًا قَالَ لِي أَيْ ذُرَّادَةُ إِنِّي أَقُولُ : لَا ، وَأَقُولُ : إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ ، وَأَنْتَ تَقُولُ : لَا ، وَلَا تَقُولُ : إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ .

قَالَ فَقَدْ ثَبَتَنِي هِشَامُ بْنُ الْحَكَمِ وَحَمَّادٌ ، عَنْ ذُرَّادَةَ قَالَ : قُلْتُ فِي نَفْسِي : شَيْخٌ لَا يَعْلَمُ لَهُ بِالْخُصُومَةِ . قَالَ : فَقَالَ لِي : يَا ذُرَّادَةُ مَا تَقُولُ فِيمَنْ أَقَرَّ لَكَ بِالْحُكْمِ أَتَقْتَلُهُ ؟ مَا تَقُولُ فِي خَدَمِكَمْ وَأَهْلِيكَمْ أَتَقْتَلُهُمْ ؟ قَالَ : قُلْتُ : أَنَا - وَاللَّهِ - الَّذِي لَا يَعْلَمُ لِي بِالْخُصُومَةِ .

۸۔ زراره سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا۔ کیا مومن جہنم میں جائے گا؟ فرمایا خدا کو قسم نہیں۔ پوچھا کیا صرف کافر ہی جائے گا۔ فرمایا نہیں مگر جس کو اللہ چاہے جب میں نے بار بار حضرت سے یہی سوال کیا تو فرمایا۔ اسے زراره میں کہتا ہوں نہیں اور جس کو اللہ چاہے تم کہتے ہو نہیں، مگر یہ نہیں کہتے جس کو اللہ چاہے۔ راوی اقل کہتا ہے زراره نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ امام علیہ السلام بڑھے ہو گئے ہیں ان کو سنی مخالف سے مناظرہ کا علم نہیں، نہ عقلی دلیل کی بیان کی نہ نقل حضرت نے پھر مجھ سے کہا۔ تم کیا کہتے ہو۔ اس کے بارے میں جس نے تم کو آقا مان لیا ہو کیا تم اس کو قتل کرو گے اور کیا کہتے ہو اپنے نوکروں اور خاندان والوں کے متعلق کیا تم انہیں قتل کرو گے تب میں نے کہا مناظرہ کا علم مجھ ہی کو نہ تھا۔

علامہ مجلسی نے مراۃ العقول میں تحریر فرمایا ہے کہ یہاں مومن سے مراد وہ شیعہ ہے جو گناہان **توضیح** کبیرہ سے اجتناب کرتا ہو اور صغیرہ پر اصرار نہ ہو اور کافر سے مراد وہ ہے کہ جس کے عقائد میں خلل ہو مگر توحید و نبوت و امامت و قیامت کے بارے میں بختہ عقیدہ رکھتا ہو اور تمام حجت اس پر ہو سکے اس کی عقل کے کامل ہونے کی وجہ سے۔ ان دونوں کے درمیان اور لوگ بھی ہیں وہ امامیہ لوگ جو گناہان کبیرہ کے ترکب ہوتے ہیں اور عام لوگوں میں متضعفین اور وہ لوگ ہیں جن پر حجت تمام نہیں ہوئی ان لوگوں کے جہنم میں داخل ہونے کا احتمال ہے اور نہ ہونے کا بھی۔ یہ گروہ مومن و کافر درمیان واسطہ نہیں زراره واسطوں کا منکر تھا وہ یہ نہیں مانتا تھا کہ کافر و مومن کو دسٹا میں داخل کرے اور بعض کو زمین میں اور بعض کو کافروں میں شامل کرے۔ اس کے نزدیک جہنم کا دوزخ میں جانا اور اور غیر مومن کا جہنم میں جانا۔ اسی لئے اس نے شیعہ ہونے کے بعد شادی نہ کی کیونکہ وہ اپنے مخالفوں کو کافر جانتا تھا۔ اور اس کا تمکب لیکن آیت سے، ان آیتوں سے تھا۔ هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ

٨ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ خَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعُودِ بْنِ صَدَقَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ **عَلَيْهِ السَّلَامُ** يَقُولُ : «الْكُفْرُ أَقْدَمُ مِنَ الْإِيمَانِ» . فَقَالَ : الْكُفْرُ أَقْدَمُ ، وَذَلِكَ أَنَّ إِبْلِيسَ أَوَّلَ مَنْ كَفَرَ ، وَكَانَ كُفْرُهُ قَبْلَ أَنْ يُولَدَ إِلَى عِبَادَةِ عَمْرِائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، وَنُفِثَ إِلَى ذَلِكَ ، بَعْدَ قَاتِلِهِ .

[illegible]

قَالَ : وَسُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَا فَرَّقَ بَيْنَ مَنْ نَظَرَ إِلَى امْرَأَةٍ فَرَانِي بِهَا أَوْ خَمِرَ فَشَرِبَهَا وَبَيْنَ مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ حَتَّى لَا يَكُونَ الرَّابِي وَشَارِبِ الْخَمْرِ مُسْتَحِفًّا كَمَا يَسْتَحِفُّ تَأْوِيلُ الصَّلَاةِ وَمَا الْحُجَّةُ فِي ذَلِكَ وَمَا الْعِلَّةُ الَّتِي تَفَرِّقُ بَيْنَهُمَا ؟ قَالَ : الْحُجَّةُ أَنَّ كُلَّ مَا أَدْحَلْتَ أَنْتَ

تَسَلَّ فِيهِ لَمْ يَدْعَكَ إِلَيْهِ دَاعٍ وَلَمْ يَقْلِبْكَ غَالِبٌ شَبَّوْهُ وَمِثْلَ الرِّثْمِ وَشَرِبَ الْحَمِيمَ وَأَنْتَ دَعَوْتَ تَسَلَّكَ إِلَى تَرْكِ الصَّلَاةِ وَلَيْسَ تَمَّ شَهْوَةٌ قَبُولُ الْإِسْتِخْفَافِ يَعْنِيهِ وَهَذَا فَرْقٌ مَا بَيْنَهُمَا .

۹۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے سوال کیا، کیا وجہ ہے کہ آپ زانی کو کافر نہیں کہتے اور تارک الصلوٰۃ کو کافر کہتے ہیں۔ فرمایا زانی وغیرہ غلبہ شہوت سے ایسا کہتے ہیں اور تارک الصلوٰۃ نماز کو ترک نہیں کرتا مگر استخفافاً زانی جب کسی عورت کے پاس جاتا ہے تو مقصد حصول لذت ہوتا ہے بر غلاف تارک الصلوٰۃ کے کہ اسے ترک میں لذت نہیں ملتی بلکہ وہ استخفافاً ایسا کرتا ہے کیونکہ جب لذت کی نفی ہوتی تو استخفاف واقع ہوا۔ اور استخفاف ہوا تو کفر ہوا اور حضرت سے یہ بھی سوال کیا گیا کہ ترک شخص نے ایک عورت کو دیکھا اور اس نے زنا کیا یا شراب پی۔ کیا فرق ہے اس اور تارک الصلوٰۃ کے درمیان اور اس پر کیا دلیل ہے کہ ان کا حکم جدا جدا ہے فرمایا جب تو نے نماز کو ترک کیا تو کسی شہرت کا غلبہ نہ تھا مثل زنا اور شراب کے اور تو نے ترک صلوٰۃ میں اپنے نفس کو خود آمادہ کیا کوئی شہوت نہ تھی اور یہ استخفاف ہے یہی فرق ہے دونوں کے درمیان۔

۱۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِيهِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَيَّانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ شَاكَ فِي اللَّهِ وَفِي رَسُولِهِ ﷺ فَهُوَ كَافِرٌ .

۱۱۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے جس کو اللہ اور اس کے رسول میں شک ہوا وہ کافر ہے۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَسَنَوَانٍ ، عَنْ مَسْعُودِ بْنِ حَارِثٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : مَنْ شَاكَ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ؟ قَالَ : كَافِرٌ ، قُلْتُ : فَمَنْ شَاكَ فِي كَثَرِ الشَّاكِّ فَهُوَ كَافِرٌ ؟ فَأَمْسَكَ عَنِّي فَزِدْتُ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَاسْتَمْتْتُ فِي وَجْهِهِ الْعَصَبُ .

۱۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا جو شخص شک کرے رسالت رسول میں اس کے لئے کیا حکم ہے فرمایا وہ کافر ہے میں نے کہا جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے اس کے لئے کیا حکم ہے یہ سن کر حضرت خاموش ہو گئے میں نے تین بار یہ سوال دہرایا تو حضرت کے چہرہ پر آثار غضب نمودار ہوئے۔ غالباً ترک جواب اس لئے ہو کہ یہ تفصیل وارد نہیں اور سنا عدہ کلیہ نہیں ہے نہ کفر میں نہ عدم کفر میں۔

۱۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ فَضَالٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِيرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَّادَةَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ فَقَالَ : مَنْ تَرَكَ الْعَمَلَ الَّذِي أَقَرَّ بِهِ ، قُلْتُ : فَمَا مَوْضِعُ تَرْكِ الْعَمَلِ ؟ حَتَّى يَدْعَاهُ أَجْمَعُ ؟ قَالَ : مِنْهُ الَّذِي يَدْعُو الصَّلَاةَ مُتَعَمِّدًا لِأَمْنٍ شَكٍّ وَلَا مِنْ عِلَّةٍ .

۱۲۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا جس نے ایمان سے انکار کیا اس کا عمل ضائع ہوا۔ فرمایا جس نے اس عمل کو ترک کیا جس کا وہ اقرار کر چکا ہے میں نے پوچھا کہ ترک عمل کی وہ کیا صورت ہے جسے ہم چھوڑ دیں۔ فرمایا ان تارکوں میں ایک وہ ہے جو قصداً تارک نماز ہے نہ نشہ کی وجہ سے نہ کسی بیماری کی وجہ سے۔

۱۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حَكِيمٍ وَحَمَّادٍ، عَنْ أَبِي مَسْرُوقٍ، قَالَ: سَأَلَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ: فَقَالَ لِي: مَا هُمْ؟ قُلْتُ: مُرْجِيَّةٌ وَقَدْرِيَّةٌ وَحَرُورِيَّةٌ فَقَالَ: لَعَنَ اللَّهُ تِلْكَ الْبَلَاءَ الْكَافِرَةَ الْفَاسِقَةَ الْبَغِيَّةَ لَا تَعْبُدُ اللَّهَ عَلَى شَيْءٍ.

۱۳۔ ابو مسروق سے مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے اہل بصرہ کے متعلق پوچھا۔ یہ کس عقیدہ کے متعلق پوچھا۔ یہ کس عقیدہ کے لوگ ہیں۔ میں نے کہا مرجیہ و قدریہ و حروریہ ہیں فرمایا۔ خدا لعنت کرے ان کافر و مشرک ملتوں پر جو کسی طرح اللہ کی عبادت نہیں کرتے۔

توضیح: یہ وہ لوگ ہیں جو امیر المومنین علیہ السلام کو خلافت میں آخری درجہ دیتے ہیں اور یہ عقیدہ مرجیہ کہتے ہیں کہ ایمان کے ہونے سے معصیت نقصان نہیں پہنچاتی، قدریہ، وہ ہیں جو تقویٰ کے قائل ہیں اور یہ کہ ہمارے افعال ہماری غفلت ہی خدا کی معصیت و منہیت و ارادہ کو اس میں دخل نہیں دیتے۔ حروریہ، فرقہ خراج جو قریہ صمدیہ کی طرف منسوب ہے اور کوفہ کے قریب ہے۔

۱۴۔ عَنْهُ. عَنِ الْخَطَّابِ بْنِ مُسْلِمَةَ وَأَبَانٍ، عَنِ الْفَضْلِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ فَلَمَّا قَدَّمْتُ قَامَ الرَّجُلُ فَخَرَجَ، فَقَالَ لِي: يَا فَضْلُ مَا هَذَا عِنْدَكَ، قُلْتُ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: حَرُورِيَّةٌ. قُلْتُ: كَافِرٌ. قَالَ: إِي وَاللَّهِ مُشْرِكٌ.

۱۴۔ تفصیل راوی ہیں کہ میں ابی جعفر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ کے پاس ایک آدمی موجود تھا جب میں آیا تو وہ آدمی اٹھ کر چلا گیا امام علیہ السلام نے فرمایا اسے تفصیل تمہارے پاس کیا ہے، میں نے کہا، وہ کیا ہے ارشاد فرمایا وہ حروری عقیدہ آدمی ہے میں نے عرض کیا وہ کافر ہے ارشاد فرمایا خدا کی قسم وہ مشرک ہے۔

۱۵۔ عَنْ عَبْدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ قَبْرِ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: كُلُّ شَيْءٍ يَجُوزُ الْإِفْرَازَ وَالْتَسْلِيمَ قَبْلَ الْإِيمَانِ وَكُلُّ شَيْءٍ يَجُوزُ الْإِنْكَارَ وَالْجَحْدَ قَبْلَ الْكُفْرِ.

۱۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ ہر وہ شے جو اقرار و تسلیم کو کھینچے ایمان ہے اور ہر وہ شے

بجہ انکار اور جو کچھ کرائے وہ کفر ہے۔

۱۶۔ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَابٍ ، عَنْ أَبِي حَمَزَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ عَلَيْنَا صَلَواتُ اللَّهِ عَلَيْنَا بَابَ فَتْحِهِ اللَّهُ ، مَنْ دَخَلَهُ كَانَ مُؤْمِنًا وَمَنْ خَرَجَ مِنْهُ كَانَ كَافِرًا .

۱۶۔ ابو حمزہ نے کہا میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ علی علیہ السلام وہ دروازہ ہیں جسے اللہ نے کھولا ہے۔

جو اس میں داخل ہوا وہ مومن ہے اور جو اس سے خارج ہوا وہ کافر ہے۔

۱۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، وَأَبِي سِنَانٍ ، وَسَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : طَاعَةٌ عَلَيٍّ عليه السلام دَلٌّ وَمَعْصِيَتُهُ كُفْرٌ بِاللَّهِ ، قِيلَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، كَيْفَ يَكُونُ طَاعَةٌ عَلَيٍّ عليه السلام ذَلًّا وَمَعْصِيَتُهُ كُفْرًا بِاللَّهِ ؟ قَالَ : إِنَّ عَلِيًّا عليه السلام يَحْمِلُكُمْ عَلَى الْحَقِّ فَإِنْ أَطَعْتُمُوهُ ذَلَلْتُمْ وَإِنْ عَصَيْتُمُوهُ كُفَرْتُمْ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۱۷۔ انہر یا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا علی کی اطاعت تو سنی ہے خدا کے نزدیک اور ان کی

معصیت کفر باللہ ہے کسی نے پوچھا یہ کیسے فرمایا علی تم کو حق کی طرف سے باتیں گے، مگر تم نے ان کی اطاعت کی تو عنہ را اللہ تم شکستہ فرمائی قرار پاؤ گے اور اگر نافرمانی کا تو اللہ سے کفر کر دے۔

۱۸۔ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ عَلِيًّا عليه السلام بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْهُدَى ، فَمَنْ دَخَلَ مِنْ بَابِ عَلَيٍّ عليه السلام كَانَ مُؤْمِنًا وَمَنْ خَرَجَ مِنْهُ كَانَ كَافِرًا وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ فِيهِ وَلَمْ يَخْرُجْ مِنْهُ كَانَ فِي الطَّبَقَةِ الَّذِينَ لَمْ يَفْهِمُوا الْمَشِيقَةَ .

۱۸۔ حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ علی ہدایت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہیں اس میں داخل

ہو تو ایمان میں ہے اور اس سے خارج ہوئے الا کافر اور جو نہ داخل ہوا نہ خارج ہوا تو وہ ان لوگوں کے گروہ میں ہے جن کا معاملہ مشیت ایزدی سے متعلق ہے۔

۱۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ ذُرَّاءَ ، عَنْ

أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَوْ أَنَّ الْعِبَادَ إِذَا جَهِلُوا وَقَفُوا وَلَمْ يَجْهَدُوا لَمْ يَكْفُرُوا .

۱۹۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا بندے اگر نہ جانتے ہوں تو اپنی رائے میں توقف کریں اور انکار و یسیت نہ کریں اور کافرت نہ ہوں۔

۲۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نَصَبَ عَلِيًّا عليه السلام عَلِمًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَلْقِهِ فَمَنْ عَرَفَهُ كَانَ مُؤْمِنًا وَمَنْ أَنْكَرَهُ كَانَ كَافِرًا وَمَنْ جَهِلَهُ كَانَ ضَالًّا وَمَنْ نَصَبَ مَعَهُ شَيْئًا كَانَ مُشْرِكًا وَمَنْ جَاءَ بِوَلَايَتِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ جَاءَ بِعَدَاوَتِهِ دَخَلَ النَّارَ .

۲۰۔ ہر فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ خدا نے علی کو اپنے اور اپنی مخلوق کے درمیان علامت بنا لیا ہے پس جس نے ان کی معرفت حاصل کی وہ مومن ہے اور جس نے انکار کیا وہ کافر ہے اور جس نے جابل رہا وہ گمراہ ہے اور جس نے ان کے ساتھ کسی شے کو قائم کیا وہ مشرک ہے جس نے ان کی ولایت کا اقرار کیا وہ داخل جنت ہوا اور جس نے اس سے عداوت کی وہ داخل جہنم ہوا۔

۲۱۔ يُونُسَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ نَكْرِ ، عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام قَالَ : إِنْ عَلِيًّا عليه السلام بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَمَنْ دَخَلَ بَابَهُ كَانَ مُؤْمِنًا وَمَنْ خَرَجَ مِنْ بَابِهِ كَانَ كَافِرًا ، وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ فِيهِ وَلَمْ يَخْرُجْ مِنْهُ كَانَ فِي الطَّبَقَةِ الَّتِي اللَّهُ فِيهِمُ الْعَمِيَّةُ .

۲۱۔ ابی ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا علی جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہیں جس میں داخل ہوا وہ مومن ہے جو خارج ہوا وہ کافر ہو جو داخل ہوا نہ خارج اس کی نجات کا معاملہ شیئ الہی پر موقوف ہے۔

دو سو چورائے وال باب

وجہ کفر

(بَابُ وَجْهِ الْكُفْرِ) ۲۹۴

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الرِّبْرِیِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : أَخْبِرْنِي عَنْ وَجْهِ الْكُفْرِ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

قَالَ : الْكُفْرُ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَلَى خَمْسَةِ أَوْجُهٍ :
فَمِنْهَا كُفْرُ الْجُحُودِ ، وَالْجُحُودُ عَلَى جِهَيْنِ ، وَالْكُفْرُ بِتَرْكِ مَا أَمَرَ اللَّهُ ؛ وَ كُفْرُ الْبِرَاءَةِ ؛
و كُفْرُ النِّعَمِ .

فَأَمَّا كُفْرُ الْجُحُودِ فَهُوَ الْجُحُودُ بِالرُّبُوبِيَّةِ وَهُوَ قَوْلُ مَنْ يَقُولُ : لَا رَبَّ وَلَا جَنَّةَ وَلَا نَارَ وَهُوَ
قَوْلُ صُنْفَيْنِ مِنَ الرَّاذِقَةِ يُقَالُ لَهُمْ : الدَّهْرِيَّةُ وَهُمْ الَّذِينَ يَقُولُونَ « وَمَا يَهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ » وَهُدُودُ
وَصُغُوهُ لَا تُفَسِّمُ بِالِاسْتِحْسَانِ عَلَى غَيْرِ تَبَيُّنٍ مِنْهُمْ وَلَا تَحْقِيقٍ لَشَيْءٍ مِمَّا يَقُولُونَ ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ :
« إِن هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ » أَنَّ ذَلِكَ كَمَا يَقُولُونَ . وَقَالَ : « إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أُنذِرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ
لَا يُؤْمِنُونَ » ، يَعْنِي بِتَوْحِيدِ اللَّهِ تَعَالَى فَمَذَا أَحَدُ وُجُوهِ الْكُفْرِ .

وَأَمَّا الْوَجْهُ الْآخَرُ مِنَ الْجُحُودِ عَلَى مَعْرِفَةٍ وَهُوَ أَنَّ يَجْحَدَ الْجَا حِدُ وَهُوَ
يَعْلَمُ أَنَّهُ حَقٌّ ، قَدِ اسْتَقَرَّ عِنْدَهُ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : « وَجَحَدُوا بِهَا وَاسْتَفْتَيْنَهَا أَنْفُسَهُمْ ظُلْمًا وَعُلُوًّا »
وَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : « وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَا عَرَفُوا كَفَرُوا
بِهِ فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ » فَمَذَا تَقْسِيرُ وَجْهِي الْجُحُودِ .

وَالْوَجْهُ الثَّالِثُ مِنَ الْكُفْرِ كُفْرُ النِّعَمِ وَ ذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى يُحْكِي قَوْلُ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ هَذَا مِنْ
فَضْلِ رَبِّي لِيَبْلُوَنِي أَشْكُرْ أَمْ أَكْفُرُ وَمَنْ شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ ،
وَقَالَ : « لَنْ شُكْرْتُمْ لِأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ » ، وَقَالَ : « فَادْكُرُونِي أذكُرْكُمْ
وَأَشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ » .

وَالْوَجْهُ الرَّابِعُ مِنَ الْكُفْرِ تَرْكُ مَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَإِذَا أَخَذْنَا
مِيثَاقَكُمْ لَاسْفِكُونَ دِمَاءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُونَ أَنْفُسَكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ أَقْرَرْتُمْ وَأَنْتُمْ تَشْهَدُونَ » ثُمَّ
أَنْتُمْ هَؤُلَاءِ تَقْتُلُونَ أَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُونَ فَرِيقًا مِنْكُمْ مِنْ دِيَارِهِمْ تَظَاهَرُونَ عَلَيْهِمْ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ
وَإِنْ يَأْتُواكُمْ آسَارُ تَفَادَوْهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ إِخْرَاجُهُمْ أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ
بِبَعْضٍ فَمَا جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلُ ذَلِكَ مِنْكُمْ ، فَكُفْرُهُمْ بِتَرْكِ مَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ وَتَسَبُّهُمُ إِلَى الْإِيمَانِ
وَلَمْ يَقْبَلْهُ مِنْهُمْ وَلَمْ يَنْصَرِّحْ بِهِمْ عَنْهُ فَقَالَ : « فَمَا جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلُ ذَلِكَ مِنْكُمْ إِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرَدُّونَ إِلَى أَشَدِّ الْعَذَابِ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ » .

وَالْوَجْهُ الْخَامِسُ مِنَ الْكُفْرِ كُفْرُ الْبِرَاءَةِ وَ ذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ يُحْكِي قَوْلُ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ :

وَكُفِّرْنَا بَكُمْ وَبِدَائِبِنَا وَبَيْنَكُمْ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ أَبَدًا حَتَّى تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحَدَهُ، يُعْنِي تَبَرَّأْنَا مِنْكُمْ، وَ قَالَ يَذْكُرُ إِبْلِيسَ وَتَبَرَّأَنِي مِنْ أَوْلِيَائِهِ مِنَ الْإِنْسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ : «إِنِّي كَفَرْتُ بِمَا أَشْرَكْتُمُونَ مِنْ قَبْلُ» وَ قَالَ : إِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا مَوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ثُمَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُم بِبَعْضٍ وَلَكِنَّ بَعْضُكُم بَعْضًا يُعْنِي تَبَرَّأَ بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ .

۱۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کتاب خدا میں وجہ کفر کیا کیا ہیں۔ فرمایا۔ فتران میں پانچ صورتیں ذکر کی گئی ہیں لیکن ان میں کفر جو وہ ہے اور اس کی دو صورتیں ہیں اور تیسرے کفر ہے کہ اللہ جو حکم دیا ہے اس سے انکار کرے اور کفر برات اور کفر نعم کفر جو دوسرے مراد ہے انکار ربوبیت باری تعالیٰ اور وہ یہ کہنا ہے کہ نہ رب ہے نہ جنت و دوزخ ہے اور یہ قول ان زندقوں کا ہے جن کو دہریہ کہا جاتا ہے یہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں ہمیں ہلاک نہیں کرتا مگر زمانہ یہ دین انھوں نے خود اپنے لئے بنا کر کھڑا کیا ہے جن کا نہ کوئی ثبوت ہے نہ کوئی تحقیقی بات، انہی لوگوں کے لئے خدا نے فرمایا ہے جو لوگ کفر چکے اسے رسول چاہے تم ان کو ڈراؤ یا نہ ڈراؤ۔ وہ ایمان لانے والے نہیں یعنی توحید انہی پر ایک وجہ کفر تو یہ ہوئی دوسری وجہ انکار معرفت ہے اور وہ یہ ہے کہ انکار کرنے والا انکار کرے کسی ایسے امر کا جس کو وہ حق جانتا ہے اور اس کے نزدیک ثابت ہے۔ خدا ان کے متعلق فرماتا ہے۔ انھوں نے اس سے انکار کیا۔ حالانکہ ان کے نفوس کو یقین تھا ظلم اور اپنے تکبر کا، اور اللہ فرماتا ہے جو رسول کے آنے سے فسق کے طالب تھے ان لوگوں پر جو دین موسیٰ میں کافر ہو گئے تھے لیکن جب وہ رسول آیا جسے توریت کے ذریعے پہچان چکے تھے تو انکار کر دیا۔ کافروں پر خدا کی لعنت، یہ تفسیر ہے جو دہریہ دو صورتوں کی تیسری وجہ کفر انعم ہے خدا نے قول سلیمان کی حکایت یوں کی ہے یہ میرے رب کا فضل ہے تاکہ وہ مجھے آزما کر میں شکر ادا کرتا ہوں یا کفر جو شکر کہ تلبیہ وہ اپنے نفس کے لئے اور جو کفر کہ تلبیہ۔ تو میرا خدا غنی و کریم ہے اور خدا نے یہ بھی فرمایا ہے اگر شکر کرو گے تو تمہاری نعمتوں کو زیادہ کر دوں گا۔ اور اگر تم نے کفر کیا تو میرا عذاب سخت ہے اور یہ بھی فرمایا۔ تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔ میرا شکر ادا کرو اور اگر کافر نہ بنو۔ جو سختی وجہ ترک کرنا ہے احکام خدا کا۔ وہ فرماتا ہے اور جب ہم نے تم سے عہد لیا کہ تم اپنے خون نہ بہاؤ اور اپنے لوگوں کو اپنے شہروں سے نہ نکالو تو تم نے اقرار کر لیا اور اس پر تم خود گواہ ہو۔ پھر تم وہی ہو کہ اپنی کوتاہی سے ہو اور اپنے شہروں سے ایک گروہ کو جلا وطن کر دیتے ہو اور گناہ اور ظلم پر ایک دوسرے کی پشت پناہی کرتے ہو اور جب تمہارے پاس قیدی آتے ہیں تو ان کا فدیہ دے کر رہا کرتے ہو حالانکہ ان کا جلا وطن کرنا ہی تم پر حرام تھا۔ پس تم کتاب کے بعض احکام پر عمل کرتے ہو اور بعض سے انکار کرتے ہو پس یہ ہے امر خدا سے انکار کی صورت اس نے ایسے لوگوں کو ایمان سے نسبت دی ہے اور اس کو قبول نہیں کیا اور نہ ایسا ایمان پیش کیا۔ خدا ان کو فائدہ دینے والا ہے جیسا کہ فرماتا ہے "جو تم میں سے ایسا کرنے والے ہیں ان کی سزا دنیا میں رسوائی اور روز قیامت خدا میں مبتلا ہوں گے اور جو تم کرتے ہو اللہ اس سے غافل نہیں، کفر کی پانچویں صورت کفر برات ہے جیسا کہ فتران میں حضرت ابراہیم کے قول کی حکایت

کی ٹی ہے ہم نے تم سے انکار کیا اور ہمارے اور تمہارے درمیان عداوت ظاہر ہوئی ہمیشہ کے لئے جب تک تم خدا سے واحد پر ایمان نہ لاؤ۔ یعنی ہم نے تم سے برات ظاہر کی اور شیطان کے ذکر اور روز قیامت اس کا اپنے دوستوں سے تبرک کرنے کے متعلق فرماتا ہے انسان سے، تم نے جو دنیا میں مجھے خدا کا شریک بنایا میں اس سے بیزار ہوں اور دوسری جگہ فرماتا ہے تم نے اللہ چھوڑ کر بتوں کو معبود بنایا۔ دنیا میں تمہاری دوستی ان سے رہی۔ ابقیامت میں تم ایک دوسرے سے برات ظاہر کرتے ہو اور ایک دوسرے پر لعن کرتے ہو۔ یعنی ایک دوسرے سے بیزاری کا اظہار کرتے ہو۔

دوسو پچانوے واں باب

کفر کے ستون اور اس کی شاخیں

(بَابُ) ۲۹۵

(دَعَائِمُ الْكُفْرِ وَشُعْبَةُ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمْسَى، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَدِيْنَةَ، عَنْ أَنَانَ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسِ الْهَلَالِيِّ، عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ: بُنِيَ الْكُفْرُ عَلَى أَرْبَعٍ دَعَائِمٌ: الْفِسْقُ وَالْفُلُؤُ وَالشَّكُّ وَالشُّبْهَةُ. وَالْفِسْقُ عَلَى أَرْبَعٍ شُعْبٍ: عَلَى الْجَفَاءِ، وَالْعَمَى، وَالْغَفْلَةِ، وَالْعَنُو، فَمَنْ جَفَا حَقَرَ الْحَقَّ، وَمَعَتَ الْفُقَهَاءَ، وَأَصَرَّ عَلَى الْجَنَاحِ الْعَظِيمِ، وَمَنْ عَمِيَ نَسِيَ الذِّكْرَ، وَاتَّبَعَ الظَّنَّ، وَبَادَرَ خَالِقَهُ، وَالْتَمَعَ عَلَيْهِ الشَّيْطَانُ، وَطَلَبَ الْمَغْفِرَةَ بِالتَّوْبَةِ وَلَا اسْتِكَانَةَ وَلَا غَفْلَةَ، وَمَنْ غَفَلَ جَنَى عَلَى نَفْسِهِ، وَانْقَلَبَ عَلَى ظَهْرِهِ، وَحَسِبَ غَيْبَهُ رُشْدًا، وَغَرَّتْهُ الْأَمَانِيُّ، وَأَخَذَتْهُ الْحَسْرَةُ وَالسَّادَمَةُ إِذَا فُضِيَ الْأَمْرُ، وَانْكَشَفَ عَنْهُ الْفُطَامُ وَبَدَّاهُ مَا لَمْ يَكُنْ يَحْتَسِبُ، وَمَنْ عَتَا عَنْ أَمْرِ اللَّهِ شَكَّ وَمَنْ شَكَّ تَعَالَى اللَّهُ عَلَيْهِ قَاذَلَهُ سُلْطَانُهُ وَصَغَّرَهُ جَلَالُهُ كَمَا اغْتَرَّ بِرَبِّهِ الْكَرِيمَ وَفَرَطَ فِي أَمْرِهِ.

وَالْفُلُؤُ عَلَى أَرْبَعٍ شُعْبٍ: عَلَى التَّعَمُّقِ بِالرَّأْيِ، وَالتَّنَازُعِ فِيهِ، وَالتَّرَيُّعِ، وَالتَّقْيَاقِ؛ فَمَنْ تَعَمَّقَ لَمْ يُبَيِّنْ إِلَى الْحَقِّ وَلَمْ يَزِدْ إِلَّا غُرْفًا فِي الْقَمَرَاتِ وَلَمْ تَنْحَسِرْ عَنْهُ فِتْنَةٌ إِلَّا غَشِيَتْهُ أُخْرَى، وَانْخَرَقَ دِينُهُ قَبْلَ هَوَايَ فِي أَمْرِ مَرِيحٍ، وَمَنْ نَادَعَ فِي الرَّاْيِ وَخَاصَمَ شُهْرًا بِالْعَمَلِ مِنْ طَوْلِ اللَّجَاجِ وَمَنْ زَاغَ قَبَحَتْ عِنْدَهُ الْحَسَنَةُ وَحَسُنَتْ عِنْدَهُ السَّيِّئَةُ وَمَنْ شَاقَّ أَغَوْرَتْ عَلَيْهِ طُرْفُهُ وَاعْتَزَمَ عَلَيْهِ

أَمْرُهُ ، فَضَاقَ عَلَيْهِ مَخْرَجُهُ إِذْ أَلَمَ يَتَّبِعْ سَبِيلَ الْمُؤْمِنِينَ .
وَالشَّكُّ عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ : عَلَى الْمِرْيَةِ ، وَالْهَوَى ، وَالتَّرَدُّدِ ، وَالْإِسْتِسْلَامِ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
«فَيَأْتِي آلَؤُا دَبِكَ تَتَمَارَى» .

وَفِي رِوَايَةِ أُخْرَى : عَلَى الْمِرْيَةِ ، وَالْهَوَى مِنَ الْحَقِّ ، وَالتَّرَدُّدِ ، وَالْإِسْتِسْلَامِ لِلْجَهْلِ وَأَهْلِهِ .
وَمَنْ هَالَهُ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ تَكْصَعًا عَلَى عَقِبَيْهِ ، وَمَنْ أَمْتَرَى فِي السَّبِيلِ تَرَدَّدَ فِي الرَّيْبِ ، وَسَبَقَهُ
الْأُولُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ، وَأَذْرَكَ الْآخَرُونَ ، وَوَلَّيْتَهُ سَنَابِكَ الشَّيْطَانِ ، وَمَنْ اسْتَسْلَمَ لِهَلَاكَةِ الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ هَلَكَ فِيمَا بَيْنَهُمَا ، وَمَنْ نَجَّاهُ ذَلِكَ فَمِنْ فَضْلِ الْيَقِينِ ، وَلَمْ يَخْلُقِ اللَّهُ خَلْقًا أَقَلَّ مِنَ الْيَقِينِ .
وَالشُّبْهَةُ عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ : إِعْجَابُ بِالزَّيْنَةِ ، وَتَسْوِيلُ النَّفْسِ ، وَتَأْوِيلُ الْعُوجِ وَلَبْسُ الْحَقِّ
بِالْبَاطِلِ ، وَذَلِكَ بَيِّنُ الزَّيْنَةِ تَصْنِيفُ عَنِ الْبَيِّنَةِ وَأَنْ تَسْوِيلُ النَّفْسِ يَقَعُجُ عَلَى الشَّهْوَةِ ؛ وَأَنْ الْعُوجَ
يَعْمَلُ بِضَاحِيهِ مَبْلَاغًا ، وَأَنْ اللَّبْسَ ظُلُمَاتُ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ فَذَلِكَ الْكُفْرُ وَدَعَائِمُهُ وَشُعْبَةُ .

۱۔ راوی کہتا ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ کفر کی بنیاد چار ارکان پر ہے فسق، غلو، شک و شبہ،
فسق کی چار شاخیں ہیں جفا، غی، غفلت اور عتو، جفا کے یہ معنی ہیں کہ جفا کرنے والا امر حق کو حقیر سمجھتا ہے اور
عالمان دین کا دشمن ہوتا ہے اور گناہ عظیم پراصر کرتا ہے غی سے مراد یہ ہے کہ ذکر خدا کو بھول جاتا ہے اور ظن کی پیروی کرتا
ہے اور اپنے خالق کا مقابلہ کرتا ہے اور اس پر شیطان کا غلبہ ہوتا ہے اور وہ طلب مغفرت کرتا ہے بغیر توبہ کی اور بغیر استغفار
کے اپنی سستی اور غفلت سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کو نقصان پہنچاتا ہے اور راہ حق میں بجائے چلنے کے چت لیرا جاتا ہے
اور اپنی گمراہی کو نیکی جانتا ہے امیدیں اسے دھوکہ دیتی ہیں اور حسرت و ندامت نتیجہ میں حاصل ہوتی ہے اور جب معاملہ ہو
چکتا ہے تو آنکھوں سے پردہ ہٹتا ہے تو اس پر وہ ظاہر ہوتا ہے جس کا اسے گمان نہ تھا۔ عتو سے مراد یہ ہے کہ وہ امر خدا کے
مقابل سرکشی دکھاتا ہے۔ شک کرنے میں اور جس نے شک کیا تو خدا اسے ذلیل کرنا ہے اپنی قوت سے اور حقیر بناتا ہے اپنے عزت و
جلال سے کیونکہ اس نے اپنے رب کریم کو دھوکا دیا اور اس کے معاملہ میں تفریط سے کام لیا۔

غلو کی چار صورتیں نعمتیں بالرائے یعنی اپنی رائے سے مسائل دین میں دخل دینا اور لوگوں سے اپنی غلط رائے کی بنا
پر جھگڑانا اور کج رائی اور اس سے مخالفت کا اظہار پس جس نے ایسا کیا وہ حق کی طرف رجوع نہیں کر سکتا اور وہ تارکین ہیں
دوست ہی چلا جائے گا اور ایک فتنہ کے بعد دوسرا اسے گھیرے گا اور دین اس کا تباہ ہو جائے گا اور ایک پریشان کن معاملہ
میں پڑ جائے گا اور جس نے مسائل دین میں خود رائی سے نزاع کیا اور خصوصیت کا اظہار کیا اور مخالفت کی تو وہ حماقت میں
مشہور ہوا اپنے بطلانی جھگڑنے کی وجہ سے اور جس نے راہ حق سے کبھی کی اس کی نظر میں نیکی بری بن گئی اور بدی نیکی اور حق نے

رسول اور آنکھ کی مخالفت کی تو غیر مفید ہوئے اس کے لئے وہ راستے جو اس نے اختیار کئے۔ اور دشوار ہو گیا اس کا معاملہ، اس پر اور چونکہ اس نے راہ مومنین کا اتباع نہ کیا۔ لہذا اس کو وہاں سے نکلنا دشوار ہو گیا۔ اور شک کی چار صورتیں ہیں مرتبہ، ہوا، تردد اور استسلام مرتبہ کے بارے میں خدا فرماتا ہے تم خدا کی کوئی نعمت کے بارے میں شک اور جھگڑا کر دو گے دوسری روایت میں ہے اور حق بات سے خوف اور حق سے وحشت اور بچاوت اور اس کے اہل سے تعلق ہو جائے پس جو وحشت میں مبتلا ہوا ان باتوں سے جو اس کے سامنے ہیں تو وہ اپنے کھلے پاؤں پلٹ گیا اور جس نے اپنی رائے سے دینی امور میں جھگڑا کیا وہ شک میں جا پڑا۔ مومنین اولین نے چونکہ شک و غماصت سے تعلق نہ رکھا۔ لہذا انھوں نے علم مع اترتی کی اور آخر دلے لکد کو ب میں آگئے اور جس نے اس کی بات مان لی۔ اس کی دنیا و آخرت تباہ اور ہلاک ہوئی اور وہ چیر جو ان کے درمیان ہے جس نے اس سے نجات پائی وہ یقین کی تفصیل سے بہرہ ور ہوا اور خدا نے یقین سے کم کوئی چیز پیدا نہیں کی یعنی اہل یقین بہت کم ہیں۔

اور شبہ کی چار صورتیں ہیں اعجاب بالوہیۃ، تسویل نفس، تاویل عروج اور لبس الحق بالباطل، شبہ یعنی حق کو باطل کی مثل بنانا ان میں پہلی چیز امر باطل کو قیاسات شعریہ پر آراستہ کرنا جو پلٹ دیتی ہے کھلی دلیل سے دوسرے قریب نفس جو آدمی کو شہوت سے مغلوب کر لے اور کج فہمی آدمی کو بری طرح مائل کرتی ہے اور لبس سے مراد تاریکیوں پر تاریکی ہے یہ ہے کفر اور اس کے ستون اور شاخیں۔

دو سو چھیانوے والے باب

صفت نفاق و منافق

(باب) ۲۹۶

«صِفَةُ النِّفَاقِ وَالْمُنَافِقِ»

قَالَ: وَالنِّفَاقُ عَلَى أَرْبَعٍ دَعَائِمٍ: عَلَى الْهَوَى، وَالْهَوَيْنَا، وَالْحَفِيفَةِ، وَالطَّمَعِ.
فَالْهَوَى عَلَى أَرْبَعٍ شُعَبٍ: عَلَى الْبَغْيِ، وَالْمُدُونِ، وَالشَّهْوَةِ، وَالطُّغْيَانِ، فَمَنْ بَغَى كَثُرَتْ غَوَائِلُهُ وَتَحَلَّى مِنْ قَصْرِ عَلَيْهِ، وَمَنْ اعْتَدَى لَمْ يَوْمَنْ بِوَأَيْقُنُوا لَمْ يَسْلَمْ قَلْبُهُ لَمْ يَمْلِكْ نَفْسَهُ مِنَ الشَّهَوَاتِ وَمَنْ لَمْ يَمْنَعْ نَفْسَهُ فِي الشَّهَوَاتِ خَاسَ فِي الْخَسْبَاتِ، وَمَنْ طَفَى مَلَّ عَلَى عَمْدٍ بِالْأُحْيَةِ.
وَالْهَوَيْنَا عَلَى أَرْبَعٍ شُعَبٍ: عَلَى الْغَرَةِ، وَالْأَمَلِ، وَالْهَيْبَةِ، وَالْمُطَامَلَةِ، وَذَلِكَ بِأَنَّ الْهَيْبَةَ

تَرَدُّ عَنِ الْحَقِّ ، وَالْمُعَاطَلَةُ تَقَرِّطُ فِي الْعَمَلِ حَتَّى يُقَدِّمَ عَلَيْهِ الْأَجَلَ ؛ وَلَوْلَا الْأَمَلُ عِلْمُ الْإِنْسَانِ حَسَبَ مَا هُوَ فِيهِ وَلَوْ عِلْمَ حَسَبَ مَا هُوَ فِيهِ مَاتَ خُفَاتًا وَنَ الْهَوْلِ وَالْوَجَلِ ، وَالْفِرَّةُ تَقْصِرُ بِالْمَرُءِ عَنِ الْعَمَلِ .

وَالْحَفِیْظَةُ عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ: عَلَى الْكِبَرِ وَالْفَخْرِ وَالْحِمِيَّةِ وَالْمَعِیَّةِ ، فَمَنْ اسْتَكْبَرَ أَذْبَرَ عَنِ الْحَقِّ وَمَنْ فَخِرَ فَجَرَّ وَمَنْ حَقِيَ أَصَرَ عَلَى الذُّنُوبِ وَمَنْ أَخَذَتْهُ الْمَعِیَّةُ جَارَ ، فَيُنْسِ الْأَمْرَ بَيْنَ إِذْبَارٍ وَفُجُورٍ وَإِصْرَارٍ وَجَوْرِ عَلَى الصِّرَاطِ .

وَالطَّمَعُ عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ: الْفَرَحِ ، وَالْمَرَجِ ، وَاللَّجَاجَةِ ، وَالتَّكَاثُرِ ، فَالْفَرَحُ مَكْرُوهٌ عِنْدَ اللَّهِ ، وَالْمَرَجُ خِيَلًا ، وَاللَّجَاجَةُ بَلَاءٌ لِمَنْ اضْطَرَّتْهُ إِلَى حَمْلِ الْآثَامِ ، وَالتَّكَاثُرُ لَهُوَ وَ لَعِبٌ وَ شُغْلٌ وَاسْتِئْذَالُ الَّذِي هُوَ أَذْنِي بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ .

فَذَلِكَ الْيَتَاقُ وَدَعَائِمُهُ وَشُعْبُهُ . وَاللَّهُ قَاهِرٌ فَوْقَ عِبَادِهِ تَعَالَى ذِكْرُهُ وَجَلَّ وَجْهُهُ وَأَحْسَنُ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقَهُ وَانْبَسَطَتْ يَدَاهُ وَوَسِعَتْ كُلُّ شَيْءٍ رَحْمَتُهُ وَظَهَرَ أَمْرُهُ وَ أَشْرَقَ نُورُهُ وَفَاضَتْ بَرَكَتُهُ وَ اسْتَضَاعَتْ حِكْمَتُهُ وَهَمَّ مِنْ كِتَابِهِ وَفَلَجَتْ حُجَّتُهُ وَخَلَصَ دِينُهُ وَاسْتَظْهَرَ سُلْطَانُهُ وَ حَقَّتْ كَلِمَتُهُ وَ أَقْسَطَ مَوَازِينُهُ وَبَلَّغَتْ رُسُلُهُ ، فَجَعَلَ السَّيِّئَةَ ذَنْبًا وَالذَّنْبَ فِتْنَةً وَالْفِتْنَةَ دَنَسًا ، وَ جَعَلَ الْحُسْنَى عُنًى وَالْعُنًى تَوْبَةً وَالتَّوْبَةَ طَهُورًا ، فَمَنْ تَابَ اهْتَدَى ، وَمَنْ أَفْتَنَ غَوَى مَا لَمْ يَتُبْ إِلَى اللَّهِ وَيَعْتَرَفْ بِذَنْبِهِ ، وَلَا يَهْلِكُ عَلَى اللَّهِ إِلَّا هَالِكٌ .

اللَّهُ اللَّهُ فَمَا أَوْسَعَ مَا لَدَيْهِ مِنَ التَّوْبَةِ وَالرَّحْمَةِ وَالْبُشْرَى وَالْجِلْمِ الْعَظِيمِ وَمَا أَنْكَلَ مَا عِنْدَهُ مِنَ الْأَنْكَالِ وَالْجَحِيمِ وَالْبَطْشِ الشَّدِيدِ ، فَمَنْ ظَفِرَ بِطَاعَتِهِ اجْتَلَبَ كَرَامَتَهُ وَمَنْ دَخَلَ فِي مَعْصِيَتِهِ ذَاقَ وَبَالَ نِقْمَتِهِ وَعَمَّا قَلِيلٍ لَيُصْبِحُنَّ نَادِمِينَ .

ارد یہ تمام ہے حدیث سابق کا، نفاق کے چار ستون ہیں، پیروی خواہش نفس، سہل انکا، دوسروں کے سامنے اپنی فروتنی کے اظہار سے بچنا اور طبع، پیروی خواہش نفس کی چار صورتیں ہیں۔ بغاوت، ظلم، شہوت اور سرکشی، جس نے خدا و رسول سے بغاوت کی تو شیطان کی طرف سے اس کے ہلاک کرنے والے بہت ہو گئے اور توفیق اپنی اس سے منقطع ہوئی اور شیطان سے اس کی یاری ہوئی اور جس نے حد سے تجاوز کیا تو لوگ اس کی بلاؤں سے محفوظ نہ رہے اور اس کا دل مسلمان نہ ہوا اور اس نے خواہشات نفسانی سے اپنے نفس کو نہ بچایا اور بدکرداریوں میں جا پھنسا اور جس نے معصیت پر اصرار کیا وہ دانستہ بلا کی حجت کے گمراہ ہوا اور ہونیا کی چار صورتیں ہیں۔ غفلت، آرزو، کاہلی اور ثاں مٹول، یہ اس لئے ہے کہ کاہلی حتی سے ہٹاتی ہے اور ثاں مٹول عمل کو دور رکھتی ہے یہاں تک کہ موت آجاتی ہے اگر آرزوئے زندگی کافی نہ ہو تو آدمی اپنا فرض جانتا اور جب جانتا

اور بے خوف مرتا اور غرہ کو تابی عمل ہے۔

اور اپنے کو فروتنی سے بچانا اس کی چار صورتیں ہیں۔ اپنی بزرگی کی ادعا اور شیخی کے ساتھ اپنی تعریف اور اپنی طرف داری اپنے سے نسبت رکھنے والوں کی طرف داری، پس جس نے مکبر کیا وہ حق سے پھر گیا اور جس نے گھمنڈ کیا وہ فاجر ہوا جس نے اپنی بات کی بچ کی اس نے گناہوں پر اصرار کیا اور جس نے دوسروں کی طرف داری کی وہ راہ حق سے ہٹ گیا۔ پس بڑی ہے وہ بات جو ادا بار و خیر اور جور کے درمیان ہو۔

اور طرح کی چار صورتیں ہیں۔ خوش ہونا ناجائز امور پر بکری کی چال، مضطر ہونا طلب مال میں، مال دنیا کی زیادتی چاہنا حرام مال یا امور محرّمہ پر خوش ہونا عند اللہ ناپسندیدہ ہے اور اگر کر چلنے دے و تو فی ہے اور طلب مال میں اضطراب بلا ہے جو بے فائدہ بنا تی ہے گناہ کرنے پر اور نکات تر ہو لعب ہے اور ایسا کام ہے جو نیکی کا بدل ادنی چیز کے ساتھ ہو۔

یہ ہے نفاق اور اس کے ارکان اور شافعی اور خدا غالب ہے اپنے بندوں پر اس کا ذکر بلند ہے اس کی ذات اجل و ارفع ہے اور اس نے ہر شے کو بہترین صورت میں پیدا کیا ہے اور دست کشادہ (کریم) ہے اس کی رحمت ہر شے کو گھیرے ہوئے ہے اور اس کا حکم ظاہر ہے اس کی عظمت کا نور ہر جگہ چمکتا ہے اور اس کی برکت ہر طرف پھیل ہوئی ہے اور اس کی حکمت کے دلائل روشن ہیں اور اس کی کتاب میں ہر شے کا بیان ہے اور اس کی حجت ظاہر و باہر ہے اس کا دین اسلام خالص دین ہے اور قوت سب پر غالب ہے اور اس کا کلمہ سچا ہے اور اس کی جانچ پڑتال مبنی بر عدل ہے اس کے رسول ہدایت کے لئے آئے اور انھوں نے تبلیغ احکام الہی کی پس خدا نے بدی کو گناہ قرار دیا اور گناہ کو فتنہ اور فتنہ کو ناپاکی اور نیکی اپنی رضامندی کا فعل قرار دیا اور توبہ کو رضا کا ذریعہ بنایا اور توبہ سے معافی سے بچنا ظاہر ہوا۔ پس جس نے توبہ کی ہدایت پائی اور جس نے فتنہ پر داری کی وہ گمراہ ہوا جب تک خدا سے توبہ نہ کرے اور اپنے گناہوں کا مقرر نہ ہو اور اللہ کے مقابلہ کی حیثیت نہیں مگر جو کہ جہتی ہو۔

اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو، توبہ کے بعد اس کی رحمت میں بڑی وسعت ہے اور بشارت ہے نیکو کاروں کے لئے اور علم عظیم ہے اس گناہوں کے لئے اور کبسا سخت ہے اس کے نزدیک عذاب جہنم اور اس کی پیکر کتنی سخت ہے جس نے اس کی اطاعت کی اس نے اس کی بخشش حاصل کی اور جو معصیت میں داخل ہوا اس نے اس کے عذاب کا مزہ چکھا اور روز قیامت ندامت حاصل ہوگی۔

۲۔ تَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْرِيَّازَ، عَنْ تَحْمَدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ وَالْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ حَمِيْدٍ، عَنْ تَحْمَدِ بْنِ الْقُضَيْلِ قَالَ: كُنْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) أَسْأَلُهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ فَكَتَبَ إِلَيَّ: وَأَنَّ الْمَنَافِقِينَ يُخَافُونَ اللَّهَ وَهُمْ خَائِدُهُمْ وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كَسَالَى يُرَاوُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا مَذْبُوبِينَ بَيْنَ ذَلِكَ لَا إِلَى هَؤُلَاءِ وَلَا إِلَى هَؤُلَاءِ وَمَنْ يُضِلِلِ اللَّهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا لِيُؤْمَرُوا مِنَ الْكَافِرِينَ وَلِيُؤْمِنُوا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، يَظْهَرُونَ الْإِيمَانَ وَيَصْبِرُونَ إِلَى

الْكَفْرِ وَالتَّكْذِيبِ لَعْنَهُمُ اللَّهُ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے ایک مسئلہ کا جواب پوچھا حضرت نے تحریر فرمایا۔ منافق اللہ کو دھوکہ دیتے ہیں اور ان کے قریب کا رد کرتا ہے اور جب نماز پڑھتے ہیں انکس کے وہ لوگوں کو دکھا دے کے لئے کرتے ہیں۔ ریاکار ہیں اور اللہ کو بہت کم یاد کرتے ہیں مذہب لوگ ہیں نہ ادھر کے نہ ادھر کے جس کو اللہ مگر ہی میں چھوڑ دے پھر اسے صحیح راستہ نہیں ملتا۔ یہ منافق نہ تو کافر ہیں اور نہ مومن اور نہ مسلمان ایمان کو ظاہر کرتے ہیں اور عمل کافروں کا سا ہے اور وہ امر حق کو جھٹلاتے ہیں۔ خدا کی ان پر لعنت ہو۔

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمُورٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَصَمِّ ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ وَقِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا قَالَ : قَالَ : إِنَّ الْمُنَافِقَ يَنْهَى وَلَا يَنْتَهِي وَيَأْمُرُ بِمَا لَا يَأْتِي وَإِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اعْتَرَضَ . قُلْتُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ وَمَا الْإِعْتِرَاضُ ؟ قَالَ : الْإِلْتِفَاتُ . وَإِذَا رَكَعَ رِبَضٌ ، يُمَسِّي وَهَمَّةُ الْعِشَاءِ وَهُوَ مُفْطِرٌ وَيُصْبِحُ وَهَمَّةُ النَّوْمِ وَلَمْ يَسِرْ ، إِنْ حَدَّثَكَ كَذِبَكَ وَإِنْ ائْتَمَمْتَهُ خَانَكَ وَإِنْ غَبَتَ اغْتَابَكَ وَإِنْ وَعَدَكَ أَخْلَفَكَ .

۳۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے منافق دوسروں کو منع کرتا ہے اور خود باز نہیں آتا۔ جن کا حکم دوسروں کو دیتا ہے اور خود بجا نہیں آتا۔ جب نماز پڑھتا ہے تو اعتراض کرتا ہے راوی پوچھا یا بن رسول اللہ اعتراض کیا۔ فرمایا ادھر ادھر دیکھتا ہے اور جب رکوع کرتا ہے تو بغیر سر اٹھائے بیٹھ جاتا ہے شام کرتا ہے تو رات کے کھانے کی دھن ہوتی ہے حالانکہ وہ وعدہ سے نہیں ہوتا اور صبح اس طرح کرتا ہے کہ اس کا ارادہ ہونے کا ہوتا ہے حالانکہ رات کو جاگا نہیں، جب تم سے بات کرے گا تو تمہیں جھٹلائے گا تم سے امین بناؤ گے خیانت کرے گا۔ اگر اس سے الگ ہو گے تو غیبت کرے گا اگر تم سے وعدہ کرے گا تو وعدہ خلافی کرے گا۔

۴۔ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ جُمُورٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمَاعَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ بَجْرِ ، رَفَعَهُ مِثْلَ ذَلِكَ . وَزَادَ فِيهِ - إِذَا رَكَعَ رِبَضٌ وَإِذَا سَجَدَ تَقَرَّ ، وَإِذَا جَلَسَ شَغَرَ .

۴۔ اور امام زین العابدین علیہ السلام ہی کی سند سے عبد الملک نے حدیث سابقہ میں آٹا اضافہ اور کیلئے کہ جب رکوع کرتا ہے تو سویا ہوا معلوم ہوتا ہے اور سجدہ اس طرح کرتا ہے جسے پرندہ ٹھونگ مارے اور جب دو سجدوں کے درمیان بیٹھے تو ناقص نشست یعنی فی الفور دوسرے سجدہ میں چلا جائے۔

۵۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْمَرِيُّ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ عُمَانَ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ جَذَعِ النَّخْلِ أَرَادَ مَا جَاءَهُ أَنْ يَنْتَفِعَ بِهِ فِي بَعْضِ بَنَائِهِ فَلَمْ يَسْتَقِمَّ لَهُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي أَرَادَ ، فَحَوَّلَهُ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ فَلَمْ يَسْتَقِمَّ لَهُ فَكَانَ آخِرُ ذَلِكَ أَنْ أَحْرَقَهُ النَّارُ

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا منافق کی مثال درخت کھجور کے اس تنہ کی ہے جس کا مالک اپنے زیرِ تعمیر مکان میں ایک جگہ فٹ کرنا چاہے مگر وہ وہاں فٹ نہ مویہ پھر دوسری جگہ نصب کرنا چاہے وہ وہاں بھی فٹ نہ ہوا حشر کھجور پر کھلا دے۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُونٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ يَسْمَعِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا زَادَ خُشُوعُ الْجَسَدِ عَلَى مَا فِي الْقَلْبِ فَهُوَ عِنْدَنَا نَفَاقُ

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب کسی کی ریاضت بدن صفائی قلب سے زیادہ ہو۔ (جیسا کہ مکار صوفی کرتے ہیں) تو یہ ہمارے نزدیک نفاق ہے۔

دوستانوں سے وال باب شرک

(بَابُ الشِّرْكِ) ۲۹۷

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ بَرِيدِ بْنِ الْعَجَلِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ أَدْنَى مَا يَكُونُ الْعَبْدُ بِهِ مُشْرِكًا ، قَالَ : قَالَ : مَنْ قَالَ لِلنَّوَاءِ : إِنَّهَا حَصَاةٌ وَلِلْحَصَاةِ : إِنَّهَا نَوَاءَةٌ ثُمَّ ذَانَ بِهِ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جبکہ ان سے کسی نے پوچھا کہ کس سے کس بات سے آدمی مشرک ہو جاتا ہے جو شخص سترہ کی ٹہنی کو سنگریزہ کہہ دے اور سنگریزہ کو گٹھلی اور اپنے اس نطن پر اپنے دین کی بنیاد رکھے۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ أَدْنَى مَا

يَكُونُ بِهِ الْإِنْسَانُ مُشْرِكًا ، قَالَ : فَقَالَ : مَنْ ابْتَدَعَ رَأْيًا فَاجَبَتْ عَلَيْهِ أَوْ ابْغَضَ عَلَيْهِ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ میں نے کہ وہ کوئی بات ہے جس سے انسان مشرک بن جاتا ہے فرمایا جس نے کوئی نئی رائے بطور حق و قیاس قائم کر کے کسی سے محبت کی یا بغض کیا۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ وَاسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ » ، قَالَ : يُطْبِعُ الشَّيْطَانُ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُ فَبَشْرِكْ .

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق : ” ان میں سے بہت سے ایمان نہیں لائے اور وہ مشرک ہی رہے کہ انہوں نے شیطان کی اطاعت اس طرح لائے ہیں کہ انہیں پتہ ہی نہ چلا پس اس سے شرک ان میں آگیا۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ ابْنِ بَكْبَرٍ ، عَنْ صُرَيْسَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ » ، قَالَ : شِرْكُ طَاعَةِ وَكَسْرِ شِرْكِ عِبَادَةٍ . وَ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَمِنَ النَّاسِ مَن يَمُودُّ اللَّهَ عَلَى حَرَفٍ » ، قَالَ : إِنْ آتَاكَ نَزْلٌ فِي الرَّجُلِ ثُمَّ تَكُونُ فِي أَتْبَاعِهِ ثُمَّ قُلْتَ : كُلٌّ مِنْ نَسَبٍ دُونَكُمْ شَيْئًا فَمَنْ يَمُودُّ اللَّهَ عَلَى حَرَفٍ ، فَقَالَ : نَعَمْ وَقَدْ يَكُونُ مَحْضًا .

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق ” نہیں ایمان لائے اللہ پر ان میں سے اکثر شرک یہ کہ وہ مشرک بن رہے کہ اس سے مراد شرک طاعت ہے نہ کہ شرک عبادت اور اس آیت کے متعلق کچھ لوگ ایسے ہیں کہ اللہ کی عبادت ایک کنارے پر کھڑے ہو کر کرتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ آیت نازل تو ہوئی تھی ایک شخص کے بارے میں لیکن اس کا مصداق وہ سب بنے جنہوں نے اس شخص کی پیروی کی میں نے پوچھا جو آپ کی جگہ دوسرے کو امام ماننے وہ بھی اس آیت کا مصداق ہے فرمایا ہاں۔ بھی جوئی صورت بھی ہوتی ہے یعنی ایک شخص خود ہی ایسا کرتا ہے بغیر تابعین۔

۷۔ يُونُسَ ، عَنْ زَاوَدَ بْنِ قَرْقَبَةَ ، عَنْ حَسَّانِ الْجَمَّالِ ، عَنْ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : أَمَرَ النَّاسَ بِمَعْرِفَتِنَا وَالرَّيِّ إِلَيْنَا وَالتَّسْلِيمِ لَنَا ؛ ثُمَّ قَالَ : وَإِنْ ضَامُوا وَصَلُّوا وَشَهِدُوا أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَجَعَلُوا فِي أَنْفُسِهِمْ أَنْ لَا يَرُدُّوا إِلَيْنَا كَانُوا بِذَلِكَ مُشْرِكِينَ .

۸۔ راوی کہتا ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا لوگوں کو ہماری معرفت کا حکم دیا گیا ہے اور ہماری طرف رجوع کرنے، ہماری بات کو ماننے کا بھی۔ پھر فرمایا اگر وہ لوگ روزہ رکھیں، نماز پڑھیں اور لا الہ الا اللہ کی گواہی دیں

اور اپنے دلوں میں یہ ارادہ رکھیں کہ ہم سے رجوع نہ کریں گے تو اس سے مشرک بن جائیں گے
یہ مشرک اس معنی سے ہوگا کہ آئمہ معصومین علیہم السلام کو خدا نے امام بنایا ہے لہذا ان کی اطاعت
توضیح :- فرض ہوئی پس ائمان کی بجائے دوسرے کے بنائے ہوئے کو امام تسلیم کیا تو گویا اس دوسرے
کو خدا کا شریک بنایا۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى الْكَاهِلِيِّ
قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : لَوْ أَنَّ قَوْمًا عَبَدُوا اللَّهَ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ
وَحَجَّوْا الْبَيْتَ وَصَامُوا شَهْرَ رَمَضَانَ ثُمَّ قَالُوا لِنَفْسِنَا صَنَعَهُ اللَّهُ أَوْ صَنَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ : الْأَصْنَعُ خِلَافَ
الَّذِي صَنَعَ ؟ أَوْ وَجَدُوا ذَلِكَ فِي قُلُوبِهِمْ لَكَانُوا بِذَلِكَ مُشْرِكِينَ ، ثُمَّ تَلَا هَذِهِ آيَةَ : فَلَا وَرَيْكَ
لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يَحْكُمُوا لَكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيَسْلِمُوا تَسْلِيمًا
ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : فَعَلَيْكُمْ بِالتَّسْلِيمِ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اگر کوئی قوم خدا کے وحدہ لا شریک کی عبادت کرے نماز پڑھے زکوٰۃ دے
حج بیت اللہ کرے اور ماہ رمضان کے روز رکھے پھر کسی چیز کے متعلق جس کو اللہ یا رسول اللہ نے بنایا ہو یہ کہہ دے کہ اس کے خلاق
بنایا جاتا تو اچھا تھا یا ایسا خیال بھی ان کے دل میں گزرے تو وہ مشرک ہو جائیں گے۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی ”قسم ہے میرے
رب کی وہ ایمان والے نہیں ہوں گے جب تک اپنے نزاعات میں تمہارے رسول حکم نہ بنائیں اور پھر جو فیصلہ تو نہ کرے
اس سے اپنے نفسوں میں تشکی نہ پائیں اور تیرے فیصلے کو قبول بھی کر لیں“ حضرت نے فرمایا۔ اور تمہارے لئے ہماری بات کا
قبول کرنا لازم ہے۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ مَسْكَانٍ ، عَنْ أَبِي نَصْرِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ
وَرُهَبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ» فَقَالَ : أَمَا وَاللَّهِ مَا دَعَوْهُمْ إِلَى عِبَادَةِ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ دَعَوْهُمْ إِلَى عِبَادَةِ أَنْفُسِهِمْ
لَمَّا أَجَابُوهُمْ وَلَكِنْ أَحَلُّوا لَهُمْ حَرَامًا وَحَرَّمُوا عَلَيْهِمْ حَلَالَ فَعَبَدُوهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَسْتَحِقُّونَ .

۸۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں پوچھا انہوں نے اپنے
صحابیوں اور درویشوں کو خدا کی بجائے پوپ رب بنالیا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ واللہ انہوں نے اپنے نفسوں کی عبادت کی طرف ان
کو نہیں بلایا تھا اور انہیں ایسا کرتے تو وہ لوگ ان کی بات نہ مانتے بلکہ انہوں نے ان کے لئے حرام کو حلال کر دیا تھا اور حلال کو

اور ان کو اس کی خبر نہ ہوئی۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ الْحَجَّاجِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ أَطَاعَ رَجُلًا فِي مَعْصِيَةٍ فَقَدْ عَدَّهُ.

۸۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے جس نے معصیت خدا میں کسی کی اطاعت کی۔ اس نے اس کی عبادت کی۔

دوسواٹھانویسے وال باب

شک

(بَابُ الشَّكِّ) ۲۹۸

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى الْعَبْدِ الصَّالِحِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَخْبِرْهُ أَنِّي شَاكٌّ وَقَدْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: هَرَبْتُ أَرَبِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتِي، وَأَنِّي أَحِبُّ أَنْ تُرِيَنِي شَيْئًا، فَكَتَبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ إِبْرَاهِيمَ كَانَ مُؤْمِنًا وَآحِبًّا أَنْ يَزِدَّادَ إِبْرَاهِيمًا وَأَنْتَ شَاكٌّ فَوَالشَّامِ لَا خَيْرَ فِيهِ، وَكَتَبَ إِنَّمَا الشَّكُّ مَا لَمْ يَأْتِ الْيَقِينَ فَإِذَا جَاءَ الْيَقِينُ لَمْ يَجْرِ الشَّكُّ، وَكَتَبَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «وَمَا جَدَدْنَا لِأَكْثَرِهِمْ مِنْ عَهْدٍ وَإِنْ وَجَدْنَا أَكْثَرَهُمْ لَفَاقِعِينَ» قَالَ: نَزَلَتْ فِي الشَّكِّ.

۱۔ راوی کہتے ہیں نے اہم موسیٰ کاظم علیہ السلام کو لکھا کہ میں آپ کی امامت کے بارے میں شک کرنے والا ہوں۔ ابراہیم نے کہا تھا۔ پروردگار مجھے دکھلا دے کہ تو مردوں کو کس طرح زندہ کرتا ہے پس میں بھی یہ چاہتا ہوں کہ آپ تصدیق امامت کے لئے کوئی ایسی چیز دکھائیں جس سے میرا شک دوسرے حضرت نے جواب لکھا کہ ابراہیم علیہ السلام مومن تھے انھوں نے چاہا کہ ایمان زیادہ ہو اور تم شک کرنے والے ہو اور شک میں بہتری نہیں اور یہ بھی لکھا۔ شک اسی وقت تک رہتا ہے جب تک یقین نہ ہو اور جب یقین آجاتا ہے تو پھر شک باقی نہیں رہتا اور یہ بھی لکھا ہے کہ خدا نے عزوجل فرمایا ہے ہم نے ان میں سے اکثر کو عہد پر قائم نہ پایا اور ہم نے ان میں سے اکثر کو فاسق پایا اور فرمایا یہ آیت شک کرنے والوں کے بارے میں ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَشْبَاطٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْخُرَّاسَانِيِّ قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ فِي حُطْبَتِهِ: لَا تَرْتَابُوا فَتَشْكُوا وَلَا تَشْكُوا فَتَكْفُرُوا.

۲۔ محمد بن مسلم نے بیان کیا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں بائیں طرف تھا ذرا دروازہ دہائی طرف کہ ابوبصیر بھی آگئے کھنکے گئے۔ اے ابوعبداللہ آپ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے بارے میں جو اللہ کے متعلق شک کرتا ہو۔ فرمایا وہ کافر ہے انھوں نے کہا جو رسول کے بارے میں شک کرے اس کے لئے فرمایا اے ابومحمد (کنیت ابوبصیر) وہ بھی کافر ہے پھر ذرا دروازہ کی طرف رخ کر کے فرمایا۔ ربوبیت باری تعالیٰ اور رسالت محمد مصطفیٰ کو سمجھتے ہوئے جو انکار کرے وہ کافر ہے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ خَلْفِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَالِسًا عَنْ يَسَارِهِ وَ زُرَّادَةً عَنْ يَمِينِهِ ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو بَصِيرٍ فَقَالَ : يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ مَا يَقُولُ فِيمَنْ شَكَّ فِي اللَّهِ ؟ فَقَالَ : كَافِرٌ يَا أَبَا نُجَيْمٍ قَالَ : فَشَكَّ فِي رَسُولِ اللَّهِ ؟ فَقَالَ : كَافِرٌ ، قَالَ : ثُمَّ انْتَفَتَ إِلَى زُرَّادَةَ فَقَالَ : إِنَّمَا يَكْفُرُ إِذَا جَحَدَ .

۴۔ ابوالاسحاق خراسانی سے مروی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا شبہ کو امور دین میں داخل نہ دو۔ ورنہ شک میں پڑ جاؤ گے اور شک میں نہ پڑو ورنہ کافر ہو جاؤ گے۔

۵۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ» قَالَ : يَشْكُ .

۶۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا اس آیت کے متعلق۔ جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے ظلم سے اپنے ایمان کو نہیں ٹھکانا۔ فرمایا ظلم سے مراد یہاں شک ہے۔

۷۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ الشَّكَّ وَالْمُتَنَبِّهَةَ فِي التَّوَارِ لِبَسَائِمَتَا وَلَا إِلَيْنَا .

۸۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے شک و محبت کا نتیجہ دوزخ، ایسا شخص جو کہتا ہے نہ وہ ہماری بات ہے اور نہ اس کی، رجوع ہماری طرف ہے۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ زُجَلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ شَكَّ فِي اللَّهِ بَعْدَ مَوْلِدِهِ عَلَى الْفِطْرَةِ لَمْ يَقْبَعْ إِلَى خَيْرٍ أَبَدًا .

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام جو اللہ کی ربوبیت میں شک کرے اس کے بعد بھی کہ اس کی ولادت فطرت اسلام پر ہوئی ہو تو نیکی کو بھی نہ پائے گا

۷۔ عَنْ أَبِيهِ ، رَفَعَهُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَا يَتَّبِعْ مَعَ الشَّكِّ وَالْجُحُودِ عَمَلٌ .

۷۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ شک اور انکار کے ہوتے عمل بیکار ہے ۔

۸۔ وَفِي وَصِيَّتِهِ الْمَفْضَلِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ شَكَّ أَوْطَنَ فَأَقَامَ عَلَى أَحَدِهِمَا أَحْبَبَ اللَّهُ عَمَلَهُ ، إِنْ حُجَّتْهُ اللَّهُ هِيَ الْحُجَّةُ الْوَاضِحَةُ .

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا جس نے شک یا یگانہ کیا اور ان میں سے کسی ایک پر قائم رہا تو اللہ اس کے عمل کو فسطح کر لیتا ہے اللہ ہی کی حجت و محبت واضح ہے یعنی جب عقلی و نقلی دلائل ربوبیت باری تعالیٰ پر موجود ہیں تو پھر شک یا یگانہ کیا ۔

۹۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ زَرْبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليه السلام قَالَ : قُلْتُ : إِنَّا لَنَرَى الرَّجُلَ لَهُ عِبَادَةٌ وَاجْتِهَادٌ وَخُشُوعٌ وَلَا يَقُولُ بِالْحَقِّ قَوْلَ يَتَّقُهُ ذَلِكَ شَيْئًا ؛ فَقَالَ : يَا أَبَانَجْمٍ إِنَّمَا مَثَلُ أَهْلِ الْبَيْتِ مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِ كَانُوا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ لَا يَجْتَنِدُ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً إِلَّا دَعَا فَأُجِيبَ وَإِنْ رَجُلًا مِنْهُمْ اجْتَنَدَ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ؛ ثُمَّ دَعَا فَلَمْ يَسْتَجِبْ لَهُ فَأَتَى عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عليه السلام يَشْكُو إِلَيْهِ مَا هُوَ فِيهِ وَيَسْأَلُهُ الدُّعَاءَ قَالَ : فَظَنَّمَتْ عِيسَى وَصَلَّى ثُمَّ دَعَا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ يَا عِيسَى إِنَّ عَبْدِي أَتَانِي مِنْ غَيْرِ الْبَابِ الَّذِي أُوتِي مِنْهُ ، إِنَّهُ دَعَانِي وَفِي قَلْبِهِ شَكٌّ مِنْكَ فَلَوْ دَعَانِي حَتَّى يَنْقَطِعَ عَنْقُهُ وَتَنْشُرَ أَنْفُلُهُ مَا اسْتَجَبْتُ لَهُ ، قَالَ : قَالَتْ عِيسَى عليه السلام فَقَالَ : تَدْعُو رَبَّكَ وَأَنْتَ فِي شَكٍّ مِنْ نَبِيِّهِ ؟ فَقَالَ : يَا رُوحَ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ قَدْ كَانَ وَاللَّهِ مَا قُلْتُ ، فَأَدْعُ اللَّهَ [إِلَيَّ] أَنْ يَذْهَبَ بِهِ عَنِّي قَالَ : قَدَعَالَهُ عِيسَى عليه السلام فَصَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَ قَبِلَ مِنْهُ وَ صَارَ فِي حَيْدِ أَهْلِ بَيْتِهِ .

۹۔ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام یا امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا ایک شخص ایسا ہو جو عبادت گزار ہو، ریاضت کرتا ہو، فروتن ہو، بیسکن آپ کی امامت کا تامل نہ ہو تو اس کے متعلق کیا حکم ہے فرمایا اسے محمد اس زمانہ کے حنا ندان بھی ویسے ہی ہیں جیسے بنی اسرائیل کے زمانہ میں تھے ان میں سے ایک چالیس دن کا چلہ کر کے

دعا مانگی جو قبول ہوئی۔ دوسرے نے بھی دیا ہی کیا اس کی دعا قبول نہ ہوئی اس نے حضرت سے شکایت کی اور دعا کی درخواست کی آپ نے وضو کر کے نماز پڑھی اور خدا سے دعا کی اللہ نے وحی کی۔ اے عیسیٰ یہ میرا بندہ اس دروازہ سے جس سے اسے دیا جاتا۔ اس نے مجھ سے دعا کی لیکن اس کے دل میں تمہاری رسالت کے متعلق شک تھا اگر اس حالت میں وہ دعا کرتا رہتا یہاں تک کہ اس کی گردن قطع ہو جاتی اور انگلی کی پور پور جدا ہو جاتی تب بھی اس کی دعا قبول نہ ہوتی۔ حضرت عیسیٰ نے اس سے کہا۔ تو نے رب سے دعا ایسی حالت میں کی جب کہ اس کے نبی کی نبوت میں تجھے شک تھا اس نے کہا۔ اے روح اللہ کلمۃ اللہ ایسا ہی تھا جیسا آپ نے کہا۔ اب آپ خدا سے دعا کریں کہ اس شک کو میرے دل سے دور کرے۔ حضرت نے دعا کی اس نے خدا سے دعا کی تو قبول ہوئی اور وہ اپنے اہل قاندان کے مرتبہ میں داخل ہوا۔

دوسونے والے باب

ضلال

۲۹۹ ((بَابُ الضَّلَالِ))

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ هَاشِمٍ صَاحِبِ الْبَرِيدِ قَالَ : كُنْتُ أَنَا وَتَحْدَبْنُ مُسْلِمٌ وَأَبُو الْخَطَّابِ مُجْتَمِعِينَ فَقَالَ لَنَا أَبُو الْخَطَّابِ : مَا تَقُولُونَ فِيمَنْ لَمْ يَعْرِفْ هَذَا الْأَمْرَ ؟ فَقُلْتُ : مَنْ لَمْ يَعْرِفْ هَذَا الْأَمْرَ فَهُوَ كَافِرٌ ، فَقَالَ أَبُو الْخَطَّابِ : أَلَيْسَ بِكَافِرٍ حَتَّى تَقُومَ عَلَيْهِ الْحُجَّةُ ، فَإِذَا قَامَتْ عَلَيْهِ الْحُجَّةُ فَلَمْ يَعْرِفْ فَهُوَ كَافِرٌ ، فَقَالَ لَهُ تَحْدَبْنُ مُسْلِمٌ : سُبْحَانَ اللَّهِ مَا لَهُ إِذَا لَمْ يَعْرِفْ وَلَمْ يَجْعَدْ يَكْفُرْ ؟ أَلَيْسَ بِكَافِرٍ إِذَا لَمْ يَجْعَدْ ، قَالَ : فَلَمَّا حَجَّجْتُ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ فَقَالَ : إِنَّكَ قَدْ حَصَرْتَ وَغَابَا وَلَكِنْ مَوْعِدُكُمْ اللَّيْلَةُ ، الْجَمْرَةُ الْوُسْطَى بِمَنَى .

فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ اجْتَمَعْنَا عِنْدَهُ وَأَبُو الْخَطَّابِ وَتَحْدَبْنُ مُسْلِمٌ فَتَنَاوَلَ وَسَادَهُ فَوَضَعَهَا فِي صَدْرِهِ ثُمَّ قَالَ لَنَا : مَا تَقُولُونَ فِي خَدَمِكُمْ وَبَنَاتِكُمْ وَأَهْلِيكُمْ؟ أَلَيْسَ يَشْهَدُونَ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؟ قُلْتُ : بَلَى ، قَالَ : أَلَيْسَ يَشْهَدُونَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ قُلْتُ : بَلَى ، قَالَ : أَلَيْسَ يُسَلِّوْنَ وَيُصَلُّوْنَ وَيُحُجُّوْنَ؟ قُلْتُ : بَلَى ، قَالَ : فَيَعْرِفُونَ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ ؟ قُلْتُ : لَا ، قَالَ : فَمَا هُمْ عِنْدَكُمْ؟ قُلْتُ : مَنْ لَمْ يَعْرِفْ [هَذَا الْأَمْرَ] فَهُوَ كَافِرٌ .

قَالَ : سُبْحَانَ اللَّهِ أَمَّا رَأَيْتَ أَهْلَ الطَّرِيقِ وَأَهْلَ الْمِيَامِ ؟ قُلْتُ : بَلَى ، قَالَ : أَلَيْسَ يُصَلُّونَ وَيُصُومُونَ وَيَحُجُّونَ ؟ أَلَيْسَ يَشْهَدُونَ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ؟ قُلْتُ : بَلَى ، قَالَ : فَيَعْرِفُونَ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ ؟ قُلْتُ : لَا ، قَالَ : فَمَا هُمْ عِنْدَكُمْ ؟ قُلْتُ : مَنْ لَمْ يَعْرِفْ هَذَا الْأَمْرَ فَهُوَ كَافِرٌ .
قَالَ : سُبْحَانَ اللَّهِ أَمَّا رَأَيْتَ الْكَعْبَةَ وَالطَّوَافَ وَأَهْلَ الْيَمِينِ وَتَعَلَّقَهُمْ بِأَسَارِ الْكَعْبَةِ ؟ قُلْتُ : بَلَى ، قَالَ : أَلَيْسَ يَشْهَدُونَ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَيُصَلُّونَ وَيُصُومُونَ وَيَحُجُّونَ ؟ قُلْتُ : بَلَى ، قَالَ : فَيَعْرِفُونَ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ ؟ قُلْتُ : لَا ، قَالَ : فَمَا تَقُولُونَ فِيهِمْ ؟ قُلْتُ : مَنْ لَمْ يَعْرِفْ فَهُوَ كَافِرٌ .
قَالَ : سُبْحَانَ اللَّهِ هَذَا قَوْلُ الْخَوَالِجِ ، ثُمَّ قَالَ : إِنْ شِئْتُمْ أَخْبَرْتُكُمْ ، فَقُلْتُ : أَنَا : لَا ، فَقَالَ : أَمَّا إِنَّهُ شَرُّ عَلَيْكُمْ أَنْ تَعْمَلُوا بِشَيْءٍ مَا لَمْ تَسْمَعُوهُ مِنَّا ، قَالَ : فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُدِيرُنَا عَلَى قَوْلِ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں اور محمد بن مسلم اور ابو الخطاب ایک جگہ جمع ہوئے۔ ہم سے ابو الخطاب نے کہا۔ کیا کہتے ہو اس شخص کے بارے میں جو اہل امامت کی معرفت نہیں رکھتا۔ میر نے کہا جو امامت کی معرفت نہیں رکھتا وہ کافر ہے۔ ابو الخطاب نے کہا وہ کافر نہیں جب تک کہ عقل اور نقل دلائل سے اس پر حجت قائم نہ ہو۔ ہاں جب حجت قائم ہو جائے پھر بھی امام کو نہ پہچانے تب کافر ہو گا۔ محمد بن مسلم نے کہا اگر نہ پہچانے اور انکار کریں نہ کرے تو کافر ہو جائے گا۔ کافر نہیں ہو گا جب تک انکار نہ کرے جب میں حج سے فارغ ہوا تو امام جعفر صادق کی خدمت میں آیا اور اس گفتگو سے آگاہ کیا فرمایا تم کیسے آئے۔ وہ دونوں غائب ہیں اچھا۔ حج کے چرو والی رات کو نماز میں ملنا۔ جب وہ رات آئی تو ہم سب جمع ہوئے حضرت نے اپنا تکیہ سینہ سے لگا کر فرمایا تم کیا کہتے ہو۔ اپنے نوکروں، عورتوں اور گھروالوں کے متعلق کیا وہ لا الہ الا اللہ نہیں کہتے میر نے کہا ضرور کہتے ہیں فرمایا کیا وہ محمد رسول اللہ نہیں کہتے، میں نے کہا ضرور کہتے ہیں فرمایا وہ کیا نماز نہیں پڑھتے، روزہ نہیں رکھتے، حج نہیں کرتے میں نے کہا کرتے ہیں کیا وہ اس عقیدہ پر بھی ہیں جس پر تم ہو۔ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا پھر وہ تمہارے نزدیک کیسے ہیں۔ میں نے کہا جو امامت کی معرفت نہیں رکھتا وہ کافر ہے۔ فرمایا سبحان اللہ کیا تم نے راہگیروں اور ان لوگوں کو راستوں میں کنوؤں کے مالک ہیں نہیں دیکھا۔ میں نے کہا دیکھا ہے۔ فرمایا کیا وہ نماز نہیں پڑھتے، روزہ نہیں رکھتے، حج نہیں کرتے وہ لا الہ الا اللہ نہیں کہتے۔ میں نے کہا کہتے ہیں اور کہتے ہیں۔ فرمایا پھر وہ تمہارے نزدیک کیسے ہیں۔ میں نے کہا جو معرفت امام نہیں رکھتا وہ کافر ہے۔ فرمایا سبحان اللہ کیا تم نے کعبہ میں طواف کرنے والوں اور اہل یمن کو اس کے پردوں سے لپٹا نہیں دیکھا۔ میں نے کہا دیکھا ہے فرمایا کیا وہ لا الہ الا اللہ نہیں کہتے۔ کیا نماز روزہ اور حج نہیں بجالاتے، میں نے کہا بجالاتے ہیں فرمایا کیا امت کے متعلق جو تمہارا عقیدہ ہے وہی ان کا ہے میں نے کہا نہیں۔ فرمایا پھر تم انہیں کیا سمجھتے ہو میں نے جو معرفت امام نہیں رکھتا وہ کافر ہے۔ فرمایا سبحان اللہ یہ عقیدہ خوارج

ہے کہ وہ اپنے سوا کسی کو مسلمان نہیں سمجھتے کیا میں تمہیں کچھ اور بتاؤں۔ میں نے کہا اب ضرورت نہیں۔ فرمایا یہ تمہارے لئے بُری بات ہے کہ جو تم نے ہم سے نہیں سنا وہ بیان کرو۔ راوی کہتا ہے میں نے گمان کیا کہ حضرت قول محمد بن مسلم کی طرف مجھے پھیرنا چاہتے ہیں۔

علامہ مجلس علیہ الرحمۃ نے مرآۃ العقول میں تحریر فرمایا ہے کہ سائل صاحب البرید کا عقیدہ یہ تھا

توضیح:- کہ امامت کی معرفت نہ رکھنے والا کافر ہے خواہ اس پر حجت قائم ہو یعنی اس نے ربوبیت کو دلائل عقلی و نقلی سے جان لیا ہو خواہ انکار کرے یا نہ کرے یعنی اس کے نزدیک مومن و کافر کے درمیان کوئی درجہ نہیں اور ابوالخطاب کا عقیدہ یہ تھا کہ کافر اس صورت میں ہوگا کہ حجت اس پر قائم ہو جائے انکار کرے یا نہ کرے ان دونوں کے درمیان واسطہ ہے اور غیر عارف قبل قیام حجت ہے اور محمد بن مسلم کا عقیدہ یہ تھا کہ جب انکار کرے تو کافر ہے اور نہ انکار کرے تو کافر نہیں، پس اس صورت میں بھی مومن و کافر کے درمیان ایک اور گروہ ہوگا جو نہ معرفت رکھنے والا ہو اور نہ انکار کرنے والا۔ یہ لوگ مستضعف اور ضلال کہلاتے ہیں اور کہا گیا ہے کہ اس باب میں ضال سے یہی مراد ہے اگرچہ اطلاق ضال کا لفظ عام معنی میں استعمال ہوتا ہے یعنی جو مسلمان متمسک بالحق نہ ہو اور کافر سے مراد یہاں وہ شخص ہے جس پر دنیا میں احکام کفر جاری ہوں مثلاً نجاست اور عدم جواز مباشرت و مناکح وغیرہ جیسا کہ ہمارے بعض اصحاب کا حکم ہے ورنہ بعض کفار کے مستحق عقوبت ہونے اور داخل جہنم ہونے میں کوئی اختلاف نہیں۔ خوارج کا عقیدہ یہ تھا کہ کوئی گناہ صغیرہ ہو یا کبیرہ، یا صغیرہ پر اصرار کرنے والا ہو تو کافر ہے اور اسلام سے خارج اور مستحق قتل، اسی لئے انھوں نے امیر المومنین کے قتل کا حکم دیا۔ کیونکہ آپ حکیم پر راضی ہو گئے تھے حالانکہ حضرت راضی نہ تھے آپ کو اس پر مجبور کیا گیا تھا۔ حاصل حدیث یہ ہے کہ لفظ کفر مختلف معنی میں بولا جاتا ہے اور ہر ایک کے لئے جداگانہ احکام ہیں ایمان کی مختلف صورتوں کی طرح، کفر بعض صورتوں میں اسلام کے ساتھ جمع ہو جاتا ہے ایسا نہیں ہے کہ احادیث میں جہاں کہیں لفظ کفر کا اطلاق کیا گیا ہو اور وہ قتل کا مستحق ہو یا اس سے مناکحت و مباشرت حرام ہو اور نہ ایسا ہے کہ آیات و احادیث میں سلب ایمان حسب کا ذکر ہو اس کا جہنم میں ہمیشہ رہنا ضروری ہو کفر کا اطلاق ہوتا ہے اس شخص پر جو دین اسلام کی ضروریات سے انکار کرے ظاہر اُولٰٓئِہِ جیسے شہادتین اور قیامت ایسے پر احکام کفر جاری ہوں گے۔ دنیا میں اور آخرت میں اس کے لئے عذاب جہنم ہوگا اہل کتاب نے ان کی نجاست اور عدم جواز مناکحت میں اختلاف کیا ہے اور لفظ کا اطلاق اس پر بھی ہوتا ہے جس کے عقائد ایمانیہ میں خلل ہو لیکن اسلام کے لئے وہ ضروری نہ ہو۔ جیسے امامت اور شہود شیعہ علماء میں یہ ہے کہ روز آخرت وہ حکم کفار میں ہوں گے اور مخلد فی النار ہوں گے جیسے مخالفین اور تمام فرقہ شیعہ سوائے امامیہ کے اکثر احادیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ بعض مخالفین

کی نجات جہنم سے ممکن ہوگی جیسے مستضعفین اور المرحوم لامل اللہ اور علامہ دیخو نے ایک قول ذکر کیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مخالفین کے لئے غلو و فی النار نہ ہوگا لیکن یہ قول حد درجہ ضعیف ہے کیوں کہ شیعوں کے نزدیک اصولی دین میں ہے اور رسول کی یہ حدیث متواتر ہے من کفارت ولم یعرف اصامہ ومانہ مات میلثہ جاحلیہ دجواس حال میں مرا کہ اس نے اپنے امام زمانہ کو نہ پہچانا تو وہ کفر کی موت مرا اور مکی تائید میں بہ کثرت احادیث ہیں اب رہے دینیوی احکام جیسے طہارت و تناکح و توارث تو مشہور یہ ہے کہ اس میں مسلمانوں کا سا حکم ان پر ہوگا اور جناب سید مرتضیٰ اور ایک گروہ علمائے شیعہ کا خیال ہے کہ دینیوی معاملات میں بھی ان سے کافروں کا سا برتاؤ کیا جائے گا اور اخبار و احادیث سے بھی ایسا ہی ظاہر ہوتا ہے لیکن چونکہ علم الہی میں یہ بات تھی کہ مخالفین صاحبان حکومت ہوں گے اور شیعوں پر ان کو غلبہ حاصل ہوگا لہذا ان کے لئے دشمنوں سے مل جل کر رہنا لازم ہوگا لہذا ان کو اجازت دی گئی تمام دینیوی امور میں شرکت کی اور مخالفین پر نفیہ کے زمانہ میں اسلامی احکام جاری رہے البتہ قائم آل محمد ظہور کے بعد ان کے کفار کے درمیان کوئی فرق نہ ہوگا اور ان مختلف احادیث کا جمع کرنا اس طرح ممکن ہوگا کہ کبھی اطلاق کفر ہوتا ہے ان گناہان کبیرہ کے ارتکاب کرنے والوں پر جو توبہ نہیں کرتے اور گناہ کا دل پر کوئی اثر نہیں لیتے۔ احتمال ہے کہ ان پر طولانی مدت تک عذاب رہے لیکن جہنم میں ہمیشہ نہ رہیں اور دنیا میں بجائے کفار کا حکم جاری ہونے کے بعض ایسے حقوق سے انھیں محروم کر دیا جائے جو مومنین سے مخصوص ہیں اور کبھی کافر کا لفظ اطلاق ہوتا معاصی کے مرتکب پر۔ مختصر کہ یہ لفظ کثیر معانی میں بولا جاتا ہے اور اس کے احکام جدا جدا ہیں شہید ثانی نے رسالہ حقائق الایمان میں تحریر فرمایا ہے کہ تمام علمائے امامیہ نے اہل خلاف کے کفر پر اتفاق فرمایا ہے اور اکثر نے حکم اسلام کا مسلک اختیار کیا ہے اور اس سے مراد ان کی یہ ہے کہ کافر ہیں نفس امر میں اور ظاہر میں یہ نزاع نفی ہے کیونکہ جو اسلام کے قائل ہیں انھوں نے اکثر احکام مسلمین کو ظاہر میں جائز رکھا ہے نہ کہ نفس الامر میں اس لئے ان کا دخول فی النار بیان کیا ہے اور جو باطناً و ظاہراً کافر ہونا بیان کرتے ہیں تو ان کے پاس دلیل نہیں۔ کیوں کہ لالہ اللہ کہنے سے ان کا اسلام ظاہر ہوتا ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ زُرَّادَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ
 قَالَ: قُلْتُ لَهُ: فَمَا تَقُولُ فِي مَنْ كَفَرَ النَّاسَ فَإِنِّي قَدْ بَلَغْتُ مَا تَرَاهُ وَمَا تَرَوْا جُثَّ قَعْلًا، فَقَالَ:
 وَمَا يَمْنَعُكَ مِنْ ذَلِكَ؟ فَقُلْتُ: مَا يَمْنَعُنِي إِلَّا أَنِّي أَخْشَى أَنْ لَا تَجِلَّ لِي مَنَا كَحَنَّهُمْ فَمَا تَأْمُرُنِي؟
 فَقَالَ: فَكَيْفَ تَصْنَعُ وَأَنْتَ شَابٌّ، أَتَصْبِرُ؟ قُلْتُ: أَتَحْذَرُ الْجَوَارِي قَالَ: فَهَاتِ الْآنَ فِيمَا تَسْتَحِلُّ
 الْجَوَارِي؟ قُلْتُ: إِنَّ الْأُمَّةَ لَيْسَتْ بِمَنْزِلَةِ الْحَرَّةِ إِنْ رَأَيْتَنِي بِشْيٍ يَعْنُهَا وَاعْتَزَلْتُهَا، قَالَ:

فَحَدَّثَنِي بِمَا اسْتَحْلَلْتُهَا ؟ قَالَ : فَلَمْ يَكُنْ عِنْدِي جَوَابٌ .

فَقُلْتُ لَهُ : فَمَا تَرَى أَتَزَوَّجُ ؟ فَقَالَ : مَا أَبَالِي أَن تَفْعَلَ ، قُلْتُ : أَرَأَيْتَ قَوْلَكَ : مَا أَبَالِي أَن تَفْعَلَ ، فَإِنَّ ذَلِكَ عَلَى جَهَنِّ تَقُولُ : لَسْتُ أَبَالِي أَن تَأْتِمَّ مِنْ غَيْرِ أَنْ أَمْرَكَ ، فَمَا تَأْمُرُنِي أَفْعَلُ ذَلِكَ بِأَمْرِكَ ؟ فَقَالَ لِي : قَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَزَوَّجَ وَقَدْ كَانَ مِنْ أَمْرِ امْرَأَةٍ نَوْجٍ وَامْرَأَةٍ لَوْطٍ مَا قَدْ كَانَ ، إِنَّهُمْ مَا قَدْ كَانَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحِينَ ، فَقُلْتُ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ فِي ذَلِكَ بِمَنْزِلَتِي إِسْمَاعِيلِي تَحْتَ يَدِهِ وَهِيَ مَقَرَّةٌ بِحُكْمِهِ ، فَقَالَ لِي : مَا تَرَى مِنَ الْخِيَانَةِ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ «فَخَانَاهُمَا» مَا يَعْنِي بِذَلِكَ إِلَّا الْفَاحِشَةَ وَقَدْ زَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَلَانَا ، قَالَ : قُلْتُ : أَصْلَحَكَ اللَّهُ مَا تَأْمُرُنِي أَنْطَلِقُ فَأَتَزَوَّجَ بِأَمْرِكَ ؟ فَقَالَ لِي : إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَعَمَلُكَ بِالْبَلَاءِ مِنَ النِّسَاءِ ، قُلْتُ : وَمَا بِالْبَلَاءِ قَالَ : ذَوَاتُ الْخُدُورِ الْعِفَافِ .

فَقُلْتُ : مَنْ هِيَ عَلَى دِينِ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، قَالَ : لَا ، فَقُلْتُ : مَنْ هِيَ عَلَى دِينِ رَبِيعَةَ الرَّأْيِ ، فَقَالَ : لَا وَلَكِنَّ الْعَوَاتِقَ اللَّوَاتِي لَا يَنْصِبْنَ كُفْرًا وَلَا يَعْرِفْنَ مَا تَعْرِفُونَ ، قُلْتُ : وَهَلْ تَعُدُّوْنَ أَنْ تَكُونُوا مُؤْمِنَةً أَوْ كَافِرَةً ؟ فَقَالَ تَصُومُ وَتُصَلِّي وَتَسْمَعِي اللَّهَ وَلَا تَدْرِي مَا أَمْرُكُمْ ؟ فَقُلْتُ : قَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْكُمْ كَافِرًا وَمِنْكُمْ مُؤْمِنٌ» لَا وَاللَّهِ لَا يَكُونُ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ لَيْسَ بِمُؤْمِنٍ وَلَا كَافِرٍ .

قَالَ : فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَوْلُ اللَّهِ أَصْدَقُ مِنْ قَوْلِكَ يَا ذَرَارَةُ أَرَأَيْتَ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرًا سَيِّئًا عَسَى اللَّهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ» فَلَمَّا قَالَ «عَسَى» ؟ فَقُلْتُ : مَا هُمْ إِلَّا الْمُؤْمِنِينَ أَوْ كَافِرِينَ ، قَالَ : فَقَالَ : مَا تَقُولُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ «إِلَّا الْمُسْتَضَعْفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا» إِلَى الْإِيمَانِ ، فَقُلْتُ : مَا هُمْ إِلَّا الْمُؤْمِنِينَ أَوْ كَافِرِينَ ، فَقَالَ : وَاللَّهِ مَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ وَلَا كَافِرِينَ ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ : مَا تَقُولُ فِي أَصْحَابِ الْأَعْرَافِ ؟ فَقُلْتُ : مَا هُمْ إِلَّا الْمُؤْمِنِينَ أَوْ كَافِرِينَ ، إِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ فَهُمْ مُؤْمِنُونَ وَإِنْ دَخَلُوا النَّارَ فَهُمْ كَافِرُونَ ، فَقَالَ : وَاللَّهِ مَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ وَلَا كَافِرِينَ ، وَلَوْ كَانُوا مُؤْمِنِينَ لَدَخَلُوا الْجَنَّةَ كَمَا دَخَلَهَا الْمُؤْمِنُونَ وَلَوْ كَانُوا كَافِرِينَ لَدَخَلُوا النَّارَ كَمَا دَخَلَهَا الْكَافِرُونَ وَلَكِنَّهُمْ قَوْمٌ قَدِ اسْتَوَتْ حَسَنَاتُهُمْ وَسَيِّئَاتُهُمْ فَقَصُرَتْ بِهِمُ الْأَعْمَالُ وَإِنَّهُمْ لَكَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ .

فَقُلْتُ : أَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ هُمْ أَمْ مِنْ أَهْلِ النَّارِ ؟ فَقَالَ : انْزُكْهُمْ حَيْثُ تَرَاهُمْ اللَّهُ قُلْتُ : أَفَتَرَاهُمْ ؟ قَالَ : نَعَمْ أَرَاهُكُمْ كَمَا أَرَاهُمْ اللَّهُ ، إِنْ شَاءَ ادْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ وَإِنْ شَاءَ سَاقَهُمُ إِلَى النَّارِ بِذُنُوبِهِمْ .

وَلَمْ يَظْلِمْهُمْ، فَقُلْتُ: هَلْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ كَافِرٌ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: (وَأَهْلُ يَدْخُلُ النَّارَ إِلَّا الْكَافِرُ؟ قَالَ: فَقَالَ: لَا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ، يَأْذَرُهُ إِنِّي أَقُولُ مَا شَاءَ اللَّهُ وَأَنْتَ لَا تَقُولُ مَا شَاءَ اللَّهُ، أَمَا إِنَّكَ إِنْ كَبُرَتْ رَجَعْتَ وَتَحَلَّلْتَ عَنْكَ عَقْدُكَ.

۲۔ زرارہ کا بیان ہے میں نے امام محمد یا قرطیہ السلام سے کہا آپ غیر شیعہ امامیہ میں شادی کے متعلق کیا فرماتے ہیں جیسا کہ آپ دیکھتے ہیں میں کہ خدائی کے سن کو پہنچ گیا ہوں۔ مگر اب تک شادی نہیں کی فرمایا رکاوٹ کیا ہے جس نے کہا میں اس سے ڈرتا ہوں کہ ایسے لوگوں میں شادی کرنا میرے لئے حلال نہ ہو۔ آپ اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں حضرت نے فرمایا تم جوان آدمی بغیر عورت کے کیسے صبر کرو گے میں نے کہا کنیزوں سے، فرمایا اپنی بات کو دہراؤ، بھلا اس صورت میں کنیز کیسے حلال ہو جائے گی۔ میں نے کہا کنیز آزاد عورت کی طرح تو نہیں ہوتی۔ اگر تجھے اس کے عقیدہ میں شک ہوگا تو بیچ ڈالوں گا اس سے علیحدگی اختیار کروں گا تاکہ اس سے اولاد نہ ہو۔ فرمایا یہ بناؤ وہ حلال کیسے ہوگی یہ سن کر لا جواب ہوا میں نے کہا آپ کی کیا رائے ہے کیا میں شادی کروں۔ فرمایا اگر لوگوں سے تو تجھے کیا پردا۔ میں نے کہا یہ بات تو سمجھ میں نہ آئی اس کی تو دو صورتیں ہیں ایک تو میری بلات سے اگر بغیر حکم کے گنہگار ہو۔ دوسرے یہ کہ ٹھیک ہے کرے۔ اب آپ مجھے بتائیے کہ آپ کے حکم کے مطابق کروں۔ حضرت نے فرمایا تمہیں خدکیوں ہے جب اللہ کے رسول نے کی، نوح اور لوط کی بیٹیوں کے متعلق قرآن میں ہے وہ دونوں ہمارے نیک بندوں کے تحت میں تھیں۔ میں نے کہا۔ اللہ کے رسول کو مجھ سے کیا نسبت، وہ ان کے قابو میں تھیں ان کے حکم کو مانگتی تھیں ان کے دین کا اقرار کرتی تھیں۔ فرمایا کیا تم ان کی خیانت کو نہیں ملتے حالانکہ خدا فرماتا ہے ان دونوں نے خیانت کی۔

اور خیانت سے مراد زنا یا چوری نہیں بلکہ شوہر کے دین سے برگشتہ ہونا ہے اور رسول اللہ نے بھی فلاں عورت سے شادی کی تھی۔ میں نے کہا۔ خدا آپ کی حفاظت کرے تو آپ کی اجازت ہے کہ میں شادی کر لوں، فرمایا کہ گنہگار نہ ہو تو تو قون عورت سے کر، فرمایا اس سے آپ کی کیا مراد ہے فرمایا پردہ نشین اور پاک دامن، میں نے کہا کیا وہ سالم بن حفصہ (ایک زید یہ فرقہ) فرقہ والی ہو جس کی حماقت اس سے ظاہر ہے کہ ایسا بچہ جو چور مذہب اختیار کیا ہے فرمایا نہیں۔

میں نے کہا پھر وہ ربیعہ واسلمہ حقیقہ مذہب کی ماننے والی ہو۔ فرمایا نہیں۔ میری مراد ان بانع اور پردہ نشین لڑکیوں سے ہے جنہوں نے دانستہ کفر اختیار نہ کیا ہو۔ وہ امر امانت کی معرفت تمہاری طرح نہ رکھتی ہوں۔ میں نے کہا کیا ایسا ممکن نہیں کہ کوئی مومن ہو یا کافر، فرمایا وہ روزہ رکھتی ہو نماز پڑھتی ہو۔ اللہ سے ڈرتی ہو لیکن یہ جانتی ہو کہ تمہارا عقیدہ کیا ہے میں نے کہا اللہ تو فرماتا ہے کہ اللہ وہ ہے جس نے تم کو پیدا کیا۔ پس کچھ تم میں مومن ہیں اور کچھ کافر، واللہ ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ کوئی نہ مومن ہو نہ کافر، حضرت نے فرمایا تمہارا قول زیادہ سچا ہے یا خدا کا۔ اسے زرارہ کیا خدا کے اس قول پر تم نے غور نہیں کیا انھوں نے اچھے اعمال کو برے اعمال سے ملا دیا قریب ہے کہ اللہ ان کی توبہ قبول کرے، میں نے کہا پس وہ یا تو مومن ہوں گے یا کافر، فرمایا اچھا تم اس آیت کے متعلق کیا کہتے ہو۔ مگر مردوں، عورتوں اور لڑکوں میں جو ضعیف ایمان ہیں وہ نہ کفر سے بچنے کا جلد جانتے

ہیں اور نہ ایمان کی طرف آنے کا راستہ پاتے ہیں پھر وہ یا مومن ہوں گے یا کافر پھر مجھ سے فرمایا تم اصحاب اعراف کے متعلق کیا کہتے ہو میں نے کہاں بھی یا مومن ہوں گے یا کافر اگر جنت میں داخل ہوئے تو مومن اور دوزخ میں گئے تو کافر حضرت نے فرمایا واللہ نہ مومن ہیں نہ کافر اگر وہ مومن ہوتے تو مومن کی طرح جنت میں داخل ہوتے اور اگر کافر ہوتے تو کافروں کی طرح دوزخ میں جلتے لیکن وہ گروہ ایسا ہے جس کی نیکیاں اور گناہ برابر ہیں، پس ان اعمال بد نے بہشت میں جلتے سے روکا۔ وہ ایسے ہی ہیں جیسا خدا نے فرمایا۔ میں نے کہا پھر بات وہی جوئی کیا جنتی ہیں یا دوزخی، فرمایا تم بھی ان کو اسی طرح چھوڑ دجیے خدا نے دوار کھانے کا بخشنا یا نہ بخشنا اس کی مرضی پر ہے۔ میں نے کہا کیا آپ حکم میں ان کے متعلق تاثیر روا رکھتے ہیں فرمایا ہاں جیسے خدا نے دوار کھا ہے اگر چاہے گا اپنی رحمت سے جنت میں داخل کرے گا اگر چاہے گا تو ان کے گناہوں کی وجہ سے دوزخ میں داخل کر دے گا میں نے کہا تو کیا خدا کافر کو جنت میں داخل کرے گا۔ فرمایا نہیں، میں نے کہا تو کیا جہنم میں صرف کافر ہی داخل ہوگا فرمایا نہیں۔ مگر جس کو اللہ چاہے۔ اسے ذرا رہ میں بار بار سمجھاتے جاتا ہوں کہ کافروں کے علاوہ بھی جس کو اللہ چاہے مگر تم یہ کہتے ہی نہیں کہ جس کو اللہ چاہے آگاہ ہو کہ جب تم بوڑھے ہو جاؤ گے اور یہ جوانی کا جوش دب جائے گا تو تم اس امر کی طرف پلٹو گے اور تمہارے دل کی گرہ کھل جائے گی ایسے تم مان لو گے کہ کافر اور مومن کے درمیان بھی درجات ہیں ان میں سے جس کو خدا چاہے گا بخشے گا جیسے بیوقوف مرد، عورت اور بڑے جن کو پوری معرفت حاصل نہیں ہوتی۔

تین سو و ا باب

مستضعف

((بَابُ الْمُسْتَضْعَفِ)) ۳۰۰

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ ذُرَّارَةَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنِ الْمُسْتَضْعَفِ فَقَالَ : هُوَ الَّذِي لَا يَهْتَدِي حِيلَةً إِلَى الْكُفْرِ فَيَكْفُرُ وَلَا يَهْتَدِي سَبِيلًا إِلَى الْإِيمَانِ ، لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُؤْمِنَ وَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَكْفُرَ ، فَهُمْ الْقَبِيحَانِ ، وَمَنْ كَانَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ عَلَى مِثْلِ عَقُولِ الْقَبِيحَانِ مَرَفُوعٌ عَنْهُمْ الْقَلَمُ .

۱۔ ذرارہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا مستضعف کون ہے فرمایا وہ لوگ ہیں جو نہ تو اتنی قوت و استطاعت رکھتے ہیں کہ کفر کی طرف مائل ہو کر کافر بن جائیں اور نہ اس قابل ہیں کہ حکمت قرآن سے ہدایت حاصل کریں نہ ان میں ایمان میں کامل ہونے کی قوت اور نہ کفر کی طرف لوٹ جانے کی طاقت، یہ گروہ اطفال کلبہ داران مردوں اور عورتوں کلبہ جس کی عقل بچوں کی سی

ہے یہ لوگ نروع القلم ہیں۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَمِيلٍ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : الْمُسْتَضْعَفُونَ الَّذِينَ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا ، قَالَ : لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً إِلَى الْإِيمَانِ ، وَلَا يَكْفُرُونَ الصَّبِيَّانَ وَأَشْبَاهَ عُقُولِ الصَّبِيَّانِ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ .

۲۔ زراره نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ مستضعف کون ہیں فرمایا جن کی معلومات اتنی کم اور عقل اتنی کوتاہ ہے کہ نہ وہ اپنے سے کفر کو دفع کر سکتے ہیں اور نہ راہ حق کی ہدایت پاسکتے ہیں نہ ایمان والوں میں ہی ہیں نہ کافروں میں۔ وہ اطفال ہیں اور وہ مرد اور عورتیں جو کوتاہ عقلی میں لڑکوں کی مانند ہیں۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنْ ابْنِ رِثَابٍ ، عَنْ زُرَّادَةَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنِ الْمُسْتَضْعَفِ ، فَقَالَ : هُوَ الَّذِي لَا يَسْتَطِيعُ حِيلَةً يَدْفَعُ بِهَا عَنْهُ الْكُفْرَ وَلَا يَهْتَدِي بِهَا إِلَى سَبِيلِ الْإِيمَانِ ، لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُؤْمِنَ وَلَا يَكْفُرَ قَالَ : وَالصَّبِيَّانَ وَمَنْ كَانَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ عَلَى مِثْلِ عُقُولِ الصَّبِيَّانِ .

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے مستضعفین وہ ہیں جو نہ کوئی حیلہ قوت رکھتے ہیں نہ راہ ہدایت پانے کی یعنی نہ وہ ایمان کے لئے کچھ کرتے ہیں نہ کفر کے لئے وہ اطفال ہیں اور اطفال جیسی عقل رکھنے والے مرد اور عورت۔

۴۔ عَمَّا بِنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُنْدَبٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ السَّمْطِ الْجَلِّيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَا تَقُولُ فِي الْمُسْتَضْعَفِينَ فَقَالَ لِي شَبَّهَا بِالْفَرَسِ : فَتَرَكْتُمْ أَحَدًا يَكُونُ مُسْتَضْعَفًا وَأَيُّنَ الْمُسْتَضْعَفُونَ ؟ فَوَاللَّهِ لَقَدْ مَشَى بِأَمْرِكُمْ هَذَا الْعَوَاتِقُ إِلَى الْعَوَاتِقِ فِي خُدُورِهِنَّ وَتَحَدَّثُ بِهِ السَّقَايَاتُ فِي طَرِيقِ الْمَدِينَةِ .

۴۔ راوی کہتے ہیں میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا آپ مستضعفین کے بارے میں کیا فرماتے ہیں وہ خوت و اضطراب کی صورت سے مشابہ ہے کیا تم متضعفین کو چھوڑ دو گے اور مستضعفین ہیں کہاں۔ واللہ تمہارا امر امامت آیات محکمات سے ہر ایک پہنچ چکے ہیں یہاں تک کہ نوجوان لڑکیاں گھسروں کے اندر اور پانی بھرنے والی عورتیں مدینہ کے گلی کوچوں میں اس کا تذکرہ کرتی ہیں (پس جب حجت ان پر تمام ہو گئی تو پھر مستضعف کہاں رہے۔)

۵۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ قُصَّالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ قَالَ :

سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْمُسْتَظْعِقِينَ فَقَالَ : هُمْ أَهْلُ الْوَلَايَةِ ، فَقُلْتُ أَيُّ وَلَايَةٍ ؟ فَقَالَ : أَمَّا إِنَّمَا لَيْسَتْ بِالْوَلَايَةِ فِي الدِّينِ وَلَكِنَّهَا الْوَلَايَةُ فِي الْمُنَاكَحَةِ وَالْمَوَارِيثَةِ وَالْمَخَالِطَةِ وَهُمْ لَيْسُوا بِالْمُؤْمِنِينَ وَلَا بِالْكَفَّارِ وَمِنْهُمْ الْآزْجُونَ لِأَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۵۔ راوی کہتا ہے میں مستضعف کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا وہ اپنی دوستی ہیں۔ میں نے کہا کسی دوستی فرمایا اس سے مراد دینی دوستی نہیں بلکہ یہ صرف مناکحت میراث اور ہم نشینی کا جواز ہے وہ نہ مؤمن ہیں نہ کافر، ان میں سے کچھ مروج الامر اللہ یعنی ان کے متعلق تاخیر کی گئی ہے قیامت تک پھر وہ چاہے کھنٹے یا نہ کھنٹے۔

۶۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ نَجْدٍ ، عَنْ الْوُثَّابِ ، عَنْ مُنْثَرَى ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَنِ الدِّينِ الَّذِي لَا يَسَعُ الْعِبَادَ جَهْلُهُ ، فَقَالَ : الدِّينُ وَاسِعٌ وَلَكِنَّ الْأَخْوَارِجَ سَيَقْتُلُونَ أَنْفُسَهُمْ مِنْ جَهْلِهِمْ ، قُلْتُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ فَأَخْبَدْتُكَ بِدِينِي الَّذِي أَنَا عَلَيْهِ ؟ فَقَالَ : بَلَى ، قُلْتُ : أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَالْأَقْرَبُ إِذَا مَاجَاةً مِنْ عَبْدِ اللَّهِ وَأَتَوَلَّاهُمْ وَأَبْرَأَ مِنْ عَدُوِّكُمْ وَمَنْ رَكِبَ رِقَابَكُمْ وَتَأَمَّرَ عَلَيْكُمْ وَظَلَمَكُمْ حَقَّكُمْ ، فَقَالَ : مَا جُعِلَتْ شَيْئًا ، هُوَ اللَّهُ الَّذِي نَحْنُ عَلَيْهِ ؛ قُلْتُ : قُلْ سَلِمَ أَحَدٌ لَا يَعْرِفُ هَذَا الْأَمْرَ ؟ فَقَالَ : لَا إِلَّا الْمُسْتَظْعِقِينَ قُلْتُ : مَنْ هُمْ ؟ قَالَ : نِسَاؤُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ ، ثُمَّ قَالَ : أَرَأَيْتَ أُمُّ أَيْمَنَ ؟ فَإِنِّي أَشْهَدُ أَنَّهَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَا كَانَتْ تَعْرِفُ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ .

۶۔ راوی نے حضرت محمد باقر علیہ السلام سے دین کے ان مسائل کے متعلق پوچھا جن سے لوگوں کو جاہل نہ رہنا چاہیے فرمایا دین کے مسائل میں آسانی رکھی گئی ہے لیکن خارجیوں نے مسائل مشکوٰۃ وضع کر کے دین کو اپنے اوپر تنگ بنا لیا ہے اپنی جہالت سے میں نے کہا میں آپ کو اپنے دینی عقائد سناؤں فرمایا ضرور، میں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے عہد و رسول ہیں اور جو کچھ حضرت خدا کی طرف سے لئے ہیں اس کا اقرار اور آپ سے تولا اور سب ازاری آپ کے دشمنوں سے اور آپ کی گردنوں پر سوار ہونے والوں، آپ پر حکومت کرنے والوں اور آپ کا حق غصب کرنے والوں سے فرمایا تم کسی چیز سے جاہل نہ رہو واللہ یہی ہمارا دین ہے۔ میں نے کہا جس کو امر امامت کا عرفان ہو کیا وہ جہنمی ہے فرمایا نہیں بجز مستضعف، میں نے پوچھا وہ کون ہیں۔ فرمایا تمہاری عورتیں اور اولاد، کیا تم نے اُم ایمن کو نہیں کیا۔ میں گواہی دیتا ہوں وہ اہل جنت کے حالانکہ اس کی تمہاری ہی معرفت نہ تھی۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِسْرَٰهِيْمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَاتٍ ، عَنْ أَبِي بصير قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع : مَنْ عَرَفَ اخْتِلَافَ النَّاسِ فَلَيْسَ بِمُسْتَظْعَبٍ .

۷۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جو شخص لوگوں کے مذہبی خیالات کو جانتے ہو وہ مستضعفوں میں

۸۔ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَمْرٍ ، عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ ذَرَّاجٍ قَالَ :

قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنِّي رُبَّمَا ذَكَرْتُ هَؤُلَاءِ الْمُسْتَغْفِرِينَ فَأَقُولُ : نَحْنُ وَهُمْ فِي مَنَازِلِ الْجَنَّةِ ؟

فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَا يَقَعَلُ اللَّهُ ذَلِكَ بِكُمْ أَبَدًا ۱۰

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا بسا اوقات میں ان مستضعفوں کا ذکر کرتا ہوں

اور کہتا ہوں ہم اور وہ جنت کے یکساں درجات میں ہوں گے۔ فرمایا اللہ تمہارا ساتھ دے یا کسی نہ کرے گا زمین درجات مختلف ہونگے

۹۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ التَّمِيمِيِّ ، عَنْ أَخَوَيْهِ مُحَمَّدٍ وَ أَحْمَدَ ابْنَيْ الْحَسَنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ

يَعْقُوبَ ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْخَثَرِ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَنَحْنُ عِنْدَهُ :

جَعَلْتَ فِدَاكَ ، إِنَّا نَخَافُ أَنْ نَنْزِلَ بِذُنُوبِنَا مَنَازِلَ الْمُسْتَغْفِرِينَ ، قَالَ فَقَالَ : لَا وَاللَّهِ لَا يَقَعَلُ اللَّهُ ذَلِكَ

بِكُمْ أَبَدًا ۱۱

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْهُ :

۹۔ راوی کہتا ہے ایک شخص نے امام جعفر صادق سے ہماری موجودگی میں کہا میں آپ پر فدا ہوں ہم اس سے ڈرتے

کہ ہمارے گناہوں کے باعث ہمیں مستضعفوں کا درجہ جنت میں ملے فرمایا خدا تمہارے ساتھ دے یا کسی نہ کرے گا۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي الْعَمْرَاءِ ، عَنْ أَبِي بصير ، عَنْ

أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ عَرَفَ اخْتِلَافَ النَّاسِ فَلَيْسَ بِمُسْتَغْفِرٍ ۱۲

۱۰۔ راوی کہتا ہے میرے نے فرمایا جس نے لوگوں کے مذہبی اختلافات کو جان لیا وہ مستضعف نہیں۔

۱۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مَسْعُودٍ

الْحِزْرِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ الضَّعْفَاءِ ، فَكَتَبَ إِلَيَّ :

الضَّعِيفُ مَنْ لَمْ تَرْفَعْ إِلَيْهِ حُجَّةٌ وَلَمْ يَعْرِفِ الْاِخْتِلَافَ ، فَإِذَا عَرَفَ الْاِخْتِلَافَ فَلَيْسَ بِمُسْتَغْفِرٍ ۱۳

۱۱۔ راوی کہتا ہے میرے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ضعیف کون ہے حضرت نے مجھے لکھا جس پر حجت قائم ہو

اور وہ مذہبی اختلافات کو نہ جانتا ہو اگر اختلافات کو جان لے تو ضعیف نہیں۔

۱۲۔ عَنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَبِيبٍ الْخَثَمِيِّ ، عَنْ أَبِي سَارَةَ

إِمَامٍ مَسْجِدٍ ، هَلَالٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَيْسَ الْيَوْمُ مُسْتَغْفِرٌ ، أَبْلَغَ الزَّجَالُ الزَّجَالَ

وَالنِّسَاءُ النِّسَاءَ ۱۴

۱۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس زمانہ میں کوئی مستضعف نہیں اور عورتیں سب حالت سے باخبر ہیں۔ ختم شد